سیرتِ نگینۂ رسول

سوالِ حیران

شہنشاہِ کشف و کرامات قطبِ حلب

حضرت حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

المعروف: "باباجی سرکار"

آز قلم: محمد محسن منور یوسفی

Marfat.com

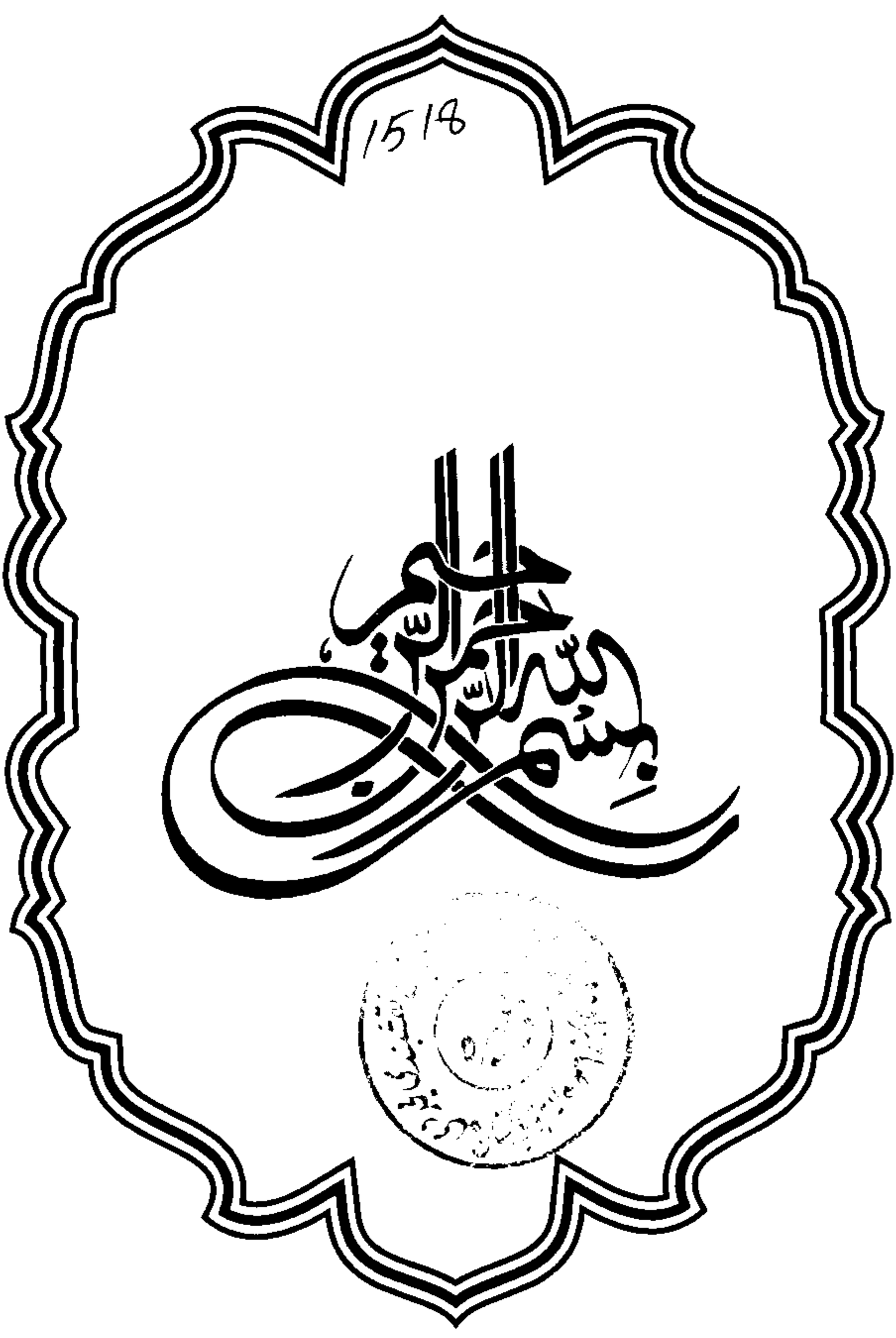

Marfat.com

Marfat.com

نگینۂ سیرتِ رسول

حیاتِ سوانح

شہنشاہِ کشف و کرامات قطبِ عرب

حضرت حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

المعروف: "باباجی سرکار"

از قلم:

محمد مسعود منور یوسفی

Marfat.com

﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں﴾

نام کتاب..... سیرت نگینہ رسول

موضوع..... سوانح حیات

الحاج پیر طریقت بابا جی حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

مولف..... محمد محسن منور یوسفی

نظر ثانی..... پیر طریقت الحاج محمد اللہ دتہ زمزم یوسفی مدظلہ العالی

پروف ریڈنگ..... مولانا محمد مدثر محسنی

اشاعت..... اکتوبر 2006ء

صفحات.....493

قیمت.....350 روپے

کمپوزنگ..... مولانا محمد اکرام اللہ بٹ، حافظ محمد کاشف جمیل

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور

ملنے کے پتے

☆..... ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

☆..... مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

☆..... مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

☆..... نیو کتب خانہ مقبول عام امین پور بازار فیصل آباد۔ 041-2616496

☆..... اقراء بک سیلرز، رسول پلازہ چوک کوتوالی فیصل آباد۔ 041-2626250

نہ ملنے کی صورت میں

برائے رابطہ..... مولانا محمد مدثر محسنی 0300-9485866

Marfat.com

بظلِّ عنایت

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

مجمع انوارِ نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ **محمد اللہ دتہ یوسفی** زم زم صاحب

مجمع انوارِ نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ **محمد منیر احمد یوسفی** صاحب

مجمع انوارِ نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ **محمد بشیر احمد یوسفی** صاحب

مجمع انوارِ نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ **محمد خلیل احمد یوسفی** صاحب

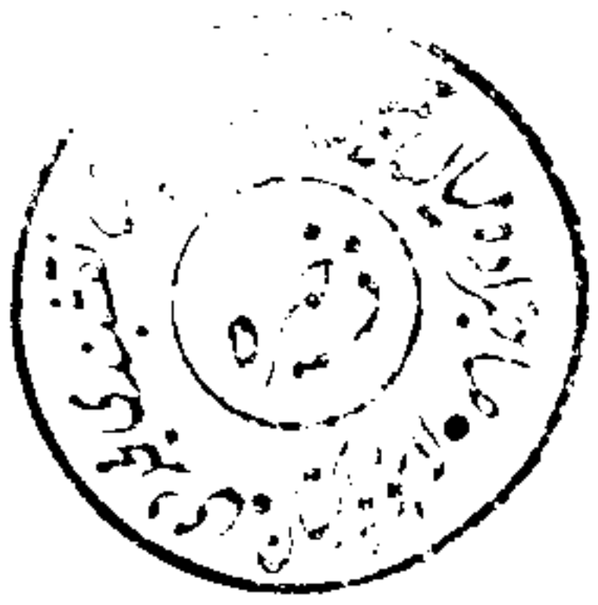

Marfat.com

Marfat.com

تقدیر بدل دیندے

بندے رب دے دعا کرکے تقدیر بدل دیندے
ایہہ لوح وقلم والی تحریر بدل دیندے
پھڑ ٹہنی کھجور دی نوں تلوار بنا چھڈدے
سوٹے نوں بنا سپ تے تصویر بدل دیندے
کڈھن اوٹنی پتھراں چوں مُردے وی کرن زندہ
کھوہ کھارے چہ لب سُٹ کے تاثیر بدل دیندے
ہوجاے نظر جس تے کرلین جہنوں اپنا
دل شیشہ بنا اُس دا تے خمیر بدل دیندے
میرے پیر مجدّد جد طاہر تے نظر کردے
کر دور شقاوت نوں تے ضمیر بدل دیندے
رُومی کہیا قدرت رب بخشی اے ولیاں نوں
چلے ہوئے راہواں چوں ایہہ تیر بدل دیندے
بگڑی تیری بن جاسی مَل غوث دا در یوسفؔ
قسمت نے غلاماں دی میرے پیر بدل دیندے

Marfat.com

اولیاء اللّٰہ

یک زمانہ صحبت بااولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ایک لمحہ اولیاء کی صحبت میں بیٹھنا سوسالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

اولیا را ہست قدرت از الٰہ
تیرِ جستہ باز گردانند ز راہ

اولیاء کواللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت حاصل ہے کہ چلے ہوئے تیر کوراستے سے پھیر دیتے ہیں۔

فیضِ حق اندر کمالِ اولیا
نورِ حق اندر جمالِ اولیا

اللہ کا فیض اولیاء کے کمال میں ہے اللہ کا نوراولیاء کے جمال میں ہے۔

ہرکہ خواہد ہم نشینی باخدا
او نشیند در حضورِ اولیا

جوکوئی اللہ تعالیٰ کی ہمنشینی چاہے اس کواولیاء اللہ کی بارگاہ میں بیٹھنا چاہئے۔

چوں شوی دُور از حضورِ اولیا
درحقیقت گشتہ دور از خدا

جب تو اولیاء اللہ کی بارگاہ سے دور ہوگا تو حقیقت میں خدا سے دور ہو جائے گا۔

Marfat.com

پیر کامل صورتِ ظلِّ الٰہ
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

پیرِ کامل ظلِّ الٰہی کی صورت ہے یعنی پیر کا دیدار اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

ہر کہ پیر و ذاتِ حق را یک نہ دید
نے مرید و نے مرید و نے مرید

جو کوئی پیر اور اللہ کی ذات کو ایک نہ دیکھے وہ مرید نہیں ہے وہ مرید نہیں ہے وہ مرید نہیں ہے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

مولوی ہرگز مولائے روم نہ بنتے جب تک شاہ شمس تبریزی کے غلام نہ ہوتے۔

Marfat.com

فہرست

عنوان مضامین	صفحہ
منقبت..... بندے رب دے دعا کر کے تقدیر بدل دیندے	1
منقبت.....اولیاء اللہ	2
وجہ تالیف	22
تقریظ از پیر طریقت صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی مدظلہ العالی	25
تقریظ از شیخ الحدیث والتفسیر محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی	28
تقریظ از مفکرِ اسلام مفسرِ قرآن سید ریاض حسین شاہ مدظلہ العالی	29
تقریظ از پیر طریقت مفتی محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ	33
تقدیم.....علامہ حافظ محمد عطا الرحمٰن قادری رضوی	35
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ	40
فضائل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ	41
شجرہ شریف نقشبندیہ یوسفیہ (منظوم)	47
شجرہ شریف بترتیب اسمائے گرامی	50
شجرہ مشائخ عظام سلسلہ نقشبندیہ یوسفیہ	53
شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	53
شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	61
افضل الصحابۃ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	62
حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ	69

Marfat.com

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ	70
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	70
حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	72
حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ	82
حضرت شیخ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ	83
حضرت خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	83
حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ	84
حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	86
حضرت خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ	86
حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ	86
حضرت خواجہ محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ	87
حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ	87
حضرت خواجہ خواجگان خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	87
حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	90
حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ	91
حضرت خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ	91
حضرت مولانا محمد زاہد وخشی رحمۃ اللہ علیہ	92
حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ	92
حضرت مولانا خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ	92
حضرت مولانا خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ	93

Marfat.com

حضرت امام مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	97
حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ	103
قیوم ثالث حضرت خواجہ حجۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ	104
قیوم رابع حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ	105
حضرت خواجہ محمد اشرف مدنی رحمۃ اللہ علیہ	105
حضرت سید حافظ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ	106
حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	107
حضرت بابا فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ	107
حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ	108
حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ	109
حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی علی پوری رحمۃ اللہ علیہ	109
حضرت سیّد علی اصغر شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ	111
پیر طریقت حضور قبلہ بابا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ	112
سوانح حیات قبلہ بابا جی سرکار	
ولادت باسعادت	113
والدین کریمین	113
پاکیزہ بچپن	113
عجیب سلسلہ	114
گھریلو حالات	115
حافظ بننے کا شوق	115

Marfat.com

صبر کا ثمرہ	116
شادی اور حج	117
اولاد	117
حلیہ مبارک	118
لباس شریف	120
سلسلہ بیعت	120
علی پور شریف کی طرف سے پیدل سفر	122
حضرت قبلہ ثانی صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ	125
ہر پیر فقیر سے محبت کی مثال	129
(حالتِ جذب) عالم استغراق سے باہر آنا	131
طریقت کے راستے میں پیشاب خون ہو جانا	132
خلافت	132
حضرت سید علی اکبر شاہ صاحب کا خلافت سے نوازنا	133
حضور سید علی اکبر شاہ صاحب کے متعلق قبلہ باباجی سرکار کے تاثرات	133
زندہ اولیاء اللہ کا آپس میں رابطہ	145
حضرت قبلہ باباحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	146
حضرت باباشاہ دیوڑہ رحمۃ اللہ علیہ	147
صاحب مزار اور گدی نشین کا تعلق	147
مزار پر پھول چڑھانا	150
باکمال واقعہ	151

Marfat.com

زیارت شیخ اور تعمیلِ حکم	152
ابدال کی آمد	153
بیک وقت چار ابدالوں کا آپ کے پیچھے نماز پڑھنا	154
قطب وقت آپ کی بارگاہ میں	155
ابدال وقت آپ کی بارگاہ میں	155
حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت	156
بغرض زیارت قطبِ وقت کا تشریف لانا	156
آدابِ مرشد	158
بیعت طریقت	165
اخلاق واوصاف	172
حسن اخلاق اور درگزر کا ایک واقعہ	174
قطب ہونے کی دلیل	175
مریدین کے ساتھ نہایت شفیق	176
عیب پوشی	176
مل بانٹ کر ایک جیسا کھانا تناول کرنا	177
خاطر تواضع ومہمان نوازی	178
غریب نوازی	179
جود وسخا کی نادر مثال	179
دوسروں کے دکھ درد اپنے سر لینا	182
کمال شفیق اور انسان دوست طبیعت	182

Marfat.com

حشرات الارض کیڑے مکوڑے پر رحم ونرمی	182
سنتوں کے حسین پیکر	183
تبرکاتِ حرمین شریفین کا ادب	188
داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضری	188
نمود ونمائش سے پرہیز	189
درخت کا ذکر الٰہی کرنا	190
حلقہ مریدین	190
کافروں کو مسلمان کرنا	191
عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرنا	191
اللہ ورسول کی طرف راغب کرنا	192
سادات کا ادب	193
محفل میلاد	196
زنا کی تہمت	197
بے گناہ پر ظلم کا صلہ	198
محفل میلاد خراب کرنے کا انجام	200
صاحب مزار کی زیارت کا عمل	200
نعت خوانی	202
نعت خوانی	203
حضور نبی کریم ﷺ کا آپ کی نعتیں خود سماعت فرمانا	204
محدثِ اعظم مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ کا آپ کی نعتیں خاص طور پر سننا اور آپ سے محبت	207

Marfat.com

شیخ الفقہ مفتی محمد رمضان رحمۃ اللہ علیہ کا آپ کی نعت کے دوران آنکھوں دیکھا واقعہ	208
محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد علیہ الرحمۃ پر وجدانی کیفیت	209
حال کی کیفیت طاری ہونا اور دوسروں پر بھی طاری کر دینا	210
آپ کا نعتیہ کلام	210
آپ کا ہر وقت سرکارِ دو جہان کے عشق و محبت میں کھوئے رہنا	212
آپ کے نعتیہ کلام سے آپ کی راتیں گزارنے کی کیفیت	215
عاشقِ رسول ﷺ	218
حضور نبی کریم ﷺ کے عشق و محبت میں آہ و زاری رقت اور رونے کی کیفیت	218
آپ کا نعتیہ کلام قرآن و حدیث کا ترجمان	225
مشکل کشا ہو یا رسول اللہ ﷺ	225
محمد بے مثل نوری بشر	227
نعتیہ کلام میں گستاخانِ رسول سے بے زاری	231
نعتیہ کلام کی امتیازی خصوصیت	246
ظہوری قصوری صاحب نے نعت خوانی کا آغاز کیسے کیا؟	251
مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کا اعتراف	253
پنجابی میں درود پاک	254
حضور نبی پاک ﷺ پر جان و مال قربان کرنا	258
محمد ﷺ دا جلوہ ہے جلوہ خدا دا	259
حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کی جان	260
سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت	262

Marfat.com

قبرستان کی روحوں کا آپ کے استقبال کے لئے آنا	262
گھنگ شریف میں تقریر اور پھلے ڈاکو کی توبہ	263
خطابِ نگینہ	264
کمال عجز وانکساری سے اپنی نفی فرمانا	265
وعظ کیسے شروع کیا	267
دوران وعظ دو افراد کا شہادت پانا	268
تبلیغ دین	270
لِلّٰہ	270
درستگی نگاہ	271
انقطاعِ کلی	271
مریدین سے تعلق	272
اُمّی ولی	272
اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راغب کرنا	274
آدابِ طعام	275
مطالعہ کے شہنشاہ	278
ولی اللہ کے دشمن سے رب ذوالجلال کی جنگ	286
آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت اور حضور غوث پاک کی ایک کرامت	287
منقبت بعنوان گیارہویں شریف	289
دن سواں تے رات گیارہویں سی	293
مشائخ عظام کا آپ سرکار کو محفل میلاد اور اعراس میں دعوت دینا	293

Marfat.com

صائم چشتی صاحب کی حضرت پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ علیہ سے ملاقات	298
آپ سرکار سے صائم چشتی کی پہلی ملاقات	300
آپ سرکار کا اہلسنت و جماعت کی عزت و ناموس کی خاطر نکلنا	304
ایک مناظرہ اور وہابیوں کی منافقت	308
ایک اور مناظرہ	312
محمد عمر دیوبندی کا انجام	317
ممتاز عالم دین حاجی محمد یوسف علی نگینہ	318
غیر مقلدین کی فرقہ پرستی سے توبہ	321
قیامت کا علم	324
بزرگوں کے مزارِ اقدس پر عمارت کا ہونا جائز ہے	332
تصانیف	333
تفسیر یوسفی	334
کشکول یوسفی	334
اسلام میں والدین کے حقوق	334
مقدس دعائیں	335
مستند نماز	335
نگینے دے نگینے حصہ اول نعتیہ کلام	335
نگینے دے نگینے حصہ دوم نعتیہ کلام	335
ضیائے نگینہ حصہ اول نعتیہ کلام	335

Marfat.com

اوراد وظائف	337
کشکول یوسفی	337
اورادِ فتحیہ شریف	337
الحمد شریف (سورۂ فاتحہ)	346
تیسرا کلمہ اور قل ہو اللہ شریف	347
درود شریف کا ذکر	348
اللہ ہو کا خفی ذکر	349
داڑھی منڈوانے والے سے ناراضگی	350
محفل میلاد کے لنگر شریف سے محبت	352
آپ کے وعظ و نصیحت سے ایک نوجوان کا قتل ہونے سے بچ جانا	353
اچھی نیت سے مردِ خدا تو کیا خدا بھی ملتا ہے	355
رجوع الی اللہ کی ترغیب	356
دعاء	359
ملفوظات	368
زیارات	369
ہر لمحہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا	370
عالم بیداری میں زیارت کی دولت کبریٰ	371
پہلا واقعہ.....سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے دست انور کا نشان	374
دوسرا واقعہ.....نعت شریف بعنوان اڈیکاں سے پہلے	374
تیسرا واقعہ.....حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آپ کو آپ کی وفات کے متعلق بتانا	375

Marfat.com

چوتھا واقعہ..... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لانا	376
بعد از وصال دو مرتبہ آپ کو قبر شریف سے باہر جسم اقدس کے ساتھ دیکھا جانا	376
حضرت شیخ سعدی شیرازی کی حضرت شاہ ابوالرحیم سے ملاقات	377
حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بعد از وصال قبر شریف سے باہر نکلنا	379
سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ گولڑہ شریف میں	380
بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بعد از وصال مولانا غلام رسول صاحب کا دیکھنا	380
آپ سرکار کو قبر شریف سے باہر نکلتا دیکھنا	381
رابطۂ جنات	383
صحابی جن	384
صحابی جن سے پہلی ملاقات	384
جنات کا سایہ	385
ایک لڑکی کو آسیب کی شکایت	386
بیٹے کی منگنی کی خوشی میں جن کا مٹھائی لانا	386
ایک جن کا نعت پڑھنے کی خواہش	387
ایک جن کا آپ کی زیارت کے لئے علامہ صائم چشتی کے گھر آنا	388
حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کو بشارت دینا	388
نور پور کی وضاحت	389
ایک جن کے بچے کو آزاد کرنا	390
جنات کی نیاز پر ختم پڑھنا	391
ایک لڑکے سے جن اتارنا	391

Marfat.com

ایک جن کا کتابوں کو جلدیں کرنا	392
ایک جن کا مری سے آنا	394
قصور میں ''جناں والی مسجد''	396
ایک جن کا توڑی کا پورا ڈھیر اٹھالانا	397
ایک جن کا کشمیر سے پیلے شریف آنا	398
جنات کا بیعت ہونا	398
جنات کے ایک گروہ کا معافی مانگنا	399
ایک جن کا پانی کی بوتل دم کروانے آنا	399
آٹھ سو سالہ جن	400
جنات کا عیادت کو آنا	400
جن کا قرآن پاک خریدنے آنا	401
جنات کا آپ کی نعتیں سننے آنا	401
جنات کا انگور پیش کرنا	402
ایک جن کا بے موسمے پھلوں کی ٹوکری لے کر آنا	403
جنات کے نزدیک آپ کے تعویذ کا احترام	403
کرامات	405
تہجد کے وقت جگانے والے تین کتے	407
دو بچوں کی ناموں کے ساتھ بشارت دینا	408
ایک خوب صورت واقعہ	409
آپ کی دعا سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ کا سات لڑکیوں کے بعد چار لڑکے عطا فرمانا	410

Marfat.com

ایک عورت کو حج کی خبر دینا	410
ماں اور بیٹے کو حج کی خبر دینا	411
الوداعی نعتیں	412
بے اولاد نمبردار کے لئے دعا فرمانا	414
ایک سخت بیمار لڑکے کا آپ کی زیارت سے تندرست ہو جانا	414
فرشتے اور رحمت کی بارش	414
غیبی ندائیں	415
خودداری	415
آپ سرکار سے نور کا ظاہر ہونا	416
ایک لڑکے کا آپ کی تصویر دیکھنا	418
مدینہ منورہ میں دو مرتبہ حاضری کی سعادت کی بشارت	418
مدینہ منورہ میں پیلے گجراں شریف کی خوشبو	419
بعد از وصال بھی مریدین کے ہر حال سے واقف ہونا	419
آندھی آنے کی پہلے سے خبر دے دینا	420
باکمال واقعہ	421
ایک واقعہ (کتے کا آپ سے شکایت کرنا)	423
خواب میں راہنمائی فرمانا	423
لکھنا پڑھنا سکھا دینا	423
آپ کی دعا کی برکت کا اثر	424
دلوں کے حال سے واقف ہونا	424

Marfat.com

نیند نہ آنے کی دعاء	425
دم کرنے سے شفاء	425
تہجد میں سستی کرنے والے پر بارش	426
آپ کی دعا اور وظیفے کا اثر	426
دو بیٹوں کی ناموں کے ساتھ پہلے ہی بشارت دے دینا	427
آپ کی دعا سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک عورت کو بیٹا عطا فرمانا	429
آپ سرکار کا آنے والے وقت کو دیکھنا اور شادی گھر حج کی بشارت	430
ولی سونا کیسے بناتا ہے۔؟	431
لوحِ محفوظ پر نگاہ	432
رانجھا راضی ہوگیا ای	434
آپ کی دعا کی برکت سے با اولاد ہونا	434
جانوروں کا تابع فرمان ہونا	435
شہد کی بوتل	437
سبق آموز واقعہ	437
ایک خاص کرامت	438
دوستوں کے دوست اور تصرف	438
ذکر کرنے والوں کی عجیب کیفیت	440
عقیدت واعتقاد میں یقین کامل	441
آپ کے آستانہ مبارک کے پانی کی برکتیں	442
ہچکی کا علاج	443

Marfat.com

نماز، توبہ اور حج کی بشارت	444
ہونے والی بارش سے آگاہی	445
حضور داتا گنج بخش کی طرف سے غیبی عمامے	445
ایک بچے کو بخار کی شکایت	446
اپاہج بچے پیدا ہونا	447
مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے کی بشارت	449
ایک شخص کو بیٹے کی بشارت دینا	450
گھر میں خیر و برکت	450
محفل میلاد کی برکت سے اللہ پاک کا بوڑھے شخص کو بیٹا عطا فرمانا	451
محفل میلاد کی برکتوں سے چھ بچیوں کے بعد چھ بچے	452
موٹر سائیکل کیلئے دعا کرنا	454
کشف القلوب	454
کشف	456
بذریعہ خواب خاص و عام کی دستگیری فرمانا	458
خواب نمبر ۱.....رشتہ کرنے کا حکم فرمانا	458
خواب نمبر ۲.....طلاق سے منع فرمانا	460
خواب نمبر ۳.....غلط کاموں سے روکنا	461
خواب نمبر ۴.....نماز کے وقت تشریف لانا	462
خواب نمبر ۵.....تہجد کے لئے اٹھانا	462
خواب نمبر ۶.....حادثہ سے بچانا	462

Marfat.com

خواب نمبر ۷.....زیارت چاہنے والے کو زیارت کروا دینا	463
خواب نمبر ۸..... مریدین کے حالات سے واقفیت	463
خواب نمبر ۹..... بعد از وصال مریدین کو نماز کے لئے جگانا	464
خواب نمبر ۱۰.....تہجد کے وقت اٹھانے آنا	464
دورانِ درسِ قرآن غائب ہو جانا	465
متفرق کرامات	467
کرامت نمبر.....۱	467
کرامت نمبر.....۲	467
کرامت نمبر.....۳	468
کرامت نمبر.....۴	468
کرامت نمبر.....۵	469
کرامت نمبر.....۶	469
کرامت نمبر.....۷	471
کرامت نمبر.....۸	471
کرامت نمبر.....۹	472
کرامت نمبر.....۱۰	472
کرامت نمبر.....۱۱	472
کرامت نمبر.....۱۲	473
کرامت نمبر.....۱۳	473

Marfat.com

انتقال پرملال	476
وصال شریف کی پیشین گوئیاں	477
اپنے عرس شریف کی ایک سال قبل خبر دینا	478
ایک مہینہ پہلے خبر دینا	478
گیارہ دن پہلے خبر دینا	478
دو دن قبل خبر دینا	479
سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا آپ کے وصال کی خبر دینا	479
وصال شریف سے کچھ دن قبل خبر دینا	479
وصال کے دن ایک باباجی کو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	480
وصال شریف کی رات خواب میں رفیق یوسفی کو ملنا	480
وصال شریف کی رات آستانہ عالیہ شریف سے آسمان تک نور ہی نور ہونا	481
بعد از وصال محبت میں جسم کا تھر تھر کانپنا	482
نماز جنازہ پر لوگوں کا ہجوم	483
میں روندا روندا مریاں ساں	483
آپ کے وصال پر تین دن تک گھر کے جانوروں کا بھوکا رہنا	484
عرس مبارک	485
ایک کثیر الجہات شخصیت	485
بوقت وصال چہرہ پاک کا روشن ہونا	488
قطعہ تاریخ وصال	489

Marfat.com

تعزیتی پیغامات	490
علامہ مولانا مفتی محمد حسن نعیمی	490
مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی	491
حضرت محمد نورالمصطفیٰ رضوی	491
مفتی محمد شمس الزمان قادری / مفتی ضیاالحبیب صابری	492
علامہ سید محمد فاضل شاہ	493

Marfat.com

وجہ تالیف

راقم الحروف بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف سے تقریباً ایک سال قبل آپ کی غلامی میں داخل ہوکر نقشبندی سلسلے سے منسلک ہوا۔آپ سرکار کے خلیفہ جناب سید محمد ذوالفقار حسین شاہ صاحب نے راقم الحروف کو آپ کی غلامی میں دیتے ہوئے آپ سے سے بیعت کروایا۔

آپ کی ذات بابرکت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے وہ کچھ جمع کر رکھا تھا جو دوسرے بزرگوں کے لئے علیحدہ علیحدہ عنایت فرما کر انہیں سرفراز فرمایا۔کسی کو محبت و درد سے ممتاز کیا تو کسی کو سوز وساز سے عزت بخشی ،کسی کو فنا کی آخری منزل عطا فرمائی تو کسی کو بقا کے انتہائی مرحلہ پر جا بیٹھایا، کسی کے ہاتھ میں ہمت کا بلند جھنڈا دیا تو کسی کے سر پر عقل کا تاج رکھا، کسی کو دم مسیحائی دیا اور کسی کو عصائے موسیٰ سے سرفرازی بخشی ،لیکن ماں باپ کا کوئی ایک بیٹا ہوتا ہے جس کو ان تمام انعامات سے سرفراز فرمایا جاتا ہے ،پیغمبر ہزاروں گزرے لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند ارجمند کو جو مقام و مرتبہ اور شان عطا ہوئی یہ دولت کسی دوسرے کو نصیب نہ ہوگی۔

آج تقریباً چودہ سو برس کا زمانہ گزر چکا ہے کہ سید کونین تاجدار دو جہاں ،ساقی حوض کوثر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دارِفانی سے پردہ فرما کر مدینہ طیبہ کی مقدس زمین میں آرام فرما ہو گئے لیکن جس دن سے حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی اسی دن سے ایسا لگا کہ اللہ تعالیٰ نے کمال فضل وکرم سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے اس آخری زمانۂ پُرفتن میں بہرہ ور فرمایا ہے مولانا

Marfat.com

سوہالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پیرومرشد کی صفت میں کیا خوب فرمایا ہے:

مدینے تک نہیں پہنچن جسے دا ویکھے وچ پیر بل نائب نبی دا

اس دور متاخرین میں کوئی ایسا بلند ہستی ولی اللہ نظر نہیں آیا جس میں تمام نسبتیں یکساں چشمہائے آب حیات کی طرح موجزن ہوکر ہر سلسلے کے لئے فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشَرَةَ عَيْنًا کیمطابق ہر سلسلہ کے تشنہ لبوں کے لئے سیرابی بخشیں اور اپنی مناسبت کا حصہ ازلی کامل طور پر حاصل کریں، یہ تو بس ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ کا معاملہ ہے

آپ میں کمالات نبوت کی یہ شان تھی کہ اتباع سنت کے سوا ذرا سی جنبش بھی پسند نہ فرماتے آپ ظاہر و باطن خلوت اور جلوت میں یکساں تھے۔ المختصر یہ کہ ایک قلیل عرصے میں اتباع سنت کی روح تازہ کردی اور حقیقی اسلام کی ایک ٹھوس اور سادہ عمارت قائم فرما کر رخصت ہوئے، آپ فرمایا کرتے تھے ایک ہے فرض اور ایک سے فرضوں کا فرض اور فرضوں کا فرض ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت ادب اور سنت و شریعت کی اتباع، چنانچہ آپ نے اپنی عمر کا تمام وقت، تمام خیال اسی پاک جذبہ کی تکمیل اور تعمیل میں صرف فرمایا، کشف و کرامات و تصرف جو کچھ بھی آپ سے ظہور ہوا وہ اسی اتباع سنت کی تکمیل کے لئے ظہور پزیر ہوا۔

کیا معلوم آپ کے وجود اور نگاہ پاک میں وہ کونسا حسن تھا کہ راقم الحروف جب آپ کی غلامی میں داخل ہوکر لاہور واپس آیا تو اپنا دل و جان سب کچھ آپ کے قدموں میں ڈال آیا اور جب آپ نے اس دار فانی سے پردہ فرمایا تو ہر وقت یہ خیال ذہن میں رہنے لگا کہ قبلہ باباجی صاحب متقدمین اور سلف صالحین کے نمونہ کی ایک بزرگ ہستی تھے کیوں نہ آپ کے ارشادات و حالات قلمبند کیے جائیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ قرآن شریف کو جمع کرنا شروع کیا (کیونکہ بہت سی آیات پتوں پر اور بعض جھلیوں پر لکھی ہوئی تھیں بہت سا حصہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو حضور نے یاد کروا رکھا تھا) کہ

Marfat.com

اگر یہ صحابی جنگ میں شہید ہو جائیں اور یہ پتے وغیرہ کہیں منتشر ہو جائیں تو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا کلام نہ رہے گا اس پر سب صحابہ کرام نے اتفاق کر لیا اور قرآن مجید یکجا جمع ہوا۔ راقم الحروف کو بھی یہی خیال دامن گیر ہوا کہ اگر آپ کے حالات دیکھنے والے آپ کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے بزرگ دنیا سے گذر جائیں تو پھر یہ محبت جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوئی معدوم ہو جائے گی، اس لئے مصمم ارادہ کر لیا کہ آپ کی سوانح حیات ضرور لکھنی ہے۔

کتاب کو مکمل کرنے کے لئے راقم الحروف کو کئی جگہوں پر جانا پڑا الحمد للہ! کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں عنایات کے صدقے یہ مشکل اور نازک کام بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ کروڑ کروڑ بار شکر کہ اس کے فضل وکرم اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے صدقے وطفیل اس بے علم کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اس نے اپنے مقرب بندوں میں سے قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح حیات اور سیرت وکردار کے گلہائے رنگا رنگ جمع کرنے کی توفیق اور سعادت بخشی اور میں اس قابل ہوا کے متوسلینِ بارگاہ باباجی صاحب، دیگر اہل دل اور خصوصاً باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ وخدمت میں یہ تحفہ پیش کر سکوں۔ دعا کریں کہ میری یہ کاوش بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول ہو کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں بھی قبول ہوتا کہ راقم الحروف حضورِ مرشد میں سرخرو ہو سکے۔ سوانحی مواد کی فراہمی کے سلسلے میں بندہ ان تمام دوست احباب اور بزرگوں کا شکر گذار ہے جنہوں نے اس سلسلے میں میری مدد فرمائی اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب کرم فرماؤں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم عاشقِ رسول کا صدقہ میری دلی خواہش اور مراد پوری فرمائے. آمین ثم آمین

عاشقِ دربارِ مدینہ ونگینہ
محمد محسن منور یوسفی

Marfat.com

پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنیؑ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمتہ اللہ علیہ

المعروف: باباجی سرکار

وصال شریف سے چند ماہ قبل اُتاری گئی ایک تصویر

Marfat.com

Marfat.com

مزارِ پُرانوار باباجی سرکار حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ

Marfat.com

تقریظ از

پیرطریقت رہبر شریعت فخر اہلسنت حضرت مولانا

صاحبزادہ محمد اللہ دتہ زم زم یوسفی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزم محمد محسن منور یوسفی کو اس تالیف کی ذمہ داری سونپنے سے پہلے ذہن میں بہت سے خیالات آئے کہ کون ہے جو اس کام کا بیڑا اٹھائے گا اور کون اس قابل ہے کہ سرکار بابا جی حضرت نگینہ علیہ الرحمہ کی نورانی شخصیت کے سوانح حیات کے بارے میں عوام الناس سے مواد جمع کر کے ارادت مندوں تک پہنچائے گا تا کہ آپ کی زندگی کے حالات سے مُشتے از خروارے کچھ نہ کچھ ضرور آ گاہی حاصل ہو چنانچہ اس کام کیلئے عزیزم محمد محسن منور یوسفی کا انتخاب کر کے انہیں اس کارِ خیر کے لئے تیار کر لیا تو انہوں نے اُسی وقت لبیک کہتے ہوئے اس میدان میں اترنے کا عہد کر لیا اور فضلِ خداوندی سے اپنے مقصد میں کامیاب وکامران ہوئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بے حد کے فضل وکرم اور سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت سے اپنے پیرومرشد حضور بابا جی قبلہ سرکارِ نگینہ علیہ الرحمہ کی سیرتِ مقدسہ میں ایک ضخیم کتاب تالیف کی جو

Marfat.com

عقیدت مندوں کے ایمان کی پختگی میں مشعل راہ کا کام دے گی قبل ازیں آپ کی شان وعظمت کے بارے میں کئی کتب بازار میں آ چکی ہیں جن میں

''یوسف مصرِ محبت''	مؤلف علامہ منیر احمد یوسفی
''نوری نگینہ''	مصنف حافظ محمد حسین حافظ فیصل آبادی (منظوم)
''میرا نگینہ''	علامہ صائم چشتی کی منظوم تصنیف ہے۔

اورادو ظائف کی کتاب ''کشکولِ یوسفی'' میں ''تعارف مترجم مختصر حالات زندگی'' مرتب علامہ منیر احمد یوسفی ہیں۔ان کے علاوہ ماہنامہ سیدھا راستہ میں گاہے بگاہے مضامین اور تبصرے موجود ہیں اس بات سے بھی آگاہی ضروری سمجھتا ہوں کہ جب کتابی شکل میں حضور باباجی قبلہ سرکار نگینہ علیہ الرحمہ کی سیرت پاک سامنے آئی تو بہت سے احبابِ گرامی اور عقیدت مندانِ آستانہ عالیہ نے آپ کی کرامات بیان کیں اور ارسال کیں جو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے ان شاءاللہ تعالیٰ زمانہ مستقبل میں اس کے بارے غور ہوگا کہ اسی کی دوسری جلد تیار ہو جائے یا علیحدہ تالیف بن جائے۔

یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ اللہ والوں کے اذکار وحالات ایک بحرِ ناپید کنار کی مانند ہیں کس میں یہ طاقت ہے کہ ان کے فضائل ومحاسن کو مکمل طور پر لکھ سکے۔ذہن وتخیل کی رسائی اور خامہ فرسائی اس سے عاجز ہے البتہ حصولِ سعادت کے لئے کوشش ممکن ہے کہ روح کی تازگی اور ایمان کی پختگی وشگفتگی کے لئے سامان کرے تاکہ دین ودنیا سنور جائیں اور ابدی سعادت مندی کے مستحق بن سکیں۔

محمد محسن منور یوسفی نے شب وروز کی محنتِ شاقہ سے کمال ارادت ومحبت کیساتھ علم وبصیرت کی ان لازوال بہاروں کو جمع کر کے عقیدت مندی کا اظہار کیا ہے۔اس سے وہ دیگر ارادت مندانِ آستانہ عالیہ نگینہ کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ان کا اپنے آپ کو سرکار باباجی قبلہ نگینہ علیہ الرحمہ کی سیرت نگاری کے لئے اس گئے گزرے دور میں وقف کرنا قابل تحسین ہے۔یہ دولتِ بے پایاں اہل فضل کے صدقے سے قلب ونظر

Marfat.com

کوحسین بنادیتی ہے کیونکہ اللہ والوں کی باتیں یقینی طور پردن کوعید اوررات کوشب برأت اورشب قدر کی راتیں بنادیتی ہیں ،رحمتِ خداوندی کے نزول وحصول کا سبب ہوتی ہیں زندگی میں نکھاراورزبان میں تاثیر پیداہوجاتی ہے قلم وقرطاس کے میدان میں سوزِتحریر پیدا ہوجاتا ہے کیونکہ اہل اللہ سے محبت وعقیدت کی خوشبورگ رگ میں بس جاتی ہے۔

جناب محمد محسن منور یوسفی کے اس منبع الکمالات والکرامات ''سیرت نگینۂ رسول'' کومیں نے بغوردیکھاہےاور پڑھ کرنظرثانی بھی کی ہے اس میں باباجی حضورقبلہ سرکارِنگینہ علیہ الرحمہ کی عقیدت ونیازمندی کےلعل وگہرجگمگاتے نظرآتے ہیں انہوں نے ہربات میں حقیقت کوسامنے رکھاہے مبالغہ آرائی سے حتی الوسع بچتے نظرآتے ہیں لکھتے وقت انتہائی دیانت اوراحتیاط سے کام لیا ہے اپنی تالیف کوافراط وتفریط سے پاک رکھنے کے لئے نہایت نیک لوگوں سے ملےاورکرامات،محاسن کی صورت میں شواہدجمع کیے ہیں۔

دعاگوہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجودمطلق وبسیط وبےحداس کتاب کی طفیل مجھے اورمؤلف کو،مزید پڑھنے سننے والوں کونیک مقاصد میں کامیابی وکامرانی عطا فرمائےاورذریعۂ نجات ومغفرت بنائے۔آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین وخاتم النبیین .

نیازآگین ومحبت

محمداللہ دتہ یوسفی زم زم غفرلہ وعفی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

تقریظ از

شیخ الحدیث والتفسیر رئیس المصنفین استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا

محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

بانی ومہتمم: جامعہ اویسیہ رضویہ، سیرانی مسجد بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

حضرت پیر طریقت جناب محمد محسن صاحب منور یوسفی مدظلہ کی مرتب سوانح حضرت پیر طریقت رہبر شریعت الحاج مولانا محمد یوسف نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کو بالاستیعاب تو نہ دیکھ سکا کیونکہ آجکل فقیر چند امراض میں مبتلا ہے لیکن بعض مقامات دیکھے ہیں تو خوب سے خوب تر ہیں، حقیقت یہ ہے کہ موصوف سلمہ ربہ نے اپنے مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار کو خوب اجاگر کیا ہے آجکل رسمی پیر ومرید تو ان گنت ہیں لیکن صحیح اور سچے پیروں کی کمی ہے، حضرت الحاج محمد محسن منور یوسفی مدظلہ نے رسمی نہیں حقیقی ارادت کا حق ادا کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم جل جلالہ موصوف کی کاوش قبول فرما کر عوام اہل اسلام کے لئے مشعل ہدایت اور موصوف اور انکے منسلکین کے لئے توشۂ راہ آخرت بنائے (آمین بجاہ حبیبہ الکریم لاامین صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ اصحابہ اجمعین)

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

Marfat.com

تقریظ از

مفکر اسلام ومفسر قرآن حضرت علامہ

سیّد ریاض حسین شاہ مدظلہٗ العالی

مرکزی ناظم اعلیٰ: جماعت اہلسنت پاکستان

آرزوئے رحمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید علی ہجویری اپنی معروف کتاب کشف المحجوب میں رقم طراز ہوتے ہیں:

قلب میں صفا کا حصول افعال واعمال سے ممکن نہیں، یہ وہ دولت ہے جو کسی نام یا کسی لقب سے حاصل نہیں کی جاسکتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ

الصفا صفة الاحبا وهم شموس بلاسحاب

صفا محبوبان الٰہی کی صفت ہے جو آفتاب کی طرح روشن ہوتے ہیں ایسا آفتاب جس پر ابر کا حجاب نہیں ہوتا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من سمع صوت اهل التصوف فلا يومن على دعائهم كتب عند الله من الغافلين

جس نے اہل تصوف کی آوز اسنی اوران کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ اللہ کے ہاں غافلوں میں شمار ہوا۔

Marfat.com

غافلوں میں شمار ہوا۔

کاروانِ انسانیت جب سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوا اسے اس ضرورت نے تڑپائے رکھا کہ اس کے مادی مسائل حل ہوں اوراسے روحانی دنیا کی پیچیدگیاں دور کرنے والا کوئی رہبر میسر آئے۔شاہوں بادشاہوں کی شوکت مآب زندگی نے انسانی مسائل کو کبھی بھی خلوص سے حل نہیں کیا بلکہ ان کی خون آشام تلواروں سے ہمیشہ انسانیت کا خوب ٹپکتا ہوا دکھائی دیا۔سلاطینِ زمانہ کی فاسقانہ روش اور مفسدانہ طرزِ عمل نے بشری قافلوں کو اجاڑا،فلاسفہ اور حکماء نے سوچوں میں راحت سمونے کی بجائے افکار کو بے جا ریاضتوں کی آتشِ راحت سوز کی نذر کیا۔ہر دور کا انسان ایسے انسان کی تلاش میں رہا جو بے ضرر ہو، باعمل ہو، طہارت اس کی خو ہو، اخلاقِ عالیہ کا وہ معلم ہو، اس کا دل علم سے لبریز ہو، اس کا کردار پاکیزہ ہو، اس کی آنکھوں میں شرارت نہ ہو بلکہ اس کے دل کی دھڑکنوں نے کسی مردِ حق آگاہ کے جمال کا طواف کیا ہو، اس کی راتیں نورِ عبادت سے جگمگا رہی ہوں اس کے دن ''اعلائے کلمۃ اللہ'' کے جلووں میں ڈوبے ہوں ''وہ نسبتِ عشق'' کی آگ میں جل کر راکھ بن چکا ہو، اس کا نفس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری میں کلمہ تصدیق کی سند حاصل کر چکا ہو، اسے درویش کہہ لو، اس کا نام فقیر رکھ لو، اس کی شناخت قلندر جان لو، اس ڈھب کے لوگ بظاہر محدود زندگی بسر کرتے ہیں لیکن ان کی ''محدودیت'' ایک آئینہ بن جاتی ہے جس میں ''حقائق اشیاء'' کی تصویریں نمایاں دیکھی جاسکتی ہیں۔

ان عظیم ہستیوں کے دل توہمات سے خالی ہوتے ہیں۔یہ خلوت میں ہوں تو قربِ ربانی کی بُرہان ہوتے ہیں، جلوت میں ہوں تو شانِ الٰہی کی زبان بن جاتے ہیں، یہ کیدِ نفس سے ہوشیار رہتے ہیں اور اپنے حال پر قال کو غالب نہیں آنے دیتے، ہر زمانے کا ہر وہ شخص جو عظمت اور رفعت کی گلی میں قدم زن ہوتا ہوا وہ ان درویشوں کا ریزہ چین ضرور بنا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ اسلام کی زندہ تعلیمات کی حفاظت ہمیشہ انہی رجالِ عظیم نے کی۔بلاشبہ تاریخ انسانیت عروج وزوال کا شکار ہوتی رہی لیکن اسلام کا چمن

Marfat.com

ان قدسی لوگوں کے وجود سے مہکتا رہا جنہیں اللہ نے وہ صداقت عطا فرمائی کہ ان کے جلوہ عمل سے دنیا کے صحرا چمنستانوں کا رنگ اختیار کرتے رہے۔

برصغیر پاک و ہند کی خاک نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعجاز نگاہی کا فیض انتہا طور پر پایا۔ اس کے کوہ و دمن مردم خیز ثابت ہوئے یہاں محدثین بیٹھے، مورخین پیدا ہوئے، علماء کی خارا شگافیاں تاریخ کا حصہ بنیں، شعراء نے بہاریں بانٹی، یہاں تک کے درویشوں، فقیروں اور خدا مست انسانوں نے اپنی مسیحا نفسی سے کروڑوں لوگوں کو ظلمتوں سے نکال کر ہمرکابِ نور کیا۔

اس خاک کو زینت بخشنے والا غریب نواز، اس دھرتی کو فیض یاب کرنیوالا داتا علی، اس خاک دان کو رشک سدرہ بنانے والے عبدالحق محدث دہلوی، مادر دھرتی کی داستانِ عزیمت کو رونق بخشنے والا فضل حق خیر آبادی .....اس دیس کے ریگ زاروں میں جلوہ دعوت بکھیرنے والے سید جلال مکی .....عبداللہ شاہ غازی .....بہاؤ الدین زکریا ملتانی .....بزم نقشبنداں کے آفتاب پیر شرقپور .....جماعت علی شاہ کس کس کے تذکار سے رحمت بکھیری جائے اور کس کس نام کو چھوڑنے کے خطا کلکِ قلم سے سرزد ہو۔

''یوسف علی نگینہ'' ایک نام ہے .....ایک شخصیت، ایک آواز .....اور مخصوص طرزِ زندگی رکھنے والے ایک صوفی منش درویش جنہوں نے انسانوں میں زندگی بسر کی لیکن عشق کو ہمیشہ آسمانی رکھا .....دامن دل دنیا کی آلائشوں سے میلا نہ ہونے دیا۔ اس دردمند انسان کا کہنا یہ تھا کہ اسے اللہ نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت کے لئے پیدا کیا۔ یوسف علی نگینہ کی خوبصورت زندگی کا حسین مرقع ان کے عظیم اور محترم مرید محمد محسن منور یوسفی نے ''سیرت نگینۂ رسول'' کی صورت میں پیش کیا ہے۔ یوسف علی نگینہ ان کے خیال میں علم لدنی رکھتے تھے۔ ان کا ''درد اور عشق'' جب دل میں مدوجزر پیدا کرتا وارادت قلبیہ شعر و سخن کے قالب میں ڈھل جاتیں اور یوں قال حال کا نقیب بن کر دعوت کے مراحل میں داخل ہو جاتا اور پھر ہزاروں لوگ ان کے دردِ دل

Marfat.com

سے فیض حاصل کرتے یوسف علی نگینہ کی زندگی غم انسانیت سے عبارت تھی۔ محسن منور لکھتے ہیں کہ بابا دوسروں کے غموں اور دکھوں کو اپنے سر لے لیتے ..... بابا کی یہ سوچیں زیر بحث لائی جاسکتی ہیں لیکن ان کے دردِ انسانیت سے اِبا نہیں کیا جاسکتا۔

باباجی نگینہ سادات کا انتہائی ادب کرتے اگر کوئی شے تقسیم کرنی ہوتی تو سادات کا دوگنا حصہ لگاتے۔ ایسے بھی ہوتا کہ سادات کو چارپائی پر بیٹھا دیتے اور خود نیچے بیٹھ جاتے ..... بابا کی سوانح محسن منور یوسفی نے بڑی دل سوزی اور محنت سے رقم کی ہے اور مرشد کی محبت نے انہیں اپنے مربی کی اداؤں میں رچا بسا دیا ہے ''بزم نقشبنداں'' میں تربیت کے لئے جو ریاضتیں اور مراحل سالک کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس خانقاہ میں بدرجہ اتم ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

علم کی آبیاری .....ادب کی پاسداری .....عمل صالح کی لگن .....ذکراللہ کی کثرت .....شریعت مطہرہ کی پابندی .....اور سب سے بڑھ کر عشق ومحبت کا احیا اور رسوم طریقت سے وفا ایک جلوہ ہے، ایک رنگ ہے اور ایک بہار۔

محمد محسن منور یوسفی اپنے مرشد کی زندگی کے اسرارِ سربستہ عام کرنے کے لئے جو رشحات قلم لائے ہیں وہ دیر تک فیض بار ہوتے رہیں گے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مربی باکمال اور مسترشد باذں دونوں کو نفحات انس سے نوازتا رہے۔

آمین بجاہ سید المرسلین وعلیٰ آلہ الطاہرین الطیبین واصحابہ اجمعین .

سید ریاض حسین شاہ

مرکزی ناظم اعلیٰ: جماعت اہل سنت پاکستان

Marfat.com

تقریظ از

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مفتی محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز بیر بل شریف

مصنف کتاب ہذا بعنوان ''سیرتِ نگینۂ رسول'' جناب پیر طریقت محمد محسن منور یوسفی صاحب مدظلہ العالی نے اپنے مرشدِ کامل پیر طریقت رہبر شریعت عالم نبیل فاضل جلیل حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات لکھنے میں بڑی محنت فرمائی ہے اور حالات وواقعات کو ایک ایک راوی سے مل کر اکٹھا کیا ہے اور اس مقصد کے لئے دور دراز کا سفر اختیار کیا ہے۔

وقت کے اتنے بڑے بزرگ اور عالم دین کے حالات زندگی کو صفحہ قرطاس پر لانا بے شک ایک عظیم کاوش ہے۔ اور پھر حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ، کہ ان جیسے بزرگ اور عالم دین کہ جن پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے، ان کے حالات وواقعات کو عوام الناس تک پہنچانا بلاشبہ ایک بڑا کام ہے۔

میں قبلہ حاجی یوسف علی نگینہ صاحب کو میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے جانتا ہوں، قبلہ نگینہ صاحب اس وقت نوجوان تھے، میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی محافل میں جو مقام اور مرتبہ نگینہ صاحب کو حاصل تھا وہ کسی اور نعت خواں کو حاصل نہ تھا، آپ عموماً سب سے آخری نعت پڑھتے تھے اور آپ کی وجد آفرین آواز سے مجمعے پر سوز وگداز کی وہ کیفیت طاری ہوتی کہ جس کا بیان ممکن نہیں ہے ہر آنکھ اشکبار ہوتی اور ہر دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے موجزن ہوتا۔

Marfat.com

مصنف نے جس پیارے اندازِ بیاں سے قبلہ نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وواقعات کو بیان کیا ہے اس سے وہی پرانا دور اور قبلہ نگینہ صاحب کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

کتاب کو پڑھ کر اور قبلہ محمد محسن منور یوسفی صاحب کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود فنافی الشیخ ہیں اور مرشد کامل کے رنگ میں مکمل رنگے ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی اس عظیم کاوش کو قبول ومنظور فرمائے۔

مفتی محمد زبیر

خلیفہ مجاز بیربل شریف

Marfat.com

تقدیم

علامہ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی

مصنف: حیاتِ محدّث اعظم

تذکرۂ صالحین موجبِ رحمت اور باعثِ خیر و برکت ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے" عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة "یعنی صالحین کا ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اہلِ سنّت بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ وہ بزرگانِ دین کے عرس مبارک کی صورت میں ان کے ذکر کی محافل سجاتے ہیں اور رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارش سے خوب فیضیاب ہوتے ہیں۔ مزید سعادت کی بات یہ ہے کہ ذکرِ اولیاء و صلحاء جہاں رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہے۔ وہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنت بھی ہے۔ اپنے کلامِ قدیم قرآن حکیم میں جا بجا اس نے اپنے محبوبوں، ولیوں کا ذکر فرمایا۔ کہیں ان کی عبادات کا تذکرہ کیا تو کہیں اُن کے مجاہدات کا ذکر فرمایا کہیں اُن کی رفتار کا ذکر کیا تو کہیں ان کی گفتار کا، کہیں ان کے سونے کا ذکر فرمایا تو کہیں ان کے جاگنے کا، الغرض خالقِ کائنات نے ساری کائنات کا خالق و مالک ہو کر اپنے پیاروں کا ذکر فرمایا تو ہم مخلوق ہو کر اس کے پیاروں کے ذکر سے کیوں نہ اس کی رحمت حاصل کریں۔ اللہ والوں کے ذکر کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے مفسرین کرام یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ دراصل ان کی عبادات، طاعات اور مجاہدات کے ذکر سے سننے پڑھنے والوں میں بھی ان جذبات کو بیدار کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس لئے مولائے

Marfat.com

کریم نے قرآن حکیم میں اپنے محبوبوں کا ذکر فرمایا ہے۔

بزرگانِ دین کے ذکرِ مبارک کی ان برکتوں کے پیش نظر جیسے ہر دور میں ان کی یاد میں محافل کا انعقاد کیا جاتا رہا یوں ہی ان کے ذکر کو عام کرنے اور اس کی برکات کو پھیلانے کے لئے ان کے تذکرے بھی لکھے جاتے رہے۔ زیرِ نظر کتاب بھی اسی مبارک سلسلے کی ایک زرّیں کڑی ہے جو پیر طریقت، رہبر شریعت، محبوب الاولیاء حضرت مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔ حضرت بابا جی نگینہ صاحب ایک بافیض شیخِ طریقت، پابندِ شریعت صوفی، کامل ولی، بہترین عالمِ دین، ماہر نعت گو شاعر، خوش الحان نعت خوان، کامیاب مناظر اور شیریں بیاں خطیب تھے۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ وہ کسی مدرسہ سے باقاعدہ فارغ التحصیل نہ تھے لیکن اولیائے کرام کی خدمت اور علمائے کرام کی صحبت کی برکت سے اللہ جل مجدہ الکریم نے انہیں علم دین کے خزانوں سے مالا مال فرما دیا تھا۔ حضرت بابا جی نگینہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس بے پایاں نعمت کا شکر یوں ادا کیا کہ علمِ دین کی اس بے بہا دولت کو بانٹنے میں کسی قسم کا بخل نہیں فرمایا۔ بلکہ قریہ قریہ، کوچہ کوچہ، شہر شہر، نگر نگر جہالت کے اندھیروں کو دور کرنے کے لئے علمِ دین کے نور کو عام کیا۔

حضرت بابا جی نگینہ صاحب علیہ الرحمۃ کے اخلاق عالیہ کا جو سب سے نمایاں وصف نظر آتا ہے وہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شفیع معظم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے بے پناہ عشق و محبت ہے۔ اسی عشق و محبت کے باعث آپ آقائے دو عالم ﷺ کی ایک ایک سنّت کو اپنی عادت بنائے ہوئے تھے۔ نہ صرف خود بلکہ اپنے احباب، مریدین اور معتقدین کو بھی سنت پاک پر عمل کی تلقین فرماتے تھے۔ سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کے فضائل و خصائص کا ذکر و مطالعہ ان کے لئے روحانی غذا کا درجہ رکھتا تھا۔ اسی لئے انہوں نے اپنی لائبریری نایاب عربی کتب سے بھری ہوئی تھی۔ شب و روز ان کتب سے خوشہ چینی کرتے رہنے کی عادت کے پیش نظر اگر آپ کو مطالعہ کا شہنشاہ کہہ دیا

Marfat.com

جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اتنے کثیر اوصاف کے مالک ہونے کے باوجود آپ نہایت منکسر المزاج اور شفیق و خلیق تھے۔ غرباء و مساکین کی مدد کرتے تھے۔ خدمتِ خلق کو اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے تھے۔ علمائے اہلِ سنّت سے محبت اور ان سے ملاقات کا شوق رکھتے تھے۔

عرصۂ دراز سے ایسی علمی اور روحانی شخصیت کی سوانح حیات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ قابلِ صد تحسین ہیں پیرِ طریقت الحاج محمد محسن منور یوسفی مدظلہ جنہوں نے اپنے گرامی قدر شیخِ طریقت کی سوانح حیات مرتب کرنے کے لئے دور دراز کا سفر اختیار کیا۔ عینی شاہدین کے بیانات ریکارڈ کئے پھر انہیں بڑی احتیاط سے سپردِ قلم کیا۔ آخر ایک طویل صبر آزما جدوجہد کے بعد ''سیرت نگینہ رسول'' کی صورت میں امتِ مسلمہ کو بالعموم اور حضرت بابا جی نگینہ صاحب کے معتقدین و مریدین کو بالخصوص یہ عظیم تحفہ عطا فرمایا۔ اس تاریخی کارنامے پر انہیں جتنا خراجِ تحسین پیش کیا جائے وہ کم ہے۔ مولائے کریم ان کے علم و عمل، عمر و صحت اور بیان و قلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

کچھ مؤلف کتاب کے بارے میں:

حضرت الحاج محمد محسن منور یوسفی صاحب حضرت بابا جی نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے آخری مریدین میں سے ہیں۔ آپ نے ہیلے کالج (Hailly College)، پنجاب یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران حضرت بابا جی کے دستِ اقدس پر بیعت کا اعزاز حاصل کیا۔ پھر شیخِ طریقت کے فیضانِ نظر کی بدولت ''بی کام'' (B.Com) کے بعد ملازمت کی بجائے دین کی خدمت کو ترجیح دی۔ بابا جی کے تلقین کردہ وظائف کو حرزِ جان بنالیا۔ انہیں کے حکم پر اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دے کر اکتسابِ فیض کیا۔ سلوک و معرفت کی تمام منازل، مرشدِ کامل کی نگرانی میں طے کیں۔ آپ کو سلسلہ عالیہ یوسفیہ کی خلافت ملنے کا واقعہ بھی بڑا ایمان افروز ہے۔ ہوا یوں کہ حضرت بابا جی نگینہ صاحب کے وصال کے بعد حضرت الحاج محمد محسن منور یوسفی صاحب کو ایک شب خواب میں ان کی زیارت ہوئی۔ پیر

Marfat.com

ومرشد نے اپنے جانثار مرید کو سینے سے لگایا اور اپنی مسند پر بٹھا کر فرمایا ''لو بھئی! تم یہاں بیٹھو، اب ہم تو جا رہے ہیں''۔ اس نورانی خواب کے بعد جب آپ آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف حاضر ہوئے تو مجمع انوارِ نگینہ حضرت صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم مدظلہ نے کچھ بتانے سے قبل ہی یہ کہتے ہوئے خلافت عطا فرمائی ''محسن منور! تمہیں مبارک ہو۔ ہمیں تمہیں خلافت سے نوازنے کا حکم ملا ہے''۔ اس واقعہ سے جہاں شیخِ طریقت کے اپنے مریدِ صادق پر شفقت وعنایت واضح ہوتی ہے وہیں صاحبِ مزار اور سجادہ نشین کے درمیان مضبوط تعلق کا بھی علم ہوتا ہے۔

خلافت عطا ہونے کے بعد حضرت الحاج محمد محسن منور یوسفی صاحب نے پیر کامل کے مزار پر یہ عہد کیا کہ ''مرشدِ کامل نے میرے دل میں معرفت کی جو شمع روشن کی ہے۔ اس کے اجالے کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کروں گا۔ اور اس چند روزہ زندگی کو انسانیت کی بھلائی اور تعلیماتِ اسلام کے لئے وقف رکھوں گا''۔ بحمدہٖ تعالیٰ مرشدِ برحق کے مزار پر کئے گئے اس عہد کو حضرت محمد محسن منور یوسفی صاحب بحسن وخوبی نبھا رہے ہیں۔ سینکڑوں افراد آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے اپنی زندگیاں سنوار چکے ہیں۔ آپ کے زیرِ اہتمام ہر سال ایک عظیم الشان، فقید المثال محفلِ میلاد شریف ۲۸ ربیع الاوّل شریف کو منعقد ہوتی ہے۔ اس محفل کی آرائش وزیبائش، کیف وسرور نورانیت وروحانیت کا ڈنکا صرف لاہور ہی نہیں پورے پاکستان میں بج رہا ہے۔

علاوہ ازیں ہر ماہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ محفلِ گیارہویں شریف منعقد ہوتی ہے۔ جس میں تلاوت ونعت کے بعد ایک عالمِ دین شہنشاہِ بغداد سرکار غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وخصائل بیان کرتے ہیں۔ یہ محفل اپنے دورانیہ کے اعتبار سے مختصر لیکن اپنے اثرات کے اعتبار سے بڑی فیض رساں ہے۔ اس کے بعد ختم درود شریف ودعا ہوتی ہے۔ اور سنت کے مطابق لنگر شریف کھلایا جاتا ہے۔ میں بھی ایک محفل گیارہویں شریف میں شرکت اور شاہِ جیلاں قدس سرہ کے حضور کچھ نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی

Marfat.com

سعادت حاصل کر چکا ہوں۔

الغرض ! پیر طریقت حضرت الحاج محمد محسن منور یوسفی صاحب شب و روز خدمتِ دین و اشاعتِ مسلک اہلِ سنّت میں منہمک ہیں۔ محبت کا وہ جام جو اپنی نظرِ فیض اثر سے بابا جی نگینہ صاحب نے انہیں پلایا تھا وہ بھر بھر کر اپنے معتقدین و مریدین کو پلا رہے ہیں۔ میں زیادہ دیر قارئین اور کتاب کے درمیان حائل نہیں رہنا چاہتا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ حضرت محمد محسن منور یوسفی صاحب سرتا پا مرشدِ کامل کی محبت میں رنگے ہوئے ہیں۔ اسی لئے ان کی تحریر پر ادیبانہ یا مؤرخانہ کی بجائے عاشقانہ انداز غالب ہے۔ مولائے کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بزرگانِ دین کی محبت میں زندہ رکھے، اس پر موت دے اور کل قیامت کے دن بھی اسی محبت و الفت کے جلو میں اٹھائے۔ آمین

دعا گو و دعا جو

علامہ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی

مصنف: حیاتِ محدثِ اعظم

Marfat.com

سِلسلۂ عالیہ نقشبندیہ

تو نقش نقشبنداں را چہ دانی
تو شکل پیکر جاں را چہ دانی

☆.....☆.....☆.....☆

گیاہ سبز داند قدر باراں
توخشکی قدر باراں چہ دانی

☆.....☆.....☆.....☆

ہنوز از کفر و ایمانت خبر نیست
حقائق ہائے ایماں راچہ دانی

☆.....☆.....☆.....☆

(ماخوذ از خزینۂ کرم)

ترجمہ: تو نقش نقشبندیہ کو کیا جانے ،تو جان کے پیکر کی شکل کو نہیں جانتا، بارش کی قدر تو سرسبز گھاس ہی جانتی ہے تو مانند خشکی ہے، بارش کی قدر کیا جانے ،ابھی تو تجھے ایمان اور کفر میں فرق کا علم نہیں۔تو پھر بھلا تو ایمان کے معارف سے کیسے باخبر ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

فضائلِ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ

(ماخوذ از معدنِ کرم)

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند
کہ برنداز رہ پنہاں بحرم قافلہ را

ترجمہ: نقشبندی بزرگ عجیب قافلہ سالار ہیں کہ پوشیدہ پوشیدہ قافلہ کو حرم تک پہنچا دیتے ہیں۔

(حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

امام ملت ودین شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

اے سلسلہ نقشبند تیری کیا شان ہے
ہمہ اولیاء و اتقیاء کو تیرا فیضان ہے

''اے برادر اس بلند طریق سلسلہ عالیہ نقشبند کے سرحلقہ حضرت سید صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد بالتحقیق تمام بنی آدم سے افضل ہیں اور اسی اعتبار سے اس طریق نقشبندیہ کے بزرگوں کی تحریروں میں آیا ہے کہ ہماری نسبت تمام نسبتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ ان کی نسبت جس سے مراد خاص حضوری اور آگاہی ہے بعینہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت اور حضوری ہے جو تمام آگاہیوں سے بڑھ کر ہے اور اس طریق میں انتہا اس کی ابتدا میں مندرج ہے اور اگر کوئی پوچھے کہ جب دوسروں کی انتہا اس سلسلہ نقشبندیہ کی ابتداء میں مل گئی تو پھر ان کی انتہا کیا ہو

Marfat.com

گی جبکہ دوسروں کی انتہا وصول بحق ہے تو پھران کو حق سے آگے کہاں تک میسر ہوگی تو میں

﴿حضرت مجدد الف ثانی﴾ اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ:

''اس طریقہ عالیہ کی انتہا اگر میسر ہو جائے تو وصل عریانی ہے''

وصل عریانی سے یہ مراد ہے کہ حجاب سب کے سب اٹھ جائیں اور تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں۔

اولیاء کے تمام سلسلوں کے درمیان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے پس صحو کی نسبت ان میں غالب ہوگی اور ان کی دعوت اتم ان کی نسبت تمام سلسلوں سے بڑھ کر ہوگی۔ دوسروں کو ان کے کمالات کا کیا پتہ اور ان کے معاملہ کی حقیقت کی کیا خبر۔

میرا (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا خیال ہے کہ حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام جو ولایت کی اکملیت کے لئے مقرر ہیں، ان کو یہ نسبت عالیہ نقشبند یہ حاصل ہوگی اور اس سلسلہ عالیہ کی تتمیم و تکمیل فرمائیں گے کیونکہ تمام ولایتوں کی نسبت اس نسبت سے نیچے ہے۔

﴿مکتوب نمبر 251﴾

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبند یہ کی پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ سب شروع سے اخیر تک اس طریقہ کا بیان ہے جس طریقہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو ممتاز کیا ہے۔ اس کی بنیاد نسبت نقشبند یہ ہے جس کی ابتداء میں دوسروں کی انتہا مندرج ہے۔ اس بنیاد پر بہت سی عمارتیں اور کئی قسم کے محل بنائے گئے ہیں اگر یہ بنیاد نہ ہوتی تو معاملہ یہاں تک نہ پہنچتا یعنی بخارا اور سمرقند سے اس بیج کو لا کر زمینِ ہند میں جس کا خمیر یثرب و بطحا کی خاک سے ہے بویا اور فضل کے پانی سے کئی سالوں تک اس کو سیراب کیا اور احسان کی تربیت سے اس کی تربیت کی، جب وہ کھیتی کہاں سے کہاں پہنچ گئی تو ان علوم و معارف کا ثمرہ اس سے حاصل ہوا۔

Marfat.com

جاننا چاہیے کہ اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا سلوک شیخ مقتدا کی محبت کے رابطہ پر وابستہ ہے جس نے سیر مرادی سے اس کو طے کیا ہو اور قوت انجذاب سے ان کمالات کے ساتھ رنگا ہوا اس کی نظر دلی امراض کو شفا بخشی ہے اور اس کی توجہ باطنی امراض کو ختم کرتی ہے۔ان کمالات کا حاصل اپنے وقت کا امام اور اپنے زمانے کا خلیفہ ہے۔اقطاب اوابدال اس کے مقامات کے ظلال میں خوش ہیں۔ ہمارے اس طریقہ نقشبندیہ میں استفادہ انعکاسی ہے۔

مرید اپنے مرشد سے محبت کے رابطہ سے دم بدم اس کا رنگ پکڑتا ہے اور انعکاس کے طریق پر اس کے نور سے منور ہوتا جاتا ہے اور صاحب دولت (پیر) کی محبت یا توجہ سے اپنے بلند مقاصد حاصل کر لیتا ہے۔

﴿مکتوب نمبر 260 حصہ چہارم دفتر اول﴾

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ طریقہ صوفیہ میں سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا اختیار کرنا بہت مناسب اور بہتر ہے کیونکہ ان نقشبندی بزرگوں نے اتباع سنت کو لازم پکڑا ہے اور بدعت سے اجتناب کیا ہے۔﴿مکتوب 266﴾

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''جاننا چاہیے کہ وہ طریقہ جو نزدیک تر، جلد پہنچانے والا، کتاب وسنت کے زیادہ موافق، زیادہ مضبوط، زیادہ محفوظ، زیادہ پختہ، زیادہ سچا، زیادہ رہنمائی کرنے والا، بہت اونچا، بہت بزرگ، بہت بلند مرتبہ اور بہت کامل ہے وہ صرف طریقہ عالیہ نقشبندیہ ہے۔

اس طریقے کی یہ تمام بزرگی اور اس سلسلے کے بزرگوں کی یہ بلند شان وشوکت حضور نبی کریم ﷺ کی سنت کی متابعت اور پابندی اور ناپسندیدہ اور بدعت سے اجتناب کی وجہ سے ہے۔ یہ نقشبندی بزرگ ہی ہیں جو صحابہ کرام ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح ان کے کام کی نہایت ان کی ابتدائی شان میں ہی درج ہو چکی ہیں اور ان کے حضور اور آگاہی نے دوام پیدا کیا ہے اور درجہ کمال تک پہنچنے کے بعد ان کی آگاہی دوسروں سے فوقیت لے گئی ہے۔﴿دفتر اول حصہ پنجم مکتوب نمبر 290﴾

Marfat.com

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

''حدیث قدسی میں آیا ہے اپنے نفس سے دشمنی رکھ کہ یہ میری دشمنی پر کھڑا ہے'' تو طریق مشائخ میں سے ہر وہ طریقہ جس میں احکام شرعیہ کی زیادہ رعایت ہوگی اللہ تعالیٰ کی طرف قریب ترین راستہ ہوگا کیونکہ اس میں نفس کی مخالفت زیادہ ہے اور سن لو وہ ہے'' طریقہ نقشبندیہ'' یہی وجہ ہے کہ ہمارے سردار قبلہ اجل شیخ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے'' میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سب طریقوں میں سے قریب ترین راستہ پایا ہے کیونکہ اس میں نفس کی زیادہ مخالفت ہے۔﴿ مکتوب 9﴾

امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''ولایت کے بہت سے درجات ہیں کیونکہ ہر نبی کے قدم پر ایک ولایت ہے جو اس سے خاص ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ کی ولایت وہ ہے جو ہمارے نبی کریم ﷺ کی ولایت کے ساتھ مخصوص ہے اور علم وعین ہر لحاظ سے تمام وجودی اور اعتباری حجابات کا اٹھ جانا اسی مقام میں حاصل ہوتا ہے۔اس وقت وصل پوری طرح نصیب ہوتا ہے اور وجد درجہ گمان میں نہیں بلکہ حقیقتاً حاصل ہو جاتا ہے۔حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع کرنے والوں میں سے کاملین کو نصیب کا حصہ وافر، اس نادر الوجود مقام سے حاصل ہو جاتا ہے تو تم لوگ اس بلند پایہ درجہ کے حصول کی تمنا رکھتے ہو تو حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع اور پیروی کو لازم جانو۔

اکثر مشائخ کے نزدیک یہ تجلی برقی ہے یعنی حضرت ذات سبحانہ سے تمام حجابات کا اٹھ جانا بجلی کی طرح تھوڑے سے وقت کے لئے ہوتا ہے پھر اسماء وصفات کے پردے لٹکا دیئے جاتے ہیں اور انوار ذات کی شعاعیں پوشیدہ ہو جاتی ہیں تو حضور ذاتی بجلی کی طرح ایک لمحہ کے لیے ہوتا ہے اور اکثر اوقات غیبت ذاتی ہی رہتی ہے۔مشائخ نقشبند کے نزدیک حضور ذاتی ودائمی کا اعتبار ہے۔زائل ہونے اور غیبت سے بدل جانے والے حضور کا کوئی اعتبار نہیں۔لہذا ان اکابر نقشبند قدس اللہ اسرارھم کا کمال تمام کمالات سے بڑھ کر ہے اور ان کی نسبت تمام نسبتوں سے فوقیت رکھتی ہے اور نسبت سے مراد حضور ذاتی

Marfat.com

دائمی ہے ان کاملین نقشبند کے طریقہ میں ابتداء انتہا میں درج ہے اور اس معاملہ میں ان کی اقتداء حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے ساتھ ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم حضور نبی کریم ﷺ کی پہلی صحبت میں وہ کچھ پا گئے جو دوسروں کو نہایت میں میسر آتا ہے اور نہایت کے بدایت میں درج ہونے سے ہوتا تو جس طرح محمد الرسول اللہ ﷺ کی ولایت تمام انبیاء ورسل علیہم الصلوۃ والتسلیمات کی ولایتوں سے فائق واعلیٰ ہے اسی طرح ولایت نقشبند یہ تمام ولایتوں سے اعلیٰ اور فائق ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ان کی ولایت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

دفتر اول حصہ اول ﴿مکتوب نمبر 21﴾

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اس سلسلہ عالیہ نقشبند یہ کے اکابر قدس اللہ اسرارھم کی عبادات میں جو واقع ہوا ہے کہ ہماری نسبت تمام نسبتوں سے فائق اور اعلیٰ ہے اس سے مراد حضور آگاہی کی نسبت ہے۔ جو حضور ان کے ہاں معتبر ہے، وہ حضور بے غیبت ہے جس کو انہوں نے ''یادداشت'' سے عبارت کیا ہے اور تجلی ذاتی حضور ذات تعالیٰ سبحانہ کا ظہور اس کے اسماء صفات شیون اور اعتبارات کے ملاحظہ کے بغیر حضور ذات سے عبارت ہے اور اسی تجلی کو تجلی برقی کہتے ہیں۔ یعنی لمحہ بھر کے لیے شیون اور اعتبارات (پردے) اٹھ جاتے ہیں اور پھر انہی پردوں میں وہ ذات پوشیدہ ہو جاتی ہے یعنی لمحہ بھر کے لیے حضور نصیب ہوتا ہے اور اکثر اوقات حضوری نصیب نہیں رہتی۔ اس طرح کی وقتی نسبت ان بزرگان نقشبند کے ہاں کوئی اعتبار نہیں رکھتی بلکہ انہیں حضور دوام رہتی ہے اور کسی وقت پوشیدہ نہیں ہوتی اس لیے یہ نسبت نقشبند یہ تمام سلسلہ ہائے ولایت سے فائق واعلیٰ ہے۔ (دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر 27﴾

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

اس اعلیٰ نعمت کا شکر کس زبان سے ادا کیا جائے کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے ہم فقراء کو اہل سنت وجماعت کی آراء کے مطابق عقائد درست کرنے کے بعد طریقہ عالیہ

Marfat.com

نقشبندیہ سے مشرف فرمایا اور اس بزرگ خاندان کے نسبت یافتہ مریدین میں شامل کیا۔ فقیر کے نزدیک اس طریقہ نقشبندیہ میں ایک قدم آگے بڑھانا دوسرے طریقوں میں سات قدم آگے بڑھانے سے بہتر ہے وہ طریقہ جو تربیت اور وارثت کے طور پر کمالات نبوت کی طرف کھولا جاتا ہے وہ اسی طریقہ نقشبند کے ساتھ مخصوص ہے۔ دوسرے طریقوں کی انتہا صرف کمالات ولایت کی انتہا تک موقوف ہے۔ وہاں سے آگے کمالات نبوت کی طرف کوئی راستہ نہیں کھلا۔ یہی وجہ ہے کہ اس فقیر نے اپنی کتابوں اور رسالوں میں لکھا ہے کہ ان بزرگان نقشبند کا طریقہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طریقہ ہے۔ جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے وراثت کے طور پر کمالات نبوت سے وافر حصہ حاصل کیا ہے اس طریقہ نقشبندیہ کے منتہی بھی تربیت کے طور پر ان کمالات سے کامل حصہ پاتے ہیں۔ وہ مبتدی اور متوسط جنہوں نے اس طریق کو لازم پکڑا ہے اور اس طریقہ کے منتہیوں کے ساتھ کامل محبت رکھتے ہیں وہ بھی کمالات نبوت میں حصہ کے امیدوار ہیں۔

دفتر اول حصہ پنجم (مکتوب نمبر 281)

حضرت امام ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اس دولت عظمیٰ (ولایت) کا حصول اس بلند طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے ساتھ کامل اخلاص اور اس کی طرف توجہ اور رجوع کے ساتھ وابستہ ہے۔ ریاضات شاقہ اور مجاہدات شدیدہ سے بھی وہ چیز میسر نہیں آسکتی جو ان بزرگوں کی ایک صحبت سے میسر آجاتی ہے۔ ان بزرگان نقشبند کا طریقہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طریقہ ہے کہ ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اول صحبت میں وہ کمالات میسر آگئے جو اولیاء امت کو انتہا میں پہنچ کر بھی شاید ہی نصیب ہوں اور یہ چیز نہایت کے بدایت (ابتداء) میں درج ہونے کے طور پر ہے۔ یہ اولیاء نقشبند بھی پہلی صحبت میں وہ عطا کر دیتے ہیں جو منتہیوں کو انتہاء پر جا کر میسر آتی ہے تو تم پر اکابر اولیاء کے ساتھ محبت وعقیدت رکھنا لازم ہے کیونکہ اس معاملے پر ہی دارومدار ہے۔ (مکتوب نمبر 90 دفتر اول حصہ دوم)

Marfat.com

شجرہ مبارکہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ یوسفیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحم کر یا رب محمد ﷺ جانِ جاں کے واسطے
سیدِ کونین شاہِ مرسلاں کے واسطے
کر عطا آلِ محمد ﷺ کی غلامی اے خدا
اہلِ بیتِ مصطفےٰ ﷺ کے امتحاں کے واسطے
سب صحابہ سے محبت کی سعادت کر نصیب
سب صحابہ کے امیرِ کارواں ﷺ کے واسطے
کر ہمیں صدق و یقیں کی نعمتوں سے سرفراز
بوبکر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مہرباں کے واسطے
رکھ سلامت دین و دنیا میں ہمیں ربِّ کریم
فارسی سلمان رضی اللہ عنہ فخرِ قدسیاں کے واسطے
قاسمِ تسنیم و کوثر کی زیارت کر نصیب
حضرتِ قاسم رضی اللہ عنہ کے لطفِ جاوداں کے واسطے
یا خدا کر دے ہمیں دولت صداقت کی عطا
جعفرِ صادق رضی اللہ عنہ امامِ صادقاں کے واسطے
حسن و خوبی کر زیادہ اے خداوندِ جہاں
بایزید رضی اللہ عنہ و بوالحسن رضی اللہ عنہم قطبِ جہاں کے واسطے
بو علی رضی اللہ عنہ سے یا خدا مجھ کو ملے بوئے علی
مرشدِ یوسف رضی اللہ عنہ کے قلبِ ضوفشاں کے واسطے

Marfat.com

بُغض و حسد و لالچ و حرص و ہوس سے لے بچا
عبدِ خالق معرفت رضی اللہ عنہ کے نکتہ داں کے واسطے

کفر و شرک و جھوٹ و بدعت سے مجھے محفوظ رکھ
عارف و محمود رضی اللہ عنہما شاہانِ شہاں کے واسطے

الفتِ رامیتنی رضی اللہ عنہ عشقِ سماسی رضی اللہ عنہ کر نصیب
کملی والے کے مہکتے گلستاں کے واسطے

سید میر کلال رضی اللہ عنہ و شاہ بہاؤ الدین رضی اللہ عنہ کی
ہو نظر ہم پر مکین لا مکاں ﷺ کے واسطے

حضرت یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ کے عطا انوار ہوں
شاہ عبید اللہ رضی اللہ عنہ خواجۂ خواجگاں کے واسطے

خواجہ زاہد رضی اللہ عنہ کا زہدِ بے ریا کردے عطا
خواجہ درویش رضی اللہ عنہ سرِّ عارفاں کے واسطے

خواجہ امکنگی رضی اللہ عنہ کی محشر میں حمایت ہو نصیب
باقی باللہ رضی اللہ عنہ نازشِ کرّو بیاں کے واسطے

کر مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا عطا جذب و سلوک
حضرت معصوم رضی اللہ عنہ قیوم زماں کے واسطے

ہوں میرے رہبر جناب حجۃ اللہ و زبیر رضی اللہ عنہما
خواجہ قطب الدیں رضی اللہ عنہ قطبِ عارفاں کے واسطے

یا خدا ہم کو دکھا اپنا جمال جانفزا
شاہ جمال اللہ رضی اللہ عنہ فخرِ مہ و شاں کے واسطے

یا الٰہی بخش دے میرے قلبِ مردہ کو حیات
سیّد عیسیٰ رضی اللہ عنہ پناہِ بے کساں کے واسطے

Marfat.com

بخش دے یارب ہمیں فیض اللہ رضی اللہ عنہ تیرا ہی کا فیض
حضرتِ نورِ محمد رضی اللہ عنہ نورِ جاں کے واسطے

حامی وناصر ہوں میرے باوا جی رضی اللہ عنہ خواجہ فقیر
خاکِ چورہ مثلِ نجم و کہکشاں کے واسطے

شاہِ لاثانی رضی اللہ عنہ کا فقرِ بے ریا کر دے نصیب
اُن کے مرقدِ پاک ہمرنگِ جناں کے واسطے

ہوں میرے حامی علی اکبر، علی اصغر سدا رضی اللہ عنہما
اپنے دادا چارۂ بے چارگاں کے واسطے

شاہِ جماعت رضی اللہ عنہ کی غلامی کر خداوندا نصیب
شاہ محمد حسین رضی اللہ عنہ پیرِ کاملاں کے واسطے

ہوں امیرِ ملت و حافظ رضی اللہ عنہما میرے حافظ سدا
یا الٰہی تیرے لطفِ بیکراں کے واسطے

کر عطا آہ سحر گاہی و نالۂ نیم شب
مرشد یوسف رضی اللہ عنہ نگینہ خوش بیاں کے واسطے

☆☆.....☆☆.....☆☆

Marfat.com

شجرہ شریف بہ ترتیب اسمائے گرامی

1۔تاجدارِ دو جہاں، شہسوارِ لامکاں، وارثِ کون ومکاں، مالک زمین وآسمان، روحِ کن فیکون، سیدالسادات، جوہر کائنات، جانِ حیات، منبعِ فیوض وبرکات، حضور پرنور، شافعِ یوم النشور، حبیب ربّ غفور، رسولِ خدا، شاہِ ہدیٰ، احمد مجتبےٰ، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم (۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مدینہ منورہ)

2۔خلیفۂ اوّل امیر المؤمنین یار غارِ رسول وفنافی الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲۳ جمادی الثانی ۱۳ھ مدینہ منورہ)

3۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۰ رجب ۲۳ھ مدین)

4۔حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۲۴ جمادی الاول ۱۰۶ھ مَشلّل[1])

5۔حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۵ رجب ۱۴۸ھ مدینہ منورہ)

6۔سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرّہ (۱۵ شعبان ۲۶۱ھ بسطام[2] ایران)

7۔حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرّہ (۴۲۵ھ خرقان)

8۔شیخ ابوعلی فارمدی طوسی قدس سرہٗ (ربیع الاول ۴۷۷ھ طوس)

9۔خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی قدس سرّہ (۲۲ ربیع الاول ۵۳۵ھ مرو)

10۔خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرّہ (۱۲ ربیع الاول غجدوان)

11۔خواجہ عارف ریوگری قدس سرّہ (۶۱۶ھ ریوگر[3])

12۔خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی قدس سرّہ (۱۷ ربیع الاول ۷۱۷ھ دابکنہ[4])

13۔خواجہ علی رامیتنی قدس سرّہ (۲۸ ذیقعد ۷۱۵ھ خوارزم)

---

[1] یہ جگہ مکہ شریف اور مدینہ شریف کے درمیان مقام قدید سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔

[2] ایران کا موجودہ شہر دوّ [3] بفاصلہ اٹھارہ میل شہر بخارا

[4] بفاصلہ نو میل شہر بخارا

Marfat.com

14۔خواجہ محمد باباسماسی قدس سرّہ (۱۰جمادی الثانی ۷۵۵ھ سماسی)

15۔خواجہ شمس الدین امیر کلال قدس سرّہ (۸جمادی الاول ۷۷۲ھ سوخار[1])

16۔خواجہ خواجگان خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبند قدس سرّہ (۳ربیع الاول ۷۹۱ھ قصر عارفاں)

17۔خواجہ علاؤالدین عطار قدس سرّہ (۱۸رجب ۸۰۲ھ قصبہ چغانیاں)

18۔مولانا یعقوب چرخی قدس سرّہ (۵صفر ۸۵۱ھ قریہ ہلغتو[2])

19۔خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار قدس سرّہ (۲۹ربیع الاول محلّہ خواجہ کفشیر محوطہ ملایاں)

20۔مولانا محمد زاہد وخشی قدس سرّہ (ربیع الاول ۹۳۶ھ وخش[3])

21۔حضرت خواجہ درویش محمد قدس سرّہ (۱۹محرم الحرام ۹۷۵ھ اسقرار، ماوراءالنہر)

22۔مولانا خوجہ امکنگی قدس سرّہ (۱۰۰۸ھ قریہ امکنگ ،نواح بخارا)

23۔ سراج الملۃ مؤیدالدین الرضی خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرّہ

(۲۵جمادی الاول ۱۰۱۲ھ دہلی نزد اجمیری دروازہ)

24۔امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرّہ

(۲۸صفر ۱۰۳۴ھ سرہند شریف انڈیا)

25۔حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ قدس سرّہ (۹ربیع الاول سرہند شریف انڈیا)

26۔قیومِ ثالث حضرت خواجہ حجت اللہ قدس سرہ (۲۹محرم ۱۱۱۴ھ سرہند شریف انڈیا)

27۔قیومِ اربعہ حضرت خواجہ محمد زبیر قدس سرہٗ (۴ذیقعد ۱۱۵۲ھ سرہند شریف انڈیا)

28۔حضرت خواجہ محمد اشرف مدنی قدس سرہ (۱۱۵۰ھ جنت البقیع مدینہ منورہ شریف)

29۔حضرت سیّد حافظ جمال اللہ قدس سرّہ (رامپور انڈیا)

30۔حضرت محمد عیسیٰ قدس سرّہ (۷ذی الحج ۱۲۲۰ھ گونڈا پور)

---

[1] ۳۵فرسنگ بخارا

[2] حصار واقع ماوراءالنہر کے مضافات میں سے ہے

[3] وخش نواح بلخ میں ولایت ختلان کا ایک شہر ہے۔

Marfat.com

31۔حضرت بابا فیض اللہ تیراہی قدس سرّہ (۲۰ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ تیراہ شریف)

32۔حضرت خواجہ نور محمد تیراہی قدس سرّہ (۱۲ شعبان ۱۲۸۶ھ چورہ شریف)

33۔حضرت بابا فقیر محمد چوراہی قدس سرّہ (۲۹ محرم ۱۳۱۴ھ چورہ شریف)

34۔حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب لاثانی علی پور قدس سرّہ

(۱۶ شعبان ۱۳۵۸ھ علی پور شریف)

35۔حضور پیر سید علی اصغر شاہ صاحب قدس سرّہٗ (علی پور شریف ضلع نارووال)

36۔پیر طریقت حضور قبلہ بابا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ ۱۷۶ گ ب پیلے گوجراں شریف ضلع فیصل آباد)

☆☆.....☆☆.....☆☆

Marfat.com

شجرہ مشائخ عظام سلسلہ نقشبندیہ یوسفیہ

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

ہزار بار میں اپنے منہ کو مشک وگلاب سے دھوؤں تب بھی آپ کا نام مبارک لینا بڑی بے ادبی ہے۔

1۔ شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

سید وسرور محمد نور جاں
مہتر و بہتر شفیع مجرماں
مہترین و بہترین انبیاء
جُز محمد نیست در ارض و سما

ترجمہ: محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم آقا وسردار اور جان کے نور ہیں افضل واعلیٰ اور مجرموں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔تمام نبیوں سے افضل واعلیٰ سوائے محمد مصطفٰی کے نہ کوئی زمین میں ہے نہ کوئی آسمان میں ہے۔

سب چیزوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اس وقت بھی نبی تھا، جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے، مکتوبات شریف دفتر سوئم مکتوب نمبر 100 میں ہے کہ جاننا چاہئے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش تمام افراد عالم کی پیدائش سے نرالی ہے بلکہ افراد عالم سے کسی فرد کو کسی جہت سے آپ سے مماثلت نہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجود جسمانی وجود باجود کے اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کئے گئے، جس طرح حضور پرنور تاجدا

Marfat.com

رمدینہ صلی اللہ علیہ وسلم بااعتبار کمالات نبوت کے تمام کائنات سے ممتاز ہیں، اسی طرح اوصاف لوازم میں بھی تمام انسانوں بلکہ ساری کائنات میں وحدہ لاشریک ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم 21 اپریل 571ء میں بروز سوموار (دوشنبہ) 12 ربیع الاول اس دنیا میں تشریف لاکر اس کی ظلم اور تاریکی کو دور کرنے کا باعث ہوئے، آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، والد ماجد کا اسم شریف حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دائی کا نام حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جو آپ کو پیدائش مبارک کے ایک ماہ بعد اپنے قبیلہ میں لے گئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قوت گفتار کا استعمال شروع کیا، بسم اللہ کہے بغیر کسی چیز کو ہاتھ میں نہ لیتے، دیگر بچوں کی طرح تہبند نہ اتارتے، عریاں نہ ہوتے، کبھی بستر پر بول وبراز نہ کیا، دائی حلیمہ کی بکریاں چراتے ہوئے آپ کا پہلی دفعہ شقِ صدر ہوا، دوسرا شقِ صدر دس برس کی عمر شریف میں، تیسری دفعہ بعثت کے وقت غار حرا میں، چوتھی بار شب معراج میں، بارہ سال کی عمر میں چچا ابوطالب کے ساتھ ملک شام گئے تو بحیرا راہب نے دیکھ کر کہا، کہ رسول رب العالمین ہیں۔ پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے بغرض تجارت شام گئے، تو نسطور راہب نے آپ کی نسبت فرمایا کہ یہ آخر الانبیاء ہیں۔

رخ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کی چشم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

چالیس سال کی عمر تک غار حرا میں مجاہدہ وریاضت میں مشغول رہے اس کے بعد بحکم خداوندی اعلان نبوت فرمایا۔ اعلان نبوت کے بارہویں سال رجب کی ۲۷ شب مبارک کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی سے سرفراز فرمایا گیا، اور یہ شرف صرف آپ ہی کا خاصہ ہے کسی دوسرے نبی یا مرسل کو معراج جسمانی نہیں ہوا، جب کفار کی مخالفت حد سے بڑھ گئی اور قتل کے منصوبے ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵۳ سال

Marfat.com

کی عمر مبارک میں مکہ معظمہ سے مدینہ شریف کو ہجرت فرمائی۔قباء میں ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ کو پہنچے۔ہجرت کے دوسرے سال قبلۂ نماز بیت المقدس کی بجائے کعبہ شریف ہوگیا، کفار مکہ اور مشرکین سے غزوات اور سرایا ہوئے، آپ نے ۲ھ تقریباً ۲۶ جنگوں میں حصہ لیا، ان غزوات میں مسلمانوں کے کل ۲۵۹ آدمی شہید ہوئے۔ایک اسیر اور صرف ۱۳۷ آدمی زخمی ہوئے جبکہ دشمن کے ۷۵۹ آدمی قتل ۱۶۵۶۴ اسیر ہوئے، آخر خداوند کریم کا وعدہ پورا ہوا اور مسلمانوں کو کفار مکہ کے مقابلہ میں فتح ونصرت حاصل ہوئی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۸ھ میں فاتح کی حیثیت سے مکہ شریف میں داخل ہوئے تو عام معافی کا اعلان فرمایا۔

لاتثریب علیکم الیوم

قبائل عرب نے اطاعت قبول کرلی، اور حلقہ بگوش اسلام ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۶۳ سال کی ہوئی تو ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو سوموار کے دن وصال فرمایا۔ حضرت علی وعباس وفضل وقثم اور اسامہ بن زید اور شقران رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ کو غسل دیا، حجرہ شریف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جہاں آپ کا وصال ہوا وہیں آپ مدفون ہوئے۔حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اطہر مدینہ منورہ میں زیارت گاہِ خلائق وملائکہ ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید وبا یزید اینجا

ترجمہ: آسمان کے نیچے عرش سے بھی زیادہ نازک وہ بارگاہ ہے جہاں بایزید اور جنید نے اپنی ذات کو گم کردیا ہے۔

حضور کو اپنی دختر فرخندہ اختر سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت محبت تھی۔حضرت امام حسن وامام حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہما سیدہ کے فرزندار جمند تھے جن پر حضور پرنور کی خاص نظرِ لطف وکرم تھی۔

حضور نبی کریم کی سیرت پاک جو آج بھی محفوظ ہے، ہر چیز کو محیط ہے آپ کی

Marfat.com

حیات اقدس ایک مکمل نمونہ ہے، بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں، شوہروں، شہریوں، تاجروں، مبلغوں، جرنیلوں، بادشاہوں، طبیبوں، عابدوں اور منصفوں کیلئے آپ جمیع اوصاف حسنہ کے مالک ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ترجمہ: آپ یوسف علیہ السلام کا حسن عیسیٰ علیہ السلام کی پھونک اور روشن ہاتھ رکھتے ہیں جو خوبیاں ان تمام میں تھی وہ تنہا آپ میں موجود ہیں۔

حضور انور کی پیدائش بھی بابرکت کہ دنیا میں تشریف لاتے ہی امت کیلئے دعا کی اور رحلت مبارک کے وقت نزع کی سختیاں جو افراد امت پر وارد ہونے والی تھیں اپنے اوپر لینے کی دعا کی، آپ نے قبر مبارک میں داخل ہوتے ہی امت کیلئے دعا فرمائی، نیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی تمام بھلائی ہے، اور میری موت بھی تمہارے لئے خیر و بھلائی ہے، اگر میں زندہ ہوں تو تمہیں شریعت کی تعلیم دیتا ہوں اور بعد وصال تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کیے جائیں گے وہ جو نیک ہوں گے ان کیلئے حق تعالیٰ کی حمد و شکر کروں گا اور جو برے ہوں گے ان کے لئے حق تعالیٰ سے بخشش چاہوں گا۔

حضور پرنور افضل البشر اور رحمت العالمین ہیں جن لوگوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محض بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصور کیا وہ منکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے ان کو رسالت اور رحمت عالمیان کے طور پر دیکھا اور تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے اور نجات پا گئے۔

در دلِ مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما زنام مصطفیٰ است

ترجمہ: مسلمان کے دل میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے ہماری عزت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ہے۔

Marfat.com

گورونانک پیشوائے سکھ مذہب اپنے ایک شبد میں حضور پرنور کے متعلق لکھتے ہیں کہ نام محمد دنیا کی ہر شے چھپی ہوئی ہے اور یہی بزرگ موجب تخلیق کائنات ہیں، کہ لفظ محمد کے حروف ابجد کے حساب سے ۹۲ عدد ہیں اور تمام اشیاء کے عدد بھی مندرجہ ذیل حساب سے ۹۲ ہی نکلتے ہیں۔

نام لو جس[1] اکھر کاتو کرو چوگن تادو ملاؤ بچگن کرو کاٹو بیس بنا
نانک بچے تو نو گئے دو اس میں اور ملا اس بدہر کے نام سے لو نام محمد بنا

غیر اقوام کے لوگ نبی پاک صاحب لولاک کے متعلق تو ایسے خیالات کا اظہار کریں اور یہ مسلمان کہلانے والے انہیں محض اپنے جیسا بشر کہیں۔ معاذ اللہ

[1] مثلاً لفظ ریل ہے ابجد کے حساب سے ریل کے عدد ۲۴۰ ہیں اسے چار گنا کریں۔

4×240=2+960=5×962=4810 20٪ باقی 10 بچے 10×9=2+90=92

Marfat.com

حیات اقدس ایک مکمل نمونہ ہے، بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں، شوہروں، شہریوں، تاجروں، مبلغوں، جرنیلوں، بادشاہوں، طبیبوں، عابدوں اور منصفوں کیلئے آپ جمیع اوصاف حسنہ کے مالک ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ترجمہ: آپ یوسف علیہ السلام کا حسن عیسیٰ علیہ السلام کی پھونک اور روشن ہاتھ رکھتے ہیں جو خوبیاں ان تمام میں تھی وہ تنہا آپ میں موجود ہیں۔

حضور انور کی پیدائش بھی بابرکت کہ دنیا میں تشریف لاتے ہی امت کیلئے دعا کی اور رحلت مبارک کے وقت نزع کی سختیاں جو افراد امت پر وارد ہونے والی تھیں اپنے اوپر لینے کی دعا کی، آپ نے قبر مبارک میں داخل ہوتے ہی امت کیلئے دعا فرمائی، نیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی تمام بھلائی ہے، اور میری موت بھی تمہارے لئے خیر و بھلائی ہے، اگر میں زندہ ہوں تو تمہیں شریعت کی تعلیم دیتا ہوں اور بعد وصال تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کیے جائیں گے وہ جو نیک ہوں گے ان کیلئے حق تعالیٰ کی حمد و شکر کروں گا اور جو برے ہوں گے ان کے لئے حق تعالیٰ سے بخشش چاہوں گا۔

حضور پرنور افضل البشر اور رحمت العالمین ہیں جن لوگوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محض بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصور کیا وہ منکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے ان کو رسالت اور رحمت عالمیان کے طور پر دیکھا اور تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے اور نجات پا گئے۔

در دلِ مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما زنام مصطفیٰ است

ترجمہ: مسلمان کے دل میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے ہماری عزت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ہے۔

Marfat.com

گورونانک پیشوائے سکھ مذہب اپنے ایک شبد میں حضور پرنور کے متعلق لکھتے ہیں کہ نام محمد دنیا کی ہر شے چھپی ہوئی ہے اور یہی بزرگ موجب تخلیق کائنات ہیں، کہ لفظ محمد کے حروف ابجد کے حساب سے ۹۲ عدد ہیں اور تمام اشیاء کے عدد بھی مندرجہ ذیل حساب سے ۹۲ ہی نکلتے ہیں۔

نام لو جس[1] اکھر کا تو کرو چوگن تادو ملاؤ بچگن کرو کاٹو بیس بنا
نانک بچے تو نو گئے دو اس میں اور ملا اس بدہر کے نام سے لو نام محمد بنا

غیر اقوام کے لوگ نبی پاک صاحب لولاک کے متعلق تو ایسے خیالات کا اظہار کریں اور یہ مسلمان کہلانے والے انہیں محض اپنے جیسا بشر کہیں۔ معاذ اللہ

[1] مثلاً لفظ ریل ہے ابجد کے حساب سے ریل کے عدد ۲۴۰ ہیں اسے چار گنا کریں۔

240×4=960+2=962×5=4810 20٪ باقی 10 بچے 10×9=90+2=92

Marfat.com

حیات اقدس ایک مکمل نمونہ ہے، بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں، شوہروں، شہریوں، تاجروں، مبلغوں، جرنیلوں، بادشاہوں، طبیبوں، عابدوں اور منصفوں کیلئے آپ جمیع اوصاف حسنہ کے مالک ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ترجمہ: آپ یوسف علیہ السلام کا حسن عیسیٰ علیہ السلام کی پھونک اور روشن ہاتھ رکھتے ہیں جو خوبیاں ان تمام میں تھی وہ تنہا آپ میں موجود ہیں۔

حضور انور کی پیدائش بھی بابرکت کہ دنیا میں تشریف لاتے ہی امت کیلئے دعا کی اور رحلت مبارک کے وقت نزع کی سختیاں جو افراد امت پر وارد ہونے والی تھیں اپنے اوپر لینے کی دعا کی، آپ نے قبر مبارک میں داخل ہوتے ہی امت کیلئے دعا فرمائی، نیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی تمام بھلائی ہے، اور میری موت بھی تمہارے لئے خیر و بھلائی ہے، اگر میں زندہ ہوں تو تمہیں شریعت کی تعلیم دیتا ہوں اور بعد وصال تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کیے جائیں گے وہ جو نیک ہوں گے ان کیلئے حق تعالیٰ کی حمد و شکر کروں گا اور جو برے ہوں گے ان کے لئے حق تعالیٰ سے بخشش چاہوں گا۔

حضور پرنور افضل البشر اور رحمت العالمین ہیں جن لوگوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محض بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصور کیا وہ منکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے ان کو رسالت اور رحمت عالمیان کے طور پر دیکھا اور تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے اور نجات پا گئے۔

در دلِ مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما زنام مصطفیٰ است

ترجمہ: مسلمان کے دل میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے ہماری عزت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ہے۔

Marfat.com

گورونانک پیشوائے سکھ مذہب اپنے ایک شبد میں حضور پرنور کے متعلق لکھتے ہیں کہ نام محمد دنیا کی ہر شے چھپی ہوئی ہے اور یہی بزرگ موجب تخلیق کائنات ہیں، کہ لفظ محمد کے حروف ابجد کے حساب سے ۹۲ عدد ہیں اور تمام اشیاء کے عدد بھی مندرجہ ذیل حساب سے ۹۲ ہی نکلتے ہیں۔

نام لو جس[1] اکھر کا تو کرو چوگن تادو ملاؤ بچگن کرو کاٹو بیس بنا
نانک بچے تو نو گئے دو اس میں اور ملا اس بدہر کے نام سے لو نام محمد بنا

غیر اقوام کے لوگ نبی پاک صاحب لولاک کے متعلق تو ایسے خیالات کا اظہار کریں اور یہ مسلمان کہلانے والے انہیں محض اپنے جیسا بشر کہیں۔ معاذ اللہ

[1] مثلاً لفظ ریل ہے ابجد کے حساب سے ریل کے عدد ۲۴۰ ہیں اسے چار گنا کریں۔

240×4=960+2=90×10=9+2=92 باقی 10 بچے 20٪4810=962×5=960+2

Marfat.com

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْ لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

ترجمہ: اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔

حدیث قدسی آپ کی شان میں ہے۔لَوْ لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا .

محمد گر نبودے کس نبودے نبودے ہیچ عالم در وجودے

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کوئی بھی نہ ہوتا کسی چیز کا وجود جہاں میں نہ ہوتا۔

آپ سید الاولین والاخرین ہیں، علم شفاعت آپ ہی کے ہاتھ میں ہوگا۔مقام محمود آپ ہی کے لئے مخصوص ہے، مَازَاغَ الْبَصَرُ کا شرف آپ ہی کو حاصل ہے مرتبہ مصطفائی ومجتبائی وَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی آپ ہی کو عطا ہوا، حبیب الرحمٰن کا لقب آپ ہی کو ملا، آپ ہی مظہر فیض اتم ہیں۔وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ . کی شان رکھتے ہیں، آپ کا اسم پاک اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کے ساتھ کلمہ توحید، اذان، اقامت، نماز خطبہ غرض ہر کار خیر میں شامل ہے آپ ہی کا فیض نبوت قیامت تک جاری رہے گا۔

جب ذات باری تعالیٰ نے سب ارواح کو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا حکم صادر فرمایا، سب سے پہلے منبع حسنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بَلٰی کہا، بعد میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰت والسلام واولیاء باقی ارواح نے اقرار کیا، اسی لئے حضور ہادی سبل پیشوائے رسل کا انعام حاصل کیے ہوئے ہیں۔

رب العزت جل وعلیٰ نے حضرت انبیاء صلوٰۃ والسلام علیہم وسلامہ کو ان کے اسمائے گرامی سے مخاطب فرما کر احکام صادر فرمائے اور اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاص الخاص القاب سے مخاطب فرمایا، طٰہٰ ، یٰسین ، مزمل ومدثر وغیرہ بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے محبوب کے آداب سکھائے۔

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لاَ تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتَ النَّبِیِّ .

Marfat.com

عدم تعمیل حکم کی سزا حبط اعمال، عدم احساس کولاتشعرون سے تعبیر فرمایا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشانی مبارک میں رکھ کر سب فرشتوں کو اُسْجُدُوْ لِاٰدَمَ کا حکم صادر فرمایا سب نے تعمیل حکم کی، لیکن ابلیس لعین نے جو اپنے آپ کو آدم علیہ السلام سے بالاتر سمجھتا تھا سجدہ سے انکار کر دیا اور کہا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ اس تکبر کے صلہ میں عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ کا عتاب نازل ہوا۔ ابلیس حضور سرور کائنات کے انوار و تجلیات لامتناہیہ کو دیکھ کر حسد کی آگ میں جل گیا تھا، حقیقۃً اس ملعون نے سردار انبیاء صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم کی شان میں گستاخی کی لہذا ملعون اور گستاخ قرار پایا جو شخص ذرہ بھر گستاخی جناب منبع حسنات کل کی کرے، اللہ تعالیٰ اس بے ادب کو توفیق رفیق نہیں کرتے۔

رب العزت نے حضور سرور کائنات کی بدولت امت محمدیہ پر بے شمار آسانیاں فرمادیں مثلاً۔

1.....روئے زمین کو مسلمان کیلئے بمنزلہ مسجد قرار دیا، یعنی زمین پاک کردی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آجائے وہیں پڑھ لے۔

2.....تیمم کی اجازت مرحمت فرمائی، یعنی مٹی پاک کرنے والی بنادی۔

3.....زکواۃ مال کی چوتھائی کی بجائے چالیسواں حصہ مقرر فرمائی۔

4.....جو اعمال بد انسان رات کو پہلی امتوں میں کرتا، صبح دروازہ پر لکھے جاتے، اس سے انسان ذلیل وخوار ہوتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اب ایسا نہیں پردہ پوشی ہوتی ہے، تاکہ انسان توبہ کرے۔

5.....پہلے پلید کپڑا اور جسم کاٹ دیا جاتا تھا، اب پانی سے پاک کرلیا جاتا ہے۔

6.....حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اللہ تعالیٰ نے دو امانیں اتاریں امت محمدیہ پر۔ اول..... یہ کہ جب تک حضور امت میں بظاہر موجود ہیں عذاب نہ ہوا، دوم..... یہ کہ جب تک امت استغفار کرتی رہے گی عذاب نہ ہوگا۔ (پارہ ۹ سورۃ الانفال

Marfat.com

آیت ۳۳/۷)غنیمتیں حلال کی گئیں پہلے ایسا نہ تھا۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں ۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق ومستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لاتعداد معجزات ظہور میں آئے ۔مثلاً نزول قرآن، شق القمر، بنی یمامہ کے نومولود کا کلام کرنا، ہرن کی گفتگو، آپ کی نبوت پر سوسمار کی شہادت، سنگریزوں کا کلمہ پڑھنا، کھجور کے درخت اوراس کی شاخوں کا آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونا۔حضور کی جستجو میں پتھر کا سطح آب پر بہہ نکلنا۔اس دسترخوان کا آگ میں نہ جلنا جس سے حضور کا دست مبارک چھو گیا تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت ہائے مبارک سے چشمہ آب کی روانی۔ایک اونٹ کا اپنے مالک کے خلاف آپ سے شکایت کرنا۔بکری کے زہر آلود گوشت کا گویا ہونا ۔کھجور کے درخت کا چشم زدن میں اگنا اور پھلدار ہونا۔ حضرت جابر کے دونوں بچوں کا زندہ ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔مختصر یہ ہے کہ جتنی تعداد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزات ظہور میں آئے ہیں کسی دوسرے نبی سے چوتھائی حصہ کا ثبوت بھی نہیں ملتا ہے۔

Marfat.com

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد رسولِ خدا دے امرتھیں امامت کرائی اے صدیق اکبر
صحابہ تے مشکل کشا سارے پچھے عجب شان پائی اے صدیق اکبر

جیہدا ذکر آیا اے دسویں سپارے جنہیں غار وچ کیتے رج رج نظارے
پیئے ڈنگ تے ڈنگ سپ نے سی مارے نّظر نہ ہٹائی اے صدیق اکبر

جنہوں نال رکھیا نبی مصطفیٰ نے بشارت بہشتاں دی دیتی خدا نے
جیہدی بیعت کیتی علی مرتضیٰ نے تے یاری نبھائی اے صدیق اکبر

ابوبکر ساتھی نبی دے سفر دا اُحد دا تے خندق حنین وبدر دا
محمد دا ساتھی قبر تے حشر دا نہ جھلی جدائی اے صدیق اکبر

جدوں جام صدیق الفت دا پیتا عطا علمِ ارحام اللہ نے کیتا
سی فرما دتا لڑکی ہووے گی پیدا کرامت دکھائی اے صدیق اکبر

ہے صدیق یوسف صداقت دا تارا تے قصرِ خلافت دا روشن مینارا
نبی دا دُلارا خدا دا پیارا مجسم صفائی اے صدیق اکبر

Marfat.com

2۔سیدنا ابوبکر الصدیق من کان فی الغار رفیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت سال فیل سے دو سال بعد ہوئی، ساتویں پشت میں آپ کا نسب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔آپ کا اسم شریف عبداللہ بن ابوقحافہ ہے، والدہ ماجدہ کا نام حضرت سلمٰی بنت صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔آپ سرور کائنات کے یار غار[1] ہونے کے علاوہ سسر بھی تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ حضور پرنور کی محبوب بیوی تھیں آپ ہی کی دختر نیک تھیں۔

ایک دفعہ بعمر بیس سال آپ حضرت رسالت مآب کے ساتھ بغرض تجارت جانب ملک شام گئے تو ایک راہب نے حضور کے متعلق بتایا کہ نبی آخر الزمان ہوں گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت سے پہلے خواب دیکھا کہ ایک نور عظیم آسمان سے اترا اور ایک جگہ سمٹ کر ان کے گھر آ گیا، جب حضور پرنور نے آپ کے سامنے اسلام پیش کیا تو آپ نے بلا تامل قبول کیا اور اسی طرح واقعہ معراج شریف کی بلا توقف تصدیق کی جس سے آپ کا لقب صدیق مشہور ہوا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جید عالم علم الانساب کے ماہر نہایت معاملہ فہم اور دور اندیش تھے، ان کا شمار مکہ کے سربرآوردہ تجار میں ہوتا تھا، مکہ کے رؤسا میں آپ کی بڑی قدر و منزلت تھی، تمام اہل مکہ ہر معاملے میں ان کی رائے پر عمل کرتے، اسلام لانے پر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست راست تھے اور پانچ ایسے اشخاص کو

---

[1] صدیق بلکہ غار میں جاں اس پہ دے چکے — اور حفظ جاں تو جان فروض وغرر کی ہے
مولا علی نے واری تیری نیند پر نماز — اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں — اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

Marfat.com

آپ نے اسلام میں شامل کیا جن سے دین کو ترقی اور تقویت حاصل ہوئی، یعنی حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت عثمان بن عفان حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت طلحہ بن عبداللہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال واسباب اسلام کی خدمت میں اور خدا کی راہ میں دے[۲] دیا تھا۔ کئی ایک غلاموں کو جن کے مسلمان ہونے پر آن کے آقا ان پر نہایت وحشیانہ مظالم ڈھاتے تھے، خرید کر آزاد کیا۔ حضور پرنور ہادیٔ اسلام پیغمبر خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مصائب میں ان کے رفیق ومونس رہے، تمام غزوات میں ان کا ساتھ دیا، جب سے اسلام لائے، حضور کی مفارقت گوارانہ کی، ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ۔ (سورۃ توبہ آیت ۴۰)

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ خلیفۃ المسلمین ہوئے، آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر رکھ کر پوچھا گیا آپ کا غلام حاضر ہے، اگر اجازت ہو تو اندر آئے، مزار پرانوار سے آواز آئی، دوست کو دوست کے قریب کردو۔ (شواہد النبوہ)

عہد خلافت ۲ سال ۳ ماہ ۱۰ یوم۔ آپ کا وصال مبارک ۲۳ جمادی الآخر ۱۳ھ کو ہوا۔

فضیلتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کیمائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ ہر شخص اپنی اپنی معرفت کے مطابق دیدار خداوندی سے مشرف ہوگا، جو بڑا عارف ہوگا اس کا دیدار الٰہی

---

۲ اتنے میں وہ رفیق نبوت بھی آ گیا جس سے بنائے عشق ومحبت ہے استوار
بولے حضور چاہئے فکر عیال بھی کہنے لگا وہ عشق و محبت کا رازدار
پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس صدیق کیلئے ہے خدا کا رسول بس

Marfat.com

سے مشرف ہونا بھی بطریق کامل ہوگا، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَتَجَلّٰی لِلنَّاسِ عَامَّۃً وَلِاَبِیْ بَکْرٍ خَاصَّۃً۔

یعنی حق تعالیٰ عوام کے لئے بالعموم تجلی فرمائے گا، اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے بالخصوص یعنی دیدار حضرت ابوبکر صدیق کو حاصل ہوگا وہ اوروں کو نصیب نہ ہوگا، اور وہ دیدار الٰہی ان کیلئے خاص ہے اس لئے کہ اس خصوصیت کا باعث معرفت کا کمال ہے کہ جس سے دوسرے لوگ محروم ہیں اور یہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

کہ جناب صدیق کو دوسرے صحابہ پر نماز روزہ کے سبب فضیلت نہیں ہے، بلکہ ایک بھید کے سبب ہے، جو حضرت صدیق اکبر کے دل میں قرار پایا گیا ہے، اور یہ اس معرفت کی طرف اشارہ ہے اور یہی معرفت دیدار الٰہی کا باعث ہوگی۔

حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ اپنے مکتوبات شریف میں تصریح فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بالاجماع بعد از انبیاء سب سے افضل ہیں، اور اولیاء علیہم السلام کے ماسوا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل کسی پر نہ تو آفتاب طلوع ہوا اور نہ غروب۔ آپ کی تاریخ وفات کلمہ احد ۱۳ھ میں نکلتی ہے۔

آپ کے چند اقوال زریں:

1۔ تین چیزیں ہیں کہ تین چیزوں سے حاصل نہیں ہوتیں۔

دولت مندی خواہش سے..... جوانی خضاب سے..... تندرستی دوائیوں سے

2۔ فرمایا مجھ کو پسند ہیں دنیا کی تین چیزیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف دیکھتا رہوں۔

اپنا مال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کرتا رہوں۔

میری بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی رہے۔

3۔ فرمایا اندھیرے پانچ ہیں اور ان کے چراغ بھی پانچ ہیں۔

Marfat.com

دنیا کی محبت اندھیرا ہے اس کا چراغ پرہیز گاری ہے۔ گناہ اندھیرا ہے چراغ اس کا توبہ ہے، قبر اندھیرا اس کا چراغ کلمہ طیبہ ہے۔ آخرت اندھیرا ہے چراغ اس کا عمل ہے۔ پل صراط اندھیرا ہے چراغ اس کا یقین ہے۔

4۔ آٹھ چیزیں زینت ہیں آٹھ چیزوں کی، پرہیز گاری زینت ہے فقیری کی، شکر زینت ہے نعمت کی، صبر زینت ہے مصیبت کی، حلم زینت ہے علم کی، عاجزی زینت ہے سیکھنے والے کی، رونے کی کثرت زینت ہے خوف کی، احسان نہ رکھنا زینت ہے احسان کی، نیاز کرنا زینت ہے نماز کی۔

السلام اے اولین خیر امت السلام
السلام اے بہترین قوم و ملت السلام
السلام اے جانشین شاہ امت السلام
السلام اے زینت تخت خلافت السلام
اے رفیق مصطفیٰ اے صدر بزم اولیا
یعنی اے صدیق اے ماہ کرامت السلام
السلام اے نیر عشق و محبت السلام
السلام اے پرتو شمع نبوت السلام
منبع اسرار حق اے مصدر انوار حق
یار غار اے مہر تبلیغ و ہدایت السلام

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام سے قبل ہی ہر نیک کام میں پیش پیش رہتے تھے، ان کی خاص خوبی یہ تھی کہ حق بات ضرور کہہ دیتے تھے خواہ وہ کتنی کڑی یا کڑوی کیوں نہ ہو۔ ایک بار جب قریش کے ظلم وستم سے تنگ آ کر مکہ معظمہ سے نکل جانے کا ارادہ کیا تو ابن الدغنہ نے قریش سے کہا، کیا تم ایسے شخص کو بستی سے نکال دو گے جو غریبوں کی مدد کرتا ہے، رشتہ داری کا پاس کرتا ہے، مہمانوں کی خاطر مدارت کرتا ہے، مصیبتوں میں

Marfat.com

لوگوں کا ساتھ دیتا ہے اور دوسروں کے بار اپنے سر اٹھاتا ہے، گویا جاہلیت میں بھی ان کے بارے میں یہ تاثر عام تھا کہ وہ بڑے اوصاف حمیدہ کے مالک ہیں۔

ایچ۔جی۔ویلز لکھتا ہے" جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام کی تبلیغ واشاعت میں ایسے عزم وثبات کا مظاہرہ کیا جس کے سامنے پہاڑ بھی ہل جاتے، ان کی منصوبہ بندی سادہ مگر نتیجہ خیز ہوتی تھی۔" سر ولیم میور لکھتا ہے" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کامیابی کا راز جناب رسالت مآب پر کامل ایمان واعتماد تھا" چنانچہ انہوں نے ہمیشہ فرمایا" مجھے اللہ تعالیٰ کا خلیفہ نہ کہو، میں رسول اللہ کا خلیفہ ہوں" وہ ہر معاملہ میں صرف یہی دیکھا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل یا ارشاد گرامی کیا ہے، بقول لین پول" حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دل کے نرم اور وسیع القلب تھے خدمت اسلام کے بے لاگ جذبہ سے سرشار تھے" ڈاکٹر ویل کے الفاظ ہیں" حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی نجی زندگی اور عہد حکومت ایسا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

آپ نے نو نادار مسلمانوں کو جو کفار کے ایذا رسانی سے مصیبت میں تھے خرید کر آزاد کیا ان میں حضرت بلال بھی تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خود بھی صحابی، والد ،والد، لڑکے اور پوتے بھی صحابی، یعنی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف، آپ کے سوا کسی کو یہ فضیلت حاصل نہیں۔

انکساری:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۲ھ میں بارادہ حج مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، آپ کے والد قحافہ رضی اللہ عنہ زندہ تھے، آپ والدہ ماجدہ کی ملاقات کیلئے جب اپنے دروازہ کے قریب پہنچے تو ابوقحافہ باوجود پیری کے فرط محبت سے ہڑبڑا کر اٹھے، آپ اوٹنی کو جلد بٹھا کر کود پڑے، اور دوڑ کر باپ سے لپٹ گئے، ابوقحافہ کی آنکھوں سے اشک

Marfat.com

مسرت جاری ہوگئے ،صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا،لوگوں نے خلافت کا اتنا بوجھ میرے کندھوں پر رکھ دیا ہے کہ جس کے وزن سے میں دبا جاتا ہوں،آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنا فضل وکرم کرے،باپ ضعیف العمر ہے اور معمولی حالت میں ہے بیٹا عرب وعجم اور ملک شام کا بادشاہ ہے لاکھوں انسان اس پر جان نثار کرنے کو تیار ہیں،اس سے بڑھ کر خلیفۂ رسول اللہ ہیں،لیکن کیا مجال کہ باپ کے ادب واحترام میں فرق آنے دے۔

آپ کی متعدد کرامات سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

کرامات:

1.....شیخ علی بن وہب سنجاری قدس سرہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے علی مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ یہ کلاہ تجھ کو پہناؤں،پس حضرت نے اپنی آستین سے کلاہ نکالی اور میرے سر پر رکھی میں بیدار ہوا تو بعینہٖ وہی کلاہ اپنے سر پر رکھی ہوئی پائی۔

2.....حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم نے کہا کہ ہم آپ کو شہداء میں دفن کریں گے اور بقیع میں لے جائیں گے میں نے کہا کہ اپنے حجرہ میں اپنے حبیب کے پاس دفن کروں گی،ہم اسی اختلاف میں تھے کہ نیند کا مجھ پر غلبہ ہوا،می نے سنا کہ کوئی شخص یہ کہہ رہا ہے۔اَدخِلُو الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ دوست کو دوست کے پاس پہنچادو۔میں بیدار ہوگئی تو معلوم ہوا کہ سب لوگوں نے اس آواز کو سن لیا،یہاں تک کہ مسجد میں بھی لوگوں نے سنا اور اسی پر عمل کیا گیا۔

استقامت دین:

ایک دفعہ مرتدین کی جانب سے ایک وفد آیا،جوان کے چند سربرآوردہ لوگوں پر

Marfat.com

مشتمل تھا، انہوں نے اپنی جماعت کی طرف سے یہ کلمات نہایت ہی بے خوف اور نڈر ہو کر کہے کہ اے ابوبکر! اگر تم چاہتے ہو کہ ہم مسلمان رہیں تو نماز میں تخفیف کر دو اور زکوٰۃ معاف کر دو آپ نے یہ کلمات سنے تو غصہ سے سرخ ہو گئے اور فرمایا ''ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا ، نہ نماز میں رتی بھر رعایت ہو گی اور نہ صاحب نصاب پر زکوٰۃ ایک دقیقہ کیلئے معاف ہو سکتی ہے'' آپ نے تھوڑے ہی عرصہ میں فتنۂ ارتداد کا قلع قلمع کر دیا۔

گارڈ فری ہیگن اپنی کتاب اپالوجی فار محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اصحاب رسول کی جانثاری ان لافاظ میں پیش کرتا ہے'' عیسائی اس کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام نے وہ نشہ اپنے پیروکاروں میں پیدا کر دیا تھا جس کا عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی پیروکاروں میں تلاش کرنا بے سود ہے ، جب حضرت عیسیٰ کو سولی پر لے گئے تو ان کے پیروکار بھاگ گئے ، ان کا نشۂ دینی جاتا رہا اس کے برعکس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو اپنے پیغمبر کے گرد آئے اور آپ کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر آپ کو غالب کر دیا''۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام جنگوں میں شامل ہوئے حتی کہ جنگ اُحد میں نہایت ہی ثابت قدمی دکھائی ، حضرت امام ذہبی کا قول ہے کہ چار خصوصیات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ایسی ہیں ، جو کسی اور کو نصیب نہیں۔

چار خصوصیات:

1.....آپ کے سوا کسی کا نام صدیق نہیں رکھا گیا۔

2.....غار کی رفاقت کا شرف آپ کو ملا۔

3.....آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم رکابی میں ہجرت فرمائی۔

4.....نبی کریم نے آپ کو اپنی موجودگی میں امام بنایا اور اپنی آخری نماز (باجماعت) ابوبکر کی اقتداء میں ادا فرمائی۔

آپ کی وفات پر سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے ابوبکر تم پر خدا کی

Marfat.com

رحمت ہو تم رسول اللہ کے محبوب ومونس، معتمد راز دار اور مشیر تھے، تم مسلمانوں میں سب سے پہلے اسلام لائے، تمہارا ایمان سب سے زیادہ خالص اور تمہارا یقین سب سے زیادہ استوار تھا، تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے اور سب سے بڑھ کر دین کے نفع رسان تھے'' ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' ابوبکر وہ ہستی ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ نے جبرائیل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے صدیق رکھا۔ وہ نماز میں ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے، جس شخص سے رسول اللہ ہمارے دینی معاملات میں خوش ہوئے ہم اپنی دنیا کیلئے بھی اس سے راضی ہوگئے، ایک دفعہ آپ کے والد ماجد نے فرمایا'' اے صدیق میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ضعیف لوگوں کو خرید کر آزاد کر رہے ہو، اگر ان کی بجائے قوی اور جوان لوگوں کو خرید کر آزاد کرو تو آڑے وقت میں وہ تمہارے ساتھ ہو کر مدد کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ابا جان'' میرا مقصد محض خوشنودی مولا ورضائے الٰہی ہے'' آپ فرمایا کرتے'' کسی مسلمان کو حقیر نہ جانو، چھوٹا سا مسلمان بھی خدا کے نزدیک بڑا ہے۔''

3۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

آپ ملک فارس اصفہان کے رہنے والے تھے آپ کے والد مجوسی یعنی آتش پرست تھے آپ نے اپنے آبائی مذہب سے بیزار ہو کر دین موسوی اختیار کیا، پھر دین عیسوی میں داخل ہوئے، مگر دل مطمئن نہ ہوا، حق کی تلاش میں بصد وقت ودشواری مدینہ منورہ پہنچے اور حضور پرنور کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ آپ اصحاب صفہ میں سے ہیں آپ حضور کے بہت ہی مقرب رفیق تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' سلمان میرے اہل بیت سے ہے'' آپ نے باطنی علم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا، آپ کا شمار معمر ترین صحابہ میں ہوتا ہے۔ مدائن کے گورنر بھی رہے ۱۰ رجب ۳۳ ھ بمقام مدائن وفات پائی، اور عمر ۲۵۰ سال پائی، حالات مشائخ نقشبندیہ میں مرقوم ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم نے کرامت کے طور پر ایک

Marfat.com

ہی رات میں مدینہ سے مدائن پہنچ کر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو غسل دیا اور پھر اسی شب واپس مدینہ طیبہ تشریف لے آئے، حالانکہ فاصلہ ایک ہزار میل کا ہے، یہ کرامت ولایت ہے اسے ''طے مکانی'' یا ''طے الارض'' کہتے ہیں۔

4۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت قاسم تابعین میں سے ہیں ان کا شمار مدینہ منورہ کے سات بڑے فقیہوں میں ہوتا ہے آپ نے اپنی پھوپھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تربیت پائی اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کسب فیض کیا، اس کے بعد امام زین العابدین کی صحبت سے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی نسبت حاصل کی، آپ کی وفات ۲۴ جمادی الثانی ۱۰۱ھ میں ہوئی۔ مزار شریف مدائن میں ہے۔

5۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی جعفر لقب صادق کنیت ابوعبداللہ، نسب نامہ یوں ہے، امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ کو علم باطن میں انتساب اپنے نانا امام قاسم سے ہے اور اپنے آباؤ اجداد کے واسطے سے حضرت علی المرتضیٰ سے۔ علم و فضل کا بحر زخار تھے، ان کے فضائل اور محاسن سے تاریخ اسلام کے صفحات جگمگا رہے ہیں۔

آپ مدینہ منورہ میں بروز ۱۳ ربیع الاول ۸۷ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۵ رجب ۱۳۸ھ کو مدینہ منورہ میں ہی انتقال[1] فرمایا۔ آپ کا مزار پرانوار جنت البقیع میں اپنے دادا پاک کے پاس ہے، آپ کے شاگردوں میں سے امام ابوحنیفہ بھی ہیں۔

---

[1] بعض جگہ آپ کی ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ اور وصال دوشنبہ ۱۵ رجب ۱۴۸ھ درج ہے۔

Marfat.com

مولانا خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میری زبان اور عبارت میں ان کی (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ)تعریف وتوصیف کی طاقت نہیں وہ تمام مشائخین کے سردار ہیں۔

نقل ہے کہ خلیفہ منصور نے حکم دیا کہ امام جعفر صادق کو لاؤ کہ اسے قتل کراؤں ،وزیر کے باز رکھنے پر بھی وہ باز نہ رہا،خلیفہ نے ملازموں سے کہا کہ جب امام آئے تو میں ٹوپی سر سے اتار دوں گا تو اس وقت امام جعفر صادق کو قتل کر دینا۔ جب امام صاحب تشریف لائے خلیفہ منصور جلدی سے اٹھا اور نہایت عجز سے آپ کی تعظیم کی اور تخت پر ان کو بٹھایا اور خود مؤدبانہ طریقہ سے آپ کے سامنے بیٹھا۔غلام اس پر متعجب ہوئے ،منصور نے پوچھا ،حضور کو کیا حاجت ہے،فرمایا بس یہی کہ دوبارہ مجھے پاس نہ بلائے ،تا کہ میں عبادت الٰہی میں مشغول رہوں،پس خلیفہ نے خلعت وغیرہ دیکر نہایت اعزاز سے رخصت کیا اور اسی وقت منصور کو لرزہ ہونے لگا اور بے ہوش ہو گیا،تین دن اسی حالت میں رہا جب ہوش میں آیا تو وزیر با تدبیر کے پوچھنے پر بتایا کہ امام جعفر صادق دروازہ میں داخل ہوئے تو میں نے ان کے ساتھ ایک اژدہا کو دیکھا کہ اس کا ایک لب تو چبوترہ کے اوپر تھا اور دوسرا چبوترہ کے نیچے اور اس نے مجھے زبان حال سے کہا کہ اگر تو ستائے گا تو تجھے چبوترہ سے کھینچ لوں گا۔ میں اژدھا کے ڈر سے نہ سمجھ سکا کہ کیا کہہ رہا ہوں،اور میں نے امام صاحب سے معذرت کی۔

نقل ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص کی روپوں کی تھیلی جاتی رہی وہ شخص امام صاحب سے جھگڑنے لگا کہ آپ نے اٹھائی ہے آپ نے دریافت کیا کہ تھیلی میں کیا تھا،جواب دیا دو ہزار دینار آپ گھر گئے اسے دو ہزار دینار دے دیئے بعد میں اس شخص کی اپنی تھیلی کسی اور جگہ سے مل گئی،وہ شخص آپ کو رقم واپس کرنے کیلئے آیا کہ میں نے غلطی کی تھی،آپ نے فرمایا کہ اب یہ رقم واپس نہ لوں گا جب اس شخص کو معلوم ہوا کہ آپ ہی امام جعفر صادق ہیں تو بہت شرمندہ ہوا اور چلا گیا۔

Marfat.com

6۔حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم گرامی طیفور بن عیسیٰ بن آدم ہے لقب سلطان العارفین ہے آپ کا اصل وطن بسطام ہے، آپ امام جعفر صادق کے اجل واکمل خلیفہ تھے، اور مادرزاد ولی تھے، منقول ہے کہ جب کبھی آپ کی والدہ مشتبہ لقمہ کھاتیں تو پیٹ میں بے قراری ہوجاتی تاوقتیکہ قے نہ کردیتیں۔ آرام نہ آتا آپ نے کسی بزرگ کے متعلق سنا کہ ولی اللہ ہیں تو ملاقات کیلئے گئے، وہ بزرگ اس وقت گھر سے مسجد کی طرف جارہے تھے، ان بزرگوں نے جانب قبلہ تھوک دیا، حضرت بایزید واپس چلے گئے اور کہا کہ اگر اس شخص کو طریقت میں کچھ دخل ہوتا تو خلاف ادب اس سے صادر نہ ہوتا۔ حج کا ارادہ کیا تو ہر قدم قدم پر دوگانہ ادا کرتے۔

یہاں تک کہ بارہ سال کے عرصہ میں مکہ شریف پہنچے، فرمایا کہ یہ دنیا کے بادشاہ کی بارگاہ نہیں کہ یکبارگی چلا جائے، اس سال مدینہ شریف نہ گئے اور کہا کہ حج کی نیت کے ماتحت زیارت روضہ اطہر کرنے میں مستقل نیت نہیں بنتی۔ دوسرے سال مدینہ منورہ گئے آپ کو امام جعفر صادق سے ظاہری نسبت نصیب نہیں ہوئی بلکہ آپ کو ان سے روحانی اور اویسی نسبت ہے۔

آپ کا حسن سلوک:

نقل ہے کہ ایک رات آپ گورستان سے آرہے تھے راہ میں ایک شریف زادہ بربط بجارہا تھا، آپ نے **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** پڑھا۔ اس جوان نے سنا تو بربط آپ کے سر پر دے مارا، آپ کا سر زخمی ہوگیا اور بربط ٹوٹ گیا آپ نے گھر پہنچ کر بربط کی قیمت اور حلوہ کا طباق اس جوان کو بھیجا کہ کل تیرا بربط ٹوٹ گیا تھا، اس کی قیمت لے لو اور اس کے ٹوٹنے کا غصہ اور تلخی دور کرنے کیلئے حلوہ کھاؤ، وہ جوان بہت رویا، اور اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ حاضر ہوکر توبہ کی، یہ آپ کا حسن سلوک تھا۔

Marfat.com

اتباع سنت:

آپ کو یہ معلوم نہ ہوسکا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خربوزہ کس طرح کاٹا اور کیسے کھایا، چنانچہ آپ نے تمام عمر خربوزہ نہیں کھایا، کہ کہیں یہی عمل خلاف سنت سرزد نہ ہوجائے، اس واقعہ کو عشق ومحبت کے استحکام کے تحت علامہ اقبال نے منظوم فرمایا ہے۔

کیفیت ہا خیزد از صہبائے عشق
ہست ہم تقلید از اسمائے عشق
کامل بسطام در تقلید فرد
اجتناب از خوردن خربوزہ کرد
عاشقی ؟ محکم شو از تقلید یار
تا کمند تو شود یزداں شکار

ترجمہ: کیفیات شراب عشق سے نمودار ہوتی ہیں تقلید بھی اسمائے عشق میں سے ہے بسطام کے مردِ کامل تقلید میں منفرد ہیں جنہوں نے خربوزہ کھانے سے اجتناب کیا تو عاشق ہے یار کی تقلید سے مستحکم ہوجا تا کہ یزداں تیری کمند کا شکار ہوجائے۔

اور یہ عشق اور اتباع سنت کا اعلیٰ مقام ہے۔

انہی بایزید کو شورش وسرمستی کے باوجود اتباع سنت میں اس قدر انہماک تھا کہ خود فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہی کہ میرے لئے کھانے کی خواہش اور عورت کی خواہش کو دور کردے، معاً یہ خیال آ گیا کہ جس شے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے نہیں کیا، میں کیوں اسے طلب کروں؟ اور اس دعا سے باز رہا اس احترام سنت نبوی کا صلہ یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے از خود خواہش نساء کو میرے لئے اس قدر مردہ کردیا کہ میرے نزدیک دیوار اور عورت برابر ہیں۔

Marfat.com

مقام بایزید:

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

تیغ ایوبی نگاہ بایزید
گنج ہائے ہر دوعالم راکلید

ترجمہ: صلاح الدین ایوبی کی تلوار اور بایزید کی نگاہ دونوں جہانوں کے خزانوں کی کنجیاں ہیں۔

ایک ملاقات میں محمود غزنوی نے حضرت ابوالحسن خرقانی سے کہا کہ حضرت بایزید بسطامی کے احوال واقوال میں سے کچھ فرمایئے، حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ وہ فرماتے ہیں جس نے مجھے دیکھا وہ بدبختی سے بے خطر ہوگیا۔ محمود غزنوی حیرت زدہ رہ گئے اور فرمایا سبحان اللہ!

ایک تاریخی واقعہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت جنت اور نجات کی دائمی کنجی

سلطان الاولیاء حضرت بایزید بسطامی ایک بار نصاریٰ کے درویشوں (راہبوں) کا لباس پہن کر مقام سمعان کے گرجا گھر میں تشریف لے گئے، اور پنڈال کے وسط میں ایک جگہ تشریف فرما ہوگئے ایک بہت بڑا راہب تقریر کرنے کیلئے کھڑا ہوا، مگر وہ ساکت اور خاموش رہا، حاضرین نے دریافت کیا کہ خاموشی کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا کہ ہمارے جلسہ میں ایک محمدی درویش بلا اجازت شریک معلوم ہوتا ہے حاضرین پکار اٹھے کہ اگر اجازت ہو تو اسے تلاش کر کے ہم ہلاک کر دیں، راہب نے کہا کہ نہیں میں اس سے سوال کرتا ہوں اگر اس نے میرے سوالات کا برجستہ اور معقول جواب دے دیا تو بہتر ورنہ آپکو

Marfat.com

اسے ہلاک کرنے کا اختیار ہے۔اس راہب کے کہنے پر بایزید بسطامی سوالات کا جواب دینے کیلئے کھڑے ہوگئے اور راہب نے اقرار کیا کہ اگر چہ جوابات معقول ہوئے تو میں مذہب اسلام قبول کرلوں گا حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ میں تمام سوالات کے جواب دوں گا۔مگر تم اپنے قول پر ثابت قدم رہنا۔

سوال وہ کیا ہے جو ایک ہے جس کا دوسرا نہیں۔؟

جواب فرمایا خداوند عالم وحدہ لاشریک ہے۔

سوال وہ کیا ہے جو دو ہیں تیسرا نہیں۔؟

جواب دن اور رات

سوال فقط تین ہیں چوتھا نہیں۔

جواب فرمایا: عرش، کرسی، قلم۔

سوال چار ہیں پانچواں نہیں۔؟

جواب چار آسمانی کتابیں، تورات، انجیل، زبور، قرآن مجید۔

سوال پانچ ہیں چھٹا نہیں۔؟

جواب فرمایا: پنجوقتہ نمازیں۔

سوال چھ ہیں ساتواں نہیں۔؟

جواب وہ چھ دن ہیں جن میں خدا نے زمین وآسمان کو پیدا کیا۔چنانچہ فرمایا:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَابَيْنَهُمْ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

(سورۃ ق ۱۷/ ۳)

سوال سات ہیں آٹھواں نہیں۔؟

جواب یہ سات آسمان ہیں، جیسا کہ فرمایا خداوند عالم نے اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔(پارہ ۲۹ سورۃ الملک)

سوال آٹھ ہیں نواں نہیں۔؟

Marfat.com

جواب فرمایا: جاملانِ عرش ہیں۔

سوال نو ہیں دسواں نہیں۔؟

جواب فرمایا وہ روئے زمین کے نومفسد گروہ ہیں۔وَ کَانَ فِی الْمَدِیْنَۃِ تِسْعَۃَ رَھْطٍ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ .

سوال دس کامل ہیں گیارہواں نہیں۔؟

جواب دس کامل وہ دس فرض روزے ہیں جو حاجی پر واجب ہیں، خدا تعالیٰ نے فرمایا: فَصِیَامُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃَ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ .

سوال گیارہ ہیں بارہواں نہیں۔؟

جواب فرمایا وہ یوسف علیہ السلام کے بھائی ہیں۔

سوال بارہ ہیں تیرہواں نہیں۔؟

جواب فرمایا یہ وہ بارہ مہینے ہیں۔

سوال تیرہ ہیں چودہواں نہیں۔؟

جواب وہ یوسف علیہ السلام کی خواب کی چیزیں ہیں، گیارہ ستارے، سورج اور چاند۔

سوال چودہ جو خدا سے ہمکلام ہوئے۔؟

جواب فرمایا سات آسمان اور سات زمین ہیں۔

فَقَالَ لَھَا وَلِلْاَرْضِ اِئْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا ط قَالَتَا اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ .

(پ۲۴ع۳/۱۶)

سوال وہ کون ہے جو جھوٹ بولے اور جنت میں داخل ہوئے۔؟

جواب وہ یوسف علیہ السلام کے بھائی ہیں۔وَجَاءُ وْ عَلٰی قَمِیْصِہٖ بِدَمٍ کَذِبٍ. ان کے کرتے پر جھوٹا خون لگا لائے اور باپ سے کہا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا۔

سوال وہ کون ہیں جو سچ بولے اور دوزخی ہوئے۔؟

Marfat.com

جواب وہ یہود ونصاریٰ ہیں سچ کہتے ہیں۔وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَھُوْدُ . مگر رسول خدا کے انکار سے دوزخی ہوئے۔

سوال جسم میں روح کا مقام کہاں ہے۔؟

جواب فرمایا: دونوں کانوں کے درمیان دماغ میں۔

سوال قرآن میں والذاریات ذروا فالحاملات وقرا فالجریات یسرا.فالمقسمات امرا سے کیا مراد ہے۔؟

جواب فرمایا: ذاریات سے مراد چار ہوائیں، جاریات سے مراد کشتیاں اور مقسمات سے فرشتے مراد ہیں۔

سوال وہ کونسی قبر ہے جو حصاب قبر کو لے کر چلی۔؟

جواب فرمایا یہ وہ مچھلی ہے جو یونس علیہ السلام کو اپنے اندر لے کر پھرتی تھی۔

سوال وہ کونسا پانی ہے جو نہ آسمان سے نازل ہوا نہ زمین سے نکلا۔؟

جواب وہ پانی ہے جو بلقیس نے حضرت سلمان علیہ السلام کے پاس شیشہ میں بھر کر بھیجا تھا جو گھوڑوں کا پسینہ تھا۔

سوال وہ چار چیزیں کیا ہیں جو جن ہیں نہ انس نہ فرشتہ نہ ماں سے نہ باپ سے۔؟

جواب فرمایا: وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ہیں۔

سوال وہ کیا چیز ہے جسے خدا نے پیدا کیا اور ناخوش تر بھی کہا۔؟

جواب فرمایا خداوند عالم نے.....وہ گدھے کی آواز ہے۔

سوال روئے زمین پر سب سے پہلے کون قتل کیا گیا۔؟

جواب فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کا فرزند ہابیل جس کو قابیل نے قتل کیا۔

سوال وہ کیا ہے جس کو خدا نے بہت بڑا کہا۔؟

جواب فرمایا وہ عورتوں کا مکر ہے، فرمایا خدا تعالیٰ نے اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْمٌ .

Marfat.com

سوال وہ کون سی لکڑی ہے جس میں روح ڈالی گئی۔؟

جواب فرمایا وہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہے جو اژدہا بن کر جادوگروں کے سانپوں کو کھا گیا تھا۔

سوال عورتوں میں سے بہتر کون ہے۔؟

جواب فرمایا: حضرت حوا، فاطمہ، عائشہ، آسیہ اور مریم ہیں۔

سوال دریاؤں میں بہترین دریا کون ہے۔؟

جواب فرمایا: سیحون ، جیحون ،فرات اور نیل مصر ہیں۔

سوال پہاڑوں میں بہتر کون ہے۔؟

جواب فرمایا ''کوہ طور''۔

سوال مہینوں میں بہتر مہینہ کونسا ہے۔؟

جواب سب سے بہتر مہینہ رمضان ہے۔

سوال راتوں میں بہتر رات کونسی ہے۔؟

جواب سب سے بہتر شب قدر ہے۔

سوال قرآن مجید میں طامّۃ سے کیا مراد ہے۔؟

جواب فرمایا: روز قیامت مراد ہے۔

سوال وہ کونسا درخت ہے جس کی بارہ شاخیں ہیں، ہر شاخ میں تیس برگ ہیں، ہر پتہ میں پانچ کلیاں، دو دھوپ میں ہیں اور تین سایہ میں۔؟

جواب فرمایا پورا سال ہے جس میں بارہ مہینے میں تیس دن ہر دن میں پانچ نمازیں ہیں، دو دھوپ میں ظہر اور عصر اور تین سایہ میں مغرب عشاء اور فجر۔

سوال وہ کونسی شے ہے جو بے جان ہے، کعبہ گئی اور کعبہ کا طواف کیا۔؟

جواب فرمایا: وہ نوح علیہ السلام کی کشتی ہے جو طوفان میں کعبہ تک بہہ کر گئی اور کعبہ کے اردگرد گھومی۔

Marfat.com

سوال وہ چار چیزیں کیا ہیں، جن کی اصل ایک ہے لیکن ان کا مزا رنگ جداگانہ ہے۔؟

جواب فرمایا: آنکھ کے پانی کا مزہ شور ہے، اور کان کا تلخ، ناک کا ترش، منہ کا میٹھا، سب کا رنگ ڈھنگ جدا ہے اور اصل کیا یعنی سر۔

سوال نقیر، فتیل، قطمیر کیا ہیں۔؟

جواب گٹھلی کی پشت کا پوست نقیر ہے اور پیٹ کا چھلکا فتیل ہے، اور اس کے اوپر کا قطمیر۔

سوال بسد اور لبد کیا ہیں۔؟

جواب بھیڑ اور بکری کے بال ہیں۔

سوال طم اور رم کیا ہیں۔؟

جواب وہ آدم علیہ السلام سے پہلے کی مخلوق ہے۔

سوال گدھا اپنی آواز میں کیا کہتا ہے۔؟

جواب وہ شیطان کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے خدا ظلماً ٹیکس وصول کرنے والے پر لعنت کرے۔

سوال کتا کیا کہتا ہے۔؟

جواب وہ کہتا ہے سخت عذاب ہے۔ دوزخ والوں پر غضب خدا سے۔

سوال گھوڑا کیا کہتا ہے۔؟

جواب وہ کہتا ہے کہ سبحان اللہ اے حافظ حقیقی مجھے پہلوانوں کی سخت جنگ میں محفوظ رکھ۔

سوال اونٹ کیا کہتا ہے۔؟

جواب وہ کہتا ہے کہ خدا پر میرا بھروسہ ہے وہی میرا کفیل اور وکیل ہے۔

سوال بلبل کیا کہتا ہے۔؟

جواب وہ کہتا ہے کہ دن رات خدا کی پاکی بیان کرو۔

سوال مینڈک کیا کہتا ہے۔؟

Marfat.com

جواب وہ کہتا ہے کہ پاک ہے وہ ذات جو خشکی اور تری میں معبود ہے۔

سوال ناقوس کی صدا کیا ہے۔؟

جواب وہ کہتا ہے، حق حق اے لوگو غور کرو، سب فنا ہو کر دنیا میں ایک انسان باقی نہ رہے گا۔

سوال سوائے جن وانس اور فرشتہ کے وہ کون چیز ہے جس کو خدا الہام کرتا ہے۔؟

جواب وہ چیز شہد کی مکھی ہے خدا اپنے کلام میں فرماتا ہے۔ واوحینا الیٰ النحل .

سوال دن آتا ہے، تو رات کہاں جاتی ہے، اور رات کو دن کہاں جاتا ہے۔؟

جواب فرمایا: اس طرح پر یہ دونوں خدا تعالیٰ کے علم میں رہتے ہیں۔

یہ تمام فی البدیہہ جوابات دینے کے بعد حضرت بایزید نے فرمایا کہ اگر اور سوال ہوں تو کئے جاؤ اور جواب سنتے رہو، لیکن راہب اس سوال کے بعد خاموش ہو گیا اور اس کو مزید ہمت وجرأت نہ ہوئی۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا کہ اب تم بروئے انصاف میرے فقط ایک سوال کا جواب دو، بتاؤ کہ جنت اور نجات دائمی کی کنجی کیا چیز ہے، جب اس سوال کے جواب میں راہب خاموش ہو کر کچھ دیر تک سوچتا رہا تو سارے جلسہ نے راہب کو جواب کی طرف توجہ دلائی اور اس کی خاموشی کا سبب دریافت کیا، راہب نے جلسہ کے جواب میں یہ کہا کہ مجھے اس سوال کا جواب بلاشبہ معلوم ہے، لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ اس جواب سے تم میری موافقت شاید نہ کروگے، اس پر سب نے بالاتفاق کہا کہ آپ ہمارے مرشد وپیشوا ہیں ہم عہد کرتے ہیں کہ اس کے جواب کو حق سمجھتے ہوئے تسلیم کریں گے اور اس سے اختلاف کو باطل اور گناہ سمجھیں گے یہ سن کر راہب نے کہا کہ جنت ونجات کی کنجی تو یہ ہے جو میں صدق دل سے پڑھتا ہوں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ . راہب سے یہ سن کر سارے جلسہ نے اپنی اپنی زناریں توڑ ڈالیں، اور بلند آواز سے کلمہ رسالت پڑھ کر مشرف باسلام ہوئے اور حضرت علیہ الرحمۃ سے نہایت عزت واحترام سے پیش آئے۔

(منقول از روض الریاحین عربی)

Marfat.com

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا کہ بایزید ہم میں ایسے ہیں جیسے ملائکہ میں جبریل امین، حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا جو یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے کہا کہ خداوندا! ہمیں حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل کر اس کا باعث یہ تھا کہ ان پیغمبروں نے اس امت محمدیہ میں ایسے لوگ دیکھے کہ ان کے قدم تخت الثریٰ پر تھے اور ان کے سر اعلیٰ علیین کے اس پار تھے اور وہ ایسے ذوق وشوق میں مستغرق تھے کہ درمیان میں گم تھے۔ اللہ اکبر۔

نقل ہے ایک آتش پرست سے کسی مسلمان نے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ، اس نے کہا کہ اگر مسلمانی ایسی چیز ہے جسے حضرت خواجہ بایزید کرتے ہیں تو وہ مجھ سے نہیں ہو سکے گی، اور اگر ایسی ہے جیسی تم کرتے ہو تو ایسی کوئی چیز نہیں، ایک روز لوگوں نے عرض کیا کہ آپ بھوکے رہنے کی تعریف کیوں فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر فرعون بھوکا رہتا تو انا ربکم الاعلیٰ نہ کہتا۔

سبحانی ما اعظم شانی عالم استغراق میں کہنے والے یہی بایزید بسطامی ہیں، مردان خدا کو حیات جاودانی حاصل ہوتی ہے، حیات معرفت منقطع نہیں ہوتی کہ روحانی زندگی کو موت نہیں، چنانچہ بایزید بسطامی نے حضرت ابوالحسن خرقانی کی جو آپ سے یک صد سال بعد ہوئے، تربیت کی اور فیض بخشا جب آپ رات کو فوت ہوئے تو ابوموسیٰ آپ کے مرید وجود نہ تھے ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں عرش کو سر پر رکھے پرواز کر رہا ہوں صبح اٹھ کر میں شیخ (بایزید) کی خدمت میں چلا، تو معلوم ہوا کہ آپ وفات پا چکے ہیں جب میں پہنچا تو لوگ بزرگ کا جنازہ اٹھائے جا رہے ہیں، ہجوم زیادہ تھا، میں جنازہ کو کندھا نہ دے سکا، تو بیتاب ہو گیا، آپکے جنازہ کے نیچے گھس گیا اور چارپائی کے نیچے سے جنازہ کو سر پر اٹھا لیا، مجھے وہ خواب فراموش ہو چکا تھا، اس حالت میں میں نے آپ کو دیکھا، ناگاہ مجھے آواز آئی کہ ابوموسیٰ تیری رات والی خواب کی تعبیر یہ ہے عرش سے مراد میرا جنازہ ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت ۱۳۶ھ میں ہوئی اور انتقال ۱۴ شعبان ۲۶۱ھ کو بروز

Marfat.com

جمعۃ المبارک کو ہوا۔ مزار شریف بسطام میں ہے۔

7۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی پیدائش قزوین کے نواح بستی خرقان میں ہوئی، آپ کا اسم گرامی علی بن جعفر بن سلیمان ہے، آپ کو سلسلہ اویسیت حضرت بایزید بسطامی سے نسبت حاصل ہے، کیونکہ آپ کی ولادت حضرت بایزید بسطامی کی وفات کے کافی عرصہ بعد ہوئی، آپ (بایزید بسطامی) کی تربیت سے خواجہ خرقانی کو فیض حاصل ہوا، آپ غوث وقت اور قطب الاقطاب تھے، آپ نے محمود غزنوی کو اپنا پیرہن دیا اور فرمایا کہ مشکل کے وقت اس خرقہ سے کام لینا، محمود غزنوی کو جب سومنات کے حملہ کے وقت فتح کی امید نہ رہی تو اس خرقہ کے وسیلہ سے دربار خداوندی میں عرض کی اور دشمنان اسلام پر فتح کا ملتجی ہوا۔ اس مبارک پیرہن کا ہاتھ میں لینا ہی تھا کہ کفار کے لشکروں میں باہم نااتفاقی پیدا ہوئی اور بھاگ نکلے۔ فتح کے بعد رات کو محمود غزنوی کو شیخ خرقانی نے خواب میں فرمایا کہ محمود تم نے ہمارے پیرہن کی کچھ قدر نہیں کی، اگر اللہ تعالیٰ سے تم چاہتے کہ تمام کافر مسلمان ہو جائیں تو سب مسلمان ہو جاتے۔

آپ ۱۰ محرم الحرام ۴۲۵ھ کو رحلت فرما گئے۔ مزار پرانوار خرقان میں ہے۔

آپ نے وصیت فرمائی کہ میری قبر کافی گہری زمین میں کھودی جائے کیونکہ خرقان کی زمین بسطام کی زمین سے اونچی ہے اور یہ بے ادبی ہوگی کہ میری قبر حضرت بایزید بسطامی کی قبر سے اونچی ہو۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ بایزید بسطامی کا گذر جب کبھی خرقان سے ہوتا تو آپ وہاں ٹھہر جاتے اور سانس اوپر کھینچتے۔ مرید سوال کرتے تو آپ فرماتے کہ میں چوروں کے گاؤں میں ایک مرد کی خوشبو سونگھتا ہوں جس کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہو گیا ور تین[1] درجے

---

[1] شیخ ابوسعید ابوالخیر خراسانی فرماتے ہیں کہ مرد وہ ہے جو مخلوق خدا کے درمیان رہے، اور لین دین کا معاملہ رکھے۔ اہل وعیال میں زندگی بسر کرے، لوگوں سے بھی تعلق رکھے اور پھر ایک لحظہ کیلئے بھی خدا سے غفلت نہ برتے۔ (سفینۃ الاولیاء)

Marfat.com

مجھ سے بڑھ کر ہوگا۔(۱) عیال کا بوجھ اٹھائے گا۔(۲) درخت لگائے گا۔(۳) کھیتی باڑی کرے گا۔

حضرت ابوالقاسم قشیری فرماتے ہیں کہ میں خرقان پہنچا تو آپ کے خوف سے میری زبان بند ہوگئی اور مجھے ایسے گمان ہوتا ہے جیسے کہ درجہ ولایت سے معزول ہوگیا ہوں۔

نقل ہے کہ ایک رات آپ نماز پڑھتے تھے آواز آئی کہ اے ابوالحسن کیا تو چاہتا ہے کہ جو کچھ ہم تیری نسبت جانتے ہیں اسے خلق سے کہہ دیں تا کہ وہ تجھے سنگسار کریں آپ نے کہا، اے خداوند! جو کچھ میں تیری رحمت اور کرم کے بارے میں جانتا ہوں لوگوں سے کہہ دوں تا کہ کوئی بھی شخص تجھ کو سجدہ نہ کرے آپ فرماتے ہیں کہ مجھے آواز آئی کہ نہ تو کہہ اور نہ ہی ہم کہتے ہیں۔

8۔ حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم گرامی طفیل بن صمد ہے، طوس کے قریب فارمد نامی بستی میں ۴۳۴ھ میں ولادت باسعادت ہوئی اور وفات ۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ کو آپ حضرت ابوالقاسم قشیری کے شاگرد ہیں اور تصوف میں حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی سے نسبت ہے حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی نے آپ سے ہی باطنی نسبت وعلوم حقیقت کا استفادہ کیا، مزار مبارک طوس میں ہے، بعض کے مطابق وفات ۵۱۱ھ میں ہوئی۔

9۔ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابویعقوب ہے، نسبت تصوف حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی سے ہے۔ آپ شہر ہمدان میں ۴۴۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۲۷ رجب ۵۳۵ھ میں وفات پائی مزار مبارک مرو (MARO) میں جوہرات کے نزدیک ہے، آپ کی صحبت میں محبوب

Marfat.com

سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی بھی رہے۔

10۔حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں ،آپ کی والدہ سلطان روم کے خاندان سے تھیں ،حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کے والد ماجد امام عبدالجلیل کو بشارت دی تھی کہ تمہارے گھر لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام عبدالخالق رکھیں ،اس کو ہم اپنی فرزندی میں لیں گے اور اپنی نسبت سے بہرہ مندی کریں گے۔

آپ نے سنت نبوی کی پابندی اور بدعات سے پرہیز کا بہت التزام کیا ہوا تھا آٹھ کلمے جو خواجگان نقشبندیہ کا طریق عمل ہے وہ انہی کے ارشادات سے مستنبط ہیں۔

ہوش دردم:

سالک کا ہر نفس میں ہوشیار ہونا کہ بیدار ہے یا نہیں۔

نظر بدقدم:

سالک کو چاہئے کہ وہ راہ چلتے ہوئے نظر اپنے قدم پر گاڑے اور دوسری طرف نہ ہٹائے حتی کہ ہر وقت نظر کو روبرو رکھے دائیں بائیں نہ دیکھے کہ موجب فساد عظیم ومانع حصول مقصود ہے۔

سفر دروطن:

انتقال کرنا سالک کا صفات بشریہ خبیثہ سے بجانب صفات ملکیہ کی طرف۔

خلوت درانجمن:

سالک جمیع اوقات خلوت وجلوت میں اپنا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رکھے۔

Marfat.com

یادرکرو:

اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہر وقت مشغول رہے۔

بازگشت:

مراد یہ ہے کہ چند بار ذکر کر کے بکمال تضرع یہ دعا کرے، کہ الٰہی مقصود میرا تو ہے، تیری رضا میرا مطلوب ہے الٰہی محبت اور معرفت عطا فرما۔

نگہداشت:

اس سے مراد خطرات النفس کا قلب سے دور کرنا ہے۔

یادداشت:

مراد یہ ہے کہ توجہِ سالک بطرف ذات بیچون وبیچگون حق سبحانہ تعالیٰ بغیر الفاظ وخیال کے مستقل ہو جائے۔

وقوف زبانی:

ہوش دردم کے معنی میں ہے۔

وقوف عددی:

ذکر میں سانس چھوڑتے وقت عدد طاق کا خیال رکھنا۔

وقوف قلبی:

مراد یہ ہے کہ سالک کی توجہ بجانب قلب رہے کہ زیر پستان چپ واقع ہے

Marfat.com

۔آپ کی وفات ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ میں ہوئی ۔ بعد وفات آپ کو خواب میں دیکھا گیا کہ زیر عرش ایک نورانی تخت پر جلوہ افروز ہیں اور ملائکہ اردگرد جمع ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا سلام انہیں پہنچاتے ہیں۔

11۔ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ عبدالخالق کے خلیفہ اعظم ہیں حضرت خواجہ کی ہی خدمت میں رہے حضرت کی وفات کے بعد مسند ارشاد پر بیٹھے اور خلق خدا کی ہدایت میں مصروف رہے آپ کی وفات یکم شوال ۶۱۶ھ کوئی مزار مبارک موضع ریوگر بفاصلہ اٹھارہ میل شہر بخارا ہے۔

12۔ حضرت خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

جب حضرت خواجہ عارف ریوگری کا وقت آیا تو آپ نے حضرت خواجہ محمود کو اپنا خلیفہ بنایا اور دعوت خلق کی اجازت دی، آپ کی ولادت گاہ موضع انجیر فغنو تحصیل بخارہ ہے۔ وفات ۱۷ ربیع الاول ۷۱۵ھ میں ہوئی ۔مزار مبارک دامکنی میں ہے، جو بخارا سے نو میل ہے آپ نے مصلحت وقت کے مطابق سالکین کو ذکر جہر کی اجازت دی ۔ان کا ذریعہ معاش گلکاری کا پیشہ تھا۔

13۔ حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

آپ خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی کے خلیفہ اعظم تھے مصلحت وقت سے آپ بھی مبتدی کو ذکر جہر اور متوسط و منتہی کو ذکر خفی کی اجازت دیتے تھے آپ کا لقب عزیزاں نام نامی علی اور ولادت گاہ رامتین ہے۔ ۲۸ ذیقعدہ ۷۲۱ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار پرانوار خوارزم میں ہے آپ کپڑے بننے کا کام کرتے تھے وقت کے قطب تھے جو شخص ایک دن آپ کی صحبت میں بیٹھتا وہ حقیقت کو پہنچ جاتا اگر کوئی مزدور صبح کے وقت مزدوری کیلئے آتا تو حضوری بن

Marfat.com

کر جاتا اور پھر جدا نہ ہونا چاہتا۔

14۔ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ عزیزاں کے نامور خلفاء میں سے تھے، آپ کا مولد و مسکن موضع سماس ہے جو بخارا سے تین میل دور ہے خواجہ بہاؤالدین کو آپ سے روحانی فرزندی کا شرف حاصل ہے جب آپ کا گزر قصر ہندواں (جو بعد میں قصر عارفان بنا) پر ہوتا تو فرماتے اس خاک سے مرد خدا کی خوشبو آتی ہے، جب حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند پیدا ہوئے تو آپ نے اپنے خلیفہ حضرت سید امیر کلال سے فرمایا کہ اس میرے فرزند کی تربیت میں کمی نہ کریں ،آپ نے بتاریخ ۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ سماس میں وفات پائی۔

15۔ حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ بابا سماسی کے نامور خلفاء میں سے ہیں علم شریعت طریقت حقیقت اور معرفت میں اپنے زمانہ کے اولیاء سے بڑھے چڑھے ہوئے تھے، آپ ذات کے سید تھے، پیشہ کمہاروں کا کرتے تھے۔ آپ مادرزاد ولی تھے، آپ کی والدہ ماجدہ اگر کوئی مشتبہ شے کھا لیتی تو پیٹ میں درد ہونے لگتا، آخر قے ہو جاتی تو آرام ہوتا۔ حضرت امیر کلال کو جوانی میں کشتی کا بہت شوق تھا ایک دفعہ بابا سماسی کا جنگل کی طرف سے گزر ہوا آپ ٹھہر گئے جب حضرت امیر پر نظر پڑی تو حضرت امیر کشتی چھوڑ کر قدم بوس ہوئے تیس سال حضرت بابا سمامی کی خدمت میں رہے اور صحبت کی بدولت بدرجہ اتم ارشاد حاصل کیا، آپکی وفات ۸ جمادی الاول ۷۷۲ کو ہوئی۔ مزار موضع سوخار میں ہے جو بخارا سے ۳۵ فرسنگ ہے۔

16۔ حضرت خواجہ خواجگان سید بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

آپ کو ظاہری انتساب حضرت امیر کلال سے ہے۔ درحقیقت آپ نے خواجہ

Marfat.com

عبدالخالق غجدوانی سے اویسی طور پر تربیت حاصل کی، آپ اپنے زمانے کے امام طریقت وحقیقت مقتدائے شریعت اور پیشوائے اہل سنت وجماعت تھے۔بچپن سے ہی کرامات وخوارق عادات اور آثار ولایت ظاہر ونمایاں ہورہے تھے،آپ پیدائشی ولی تھے آپکونقشبند اس لئے کہتے ہیں کہ آپ سوداگر تھے، قالین بافی کا کارخانہ جاری کیا ہوا تھا، قالینوں پر طرح طرح کی نقشبندی یعنی نقش ونگاری کا کام کرتے اور کرواتے تھے، آپ کا شجرہ نسب پچیس واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔آپکا یوم پیدائش ۱۸محرم الحرام ۷۱۸ھ اور یوم وفات ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ ہے۔مزار مبارک قصر عارفاں میں ہے جو بخارا سے تین کوس پر ہے، ایک دفعہ آپ ہرات تشریف لے گئے مولانا زین الدین قدس سرہ نے عرض کی، برائے ما ہم اے خواجہ نقشبند، یعنی توجہ فرمایئے، حضرت خواجہ نے برسبیل تواضع فرمایا۔''آمدیم تا نقش بریم''۔(ترجمہ: ہم آئے تا کہ نقش ڈلیں)

غالباً اسی دن سے آپ کا لقب نقشبند مشہور ہوگیا، آپ سے لوگوں نے سماع کے متعلق دریافت کیا، فرمایا''نہ اقرار می کنم، نہ ایں کار می کنم''۔(نہ میں اقرار کرتا ہوں اور نہ یہ کام کرتا ہوں۔)

سماع اہل ذوق کیلئے ہے جنہیں ذوق نہیں ان کے لئے پرہیز لازم ہے۔

سفینۃ الاولیاء میں ہے کہ آپ خود اور آپ کے والد ماجد دونوں کمخواب کے کپڑے پہنتے اور ان پر نقوش بناتے تھے اس وجہ سے آپ کو نقشبند کہتے تھے۔مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں بھی یہی روایت ملتی ہے۔آپ کے کمالات وخوارق عادات اتنے کثیر ہیں کہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتے۔آپ کی والدہ ماجدہ سے روایت ہے کہ میرا لڑکا چار سال کا تھا کہ اس نے گائے کی بابت کہا کہ اس گائے کے سفید پیشانی کا بچہ ہوگا، چند ماہ بعد اسی وضع قطع اور شکل وصورت کا بچہ گائے نے دیا۔آپ زندگی میں بھی صاحب تصرف تھے اور وفات کے بعد بھی آپ کے تصرف میں فرق نہیں آیا۔منقول ہے کہ جب حضرت خواجہ مکہ مکرمہ پہنچے تو حاجی رسم قربانی ادا کررہے تھے، آپ نے فرمایا کہ ہمارے بھی ایک لڑکا

Marfat.com

ہے ہم نے بھی اسے راہ مولا میں بھینٹ چڑھادیا۔آپ کے ہمراہ جو مریدین تھے انہوں نے دن اور وقت تاریخ حافظہ میں محفوظ کرلیا، جب بخارا کو واپسی ہوئی تو تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ حضرت کے لڑکے نے اسی وقت اور اسی دن وفات پائی تھی ۔اپنے دور میں آپ غوثیت کے منصب پر فائز تھے۔اولیاء وقت کے آپ امام اور مخدوم تھے، آپ کے مریدین باصفا کی تعداد بہت زیادہ ہے جب آپ کا وصال مبارک ہوا تو آپ نے وصیت مبارک فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے سامنے یہ شعر پڑھا جائے۔

مفلسانیم آمدیم در کوئے تو

شیئا للہ از جمال روئے تو

ترجمہ: ہم مفلس ہیں، تیری گلی میں حاضر ہوئے ہیں خدارا اپنے جمال سے کچھ عطا فرمائیں۔

آپ کا امت محمدیہ پر احسان:

جب آپ نے طریق صوفیہ میں طالبان حق کو دیکھا اور سنا کہ کسی نے سالہا سال سے سونا ترک کردیا ہے، کسی نے شب کو جاگنا اور دن کو روزہ رکھنا اختیار کررکھا ہے، کسی نے دو ختم کلام اللہ روز پڑھنا مقرر کررکھا ہے، کسی نے پیر پھیلانا موقوف کردیا ہے، وغیرہ وغیرہ کوئی بوجہ ضعیفی پیری یا بیماری سے افکار طریقہ مبارک حضرت صوفیہ ادا کرنے سے مجبور ہے اور وقت غفلت میں گزرتا ہے تو نوشتہ روز اول نے سینہ مبارک حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ میں جوش پیدا کیا اور آپ سربسجدہ ہوکر خدا کی جناب میں عرض کرنے لگے، الٰہی ! امت کے قویٰ ضعیف ہوگئے اب ان میں قوت وہمت سختی برداشت کرنے کی نہیں رہی، خیروبرکت کا زمانہ ان سے دور ہوتا جاتا ہے اپنے فضل سے مجھ کو ایسا طریقہ عنایت فرما جو کہ آسان ہو اور تجھ تک جلد پہنچنے والا ہو۔پندرہ روز تک آپ سجدہ میں گریہ زاری کرتے رہے ۔صرف نماز باجماعت اور حوائج ضروری کیلئے حجرہ سے باہر تشریف

Marfat.com

لاتے۔ پندرہویں دن دریائے رحمت الٰہی جوش میں آیا اور القا ہوا کہ اے محمد بہاؤالدین! ہم تجھ کو وہ طریق عنایت کرتے ہیں، کہ جو ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھا یعنی ووف قلبی اور اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور سر سجدہ سے اٹھایا اور اس طریق جدید کو رواج دیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس طریق نے ایسی ترقی کی کہ اب کروڑوں آدمی اس سلسلہ مبارک میں ہیں اور بوجہ قبولیت مثل آفتاب کی روشنی کے تمام روئے زمین پر پھیل گیا، دنیا کے ہر ملک میں خلفاء طالبان سلسلہ نقشبندیہ بکثرت ہیں، جب آپ سے لوگ دریافت کرتے کہ آپ کے سلسلہ جدید میں کیا فائدہ ہے تو خواجہ نقشبند فرماتے کہ طریق سب مبارک اور نور علیٰ نور ہیں۔سب خدا تک پہنچتے ہیں لیکن جو طریق خدائے پاک نے مجھے عنایت فرمایا ہے اس میں آسانی بہت ہے اور اس سے انسان بہت جلد خدا تک پہنچتا ہے، ذکر قلبی میں جذب ربانی ہے اور ذکر ربانی میں سلوک اس واسطے خواجہ نقشبند فرماتے ''مامرادایم فضلیایم'' یعنی ہم مطلوبوں میں سے ہیں ہم فضل والوں میں سے ہیں۔

17۔حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اول، نائب اور داماد ہیں، بچپن سے ہی تصوف کے دلدادہ تھے، حصول تعلیم کے بعد حضرت خواجہ کی خدمت میں شرف بیعت پایا، عرصہ قلیل میں بمقام کمال و تکمیل پہنچ کر خرقہ خلافت پایا، وقت آخر آپ نے فرمایا تمام کاموں میں عزیمت پر عمل کرو اور سنت مؤکدہ کی مواظبت کرو، آپ کی تاریخ وفات جمعرات ۲۰ رجب ۸۰۲ھ ہے مزار مبارک نوچغانیاں میں واقع ہے، آپکی وفات کے بعد آپکے ایک مرید نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انواع مہربانیاں فرمائیں، منجملہ ایک یہ ہے کہ جو کوئی مومن چالیس فرسنگ میری قبر کے گرد دفن ہوگا وہ بخشا جائے گا۔ مادہ تاریخ وفات مقرب درگاہ باری بودہ ہے۔

Marfat.com

18۔حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے بزرگ اصحاب میں سے تھے خواجہ نقشبند نے بیعت فرما کر خواجہ عطار کے حوالے کردیا اور آپ نے ان کی خدمت میں رہ کر فیوض وبرکات حاصل کئے ،آپ علوم ظاہری وباطنی میں علامہ دہر تھے،آپ کا مولد ومسکن چرغ ہے، جوغزنی کے نزدیک ہے،تاریخ رحلت ۵ صفر ۸۵۱ھ ہے۔مزار مبارک بلغور میں ہے جوکہ حصار شادمان کے نزدیک ہے۔

19۔حضرت خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ عبیداللہ احرار ماہ رمضان ۸۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔بعد تولد چالیس دن تک نفاس میں اپنی والدہ کا دودھ نوش نہ فرمایا جب انہوں نے غسل کرلیا پھر دودھ پیا، آپ کا اسم گرامی عبیداللہ ہے،عبید میں چونکہ تصغیر ہے،اس تدارک کیلئے آپ کا لقب احرار بن گیا،آپ حضرت مولانا یعقوب چرغی کے فضائل سن کر ان کے گرویدہ ہوگئے ،ان کی خدمت میں بمقام بلغور گئے آپ سے بیعت ہوگئے ،حضرت مولانا نے فرمایا،طالب کواس طرح آنا چاہئے جس طرح عبیداللہ ''احرار تیل بتی سب درست'' آگ لگانے کی دیر ہے،آپکوتھوڑے عرصہ کے بعد ہی تمام طریق میں بیعت کی اجازت مل گئی ،آپ کا سلسلہ نسب سولہ واسطوں سے حضرت عبداللہ بن امیر المؤمنین حضرت عمر ابن الخطاب سے جاملتا ہے،تاریخ وفات ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ ہے۔مزار مبارک سمرقند میں ہے،نقل ہے کہ سلطان ابوسعید مرزا کوحضرت خواجہ سے تائب ہونے کے بعد شراب کی خواہش پیدا ہوئی جب کوزہ شراب اوپر کھینچا تو دیوار سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا، جب سلطان حضرت خواجہ کی خدمت میں صبح حاضر ہوا تو حضرت خواجہ نے فرمایا کہ رات کوزہ ٹوٹنے کی آواز میں نے سنی تھی اگر کوزہ نہ ٹوٹتا تو میرا دل تم سے ٹوٹ جاتا اور پھر شاید ہماری تمہاری ملاقات نہ ہوتی۔

Marfat.com

20۔حضرت خواجہ محمد زاہد وخشی رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ محمد زاہد خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے ہیں، نسبت ارادت و بیعت خواجہ عبیداللہ احرار سے حاصل کی ان کی توجہ سے مراتب وکمالات خلاف وکرامات سے فیضیاب ہوئے، آپ کو فقر، تحریر، تقریر، زہد وتقویٰ میں بلند مقام حاصل تھا، جب مولانا زاہد مختصر قیام کے بعد خلافت سے بہرہ یاب ہوکر رخصت ہوئے تو بعض پرانے خادموں نے حیرت کی کہ اول ہی صحبت میں خلافت دے دی اور ہم برسوں سے ٹھہرے ہوئے ہیں تو خواجہ عبیداللہ احرار نے فرمایا ''یہ چراغ تیل بتی درست کر کے لائے'' میں نے اسے روشن کر دیا اور رخصت دے دی اس سے کمال استعداد اور علو قابلیت خواجہ حضرت مولانا زاہد کی معلوم ہوتی ہے آپ کی تاریخ رحلت یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ ہے۔ موضع وخش متصل حصار شادمان کے آپ کا مدفن ہے۔

21۔حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ خواجہ محمد زاہد کے بھانجے ہیں، نسبت اور خلافت اپنے ماموں سے حاصل ہوئی آپ نے پندرہ سال زہد وریاضت میں بیعت سے قبل گزارے، بھوک پیاس سے لاچار ہوکر آسمان کی طرف منہ کیا، حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اگر تجھے صبر اور قناعت کی ضرورت ہے تو خواجہ محمد زاہد کی خدمت میں حاضر ہو، بموجب فرمان روانہ ہوئے اور تکمیل کو پہنچے۔ آپ کی وفات ۱۹ محرم الحرام ۹۷۵ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک استرار علاقہ ماوراء النہر میں ہے، آپ بحالت تجرید وتفرید بے خورد خواب ویرانوں میں رہا کرتے تھے۔

22۔حضرت مولانا خواجہ امکنگی قدس سرہ

حضرت خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ سے نسبت ہے، انہی کی تربیت سے مقام ارشاد کو پہنچے، ۳۰ سال تک اپنے والد ماجد کی مسند پر متمکن رہے ہر چند کہ آپ معمر ہو گئے تھے اور آپ کے ہاتھ کانپتے تھے مگر مہمانوں کے واسطے کھانا خود لاتے تھے، علماء فضلاء اور فقراء آپ کی خدمت میں آتے اور استفادہ کرتے، بلکہ ملوک اور سلاطین خاک آستانہ عالیہ کو سرمہ بناتے، عبداللہ خان والی توران نے خواب میں دیکھا کہ ایک رفیع الشان دربار ہے، حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں تشریف فرما ہیں، آپ کے در اقدس پر ایک دربان ہے، جو لوگوں کی معروضات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، اور پھر اس کا جواب لاتے ہیں، عبداللہ خان نے بیدار ہو کر اس بزرگ کا حلیہ بتا کر پوچھا کسی نے کہہ دیا کہ اس شکل وشباہت کے تو مولانا خواجہ ملکنگی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، بشوق زیارت حاضر ہوا اور خواب کی کیفیت درست پا کر خوش ہوا، بکمال عقیدت مرید ہوا آپ کی ولادت باسعادت ۹۱۸ھ ہے وفات شریف ۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ ہے۔ مدفن مبارک بستی امکنگ میں ہے۔ جو نواح بخارا ہے۔

23۔ حضرت مولانا سراج الملۃ مؤید الدین الرضی خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ولادت بمقام کابل ۹۷۱ھ میں ہوئی ایام لڑکپن سے ہی آثار تجرید وتفرید پیشانی مبارک سے ہویدا تھے۔ آپ کا نام محمد باقی، لقب رضی الدین ہے۔ آپ نے علوم ظاہری مولانا صادق حلوائی اور علوم باطنی حضرت خواجہ احرار سے حاصل کئے، آپ کو اویسی نسبت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے اور بروئے بشارت مولانا خواجہ املکنگی رحمۃ اللہ علیہ سے ظاہری طور پر بیعت کی۔ تین ماہ تک آپ کی صحبت میں رہے۔ مولانا نے فرمایا! اب تم ہندوستان جاؤ اور اس طریق کو رواج دو، آپ نے ایک خواب بھی

Marfat.com

دیکھا کہ ایک طوطی ان کے ہاتھ پر بیٹھا ہے اور آپ نے اس کے منہ میں شکر ڈالی ہے، اس خواب کی تعبیر خواجہ امکنگی نے یہ بیان فرمائی کہ طوطی سے مراد ہندوستان کا ایک شخص ہے جو کہ آپ کے فیض سے فیضیاب ہو کر دنیا بھر کو فیضیاب کرے گا۔ (اس سے حضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کی بیعت کی طرف اشارہ ہے) ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ کا آغاز آپ سے ہوا۔ آپ کی توجہ میں نہایت درد کی تاثیر تھی، آپ کا وصال روز شنبہ ۲۵ جمادی الاول ۱۰۱۲ھ کو اللہ اللہ کہتے ہوئے ہوا۔ بیرون شہر دہلی منجانب اجمیری دروازہ قریب قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزار مبارک ہے، آپ نے چالیس سال کی عمر پائی۔

اسباب دنیاوی سے آپ کو اس قدر استغنا تھی کہ کبھی مجلس میں ذکر دنیا نہ ہوتا تھا لباس بھی نہایت سادہ ہوتا تھا آپ فرماتے تھے کہ توکل کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ترک اسباب کر کے بیٹھ جائے یہ خود بے ادبی ہے، کیونکہ خود کوئی پیشہ اختیار کرے اور نظر سبب پر نہ رکھے، منقول ہے کہ آپ کے وصال کے وقت آپ کے تمام بیٹوں کو بلایا گیا، اور ایک مرید نے دریافت کیا کہ ان برخورداروں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا! فرزندم بندہ ایست خدارا غمش مخور۔ (ترجمہ: میرے بیٹے اللہ کے بندے ہیں ان کا غم نہ کھا۔)

آپ کا مقام

حضرت خواجہ امداد اللہ مہاجر مکی نے ارشاد فرمایا کہ حسام الدولہ ابوالفضل کا داماد تھا اور لاہور کا گورنر، حضرت خواجہ باقی باللہ کا وہ مرید ہوا، اور اپنی ساری شان وشوکت کو بالائے طاق رکھ کر اور اپنی گورنری کو خیر باد کہہ کر حضرت کی خانقاہ میں آن بیٹھا۔ اور پانی بھرنے کی خدمت اپنے ذمہ لے لی۔ ابوالفضل کو اس پر غصہ آ گیا اور نہایت بے ادبانہ انداز سے شیخ کو دھمکی دی، اور کہلوا بھیجا کہ اگر میرے داماد کو واپس نہ کیا تو تمہیں مشکیں بدھوا کر کھینچ بلاؤں گا، اور تمہیں قتل کرادوں گا خواجہ باقی باللہ نے ایک مرید کی معرفت کہلا بھیجا کہ اپنے سر کی خیر مناؤ، وہ بہت مشتعل ہوا اور حضرت سے انتقام لینے کی تدبیر ہی میں تھا کہ اکبر

Marfat.com

بادشاہ کا حکم پہنچا کہ دکن جاؤ اور وہاں کی بغاوت کو فرو کرو۔ دکن کے راستہ میں سلیم شہزادہ کے اشارہ سے اس کا سر کاٹا گیا اور اکبر کے پاس بھیج دیا گیا۔

جب آپ لاہور میں مقیم تھے ان دنوں لاہور میں سخت قحط سالی تھی آپ خلق خدا کی بے چارگی اور گرسنگی کا حال دیکھتے تھے تو بے قرار ہو جاتے تھے، زبدۃ المقامات میں لکھا ہے کہ جب آپ کے سامنے کھانا لایا جاتا، فرماتے انصاف سے بعید ہے کہ بھوکے پیاسے گلی کوچوں میں تڑپتے پھریں اور ہم گھروں میں بیٹھ کر کھانا کھائیں، جس قدر کھانا ہوتا آپ ان قحط زدوں کو بھجوا دیتے اور خود غذائے روحانی پر گزارہ کرتے۔

عادات مبارکہ:

اگر آپ کسی سے کوئی خلاف شریعت کام دیکھتے تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صراحت اور سختی سے نہیں فرماتے تھے بلکہ نسبتاً یا کنایۃً یا مثالاً اس کو تنبیہ فرماتے۔ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی غیبت کرنا چاہتا تو آپ اس کو روکنے کیلئے فوراً اس کی تعریف شروع کر دیتے، آپ جانوروں اور حیوانوں پر شفقت فرماتے، کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ موسم سرما میں نماز تہجد کے لئے اٹھے، ایک بلی آ کر آپ کے لحاف میں سو گئی، آپ صبح تک جاڑے کی سخت تکلیف برداشت کرتے رہے مگر اس بلی کو بیدار کرنے پر راضی نہ ہوئے آپ میں انکساری بھی غایت درجہ کی تھی۔

Marfat.com

شمع سنت دی بن آئے نے ساڈے پیر سرہندی
شہنشاہ نال ٹکرائے نے ساڈے پیر سرہندی
جو نکتے نکتہ داناں دی سمجھ وچ سی بنے نقطے
او نکتے حل فرمائے نے ساڈے پیر سرہندی
کرے تعریف کیہہ یوسفؔ مجدّد الف ثانی دی
بڑے ای مرتبے پائے نے ساڈے پیر سرہندی

Marfat.com

24۔حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام شیخ احمد بزرگوار کا اسم گرامی عبدالاحد ہے ۔ سلسلہ نسب اٹھائیس واسطوں سے سیدنا عمر فاروق تک پہنچتا ہے۔ولادت مبارک نصف شب ۱۴ شوال ۹۷۱ھ مطابق بمقام سرہند شریف ہوئی۔حضرت امام ربانی مسائل فقہ میں مذہب حنفی رکھتے تھے ایک دفعہ حضرت امام ایام رضاعت میں سخت علیل ہوگئے کہ زندگی کی توقع نہ رہی آپ کے والد ماجد آپ کو حضرت شاہ کمال کیتھلوی جو سلسلہ قادریہ کے بزرگ تھے کی خدمت میں دم کرانے کیلئے لے گئے۔انہوں نے اپنی زبان حضرت امام کی منہ میں دے دی اور آپ دیر تک چوستے رہے۔حضرت شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ نے تشفی دی کہ لڑکے کی عمر دراز ہے ۔اور یہ عالم وعارف کامل ہوگا، جب سن مبارک تعلیم کے قابل ہوا تو آپ داخل مکتب ہوئے اپنے والد ماجد سے تحصیل علوم کے بعد سیالکوٹ جا کر مولانا کمال کشمیری سے کتب معقول اور شیخ یعقوب کشمیری سے حدیث کی سند حاصل کی۔سترہ سال کی عمر میں تحصیل علم سے فارغ ہوکر آپ درس وتدریس میں مشغول ہوگئے ۔ایک دفعہ ابوالفضل سے کہ مصاحب اکبر بادشاہ تھا ملاقات ہوئی مگر اس کی بداعتقادی کی وجہ سے دوبارہ ملاقات نہ کی ۔واپس آ کر اپنے والد ماجد کی صحبت میں داخل ہوئے۔سلسلہ شریف چشتیہ کے فوائد باطنیہ حاصل کئے۔۱۰۰۸ھ میں بارادۂ حج دہلی پہنچے تو خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے دوماہ قیام کیا اور اس عرصہ میں نسبت نقشبندیہ بالتفصیل حضرت امام کو حاصل ہوگئی۔حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ جو کوئی میرے طریقے میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مرد یا عورت قیامت تک داخل ہوں گے سب کو میرے پیش نظر کیا گیا ہے ان کا نام اور نسب ولادت گاہ مسکن مجھے بتلایا گیا ہے۔

Marfat.com

حضرت کے والد ماجد عبدالاحد صاحب شیخ عبدالقدوس گنگوہی جو سلسلہ چشتیہ کے نامور بزرگ کے خلیفہ مجاز تھے سلسلہ قادریہ کا فیض حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی سرکار بغداد بوسیلہ سلسلہ غوثیہ حاصل کیا۔ حضرت امام ربانی جب حضرت باقی باللہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں تکمیل حاصل کر چکے تو واپس سرہند شریف تشریف لے آئے اور مسند رشد وہدایت پر جلوہ افروز ہوئے اطراف واکناف سے خلق خدا حلقہ ارادت میں داخل ہونے لگی۔ بڑے بڑے عمال وحکام آپ کے مرید ہوگئے ان دنوں دینِ اکبری عروج پر تھا۔ اکبر شہنشاہ ہند کے گرد ملاّ مبارک کے فرزند ابوالفضل اور فیضی کچھ پنڈت اور دیگر مذاہب کے لوگ اکٹھے ہوگئے ان مشیروں کے ایماء پر مختلف مذاہب کے چند اصولوں کے مجموعہ کو دین الٰہی کا نام دیا گیا۔ اس دین میں داخل لوگ پیشانی پر قشقہ لگاتے ۔زنار پہنتے۔ مسجد اور مندر کا رتبہ ایک قرار دیا گیا۔ بادشاہ کو خدا کا اوتار کہا جانے لگا۔ اور اس کے لئے سجدہ تعظم روا رکھا گیا، حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے رام اور رحیم کے نظریہ کی مخالفت کی، بادشاہ کو جب علم ہوا تو مناظرہ کی دعوت دی اسٹیج لگائے گئے ایک طرف شہنشاہ اکبر کا پنڈال دربار اکبری تھا دوسری طرف دربار محمدی تھا۔ رب کریم کی غیرت کو جوش آیا ،زبردست طوفان بادوباراں آیا، دربار اکبری کے خیمے اکھڑ گئے اکبر ایک خیمہ کی چوب سے زخمی ہوا اس زخم کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوئی۔ دربار محمدی محفوظ تھا بہت سے اراکین سلطنت حضرت کی اس کرامت سے حلقہ مریدین میں داخل ہوگئے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے خلفاء کو مختلف اطراف ہندو بیرون ہند تبلیغ کیلئے بھیجا۔ خلیفہ محمد لقمان کو دکن بھیجا، شیخ بدیع الدین کو منصب خلافت دی کر سلطانی لشکر کی ہدایت کیلئے بھیجا، حضرت کی شہرت اور حلقہ مریدین کی توسیع سے جہانگیر اور اس کے درباری مولوی ہراساں ہوگئے اور حضرت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہوگئے۔ اور بادشاہ کو اکسایا کہ یہ شخص آپ کی سلطنت کے خلاف سازش کر رہا ہے، سجدہ تعظیمی کو ناجائز کہتا ہے بادشاہ نے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کو دربار میں آنے کی دعوت دی جب آپ تشریف لائے تو بادشاہ نے سجدہ تعظیمی

Marfat.com

کا مطالبہ کیا، حضور کے انکار پر انہیں قلعہ گوالیار میں قید کر دیا گیا۔ قید میں بھی حضرت مجدد الف ثانی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح تبلیغ سے بہت سے گمراہوں کو متبع سنت بنا دیا اور کئی ایک غیر مسلم مسلمان ہو گئے۔

جس وقت خانخانان خان اعظم اور دیگر امراء نے حضرت امام ربانی پر شاہی ظلم وستم کی داستانیں سنیں تو تمام نے متفقہ طور پر مہابت خان گورنر کابل کو اپنا سربراہ تسلیم کر کے بادشاہ کی اطاعت سے انحراف اختیار کیا۔ مہابت خاں یلغار کرتا ہوا دریائے اٹک تک آ گیا۔ بادشاہ بھی اپنا لشکر لے کر مقابلہ پر نکلا۔ مگر بمعہ آصف الدولہ وزیر اور ملکہ نور جہاں قید ہوا مہابت خاں کا خیال تھا کہ تینوں کو قتل کر دے۔ مگر عین اس وقت قید خانہ سے امام ربانی کا مکتوب گرامی موصول ہوا کہ میں فتنہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ میں خود بخود تمہاری کوشش کے بغیر رہا ہو جاؤں گا۔ بہتر ہے کہ بغاوت سے باز آ جاؤ اور بادشاہ کی اطاعت قبول کر لو۔ مہابت خاں یہ مکتوب پڑھتے ہی بادشاہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ سوائے سجدہ تعظیمی کے تمام آداب سلطنت بجالایا۔ بادشاہ نے دربار تخت نشین ہو کر حضرت مجدد الف ثانی کی رہائی کے احکام جاری کئے اور حضرت کی خدمت میں معافی کی درخواست بھیجی معافی کے جواب میں حضرت نے مندرجہ ذیل شرائط تحریر کیں۔

1.....بادشاہ کو سجدہ کرنا بالکل بند کیا جائے۔ 2.....گاؤکشی کی اجازت عام ہو اور بادشاہ خود اپنے ہاتھ سے گائے ذبح کرے۔ 3.....شہید شدہ مساجد سرکاری خرچ پر تعمیر کی جائیں۔ 4.....ایک مسجد جامع دربار عام کے بالمقابل بنائی جائے۔ 5.....قاضی محتسب وغیرہ شرعی قواعد کے مطابق مقرر ہوں۔ 6.....کفار سے مثل شریعت غرا جزیہ لیا جائے۔

7.....خلاف شرع قانون منسوخ کر کے شریعت محمدی کے احکام جاری کئے جائیں۔ 8.....بدعت کے تمام کام مسدود کئے جائیں۔ 9.....ہندوستان کے تمام قیدی رہا کئے جائیں۔

بادشاہ نے تمام شرائط منظور کر لیں کیونکہ جہانگیر کی بیٹی کو خواب میں حضور پرنور

Marfat.com

سرور کائنات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ ہم تمہارے باپ سے ناراض ہیں کہ اس نے ہمارے ایک مقرب نور نظر شیخ آحمد سرہندی کو قید کر رکھا ہے۔ بادشاہ مہابت خان سے رہائی کے بعد کشمیر چلا گیا تھا وہاں جا کر بیمار ہو گیا۔ حضرت امام ربانی بھی قید گوالیار سے رہائی کے بعد سرہند شریف میں چند رز قیام کے بعد عازم کشمیر ہوئے اور وہاں پہنچ کر جہانگیر سے ملاقات کی بادشاہ نے حضرت کی خدمت میں دعائے صحت کیلئے عرض کی۔ آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور بادشاہ صحت یاب ہو گیا اس کے بعد وہ تائب ہو کر حضرت مجدد کا مرید ہوا۔ آپ کے پاس کئی ماہ رہا۔ سرہند شریف بھی حاضری دی جب آپ لشکر سلطانی سے الگ ہوئے تو آپ کی عمر ۶۲ سال کی تھی، آپ نے لوگوں پر ظاہر فرمایا کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں ۶۳ جلوہ افروز ہوئے تو پھر ان کا غلام اس عمر سے زیادہ کس طرح رہ سکتا ہے۔ وفات سے ایک روز قبل اپنے اہل خانہ اور خدام سے فرمایا کہ آج رات ہماری آخری رات ہے۔ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مطابق ۱۶۲۴ء کو فجر کے بعد ۶۳ سال کی عمر میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کا وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ خواجہ محمد سعید حضرت کے فرزند ثانی نے پڑھائی آپ کو اس جگہ دفن کیا گیا جہاں آپ نے ایک دفعہ اشارہ کیا تھا سبحان اللہ آپ کے خوارق عادات بے شمار ہیں۔

آپکے سات فرزند ارجمند ہوئے۔ اول خواجہ محمد صادق جو عین عالم شباب میں داغ مفارقت دے گئے۔ دوسرے خازن الرحمت شیخ محمد سعید۔ تیسرے عروۃ الوثقی شیخ محمد معصوم۔ چوتھے محمد اشرف جو حالت شیر خوارگی میں رحلت فرما گئے۔ پانچویں شیخ محمد فرخ جو ۱۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ چھٹے شیخ محمد عیسیٰ جنہوں نے ۸ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ساتویں محمد یحییٰ جن کی اولاد بھوپال میں ہے۔ ان سات فرزندوں میں سے دو فرزند شیخ احمد سعید و شیخ محمد معصوم آپ کے بعد مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ حضرت شیخ محمد طاہر بندگی کی شقاوت آپ ہی کی توجہ سے سعادت میں تبدیل ہوئی۔ حضرت شیخ محمد طاہر

Marfat.com

بندگی کا مزار پرانوار لاہور میانی صاحب میں ہے۔

حضرت امام ربانی کا وجود مسعود قدرت کا ایک نمونہ تھا۔ان کے ظہور کی بشارت ایک ہزار برس پیشتر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔(مکتوب شریف ۶/۲)

ایک دن حضرت والا حلقۂ ذکر میں اپنے یاروں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ چاروں سلاسل طریقت کے اکابرین تشریف فرما ہوئے اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے متعلق فرمایا کہ ہمارے سلسلے سے مستفید ہوئے ہیں۔بدیں وجہ ہم ان کے دعویدار ہیں۔اس قدر ارواح اولیاء جمع ہوئے کہ تمام گلی کوچے دشت وصحرا بھر گئے،مناظرہ میں صبح سے ظہر کا وقت ہوگیا،اس اثناء میں حضور قبلہ عالم تشریف لائے اور بکمال کرم سب کو تسلی دی اور فرمایا کہ چونکہ شیخ احمد کی تکمیل طریقہ نقشبندیہ میں ہوئی ہے اس واسطے اس کی ترویج کریں۔باقی دیگر سلاسل کی نسبت بھی القاء کریں۔ان کا حق بھی ثابت ہے۔اس دعا کے بعد سب ارواح اولیاء رخصت ہوگئے۔

حضرت شیخ مجدد سرہندی کا مقام

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے درمیان ''مکتوبات شریف کے سلسلہ میں کچھ نزاع چل رہی تھی۔شیخ عبدالحق سرہندی لکھتے ہیں کہ میں ایک دن شیخ عبدالحق کی خدمت گیا اور گفتگو کے دوران یہ کہا کہ دو بزرگان دین میں عداوت ٹھیک نہیں۔ہمارا آپ کا منصف قرآن ہے۔آیئے وضو کریں اور قرآن پاک کو کھولیں پھر جو آیت آغاز صفحہ پر نکل آئے اس کو شیخ احمد سرہندی کے حال کی فال سمجھ لیجئے۔مولانا نے یہ تجویز قبول کرلی اور ہم دونوں نے وضو کر کے دوگانہ ادا کیا۔اور پھر نہایت ادب واحترام سے قرآن پاک کھولا صفحے کی پہلی آیت یہ نکلی ''**رجال لاتلهيهم تجارة ولابيع عن ذكر الله** (پ۱۸ سورۃ النور نمبر ۱۱/۵) ترجمہ: وہ ایسے مرد ہیں کہ جنہیں کوئی کاروبار اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔مولانا نے یہ آیت پڑھتے ہی

Marfat.com

حضرت مجدد کی مخالف سے توبہ کرلی۔اور آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوگئے۔

حضرت مجدد الف ثانی کی ناراضگی ابوالفضل سے

حضرت مجدد الف ثانی کی ابوالفضل سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی ایک مرتبہ ابوالفضل نے فلاسفہ کی تعریف وتوصیف اوراس کے مختلف علوم کے ذکر میں اس قدر مبالغہ کیا جس سے علمائے دین کی صریح ہتک ہوتی تھی آپ اس مبالغہ کا تحمل نہ کرسکے اور فرمایا :امام غزالی نے ایک رسالہ المنقذ من الضلال ،لکھا ہے جس میں انہوں نے ثابت کیا ہے کہ فلاسفی جن علوم کا اپنے آپ کو واضع جانتے ہیں وہ کس کام آتے ہیں ،طب وغیرہ مفید علوم جوان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں وہ انبیاء سابقین کے کلام کا سرقہ ہے ان کے طبع زاد علوم ،علوم دینیہ کے کسی کام نہیں آتے۔

ابوالفضل نے جب فلاسفہ کے متعلق حضرت مجدد کی یہ رائے سنی تو اس کا رنگ متغیر ہوگیا،اور کہنے لگا''غزالی نامعقول''ابھی اتنا ہی کہنے پایا تھا کہ حضرت مجدد الف ثانی نے کہا، اگر اہل علم کی صحبت کا مذاق رکھتے ہوتو اپنی زبان کو اس قسم کے کلمات سے بند رکھو یہ کہہ کر آپ اٹھ کر چلے آئے اور کئی روز تک اس کی مجلس میں نہ گئے۔یہاں تک کہ خود اس نے آدمی بھیجا اور معذرت طلب کی۔(بحوالہ زبدۃ المقامات صفحہ ۱۳۷ نقل از تاریخ حریت اسلام)

مولوی عبداللہ الغزنوی حضرت مجدد الف ثانی کے مزار پر

مولوی عبداللہ الغزنوی مسلک اہل حدیث کے نامور عالم گزرے ہیں امرت سر اور لاہور کا خاندان غزنوی آپ ہی کی ذریت سے ہے۔مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی امام مسجد چینیاں والی لاہور آپ کے فرزند تھے۔امرت سر کے نامور عالم مولوی محمد داؤد

Marfat.com

غزنوی خلف مولوی عبدالجبار صاحب آپ کے پوتے ہیں۔امیر کابل نے آپ کو اپنے علاقہ سے نکال دیا تھا،مولوی عبداللہ صاحب پشاور،لاہور،دہلی وغیرہ سے ہوکر واپس امرت سر آنے لگے،تو سرہند شریف میں حضرت خواجہ مجدد الف ثانی امام ربانی کے مزار پر بھی گئے بعض لوگوں نے منع کرنے میں مبالغہ سے کام لیا،اور کہا کہ آپ قاطع بدعت ہوکر مزاروں پر جاتے ہیں آپ نے فرمایا''جس ولیمہ کی دعوت میں ڈھول ڈھمکا ہو وہاں جانا جائز نہیں ہے کیونکہ صاحب ولیمہ نے ایک ایسا کام کیا ہے جس کی شریعت نے اجازت نہیں دی۔اس لئے وہ زجر وتوبیخ کے قابل ہے،حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی نے کسی بدعت کا حکم نہیں دیا،نہ وہ خود ان لوگوں میں تھے(بلکہ انہوں نے دین کو از سرنو زندہ وتازہ کیا)اس لئے عذرات پر اپنے آپ کو زیارت قبر اور صاحب قبر کو دعا کے فائدہ سے محروم کرنا مناسب نہیں ہے،آپ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی امام ربانی کے مزار پر دیر تک کھڑے ہوکر دعا کرتے رہے اور اس وجد وکیفیت خضوع وخشوع کے ساتھ اور اتنی دیر تک کہ آپ کے ہمراہیوں کو وہاں کھڑے ہونے کی تاب نہ رہی۔

(تاریخ حریت اسلام صفحہ ۳۹۹ مصنفہ منشی محمد دین فوق کشمیری)

♣

25۔عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم

آپکی ولادت مبارک بروز دوشنبہ ۱۰ شوال ۱۰۰۷ھ بمقام سنّی متصل سرہند شریف ہوئی،سولہ سال کی عمر میں آپ جمیع علوم منقولہ ومعقولہ سے فارغ ہوکر ہمہ تن متوجہ سلوک ہوئے ایک ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا،تین سال میں توحید وجودی کی باتیں کرتے تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں ذکر اور مراقبہ کا طریقہ اپنے والد بزرگوار سے سیکھا۔آپ کی بے شمار کرامتوں میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ رمضان المبارک میں والدہ کا دودھ ایام شیر خوارگی میں نہیں پیا۔رؤیت ہلال میں اختلاف پیدا ہوا تو حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا معلوم کریں کہ آج محمد معصوم نے دودھ پیا ہے یا نہیں؟ معلوم ہوا کہ آپ نے دودھ نہیں پیا

Marfat.com

۔حضرت مجدد نے فرمایا آج رمضان ہے۔غرضیکہ آپ (الولد سر لابیہ) کے صحیح مصداق تھے۔حضرت مجدد الف ثانی فرمایا کرتے تھے کہ محمد معصوم محبوب خدا ہے۔اور اسی وجہ سے ان کو تعظیم اور وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے۔قریباً نو لاکھ آدمیوں نے حضرت خواجہ محمد معصوم کے دست بابرکت پر توبہ کی اور ان کے سات ہزار خلفاء صاحب ارشاد ہوئے۔شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر بھی آپ کا مرید تھا۔حضرت نے ہی اسے سلطنت کی بشارت دی ۔آپ مدینہ شریف تشریف لے گئے، وہاں دو دن اعتکاف کی نیت کرلی۔رات کے وقت مواجہ شریف میں جا کر مراقب ہوئے۔جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اس طرح تہجد کے وقت محسوس ہوا کہ حضرت مقصورہ سے باہر تشریف لائے اور بکمال عنایت آپ سے بغل گیر ہوئے۔فرمایا مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وجود شریف حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرکز جمیع طالبان ہے۔عرش سے فرش تک تمام مخلوق کیا جن وانس، حور وملک، سائر جنود الٰہی آپ کے محتاج ہیں۔آپ سے فیضیاب ہوتے ہیں، ہر چند عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ جل شانہ ہے، لیکن تمام انعامات آپ کے توسل شریف سے ہوتے ہیں، مہمات ملک وملکوت آپ کے اہتمام سے سرانجام پاتے ہیں۔

وفات سے ایک دن قبل جمعہ کا دن تھا، بعد نماز جمعہ فرمایا کہ امید نہیں کل اس وقت تک دنیا میں رہوں، پھر سب کو پند ونصائح دے کر عبادت خانہ میں گئے، دوپہر کے وقت شنبہ کے دن ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو انتقال فرمایا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مزار مبارک سرہند شریف میں ہے۔

26۔قیوم ثالث حضرت خواجہ حجت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ محمد معصوم کے دوسرے صاحبزادے ہیں، آپ کا لقب نقشبند ثانی ہے۔۷ رمضان المبارک ۱۰۳۴ھ بروز جمعہ پیدا ہوئے، آپ نے ظاہری وباطنی علم اپنے والدِ بزرگوار کی خدمت میں حاصل کیا۔۱۰۷۴ھ میں آپ کو قطب الاقطابی

Marfat.com

اور قیومیت کی بشارت ملی ،۱۱ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کومسند ارشاد پر بیٹھے، بڑے بڑے مشائخ وعلماء آپ کے مرید ہوئے ،قیومیت کے پچیسویں سال روزانہ چار پانچ سو آدمی بیعت ہوتے ،آخر ۲۹محرم الحرام ۱۱۱۴ھ میں سرہند میں وصال فرمایا، آخری آرامگاہ بھی یہیں ہے

27۔قیومِ رابع حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت حجۃ اللہ کے پوتے اور حضرت ابوالعلیٰ کے صاحبزادے تھے۔آپ بتاریخ ۵ ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ بروز دوشنبہ پیدا ہوئے ،آپ کے جدامجد نے آپ کی قیومیت کی بشارت دی تھی چنانچہ آپ ان کے وصال کے بعد یوم شنبہ یکم صفر ۱۱۱۴ھ میں مسند قیومیت وارشاد پر جلوہ افروز ہوئے ،بادشاہِ وقت اور تمام امراء وزراء آپ کے مرید ومعتقد تھے ،آپ آدھی رات کو تہجد کے لئے اٹھتے اور (نمازِ تہجد میں) کبھی چالیس بار کبھی ساٹھ بار سورۂ یٰسین پڑھتے تھے ،نماز اوابین کے بعد دس ہزار بار ذکر نفی اثبات کرتے پھر مردوں کا حلقہ فرماتے اور انہیں توجہ دیتے ،عشاء کی نماز کے بعد آپ بادشاہی محلوں میں تشریف لاکر عورتوں کا حلقہ فرماتے ،آپ کے حلقہ ذکر میں ہزار ہزار مرد اور دو دو تین تین سو عورتیں ہوا کرتی تھیں، فجر سے چاشت تک مراقبے میں مشغول رہتے پھر مردوں کو حلقے میں توجہ دیتے ،دم کے ساتھ دن میں چوبیس ہزار بار ذکرِ نفی اثبات اور پندرہ ہزار بار ذکر اسم ذات کرتے ۔۴ ذی قعدہ ۱۱۵۲ھ بروز چارشنبہ وفات پائی ،دہلی سے جسم مبارک سرہند لے جاکر دفن کیا گیا۔

28۔حضرت خواجہ محمد اشرف مدنی رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ محمد اشرف صاحب کا نام مبارک قطب الدین بخاری ،لقب سید حسین ،اصلی وطن ماوراء النہر ،ظاہری وباطنی علوم میں یکتا تھے ،سرہند شریف میں آکر روحانی استفادہ حضرت خواجہ محمد زبیر سے کیا ،ان کے وصال شریف کے بعد مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اور کچھ مدت تک یہیں (سرہند شریف) میں قیام فرمایا، جب حضرت مجدد الف ثانی علیہ

Marfat.com

الرحمۃ کی اولاد سے اختلاف ہوا تو بارہویں صدی کے آغاز میں ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو چلے گئے، آپ کی ناراضگی سے چھ سال تک سرہند شریف میں سخت تباہی مچی اسی لئے آپ کو خالیٔ سرہند کہتے ہیں، ایک روایت کیمطابق آپ کی ولادت ۱۰۴۷ھ میں ہوئی اور وفات ۱۱۵۰ھ میں۔ مزار اقدس جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے روضۂ پرنور سے متصل بنایا گیا۔

29۔ حضرت سید حافظ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

صحیح النسب سید، حافظِ قرآن مجید اور زبردست عالمِ دین، بخارا سے بحالتِ مجذوبی سرہند شریف میں آئے اور حضرت خواجہ شاہ محمد اشرف کی بیعت کر کے فیوض و برکات حاصل کرتے رہے، سرہند شریف ویران ہو جانے کے بعد آپ رامپور تشریف لے آئے پھر وہیں رہے حتی کہ مزار شریف بھی یہیں ہے، آپ کے خلفاء میں سید محمد عیسیٰ، ملا شیر خاں تیراہی، سید ملاں امان تیرامی، شاہ درگا ہی غزنوی، وارث خاں بنارسی اور سید محمی الدین تیراہی ہیں۔

ارشادات:

روایت ہے کہ جب حضرت شاہ جمال اللہ نے خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو افغانستان جانے کا حکم دیا تو بطورِ وصیت یہ دو رباعیاں سنائیں۔

مایۂ دیں رابدنیا دادن از بے ہمتی است
زانکہ دنیا جملگی رنج است ودیں آسائش است

ترجمہ: دین کے سرمایہ کو دنیا کے بدلے میں دیدینا بے ہمتی ہے، کیونکہ دنیا سرسر رنج ہے اور دین آرام ہے۔

نعمتِ فانی ستانی ،دولتِ باقی دہی
اندریں سودا خرد داند کہ غبن فاحش است

Marfat.com

ترجمہ: فانی نعمت لے کر دائمی دولت دیتا ہے، اس سودا میں عقل جانتی ہے کہ واضح خسارہ ہے۔

بکوش تادلِ صاحب نظر بدست آری
کہ نیست دردوجہاں دولتے ازیں بہتر

ترجمہ: کوشش کرتا کہ کسی صاحب نظر کا دل ہاتھ میں لائے، کیونکہ دنیا میں اس سے بہتر کوئی دولت نہیں ہے۔

مکن عمارتِ دنیا بکن عمارتِ دل
کہ عرش اعظم است این دل بقول پیغمبر

ترجمہ: دنیا کی تعمیر مت کر بلک دل کی تعمیر کر، کیونکہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق یہ دل عرش اعظم ہے۔

آپ تمام عمر مجرد رہے۔

30۔ حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ محمد عیسیٰ کا شجرہ نسب مولائے کائنات حضرت شیرِ خدا رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے، آپ ظاہری و باطنی علوم میں یکتائے زمانہ تھے، آپ چوڑہ ضلع ملتان کے رہنے والے تھے خواجہ جمال اللہ علیہ الرحمہ سے باطنی استفادہ فرمایا اور خلافت پاکر گونڈا پور ضلع بنوں میں قیام فرمایا، آپ کے تین صاحبزادے تھے۔ 1.....خواجہ پیر محمد 2.....خواجہ جان محمد۔ 3.....خواجہ علی محمد علیہم الرحمہ، آپ کے بعد خواجہ جان محمد مسند خلافت پر بیٹھے۔

تاریخِ وصال ۷ ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ ہے اور مزار شریف گونڈا پور میں ہے۔

31۔ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

فاروقی النسب ہیں، مولد و مسکن تیراہ (کابل) چند واسطوں سے شجرہ نسب امام رفیع الدین سے جاملتا ہے، کہتے ہیں آپ رامپور میں بملازمت سپہ سالاری متعین تھے

Marfat.com

اوراحمد شاہ (بادشاہ) کے قلعے کی دیوار پر کھڑے ڈیوٹی دے رہے تھے کہ حضرت سید جمال اللہ، اپنے ساتھیوں سمیت، سیر کی غرض سے ادھر آ نکلے، خواجہ صاحب (سید صاحب کو) دیکھتے ہی دیوار سے اتر پڑے اور سیدھے آپ کے قدموں میں گر گئے، دو تین گھنٹوں کی اضطراری حالت کے بعد ہوش آیا تو سلسلہ نقشبندیہ میں دخلِ طریق کر لینے کی گذارش کی، حضرت سید صاحب نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے خلیفہ حضرت سید محمد عیسیٰ علیہ الرحمہ کے ہاتھ میں دے دیا اور ان سے فرمایا کہ ان کی بیعت اگر چہ بحقیقت مجھ سے ہے مگر تکمیل آپ کے ذمہ ہے، چنانچہ حضرت خواجہ اسی روز ملازمت سے سبکدوش ہو کر حضرت موصوف کے حلقہ بگوش ہو گئے، کچھ عرصہ بعد واپس گھر جانے کی اجازت ملی۔

تاریخِ وصال ۲۰ ربیع الاول شریف ۱۲۴۵ھ ہے، مزار پرنور تیراہ شریف میں ہے

32۔ حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۱۱۷۹ھ میں پیدا ہوئے، اپنے والد ماجد حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی کے خلیفۂ مجاز تھے، سجادہ نشین ہوئے تو سب سے پہلے فقیر اللہ نور اور عجب نور دونوں بھائی آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے، چند دنوں میں منتہی ہو کر مجاز طریقہ ہو گئے، واپس گئے تو افغانستان کے طول وعرض میں ان کے ذریعے عرفان کا نور پھیل گیا۔

حضرت خواجہ اسی سال تک تیراہ شریف میں رہے پھر پنجاب کے دوستوں کی تکلیف دیکھ کر، جو انہیں پہاڑی راستوں میں پٹھانوں سے پہنچتی تھی، تیراہ سے ہجرت فرما کر موضع چورہ ضلع کیمل پور (فیصل آباد) میں تشریف لے آئے۔ آپ نے یہاں ڈیڑھ سال قیام فرما کر، ۱۲ شعبان شریف ۱۲۸۶ھ کو ۱۰۶ برس کی عمر میں وفات پائی۔ مزار مبارک یہیں (چورہ شریف) میں ہے آپ کے چار صاحبزادے تھے۔

۱.....خواجہ احمد گل صاحب جو تیراہ شریف میں رہے۔

۲.....خواجہ فقیر محمد علیہ الرحمہ

Marfat.com

۳.....خواجہ دین محمد علیہ الرحمہ

۴.....خواجہ شاہ محمد علیہ الرحمہ

آپ کے بعد خواجہ فقیر محمد علیہ الرحمہ اور خواجہ دین محمد علیہ الرحمہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔

33۔حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

خواجۂ خواجگاں ،حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب (المعروف بہ حضرت خواجہ باوا جی)رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے فرزند ارجمند تھے، آپ اپنے وقت کے قطب الاقطاب تھے اور ظاہری و باطنی فیوض میں مخصوص و منفرد دستگاہ رکھتے تھے، آپ کی توجہ میں کیمیائی تاثیر تھی ،اکثر طالبوں کو ایک توجہ میں صاحب ارشاد و اجازت بنا کر رخصت فرما دیتے ،آپ سپہر معرفت کے وہ آفتاب تھے جس کی تابانیاں وہم و تصور سے بلند تر اور شرح و بیان سے بالاتر ہیں، دور و نزدیک کے ہزار ہا تشنہ لب، اس چشمۂ فیض سے سیراب ہوئے۔ برصغیر کے اطراف و اکناف میں آپ کے متوسلین موجود ہیں۔

۲۹ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ کو آپ وصال فرما گئے ، چورہ شریف کی سرزمین کو آپ کی ابدی آرامگاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدہ گہ اہل نظراں خواہد بود

ترجمہ: جس زمین پر تیرے پاؤں کے تلوے کا نشان ہے، کئی سال اس پر اہل نظر سجدہ ریز ہوتے رہیں گے۔

34۔پیر جماعت علی شاہ ثانی علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ولادت باسعادت ۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء میں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

میں ہوئی، والدِ گرامی کا اسم شریف سید علی شاہ تھا، شجرۂ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے آپ نے مولوی عبدالرشید صاحب سے علومِ دینیہ حاصل کئے اور حضرت بابا فقیر محمد چوراہی سے بیعت ہوگئے اور پھر خلقِ خدا کی روحانی تربیت کرنے لگے۔

آپ سفر کی نسبت حضر کو زیادہ پسند فرماتے تھے، طالبانِ رشد وہدایت خود ہی کشاں کشاں چلے آتے تھے اور انوار وبرکات سے جھولیاں بھر کر لے جاتے تھے، آپ حضرت حافظ محدث علی پوری کی نسبت زیاہ سادگی سے زندگی بسر فرماتے رہے، دونوں حضرات بابا فقیر محمد چوراہی سے بیعت ہوئے تھے، بابا صاحب فرمایا کرتے تھے

''حافظ جیہا امیر نئیں تے ثانی جیہا فقیر نئیں''۔

آپ نرم دم گفتگو اور گرم دم جستجو کی عملی تصویر اور قرونِ اولیٰ کے بزرگوں کے اخلاق کا مجموعہ تھے آپ ایک گوشہ نشین بزرگ تھے آپ کی زیادہ تر توجہ تزکیۂ نفس اور ذکر واذکار پر مبذول رہی۔ لباس وطعام اور دیگر معمولات میں سادگی کے عدیم المثال پیکر تھے

آپ کی وفات ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ/ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو ہوئی اور علی پور سیداں ہی میں مدفون ہوئے، مزار اقدس مرجعِ خلائق ہے، آپ کے صاحبزادے حضرت سید علی حسین شاہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین ہیں۔

دوہتا بنی دا علی داجگر گوشہ
علی پوری لاثانی ایں پیر میرا
اوہدی لھٹے دی سادی جہی ٹوپی اُتوں
شہنشاواں دے تاج میں وار دیواں
اوہدی سادہ پوشاک تے فقر اُتوں
یوسف راجیاں دے راج وار دیواں

Marfat.com

35۔ حضور پیر سید علی اصغر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیر طریقت رہبر شریعت حضور سید علی اصغر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے اور حضور سید فدا حسین شاہ صاحب کے صاحبزادے تھے صورت میں وجیہہ، سیرت میں بلند علم و فضل سے آراستہ و پیراستہ تھے حضور قبلہ بابا جی سرکار حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ انہیں کے دستِ حق پرست پر بیعت تھے، حضور سید علی اصغر شاہ صاحب بہت ہی بلند پایاں بزرگ اور برگزیدہ ہستی تھے آپ کا مزار پرانوار علی پور شریف میں ہے۔ قبلہ بابا جی حاجی یوسف علی نگینہ علیہ الرحمۃ اپنے پیرومرشد حضور سید علی اصغر شاہ صاحب کی شان میں فرماتے ہیں:

سید سخی لاثانی دا جگر پارا
میرا پیر لاثانی ایں علی اصغر
جہنے علی پور دی قسمت بدل دتی
اوہدی پاک نشانی ایں علی اصغر
علی اکبر سرکار دا ویر اصغر
فدا حسین دا جانی ایں علی اصغر
میری بیعت اے اوہناں دے ہتھ اتے
میرا قبلہ روحانی ایں علی اصغر
اوہدی مرضی اے ویکھے یا نہ ویکھے
میں تے جان دا مالک بنا بیٹھاں
منزل اُتے میں یوسفا پہنچ جانا
بانہہ سید دے ہتھ پھڑا بیٹھاں

☆☆ ☆☆ ☆☆

نوٹ: حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ تک حالات زندگی ''خزینۂ کرم'' اور حضرت خواجہ حجۃ اللہ سے حضور سید علی اصغر شاہ صاحب تک حالات زندگی ''انوار لاثانی'' سے لئے گئے ہیں

Marfat.com

میں ہوئی، والدِ گرامی کا اسم شریف سید علی شاہ تھا، شجرۂ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے آپ نے مولوی عبدالرشید صاحب سے علومِ دینیہ حاصل کئے اور حضرت بابا فقیر محمد چوراہی سے بیعت ہوگئے اور پھر خلقِ خدا کی روحانی تربیت کرنے لگے۔

آپ سفر کی نسبت حضر کو زیادہ پسند فرماتے تھے، طالبانِ رشد وہدایت خود ہی کشاں کشاں چلے آتے تھے اور انوار وبرکات سے جھولیاں بھر کر لے جاتے تھے، آپ حضرت حافظ محدث علی پوری کی نسبت زیاہ سادگی سے زندگی بسر فرماتے رہے، دونوں حضرات بابا فقیر محمد چوراہی سے بیعت ہوئے تھے، باباصاحب فرمایا کرتے تھے

''حافظ جہیا امیر نئیں تے ثانی جہیا فقیر نئیں''۔

آپ نرم دم گفتگو اور گرم دم جستجو کی عملی تصویر اور قرونِ اولیٰ کے بزرگوں کے اخلاق کا مجموعہ تھے آپ ایک گوشہ نشین بزرگ تھے آپ کی زیادہ تر توجہ تزکیۂ نفس اور ذکر واذکار پر مبذول رہی۔ لباس وطعام اور دیگر معمولات میں سادگی کے عدیم المثال پیکر تھے

آپ کی وفات ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ/ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو ہوئی اور علی پور سیداں ہی میں مدفون ہوئے، مزار اقدس مرجعِ خلائق ہے، آپ کے صاحبزادے حضرت سید علی حسین شاہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین ہیں۔

دوہتا بنی دا علی داجگر گوشہ
علی پوری لاثانی ایں پیر میرا
اوہدی لھٹے دی سادی جہی ٹوپی اُتوں
شہنشاواں دے تاج میں وار دیواں
اوہدی سادہ پوشاک تے فقر اُتوں
یوسفؔ راجیاں دے راج وار دیواں

Marfat.com

35۔ حضور پیر سید علی اصغر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیر طریقت رہبر شریعت حضور سید علی اصغر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے اور حضور سید فدا حسین شاہ صاحب کے صاحبزادے تھے صورت میں وجیہہ، سیرت میں بلند علم و فضل سے آراستہ و پیراستہ تھے حضور قبلہ بابا جی سرکار حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ انہیں کے دستِ حق پرست پر بیعت تھے، حضور سید علی اصغر شاہ صاحب بہت ہی بلند پایاں بزرگ اور برگزیدہ ہستی تھے آپ کا مزار پرانوار علی پور شریف میں ہے۔ قبلہ بابا جی حاجی یوسف علی نگینہ علیہ الرحمۃ اپنے پیر و مرشد حضور سید علی اصغر شاہ صاحب کی شان میں فرماتے ہیں:

سید سخی لاثانی دا جگر پارا
میرا پیر لاثانی ایں علی اصغر
جہنے علی پور دی قسمت بدل دتی
اوہدی پاک نشانی ایں علی اصغر
علی اکبر سرکار دا ویر اصغر
فدا حسین دا جانی ایں علی اصغر
میری بیعت اے اوہناں دے ہتھ اتے
میرا قبلہ روحانی ایں علی اصغر
اوہدی مرضی اے ویکھے یا نہ ویکھے
میں تے جان دا مالک بنا بیٹھاں
منزل اُتے میں یوسفا پہنچ جانا
بانہہ سید دے ہتھ پھڑا بیٹھاں

☆☆☆☆☆☆

نوٹ: حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ تک حالات زندگی ''خزینۂ کرم'' اور حضرت خواجہ حجۃ اللہ سے حضور سید علی اصغر شاہ صاحب تک حالات زندگی ''انوار لاثانی'' سے لئے گئے ہیں

Marfat.com

عظیم المرتبت عاشقِ رسول، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیّرِ اوجِ شرافت، یوسف مصرِ محبت، عالم یلمعی، فاضل لوذعی، پیکرِ صبر و رضا، فنافی المصطفیٰ، عاشقِ غوث الوریٰ، قطب الاقطاب، امین علم لدنی، مرشدِ حق، پیرِ روشن ضمیر، واقفِ رموزِ حقیقت

حضرت علامہ مولانا باباجی

حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنیؑ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمتہ اللہ علیہ

المعروف: باباجی سرکار

وصال شریف سے چند ماہ قبل اُتاری گئی ایک تصویر

Marfat.com

Marfat.com

مزار شریف کا دور سے ایک منظر پیلے گوجراں شریف کی سادہ زندگی بھی عیاں ہے

Marfat.com

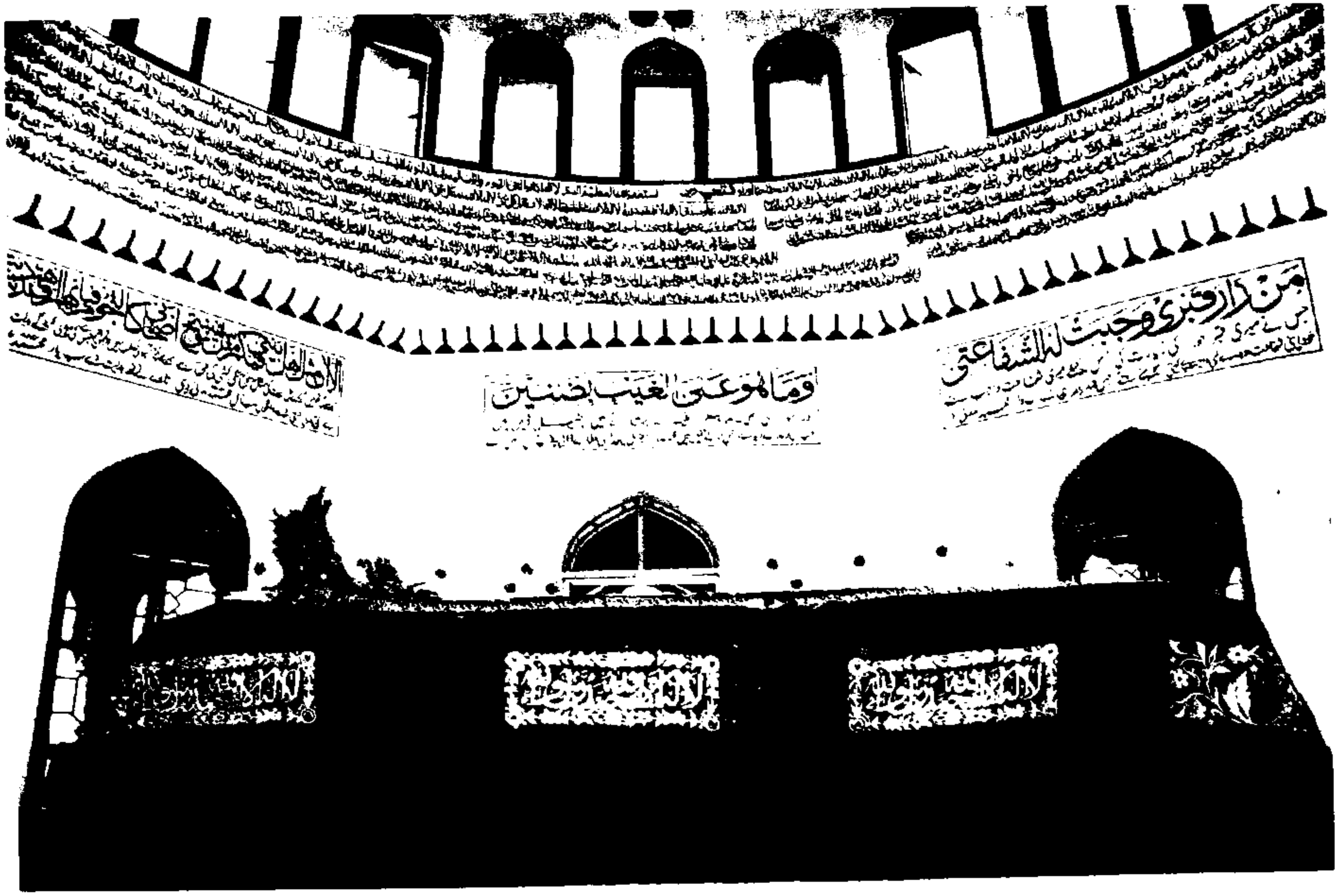

مزارِ اقدس کا اندرونی منظر دیواروں پر اورادِ فتیحہ شریف کی کتابت بھی نظر آ رہی ہے

Marfat.com

ولادت باسعادت:

سیدی ومرشدی، پیرطریقت، رہبرِ شریعت، امین علم لدنیؑ، یوسف مصرِ محبت، عالمِ یلمعی، فاضل لوذعی، عارفِ امورِ حقیقت وطریقت، شیخِ معظم، حضرت باباجی قبلۂ عالم علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ علیہ 1340ھ بمطابق 1922ء کو اپنے آبائی گاؤں پیلے گوجراں شریف چک نمبر 176 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔

والدین کریمین:

آپ کے والد محترم کا اسم شریف حضرت قبلہ باباجی حاجی ریشم دین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے اور والدہ محترمہ کا اسم مبارک علم بی بی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے آپ کا اسمِ گرامی ''یوسف علی'' رکھا۔ بعد ازاں بزرگانِ دین نے فرمایا کہ نام کے ساتھ ''محمد'' ضرور ہونا چاہیے چنانچہ پھر آپ کا اسمِ مبارک ''محمد یوسف علی'' رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہوا۔

پاکیزہ بچپن:

آپ نے چھوٹی سی عمر میں ہی قرآن مجید ناظرہ پڑھ لیا، پیدائشی طور پر آپ کی طبیعت اچھائی کی طرف راغب تھی، بچپن سے ہی آپ کو عبادت اور ریاضت کا شوق تھا۔ ابھی آپ چوتھی جماعت میں تھے کہ باقاعدگی سے نمازِ تہجد پڑھتے تھے، درود شریف کا کثرت سے ورد فرماتے تھے۔

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے سکول سے حاصل فرمائی، صرف کلاس ہشتم تک سکول کی تعلیم حاصل فرماتے رہے، رجوع الی اللہ، عشق مصطفیٰ ﷺ، محبت دین کا اس قدر غلبہ

Marfat.com

تھا کہ سکول کی تعلیم مڈل سے آگے جاری نہ رہ سکی، ادھر گھریلو ذمہ داریوں اور کھیتی باڑی میں اپنے والد محترم کا واحد سہارا تھے، آپ اپنے والدین کی واحد نرینہ اولاد تھے۔

(کرامت) عجیب سلسلہ، پانچ بھائی ایک بہن

قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والدین کی واحد نرینہ اولاد تھے، آپ پانچ بہنوں کے اکیلے بھائی تھے۔ اس سلسلہ کے متعلق آپ نے ایک روز ارشاد فرمایا کہ ہمارے خاندان میں کئی پشتوں سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے کہ پانچ بہنیں ہوتی ہیں اور ایک بھائی اور کبھی پانچ بھائی ہوتے ہیں اور ایک بہن۔ مثلاً آپ کی پانچ بہنیں اور آپ اکیلے بھائی، آپ کے والد صاحب پانچ بھائی اور ایک بہن، آپ کے دادا صاحب کی پانچ بہنیں اور وہ ان کے واحد بھائی تھے، آپ کے پردادا پانچ بھائی اور ایک بہن، علیٰ ہذا القیاس

یہ سلسلہ بڑے صاحبزادہ کے ہاں چلا کرتا تھا اور جب اس مرتبہ آپ کے بڑے صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی صاحب کے ہاں چلنے لگا تو ایک عجیب واقعہ ہوا۔ جب کہ بڑے صاحبزادہ صاحب کے ہاں ایک لڑکے کے بعد دو صاحبزادیاں پیدا ہوئیں تو ماری اٹاری سے آپ کی بہن جن کا نام رحمت بی بی تھا۔ آپ سرکار کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ حضور یہ جو سلسلہ آپ کے آباؤ اجداد سے چلا آ رہا ہے اس کو دعا فرما کے بدل ڈالیں وگرنہ اگر اب لڑکی ہوئی تو میں اس کا گلا دبا کے ماردوں گی، آپ سرکار مسکرا کر فرمانے لگے پھر تو تم قاتل ہو جاؤ گی یہ خون تو تمہارے سر ہوگا، تو رحمت بی بی کہنے لگیں میں روزِ قیامت اللہ تبارک وتعالیٰ کے آگے عرض کردوں گی کہ میں نے تو باباجی کو دعا کے لئے کہا تھا لیکن انہوں نے دعا نہیں کی، آپ سرکار فرمانے لگے بہن جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا ہمیں اس میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے وہ بہن بار بار اصرار کرنے لگی اور رونے لگی آپ نے اپنے بڑے صاحبزادہ صاحب اور بہو کو بھی بلا لیا، یہ منظر دیکھ کر سب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

المختصر جب اس بہن کا اصرار حد سے تجاوز کیا تو آپ سرکار نے دعا کے لئے ہاتھ

Marfat.com

اٹھا دیئے، آپ کی دعا سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے صدیوں سے چلتے اس نظام کو تبدیل کر دیا، آپ کے بڑے صاحبزادہ صاحب کے ہاں ایک بیٹے اور دو بیٹیوں کے بعد پھر چار بیٹے عطا فرمائے اور اب آپ کے پانچ لڑکے اور دو بچیاں ہیں۔

گھریلو حالات:

اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جل جلالہٗ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ ''ہم تمہیں کچھ خوف، بھوک، مالوں اور جانوں کے نقصان سے آزمائیں گے۔ اور صابرین کے لئے خوشخبری ہے۔''

خدا کی شان آپ کو بچپن سے ہی ان آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ گھر میں بہت زیادہ غربت تھی، ادھر آپ کے دادا جان کا بھی اتنا دینی رجحان نہ تھا، کچھ گھریلو اختلافات بھی آڑے آئے، آپ کے والدین نے بڑی صبر و استقامت سے ان حالات کو قبول فرمایا۔ اور گھر سے باہر کی جانب گھڈیال (گڑ بنانے کی جگہ کو گھڈیال کہتے ہیں) میں ڈیرا لگا دیا۔ آپ کے والد ماجد چونکہ اپنے والد صاحب کے کھیت میں کام کرتے تھے، اس لئے تھوڑے بہت دانے گزر اوقات کے لئے دے دیئے جاتے مگر یہ گندم کے دانے سات آٹھ افراد خانہ کے لئے بہت قلیل تھے۔ چنانچہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ''پگھاٹ'' (پگھاٹ، گندم کی فصل میں خودرو پودا ہوتا ہے۔ اس پودے کو سیاہ رنگ کے سرسوں کے برابر دانے لگتے ہیں) سے کام لیتے۔ پگھاٹ کو گندم میں پیس لیتے، پگھاٹ گندم میں ملنے سے آٹا سیاہ ہو جاتا اور اسی کی روٹیاں پکا کر کھاتے۔

حافظ بننے کا شوق:

تیرہ چودہ سال کی عمر تک آپ پگھاٹ کھاتے رہے، گھریلو تنگی پیشِ نظر تھی، حافظ بننے کا بھی شوق تھا، سکول میں سلسلۂ تعلیم جاری رکھنا مشکل تھا۔ آپ کی فیس وغیرہ کے

Marfat.com

معاملہ میں آپ کے مکرّم ومحترم اساتذہ تعاون فرماتے تھے۔اس قدر تنگی کی حالت میں خدا سے کسی قسم کا شکوہ یا گلہ نہیں کیا۔ بلکہ صبر وشکر کر کے مالک حقیقی کی رضا پر راضی رہے۔ والدِ محترم کو پتہ چلا کہ آپ قرآن پاک حفظ کرنا چاہتے ہیں لازماً اس کام کے لئے کچھ عرصہ اپنے آپ کو وقف کرنا تھا، مگر عسرت آڑے آئی، گھریلو حالات کی بنا پر والدِ محترم کی طرف سے گھر سے جانے کی اجازت نہ ملی اور یہ حسرت دل میں رہ گئی۔ ایک دفعہ آپ نے اِس سلسلہ میں گفتگو شروع فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میری دُعا تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد جلّ جلالہٗ مجھے حافظ کر دے مگر جیسے خدا کی رضا، میں حافظ تو نہ ہو سکا لیکن اللہ جلّ مجدہ الکریم نے مجھے ایک ایسا حافظ عطا فرما دیا جو ہر وقت میرے پاس رہتا ہے۔ میں نے اُس کا نام ''حافظ چپ'' رکھا ہوا ہے۔ اور یہ بولنے والے حافظوں کی نسبت جلد آیات یا سورتوں کا پتہ بتا دیتا ہے۔ یہ ''حافظ چپ'' ایک کتاب ہے جو الفاظ کے مصادر کے لحاظ سے قرآن کریم کی آیات ڈھونڈنے والی لغت ہے۔

صبر کا ثمرہ:

کٹھن اور صبر آزما حالات میں طویل آزمائش کے بعد صبر وشکر کا ثمرہ سرخروئی اور کامیابی کی صورت میں عطا ہوا اور اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ کی تفسیر آپ کے حالات نے روزِ روشن کی طرح بیان فرما دی۔

چنانچہ ایک وہ وقت تھا جب کہ خود ''پگھاٹ'' کھا کر گزر اوقات کرتے تھے اور اب اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہربانی سے یہ وقت ہے کہ آستانۂ عالیہ پرلنگر شریف کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں ہزاروں لوگ اس دَر سے جھولیاں بھر کر اور سَیر ہو کر جاتے ہیں۔

۱۹۷۱ء کی بات ہے جب کہ ہندوستان نے مملکتِ خداداد پاکستان پر حملہ کر دیا۔ سرحدی علاقوں کے لوگ بے گھر ہو کر دوسرے علاقوں کی طرف نکلے، تحصیل شکر گڑھ سے

Marfat.com

آپ کے سو، سوا سو عزیز و اقارب بھی بے گھر ہو کر آستانہ عالیہ پر آ گئے۔ آپ نے اُن کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیّا فرمائیں اور تقریباً سال بھر کے قیام کے دوران ان کے لئے بدستور لنگر شریف کا سلسلہ جاری رہا۔ علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو اُن دنوں خود اپنی آنکھوں سے اُن کی خدمت کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ لمحہ بہ لمحہ اپنے پروردگارِ حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر ادا فرماتے تھے۔

شادی اور حج:

آپ کی دو شادیاں ہوئیں، پہلی بیوی کو طلاق ہو گئی، دوسری بیوی آپ کی ساری زندگی میں رفیقۂ حیات رہی ہیں۔ آپ دونوں نے جوانی میں ہی حج کی سعادت حاصل کر لی۔

اولاد:

آپ کی دوسری بیوی سے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ ماشاءاللہ سب شادی شدہ ہیں، آپ کے صاحبزادگان سنت اور شریعت کی جیتی جاگتی مثالیں ہیں، آپ کے صاحبزادگان کے نام مبارک درج ذیل ہیں۔

۱) صاحبزادہ محمد اللہ دتہ صاحب یوسفی زم زم مدظلہ العالی
۲) صاحبزادہ منیر احمد یوسفی صاحب مدظلہ العالی
۳) صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحب مدظلہ العالی
۴) صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی صاحب مدظلہ العالی

Marfat.com

حلیہ مبارک:

آپ کا چہرہ نہ گول تھا اور نہ ہی لمبا۔ بلکہ اس کے بین بین تھا۔ بڑی پیاری صورت تھی۔ بلند قامت، جوان ہمت اور قوی تھے۔ جسم مبارک پر گوشت نہ زیادہ فربہ تھا اور نہ ہی پتلا۔ ہاتھ دُھنی ہوئی روئی کی طرح نرم تھے۔ آپ ایک دفعہ فرماتے تھے کہ ایک شخص نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور ہاتھ ملاتے ہی شور مچا دیا ''او میں مر گیا'' فرماتے تھے میں حیران ہو گیا اس کو کیا ہو گیا ہے۔ میں نے کہا ''اوہ اللہ (جلّ شانہٗ) کے بندے کیا بات ہے تجھے'' تو عرض کرنے لگا اِتنے نرم ہاتھ، آج تک کسی کے ہاتھ ایسے نرم نہیں دیکھے۔ آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص میرے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو مجھے مذکورہ بالا شخص یاد آ جاتا ہے۔

سرکار کا سینہ کشادہ، آنکھیں چمکدار اور روشن تھیں، ہنس مُکھ چہرے والے تھے۔ ہر ایک ملنے والے کو مُسکراتے ہوئے چہرہ سے ملتے تھے۔ بڑی کرم کی نگاہ سے توجہ فرماتے تھے، آپ سے ملنے والا اپنے دِل میں انمٹ نقوش لے کر جاتا تھا، آپ کی داڑھی مبارک کشادہ ایک مشت اور چار انگلیوں کے برابر تھی۔ اس سے زائد کو کٹوا دیتے تھے۔ ریش مبارک آخری عمر میں ساری کی ساری سفید ہو چکی تھی۔ سر مبارک کے بال شریف دائیں طرف ماتھے کے نزدیک ایک جگہ سے سفید تھے، باقی سارے سر مُبارک میں سیاہ بال زیادہ تھے۔ دانت مبارک تقریباً سارے نکل چکے تھے، قد مبارک چھ فٹ سے زیادہ تھا۔ لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے کمال رُعب دار لگتے تھے۔ دیکھنے والے پر آپ کے رُعب وعظمت کا اثر ہوتا تھا اور دیکھنے والے کہا کرتے تھے ماشاء اللہ کیسے سوہنے جوان مرشد ولی کامل ہیں۔

Marfat.com

نگینہ چودھویں کا چاند تھا خورشید تھا صائمؔ
نگینہ درد کی تفسیر کی تمہید تھا صائمؔ
مرادوں سے بھرا اولیاء نے اس کے دامن کو
مُریدوں کے لئے وہ مرکزِ اُمید تھا صائمؔ

Marfat.com

لباس شریف:

حدیث شریف میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہٖ وبارک وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اپنے زندوں اور مردوں کو سفید لباس پہناؤ۔ یہی سفید لباس خود سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء زیب تن فرماتے تھے۔ سرکار قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ ہر کام آقا علیہ التحیۃ والثناء کی سنت کے مطابق کیا کرتے تھے اس لئے لباس کے معاملہ میں بھی آپ متبع سنت تھے۔ آپ سفید سیدھا سادہ کرتہ اور سفید چادر بطور تہبند استعمال فرماتے تھے۔ سر مبارک پر سفید ٹوپی کے اوپر سفید عمامہ شریف باندھتے تھے۔ آپ کے حسنِ ملیح اور وجاہت میں اس نورانی تاجِ ملائکہ کے سبب دو چند اضافہ ہو جاتا تھا۔ دیکھنے والے کے دِل پر عجیب قسم کا رُعب طاری ہو جاتا مگر آپ کا مسکراتا ہوا محبت بھرا چہرا اور میٹھے میٹھے ارشادات دِل موہ لیتے تھے۔ اجنبی کی اجنبیت عنقا ہو جاتی، مذکورہ بالا لباس اور عمامہ شریف کے علاوہ آپ اپنے پاس ایک سفید کپڑا زائد بھی رکھتے تھے۔ سردیوں میں عام طور پر گھر کے بُنے ہوئے کھیس استعمال فرما لیتے تھے، کبھی کبھی گہرے خاکی رنگ کے کمبل وغیرہ استعمال میں لاتے تھے۔ رُوئی کی بنی ہوئی موٹی واسکٹ بھی استعمال فرماتے تھے۔

سلسلۂ بیعت:

آپ کا سلسلہ بیعت علی پور شریف سے منسلک ہے۔ آپ کی بیعت سلطان العارفین، امام السالکین، حضرت قبلۂ عالم پیر سیّد علی اصغر شاہ صاحب سے ہے۔ آپ کا بچپن ہی سے پیروں فقیروں، درویشوں، سالکوں، مجذوبوں اور مستانوں سے تعلق تھا۔ علاوہ ازیں بزرگانِ رجالِ غیب کو بھی آپ سے بہت محبت تھی۔ جب آپ نے ساتویں جماعت کا امتحان پاس کر لیا تو آپ کے دِل میں ظاہری طور پر کسی مرشد کامل کی بیعت کا خیال موجزن ہوا۔ چنانچہ آپ کی خواہش ہوئی کی شمس المشائخ مرشدِ کامل ولی گر ولی

Marfat.com

حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب المعروف لاثانی[1] سرکار علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی جائے۔

آپ خود فرماتے تھے انہی دنوں ہمارے گاؤں میں حضرت قبلہ لاثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے سلطان العارفین، امام السالکین شیخ المشائخ، مجمعِ انوارِ لاثانی، پیر طریقت رہبر شریعت، قبلۂ عالم حضرت پیر سید علی اصغر شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ[2] تشریف لائے ہوئے تھے تو ہماری مسجد واقع چک نمبر 176 گ۔ب پیلے گوجراں (شریف) کے امام وخطیب جناب سیّد محمد شاہ صاحب مرحوم نے فرمایا کہ یہ حضرت قبلہ قطب عالم لاثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد ہیں اور بہت بڑے پیر بزرگ ہیں انہی کے مرید ہو جاؤ۔ چنانچہ محترم شاہ صاحب نے انہی کا مرید کروادیا۔

---

[1] علی پور شریف میں دو مایۂ ناز اولیاء اللہ ہوئے ہیں، ایک لاثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے حافظ جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ انہیں امیر ملّت محدّث علی پوری بھی کہتے ہیں۔ دونوں کا اسمِ مبارک ''سید جماعت علی شاہ'' رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما ہے۔ اور دونوں عظیم بزرگ ہستیاں شمس المشائخ حضرت قبلہ باواجی خواجہ فقیر محمد صاحب چوراہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور خاص الخاص خلفاء ہیں۔

[2] آپ بریلی شریف سے فارغ شدہ تھے، بڑے عالم فاضل اور محقق بزرگ ہیں۔ واقف رموز خفی و جلی تھے، حلیم الطبع، منکسر المزاج اور مستجاب الدعوات تھے۔

Marfat.com

آپ اپنے شیخ معظم کے بارے میں اپنی مایۂ ناز نعتیہ مجموعہ کتاب ''نگینے دے نگینے'' حصہ اوّل میں تحریر فرماتے ہیں:۔

سیّد سخی لاثانی دا جگر پارہ
میرا پیر لاثانی ایں علی اصغر
جنہے علی پور دی قسمت بدل دتی
اوہدی پاک نشانی ایں علی اصغر
علی اکبر سرکار دا ویر اصغر
فدا حسین دا جانی ایں علی اصغر
میری بیعت اے اوہناں دے ہتھ اُتے
میرا قبلہ رُوحانی ایں علی اصغر

گو آپ مجمع انوارِ لاثانی صاحب حضرت قبلہ سیّد علی اصغر شاہ صاحب کے مرید ہو گئے تھے مگر مرکزِ انوار و تجلیات قبلہ لاثانی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کی بڑی تڑپ تھی۔ چنانچہ اسی تڑپ اور شوقِ زیارت کو سینے میں لئے ہوئے آپ اپنے آستانہ عالیہ سے علی پور شریف کی طرف پیدل روانہ ہوئے۔

علی پور شریف کی طرف پیدل سفر:

(یہ واقعہ مملکتِ خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے پہلے کا ہے)

جب آپ نے پیدل سفر کرنے کا ارادہ فرمالیا تو پروگرام یہ مرتب فرمایا کہ ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ سفر اختیار کیا جائے۔ چنانچہ آپ اِس خیال سے جھوک دتہ اسٹیشن سے ہو کر روڑالا روڈ اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ جب آپ اسٹیشن سے گزرنے لگے تو اسٹیشن ماسٹر نے آپ کو چیکنگ کے لئے روک لیا۔ اسٹیشن ماسٹر جو کہ ہندو پنڈت تھا، نے ٹکٹ مانگا۔ آپ کے پاس ٹکٹ تو نہیں تھا کیونکہ آپ گاڑی پر سفر کرنے کے ارادے سے اسٹیشن پر تشریف

Marfat.com

نہیں لائے تھے بلکہ اسٹیشن کو محض ابتدائے سفر کا نشان بنانا تھا۔ وہاں سے لاہور، امرتسر اور رامداس (۱) ہوتے ہوئے علی پور شریف پہنچنا تھا۔ مگر اسٹیشن ماسٹر نے اس وجہ سے پکڑ لیا کہ آپ کے پاس ٹکٹ نہیں تھا۔ آپ نے اسٹیشن ماسٹر کو اپنے علی پور شریف کی طرف جانے کے بارے میں بتایا مگر اُس نے ایک نہ سنی۔ جب شام کا وقت ہوا تو پنڈت کہنے لگا۔ اب آپ کے بھاگنے کا وقت آ گیا ہے، اندھیرے میں بہانے سے بھاگ جاؤ گے۔ آپ نے فرمایا اگرچہ تم نے مجھے ناجائز پکڑا ہے لیکن جب تک تم خود مجھے نہیں چھوڑو گے میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔

نمازوں کے اوقات میں آپ نماز ادا فرماتے، مغرب کی نماز کے بعد پنڈت نے آپ سے روٹی کے متعلق پوچھا، آپ نے صاف صاف فرمایا کہ تم ہندو ہو اور میں مسلمان، اس لئے میں تمہارے ہاتھ کی روٹی نہیں کھاؤں گا۔ اس پر اس پنڈت نے کہا۔ ہمارے یہاں ایک تیلی مسلمان ہے۔ اگر آپ کہیں تو اس کے گھر سے روٹی منگوا دیتا ہوں۔ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ آپ نے اس مسلمان کے گھر کی روٹی تناول فرمائی۔ رات کو آپ کے لئے چارپائی بچھا دی اور اس کے اردگرد تین چار چارپائیاں اور بچھا دیں اور کہنے لگا ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ آپ بھاگ نہ جائیں۔

آپ نے رات کو پچھلے وقت میں تہجد ادا فرمائی۔ پنڈت آپ کا نمازیں پڑھنا، ذکر کرنا اور نوافل کی ادائیگی سب کچھ دیکھ رہا تھا، صبح جب لاہور کے لئے گاڑی چلنے لگی تو آپ خود فرماتے تھے اسٹیشن ماسٹر پنڈت نے گاڑی کے گارڈ کے کان میں کوئی بات کہی اور پھر اونچی آواز سے کہا ان کو لاہور لے جا کر قید کر دینا۔ آپ فرماتے تھے جب میں نے

(۱۔ گوجرہ کے صوفی محمد دین صاحب ہر سال رامداس میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب لاثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیر صدارت عرس کرواتے تھے، اس میں بھی شرکت کا ارادہ تھا، اب یہی عرس گوجرہ میں ہوتا ہے)

Marfat.com

لاہور کا نام سنا تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ چلو لاہور تو پہنچ ہی جائیں گے خیر جب شاہدرہ کا سٹیشن آیا تو گارڈ نے آپ کو گاڑی سے اتار دیا۔

پنڈت آپ کی باتوں کو سن کر سمجھ گیا تھا کہ ان کا شوقِ زیارت اتنی دور پیدل لئے جا رہا ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ آپ کو کہیں نہ کہیں پہنچا دیا جائے۔ اس کی سختی یا کرختگی بھی ظاہری تھی۔

شاہدرہ اسٹیشن سے اتر کر آپ مقبرۂ جہانگیر پر تشریف لے گئے اور وہاں مغلیہ دور کے تاریخی مقامات کو دیکھا۔ وہاں سے پیدل چلتے ہوئے بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ میں نوادرات کو دیکھتے ہوئے عجائب گھر کی طرف چل دیئے۔ وہاں سے چڑیا گھر اور پھر شالامار باغ میں قدرت کی نشانیاں اور آثارِ قدیمہ کو دیکھنے کے بعد امرتسر کی طرف رخ کیا۔ یہ سارا راستہ پیدل ہی طے ہو رہا تھا۔ راستے میں دو نوجوان ملے۔ ان کو اپنی ساری کہانی سنائی، ان نوجوانوں نے ''اعوان اتّو کے'' جانا تھا۔ اُن نوجوانوں نے اپنی طرف سے آپ کو راستہ بتلایا کہ فلاں فلاں راستہ سے جائیں وہ آپ کو منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔

شوقِ دیدار آپ کو کشاں کشاں لئے چلا جا رہا تھا اور پیدل ہی سفر طے ہو رہا تھا۔ جب آپ رامداس پہنچے تو پتہ چلا کہ لاثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داغِ مفارقت دے دیا ہے۔ آپ اس دارِ فانی سے عالم بقا کی طرف سفر کر گئے ہیں۔ اس خبر سے آپ کے دل پر زبردست چوٹ لگی۔ اور آپ درد و فراق سے تڑپنے اور رونے لگے۔ اور اپنے آپ سے گویا ہوئے کہ

'' یوسف تو کتنا بدنصیب ہے کہ لاثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت سے بھی محروم ہو گیا۔''

آپ کی طبیعت میں پہلے ہی سوز و گداز، درد و رقت تھی۔ اس واقعہ نے آپ کو تڑپا کے رکھ دیا۔ جب آپ علی پور شریف پہنچے تو آپ ہجر و فراق کی وجہ سے تڑپتے اور روتے تھے۔ ربّ ذوالجلال کی شانِ کریمی دیکھئے، آپ فرماتے تھے کہ میں آپ کے مزارِ پرانوار

Marfat.com

پر جا کر بیٹھ گیا، سلام عرض کیا اور مراقبہ کیا۔ رات کے وقت وہیں بیٹھے بیٹھے اونگھ آ گئی اور میری طلب صادق رنگ لائی اور حضرت قبلہ لاثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے شرفِ ملاقات بخشا اور فرمایا:

"بیٹا یوسف! میں ویسے ہی زندہ ہوں جیسے پہلے زندہ تھا۔ تم کسی قسم کی فکر نہ کرو، یہ پردہ تو لوگوں کی نظروں سے ہے۔ تم مجھے ویسے ہی سمجھو جیسے پہلے سمجھتے تھے۔"

آپ فرماتے تھے۔ اس ارشاد سے میری ڈھارس بندھ گئی۔

حضرت قبلہ لاثانی علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شان میں بیان فرماتے ہیں:۔

دوہتا نبی دا علی دا جگر گوشہ علی پوری لاثانی ایں پیر میرا
مشکل بنی تے آوندا کم میرے تاجدار میرا دستگیر میرا

حضرت قبلہ ثانی صاحب شرقپوری: رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قطبِ زمان حضرت قبلۂ عالم میاں غلام اللہ صاحب المعروف ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کا واقعہ بڑا با کرامت اور عجیب ہے۔ آپ کے دادا صاحب بزرگوں سے اتنی رغبت نہیں رکھتے تھے۔ اُن کا بیٹا یعنی آپ کا چچا بیمار ہو گیا، اس کو سخت بے ہوشی کی شکایت تھی، لیکن کبھی یکدم چیخیں مارنا شروع کر دیتا اور کبھی روتا اور چلاتا، پھر یک دم غشی کی کیفیت ہو جاتی، دیکھنے والے کہتے اس کو آسیب ہے، کوئی سایہ کی شکایت ہے یا کسی نے جادو کر دیا۔ (آپ فرماتے تھے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں تھی)۔

آپ کے گاؤں کا ایک بابا اسمٰعیل، شیر ربانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معتقد تھا۔ اس نے کہا اس بیمار کو شرقپور شریف لے جاؤ اور وہاں سے دم کروالاؤ۔ اس وقت قطبِ زماں حضرت قبلہ میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ

Marfat.com

نشین تھے۔ جب مریض کو شرقپور شریف کی طرف لے کر چلے تو راستے میں اُسے شدید تکلیف ہوگئی۔ چنانچہ گھر واپس لے آئے۔ اگلے دن پھر تیاری کی اور اللہ اللہ (جل شانہٗ) کر کے شرق پور شریف پہنچ گئے۔ جب حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس پہنچے تو آپ فرمانے لگے کہ ''تم لوگ تو کل آنے والے تھے پھر راستے ہی سے واپس کیوں ہو گئے''۔ آنے والوں نے جب آپ کی زبانِ ہدایت ارشاد سے یہ بات سُنی تو دِل میں انقلابی کیفیت پیدا ہوئی۔ بڑے حیران ہوئے کہ حضرت کو کیسے پتہ چل گیا کہ ہم کل آتے آتے واپس ہو گئے۔ (چونکہ بعض لوگ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہوتا نعوذ باللہ من ذلک تو جب ایک ولی اللہ ایسی بات بتائیں جو کئی دیواروں کے پیچھے کی ہو تو حیرانگی کا شکار ہونا کوئی بڑی بات نہیں)

خیر! حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانی کی بوتل دَم کر دی اور فرمایا، نماز پنجگانہ باقاعدگی سے ادا کیا کرو اور داڑھی رکھ لو، خیر ہو جائے گی، بفضلہٖ تعالیٰ بحرمتہ سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جب حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا صاحب دَم کروا کر واپس آئے تو انہوں نے سارا واقعہ سُنایا اور کہنے لگے کہ عجیب پیر دیکھا ہے، نماز بھی پڑھتا ہے، شریعت کا پابند بھی ہے اور دوسروں سے بھی شریعت کی پابندی کرنے کے لئے کہتا ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اُس پیر نے تو ہمیں کل کی گزری ہوئی بات بھی بتا دی کہ کل تم آنے لگے تھے پھر واپس چلے گئے۔

حضرت قبلہ باباجی صاحب فرماتے تھے کہ جب میں نے یہ باتیں سنیں تو میرے دل میں اشتیاق پیدا ہوا کہ ان بزرگوں کی ضرور زیارت کرنی چاہیے۔ آپ فرمانے لگے کہ اگرچہ میں ابھی چھوٹا تھا مگر پیروں، فقیروں سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ مذکورہ بالا واقعہ سن کر خیال آیا کہ کتابوں اور وعظوں میں ایسے واقعات کا ذکر آتا ہے مگر ایسا اللہ والا مقبولِ بارگاہِ الٰہی اس وقت بھی زندہ موجود ہے۔ جب شوقِ زیارت دل میں موجزن ہوا تو دِل میں بات

Marfat.com

آئی کہ خود بلائیں تو پھر لطف وکمال ہے۔

''کیونکہ! اپنا جانا اور ہے اُن کا بلانا اور ہے''۔

آخر جب وہی مریض محمد شفیع صاحب تندرست ہو گئے تو شرق پور شریف جا کر حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہو گئے۔ پھر جب میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس پاک آیا تو آپ کے چچا صاحب آپ کو بھی اپنے ساتھ شرق پور شریف لے گئے۔ آپ اُس وقت ابھی نعتیں پڑھا کرتے تھے اور ابھی آپ کو داڑھی شریف بھی نہیں آئی تھی۔ آپ فرماتے تھے اگلے دن صبح کے وقت میں نے چند نعتیں پڑھیں، آپ کو بہت پسند آئیں، پھر اسی وقت آزمائش میں ڈال دیا کہ کیا یہ دل کا سخی بھی ہے یا نہیں؟۔ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے۔

''یوسف بچوں کو نعتیں لکھوا دو، میں نے بچوں کو کہا کاپیاں لاؤ۔ پھر میں نے بچوں کو آٹھ آٹھ دس دس نعتیں لکھوا دیں۔ اسی دوران حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تین مرتبہ دیکھنے کے لئے آئے۔ اِسی کام میں صبح کے تقریباً گیارہ بج گئے۔ پھر آخری مرتبہ آپ تشریف لائے اور فرمانے لگے، یوسف یہیں بیٹھے رہنا ہے تو میں نے آپ سے عرض کیا حضور!

وہ اور ہی ہوں گے تیری محفل سے نکلنے والے
حضرتِ داغ جہاں بیٹھ گئے بیٹھ گئے

(بات تو اصل میں اُسی وقت بن گئی تھی جب بزرگوں سے نگاہ ملی تھی)

پھر حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور ایک عربی رومال عطا فرمایا۔ بعد ازاں میں نے ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے گاؤں تشریف لانے کے لئے عرض کیا۔ فرماتے تھے'' گاؤں لانے کی ایک حکمت یہ بھی تھی کہ شرق پور شریف روانگی سے قبل میری دادی صاحبہ مرحومہ نے فرمایا تھا کہ حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو واپسی پر اپنے ساتھ گاؤں لانے کی زحمت دینی ہے''۔

Marfat.com

فرماتے تھے۔حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعوت قبول فرمائی اور گاؤں تشریف لائے۔صبح کا وقت تھا میری دادی صاحبہ مرحومہ حضرت قبلہ میاں صاحب کے پاس ہاتھ جوڑ کر بیٹھ گئیں، آپ نے آنکھوں سے چشمہ اٹھایا اور پوچھا کیا بات ہے؟ تو عرض کرنے لگی۔'' حضور محمد شفیع کے گھر لڑکیاں ہی لڑکیاں ہیں۔لڑکا کوئی نہیں۔حضرت صاحب فرمانے لگے''یوسف تم دعا کرو'' بندہ نے عرض کیا کہ''حضور دُعا کے لئے تو آپ کو زحمت دی گئی ہے میں تو آپ کے ساتھ تیار ہوں۔آپ دعا فرمائیں۔چنانچہ دعا کے پورے نو ماہ بعد اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد جل جلالہ نے چچا محمد شفیع صاحب کو بیٹا عطا فرمایا۔پھر اس کے بعد لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوئے۔ماشاءاللہ

وقت کے ساتھ ساتھ حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ محبت بڑھتی گئی، اور میاں صاحب بھی خوب نظرِ کرم فرماتے رہے۔آپ کی مدح میں حضرت قبلہ باباجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک منقبت لکھی ہے جس کا مطلع اور مقطع قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

میرے قبلۂ عالم لاثانی واہ واہ لا کے توڑ نبھائی اے
جیہڑی نعمت ویر نے بخشی سی ایہنے رج رج کے ورتائی اے

یوسفؔ نے جو بھی پایا اے بس ایسے در توں پایا اے
کھا قسم خدا دی کہنا ہاں ہر نعمت ایتھوں پائی اے

بزرگانِ دین صاحبِ نظر اللہ والے بھی جانتے تھے حضرت قبلہ محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ولی اللہ اور خدا کے برگزیدہ ہیں۔اس لئے وہ بھی اُن کے منتظر رہتے تھے اور خصوصی محافل میں خصوصی باتیں بھی آپ سے فرماتے تھے۔

Marfat.com

ہر پیر فقیر سے محبت کی مثال قائم کی۔

سیدی و مرشدی، حضرت قبلہ حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جس پیر فقیر سے بھی تعلق قائم کیا۔ محبت کی مثال قائم کردی، ویسے تو آپ کا پیر خانہ علی پور شریف ہے۔ لیکن آپ چونکہ نبی کریم ﷺ کے عشق میں ڈوبے ہوئے تھے، اس لئے ہر بزرگ، شیخ اور پیر فقیر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جام نوش فرماتے۔ آپ نے اسی نسبت سے ایک شعر فرمایا ہے:

اک تیرا جلوہ ویکھن لئی میں سو سو منتاں منیاں نے
تھاں تھاں نذرانے ڈھوئے نے نیئں چھڈیا پیر فقیر کوئی

آپ فرمایا کرتے تھے۔ جس طرح ظاہرہ زمانہ میں بزرگ ہستیاں اولیاءِ کرام فیض دیتے ہیں، اسی طرح دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی بزرگانِ دین، اولیاءِ کرام رحمہم اللہ اجمعین سلسلہ فیض جاری رکھتے ہیں۔ خاص طور پر دو عظیم ہستیوں حضرت قطب الاقطاب پیر طریقت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ اور حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی علی پوری علیہ الرحمہ کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ اور ان سے فیوض و برکات حاصل کئے۔ ان کی شان میں آپ نے ترتیب وار فرمایا: ؎

صدقے جاواں محمد دے شیر اتوں شر قپور دے بھاگ جگائے جہنے
اس دی نظر نوازی توں جاں صدقے ولی غوث تے قطب بنائے جہنے

.....

دوہتا نبی دا علی دا جگر گوشہ علی پوری لاثانی ایں پیر میرا
مشکل بنی تے آؤندا اے کم میرے تاجدار میرا دستگیر میرا

آپ کی عادت شریفہ تھی کہ آپ جب حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے۔تو پہلے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار، مرکز تجلیات پر حاضری دیتے۔

اوہ نگینہ نگینہ سی معرفت دا
علی اکبر شاہ اوس نوں نال رکھیا
علی اصغر شاہ پیر نے کرم کرکے
دِیوا سدا اوہدے دل دابال رکھیا
شرقپوری سرکار غلام اللہ
اوہنوں اپنے رنگاں وچ ڈھال رکھیا
کرماں والی سرکار نے کرم کرکے
صائمؔ کول تاوقتِ وصال رکھیا

Marfat.com

(حالتِ جذب) عالمِ استغراق سے باہر آنا:

علامہ مولانا غلام رسول صاحب سمندری والے فرماتے ہیں کہ اوائل عمر میں باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر حضور نبی کریم ﷺ کے عشق کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ حالتِ جذب میں چلے گئے اور دنیا کی کسی چیز کی خبر نہ رہی آپ کو لوہے کی زنجیروں سے باندھ کر رکھا جاتا تھا اور کشف کا یہ عالم تھا کہ اچانک رونے لگ جاتے اور اونچا اونچا بولتے مجھے کھول دو میرے محبوب آ گئے، خاتم النبیین آ گئے، شفیع المذنبین آ گئے۔

یوسف مصر محبت کے صفحہ نمبر 32 پر درج ہے کہ عالم شباب میں باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ اپنے آپ سے بالکل بے خبر ہو گئے، آپ کو نہ کھانے پینے کی طرف توجہ تھی اور نہ پہننے کی۔ یہ حالت تقریباً اکیس دن رہی، انہی دنوں حضرت پیر سیّد علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علی پوری آپ کے گاؤں تشریف لائے اور اس جذب کی حالت سے نکالنے کے لئے خصوصی توجہ فرمائی۔

اسی طرح حیاتِ لاثانی کے صفحہ نمبر 454 پر حضور پیر سید محمد فیاض شاہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد گرامی حضور قبلہ عالم پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفۂ مجاز صوفی اللہ رکھا صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ حضور سیّد علی اکبر شاہ صاحب حضرت مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب کے گاؤں پیلے گوجراں ضلع فیصل آباد تشریف لے گئے تو وہاں باباجی نگینہ صاحب کے متعلق معلوم ہوا کہ ان پر زبردست حالتِ استغراق طاری ہے اور وہ گھر سے باہر نکل گئے ہیں، آپ وہاں سے چک نمبر ۱۷۵ گ ب میہنگرہ تشریف لے گئے، دوسرے دن چند افراد نگینہ صاحب کو بیل گاڑی پر پابند سلاسل کر کے لائے تو قبلہ سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے ہمارے محمد یوسف کو کھول دو، لوگوں نے کہا حضور یہ بھاگ جائیں گے ان پر جذب و مستی کا شدید

Marfat.com

غلبہ ہے۔ آپ نے فرمایا فکر مت کرو، اب یہ کہیں نہیں جائیں گے۔ چنانچہ جب نگینہ صاحب کی رسیاں کھولی گئیں تو آپ نے پانی دم کر کے چند چھینٹے لگائے اور ان پر کامل توجہ دی تو چند لمحوں میں ہی نگینہ صاحب بھلے چنگے ہو گئے۔

طریقت کے راستے میں پیشاب خون ہو جانا:

نفحات الانس صفحہ نمبر 252 کے ایک واقعہ کے حوالے سے آپ سرکار فرماتے تھے کہ طریقت کے راستے میں پیشاب بھی خون بن جاتا ہے، آپ سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہ معلوم طریقت کی کس منزل پر تھے کہ ایک گاؤں سنیاری میں آپ کے پیشاب کی جگہ سے خون جاری ہو گیا۔

خلافت:

آپ کو تقریباً پندرہ معزز آستانوں سے خلافت کا اعزاز حاصل تھا۔ آپ چاروں سلسلوں (نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی) میں بیعت فرماتے تھے۔ جن بزرگوں سے آپ کو خلافت حاصل تھی۔ ان میں سے چند کا ذکر ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱) مجمع انوارِ لاثانی شیخ طریقت حضرت قبلہ پیر سید علی اصغر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشیں دربار عالیہ لاثانیہ علی پور شریف ضلع نارووال

۲) سیّد المتقین، امامِ طریقت، حضرت پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۳) رہبر شریعت زبدۃ العارفین حضرت قبلہ حافظ محمد حسین شاہ صاحب قدس سرہ العزیز

۴) ولی گر ولی قطب زمان حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ العزیز محدثِ اعظم پاکستان (فیصل آباد شریف)

۵) شیخِ زمان خواجۂ خواجگان حضرت قبلہ محمد حسین صاحب، کوٹلہ شریف

۶) شیخ المشائخ حضرت قبلہ جناب پیر محمد یعقوب شاہ صاحب (بورامنڈی)

Marfat.com

۷) حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد محمد عاشق حسین شاہ صاحب سرہندی، مجدّدی مراڑہ شریف چک نمبر ۴۲ نزد سانگلہ ہل ضلع فیصل آباد

علاوہ ازیں چورہ شریف اور چند دیگر معزز آستانوں سے بھی آپ کو خلافت کا اعزاز حاصل تھا۔ شرقپور شریف سے قطب الاقطاب سلطان العارفین حضرت قبلہ میاں غلام اللہ صاحب المشہور ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اوکاڑہ شریف سے پیر روشن ضمیر مجسمۂ کشف و کرامات حضرت پیر سیّد محمد اسمٰعیل شاہ صاحب المشہور حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے آپ طویل عرصہ تک ملتے رہے اور فیض حاصل فرماتے رہے۔ ان بزرگوں کے مریدین اور دیگر ملنے والے برادرانِ طریقت یہی سمجھتے تھے کہ آپ حضرت میاں ثانی صاحب یا حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ لیکن آپ فرماتے تھے کہ ان بزرگوں سے اگرچہ طویل عرصہ تک سلسلۂ ملاقات رہا اور کسبِ فیض بھی رہا۔ مگر ان بزرگوں کی طرف سے چونکہ باقاعدہ طور پر زبان سے خلافت کے بارے میں نہیں فرمایا گیا۔ اس لئے میں مناسب نہیں سمجھتا کہ میں کہوں کہ مجھے اُن سے بھی خلافت تھی۔

حضرت سید علی اکبر شاہ صاحب کا خلافت سے نوازنا:

سید المتقین، امام طریقت، حضرت پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب آپ سرکار کو خلافت سے نوازا تو ازروئے امتحان فرمایا یوسف نگینہ صاحب آپ کو خلافت مل گئی ہے آپ خوش ہیں تو آپ سرکار رونے لگ گئے اور فرمانے لگے حضور مجھے تو وہ خلافت چاہیے جس کا قرآن پاک میں ذکر ہے۔

حضور سید علی اکبر شاہ کے متعلق قبلہ بابا جی صاحب کے تاثرات

علامہ صائم چشتی اپنی کتاب حیاتِ اکبر کے صفحہ نمبر ۱۲۹ پر فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ مولانا الحاج محمد یوسف نگینہ صاحب پیلے گوجراں والے حضور قبلہ عالم پیر سید علی اکبر شاہ

Marfat.com

صاحب قدس سرہ العزیز کے نہ صرف فیض یافتہ ہیں بلکہ آپ کی جیتی جاگتی اور چلتی پھرتی کرامت بھی ہیں چونکہ حاجی صاحب موصوف سے میرے دیرینہ تعلقات ہیں، اس لئے بلا تامل کہا جاسکتا ہے کہ آپ حضور قبلہ عالم پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے عاشق زار ہیں جو بات بات میں اپنے محبوب کا ذکر نکال لیتا ہے۔

حاجی صاحب جب بھی اپنے ارتقائے طریقت کی بات شروع کریں گے تو اس کی ابتداء حضور قبلہ عالم کے ہی فیضان وکرم اور تربیت مبارکہ سے کریں گے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور قبلہ عالم سے میری ملاقات کا باعث اور ذریعہ بھی حاجی صاحب کی ذات والا صفات ہے، اس کبھی نہ بھولنے والی ملاقات کا تذکرہ کسی دوسرے مقام پر ہوگا۔

یہاں حاجی صاحب سے آج کی براہِ راست گفتگو کا ماحاصل بیان کیا جاتا ہے اسے آپ ایک انٹرویو کا نام بھی دے سکتے ہیں، کیونکہ یہ معلومات میں نے سوال وجواب کی صورت ہی میں حاصل کی ہیں اور اسی صورت میں پیش کررہا ہوں، آج کی یہ گفتگو اگرچہ پنجابی زبان میں ہوئی تھی، لیکن میں نے اسے اردو زبان میں منتقل کرنے کے باوجود پوری پوری کوشش کی ہے کہ نفسِ مضمون میں تغیر وتبدل واقع نہ ہو۔

سوال..... میں نے پوچھا حاجی صاحب یہ بتائیں کہ حضور قبلہ عالم پیر سید علی اکبر شاہ صاحب نوراللہ مرقدہ سے آپ کی پہلی ملاقات کب اور کیسے ہوئی۔

جواب..... حاجی صاحب نے یہ سوال سنا تو آہِ جگر خراش کھینچ کر فرمایا صائم صاحب! کیا بتاؤں کہ حضور سے میری پہلی ملاقات کب اور کیسے ہوئی، بس یہی سمجھ لیں۔

تیری پہلی نظر کا وار توبہ دل اب تک دعائیں دے رہا ہے

سوال..... چلئے اس شعر کی تفصیل ہی بیان کردیجئے۔

جواب..... اچھا تو سنیے، میرے قبلہ عالم قطب الاقطاب، غوث الاغیاث سلطان الاولیاء، امام العارفین، حضور قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ صاحب لاثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شہرہ چاردانگ عالم میں پھیل چکا تھا، آپ کے فیضان وکرم، عالی ہمتی، بلندیٔ اخلاق

Marfat.com

اور نگاہِ کرشمہ ساز کا تذکرہ زبان زد خاص وعام تھا، اور میری یہ حالت تھی کہ آپ کو بن دیکھے ہی دل دے بیٹھا تھا، جہاں آپ کا تذکرہ ہو رہا ہوتا وہیں ٹھہر جاتا۔

میری کیفیت اس زخمی پرندے کی سی تھی جو اپنی منزل سے کوسوں دور بے آب وگیاہ چٹیل میدان میں تڑپ رہا ہو، شوق دیدار بھی بڑھتا جا رہا تھا اور منزل بھی دور سے دور تر ہوتی جا رہی تھی، مانگنا آتا نہیں تھا اور گھر میں غربت کا یہ عالم تھا کہ فاقوں تک بھی نوبت آجاتی تھی، علی پور سیداں شریف دور نہیں تھا، مگر اس عالم میں کرایہ کہاں سے آتا۔

لڑکپن کا زمانہ، تجرباتِ دنیا سے ناآشنا، ناپختہ ذہن، جیب خالی، ان دیکھا سفر، جادۂ منزل کے نشانات کا تعین نہ ہو تو منزل پر کیسے پہنچا جا سکتا ہے۔

بہر کیف! طلب دیدار بڑھتی گئی اور ہوائے شوق کو پر لگتے گئے، ہمارے علاقہ میں اکثر لوگ حضور قبلہ عالم کے غلام ہیں، گھر گھر میں باتیں ہو رہی تھیں کہ حضور قبلہ رامداس شریف کے عرس پر تشریف لانے والے ہیں اور میں لوگوں سے پوچھتا پھرتا تھا رامداس کہاں ہے۔؟

سفر کی طوالت معلوم ہو چکی تھی، اپنے گاؤں سے چوتھے ضلع میں جانا تھا، نہ کوئی ساتھی اور نہ کوئی ہم سفر، خدا کا نام لے کر پیدل چل پڑا، سفر کی دشواریاں، ناقابل بیان ہیں، تاہم اس حقیقت کا انکشاف ہو گیا کہ ؎

راہِ طلب میں جذبۂ کامل ہو جس کے ساتھ
خود اس کو ڈھونڈ لیتی ہے منزل کبھی کبھی

میں رمداس پہنچ چکا تھا مگر.....اور پھر حاجی نگینہ صاحب کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے، اشکوں کا طوفان مسلسل امڈا چلا آ رہا تھا جب یہ طوفان تھما تو آنکھیں اس طرح سرخ ہو چکی تھی جیسے برسوں سے متورم ہوں، یہ درد انگیز کیفیت تا دیر قائم رہی اور بالآخر میں نے اس موت کے سناٹے جیسے سکوت کو توڑتے ہوئے سوال کیا کہ حاجی صاحب بات تو پوری کر لیں یہ آپ کو یکا یک کیا ہو گیا اور آپ رونے کیوں لگے تھے؟

Marfat.com

حاجی صاحب نے ڈبڈباتی ہوئی آنکھوں سے فرمایا! صائم صاحب، کیا عرض کروں، میری آرزوؤں کا جہان لٹ چکا تھا، میری تمناؤں کا جنازہ نکل چکا تھا، میرے ارمان دم توڑ چکے تھے، میں منزل پر پہنچ کر بھی آسودۂ منزل نہیں ہوسکا تھا، عرس شریف شروع ہونے میں دو دن باقی تھے، مگر جنہیں زینت محفل بننا تھا وہ اہل جہان سے رُخ پھیر کر خالق حقیقی کی بارگاہ میں پہنچ چکے تھے، اب آپ خود بتائیں کہ میری اس بے بسی کا کیا نام رکھا جاسکتا ہے۔

سوال..... میرا یہ سوال تو ابھی تشنۂ جواب ہی ہے کہ آپ حضور قبلہ عالم پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سب سے پہلے کب اور کہاں ملے تھے۔

جواب..... وہی تو بتا رہا ہوں کہ میرے ارمانوں کا خون تو ہو چکا تھا، جس محبوب کی تلاش میں سفر کی صعوبتیں برداشت کی تھیں، وہ عرس شروع ہونے سے بھی دو یوم قبل ہزاروں منتظر نگاہوں کو ترستی ہوئی چھوڑ کر اپنے محبوب کے پاس پہنچ چکا تھا، اور پھر اس عرس میں ہی آپ کے ختم شریف کو بھی شامل کرنے کا اعلان ہوا تو میں نے بقیہ دو یوم بھی وہاں پر ہی گزار دیئے، کسی سے جان پہچان تو تھی نہیں، جہاں جگہ ملتی پڑا رہتا، عرس شریف کی تقریبات ختم ہوئیں تو واپس آنے کی بجائے علی پور سیداں شریف کو ہی پا پیادہ چل پڑا کہ شاید آپ کے مزارِ اقدس کو دیکھ کر ہی کچھ قرار آئے، اور پھر جب میں علی پور سیداں شریف میں پہنچا تو اس روز میرے ان دیکھے محبوب کے دسویں شریف کا ختم شریف تھا، حضور کے مزار پر گیا تو دل نے کہا، اب واپس مت جانا، اب اپنی متاعِ حیات کو انہی کی چوکھٹ پر نثار کردو۔

صاحبزادہ سید محمد اسلم شاہ صاحب کی شفقتیں

سوال..... میں نے کہا حاجی صاحب، میرا سوال اب بھی تشنۂ جواب ہے۔

جواب..... صائم صاحب بتا تو رہا ہوں آپ اتنی جلدی بھی نہ کریں، دربار عالیہ پر سب سے پہلے جس مقدس ہستی نے مجھے اپنی نگاہِ التفات کا مورد بنایا وہ میرے حضور قبلہ

Marfat.com

عالم پیر سید علی اکبر شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے فرزند اکبر صاحبزادہ والا شان حضور الحاج پیر سید محمد اسلم شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین دربار لاثانیہ اکبریہ علی پور سیداں شریف ہیں، آپ نے جن شفقتوں سے مجھے نوازا وہ حدِ گمان وبیان سے باہر ہیں، حقیقت یہ ہے کہ آپ کے جزبۂ شفقت وخلوص نے میرے پاؤں میں زنجیریں ڈال دیں اور میرے لئے وہ راہیں کھول دیں جن کے طفیل میں اپنے لاثانی محبوب کی درگاہ عالیہ پر چند روز گزار سکتا۔

آپ ہی کے توسط اور لطف ومہربانی سے میں پہلی بار اعلیٰ حضرت حضور قبلہ عالم پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں پیش ہوا تو آپ نے مجھ پر وہ لطف واحسان فرمایا، جسے میں ابدالآباد تک نہیں بھول سکتا آپ نے مجھے اپنی خصوصی تربیت میں لے کر کیا سے کیا بنا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ،

ان کے کرم نے خاک کو اکسیر کر دیا

اور پھر آپ میری مسلسل چھ ماہ تک تربیتِ روحانی فرماتے رہے ہیں اسے حضور قبلہ عالم اعلیٰ حضرت سرکار لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی کرامت سمجھتا کہ مزارِ اقدس کے پردہ میں جا کر بھی مجھے محروم ومایوس نہ رکھا بلکہ وہ کچھ عطا فرمایا جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا، مجھے اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے ذرہ برابر بھی باک نہیں کہ میں ہرگز ہرگز ان عنایات کے قابل نہیں تھا جو میرے لاثانی محبوب نے اپنے فرزند اکبر کے پیر سید علی اکبر شاہ صاحب کی وساطت سے مجھ پر کیں، اور پھر ایک وقت وہ آیا جب حضور قبلہ عالم پیر سید علی اکبر شاہ صاحب قدس سرہ العزیز نے ایک عظیم اجتماع میں دستارِ خلافت عطا کرتے ہوئے اس بوجھ کو سنبھالنے کی خصوصی دعاؤں سے بھی نوازا۔

ایک اہم سوال: حاجی صاحب یہ تو ہوا، اب آپ یہ فرمائیں کہ آپ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ آپ کی بیعت حضور قبلہ عالم کے برادرِ اصغر سیدنا پیر علی اصغر شاہ صاحب مدظلہ العالی سے ہے اور روحانی تربیت کا تذکرہ فرماتے ہوئے آپ حضور قبلہ عالم پیر سید علی اکبر شاہ

Marfat.com

صاحب کی بات کرتے ہیں۔

جواب..... یہ دونوں باتیں درست ہیں۔

سوال .....عجیب بات ہے ازیں حالات آپ کے پیر ومرشد کیسے گورا کرتے ہوں گے کہ ان کے مرید کی تربیت ان کی بجائے ان کے برادرِ اکبر کریں۔

جواب.....کیا آپ اس موقع پر ایک شعر سننا پسند کریں گے۔؟

من تو شدم تو من شدی، من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں ، من دیگرم تو دیگری

سوال.....اب شعر کی وضاحت بھی کر دیجئے۔

جواب .....وضاحت کیا کروں میرے پیر ومرشد قبلہ عالم پیر سید علی اصغر شاہ صاحب مدظلہ العالی اور آپ کے برادرِ اکبر حضور پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بظاہر دو وجود تھے مگر حقیقت میں دو قالب ایک جان تھے، مجھ پر برادر اکبر کی مہربانیاں اور شفقتیں برادرِ اصغر کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سبب بنتی تھیں، یہ سب کچھ میرے پیر ومرشد کے لئے باعث راحت ومسرت تھا، یہی وجہ ہے کہ میں بیک وقت جانبین کی تربیت روحانی اور نوازشات وعنایات سے نوازا جارہا تھا۔

عالمِ حیرت

اس کے بعد حاجی صاحب نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ میں چھ ماہ تک حضور قبلہ عالم کے فیوضات ظاہری وباطنی سمیٹتا رہا اور پھر گھر واپس آ گیا، آپ کے ارشاد فرمودہ وظائف کا سلسلہ شروع کیا تو میں جانے کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا، اور ایک وقت آیا کہ مجھ پر عالم تحیر واستغراق طاری تھا اور لوگ مجھے دیوانہ سمجھ کر پابندِ سلاسل کر دیا کرتے تھے، اور جس طرح میں اپنے اس استغراق یا دیوانگی کو الفاظ کا جامہ نہیں پہنا سکتا، اسی طرح یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ میں اس کیفیت سے باہر کب آیا، البتہ گھر والوں نے جو کچھ بتایا وہ یہ

Marfat.com

ہے کہ میرے آقائے نعمت تاجدار علی پور شریف حضور پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں ہمارے گاؤں کے قریب چک میہلواں میں تشریف لائے ہوئے تھے اور مجھے زنجیروں میں جکڑ کر بیل گاڑی کے ذریعہ آپ کی خدمت میں پہنچا دیا گیا، آپ نے مجھے اس حالت میں سنبھالا دیا اور ایک لمحہ میں ہی اس کیفیت استغراق سے نکال کر ایک دوسری کیفیت سے آشنا کر دیا۔

تبلیغ دین

سوال ..... حاجی صاحب یہ بتائیں کہ علی پور شریف میں چھ ماہ کا عرصہ گزارنے کے بعد بھی کبھی آپ کو حضور قبلہ عالم پیر سید علی اکبر شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی معیت میں رہنا نصیب ہوا۔

جواب ..... کیوں نہیں، مجھے بار بار اپنے حضور قبلہ عالم کی حاضری نصیب ہوئی تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کو تبلیغ دین کا اس قدر شوق تھا کہ میں بیان نہیں کر سکتا ،آپ جب بھی عقیدت مندوں کی التجا پر کسی جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ کرتے تو سب سے پہلے وہاں محفلِ میلاد اور جلسہ وغیرہ کے اہتمام کا حکم فرماتے تا کہ عوام الناس زیادہ سے زیادہ عقائد حقہ سے مستفیض و مستفید ہو سکیں۔

یہی وجہ ہے کہ مجھے اکثر طور پر آپ کی رفاقت و معیت نصیب ہوتی رہتی تھی صائم صاحب! مجھ پر یہ میرے حضور قبلہ عالم کی نگاہ لطف و کرامت ہی تو ہے جس نے مجھے نعت خوانی کی دولت کے ساتھ ساتھ حسن خطابت بھی عطا فرما دیا، میرے حضور پیر سید علی اکبر شاہ صاحب قدس سرہ العزیز نے جس والہانہ انداز سے تبلیغ دین کا فریضہ ادا کیا ہے، یہ کسی عام شخصیت کے بس کا روگ نہیں، میں نے متعدد بار یہ بھی دیکھا ہے کہ آپ عقیدت مندوں کی استدعاء پر ان کے اصلاح احوال کے لئے ان کے پاس تشریف لے جاتے اور ان لوگوں میں جلسے کے اہتمام کی استطاعت نہ پا کر تمام تر اخراجات خود برداشت کر لیتے مگر

Marfat.com

تبلیغِ دین کے کام کو ہرگز نہ رکنے دیتے۔

چونکہ تبلیغی دوروں میں علماء اور نعت خوانان کو آپ کی طرف سے دعوتِ معیت ہوتی، اس لئے مجھے بھی آپ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر رہنے کے مواقع بار بار نصیب ہوتے۔

سوال ..... کیا آپ کے یہ تبلیغی دورے علی پور سیداں شریف کے گردونواح میں ہی ہوتے۔

جواب ..... چہ خوب، صائم صاحب! میرے حضور قبلہ عالم پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں اور ارادت کیشوں کا سلسلہ ملک بھر کے طول وعرض میں پھیلا ہوا تھا، آپ کے توسط سے میں کہاں کہاں نہیں گیا، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، بہاول پور، بھکر، فیصل آباد جو اس وقت لائل پور تھا، شیخوپورہ، جھنگ، ساہیوال، لاہور، گجرات، مظفر گڑھ، ملتان وغیرہ کوئی ضلع بھی تو ایسا نہیں جہاں آپ کے غلام موجود نہ ہوں۔

سوال ..... امورِ طریقت کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ جلسے جلوسوں کا اہتمام فی الواقع بڑا کٹھن کام ہے، کیا ان محافل کے انتظامات آپ خود ذاتی طور پر کرواتے تھے یا خدام کیا کرتے تھے۔؟

جواب ..... اہتمامِ محفل تو آپ ہی کے ارشاد اور مشورہ سے ہوتا تھا مگر تمام تر انتظامی امور آپ کے سفر وحضر کے ساتھی اور مرید صادق الحاج صوفی اللہ رکھا صاحب مدظلہ العالی کے سپرد تھے، حاجی اللہ رکھا صاحب بھائی فیروز خاں کو ساتھ لے کر اس شہر یا قصبہ میں ایک دو روز پہلے پہنچ جاتے جہاں آپ نے جانا ہوتا اور آپ کی تشریف آوری سے پہلے پہلے تمام تر انتظامات مکمل کر لیتے، بلکہ حاجی اللہ رکھا صاحب اپنی خداداد صلاحیتوں اور مرشد کامل کے ساتھ والہانہ عقیدت کی بنا پر ہر کام کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ حضور قبلہ عالم کو ان پر بے حد اعتماد تھا، آپ جب بھی

Marfat.com

کوئی کام حاجی اللہ رکھا صاحب کے سپرد کرتے تو اس کے بعد مطمئن ہو جاتے تھے اور یہی ان کے منظورِ نگاہ اور معتمد خاص بننے کی وجہ ہے۔

کشف و کرامت

سوال..... حاجی صاحب آپ نے ماشاء اللہ حضور قبلہ عالم کے ساتھ اپنی معیت کے متعلق نہایت وضاحت سے معلومات بہم پہنچائی ہیں، اب آپ یہ بھی بتائیں کہ آپ نے کبھی آپ سے کشف و کرامات کے ظہور کا خود بھی مشاہدہ کیا ہے۔

جواب..... صائم صاحب! میرے حضور قبلہ عالم تو سراپا کرامت ہی کرامت تھے ۔آپ سے قدم قدم پر کرامت کا ظہور ہوتا تھا اور آپ کے کشف کا تو یہ عالم تھا کہ سارا جہان آپ کے سامنے ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح تھا، اگرچہ آپ اہتماماً اپنی روحانی استعداد سے دیگر قوتوں پر انکسار کو غالب رکھتے تھے، مگر بایں ہمہ آپ سے واضح کرامات کا ظہور ہوتا ہی رہتا تھا۔

سوال..... آپ صرف ایک ایسا واقعہ بیان کریں۔؟

جواب..... میرے حضور قبلہ عالم دنیا میں اپنی ولایت کا ڈھنڈورہ پیٹنے کیلئے نہیں بلکہ محض اور محض خوشنودیٔ باری تعالیٰ اور عقیدۂ اولیاء کرام کے تحفظ کے لئے لوگوں کے سامنے اپنی باطنی قوتوں کا اظہار فرماتے تھے اور اس سلسلہ میں کئی واقعات بیان کئے جا سکتے ہیں، تاہم آپ کے ارشاد کے مطابق صرف ایک واقعہ پیش خدمت ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ نے مجھے ایک دفعہ علاقہ لیہ کے ایک گاؤں جنڈانوالہ میں حاضر ہونے کا ارشاد فرمایا، موضع مذکور میں ایک بزرگ بابا سلطان احمد نامی تھے جو ہر سال نہایت اہتمام کے ساتھ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ عالم سرکار لاثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس مقدس کی تقریب کا انعقاد فرمایا کرتے تھے اور اسی عرس میں حاضر ہونے کے لئے مجھے ارشاد فرمایا گیا تھا، چنانچہ حسب الحکم میں جب وہاں حاضر ہوا تو میرے حضور وہاں پہلے ہی تشریف فرما تھے، میں نے

Marfat.com

جا کر شرفِ قدم بوسی حاصل کیا تو آپ نے بابا سلطان احمد مذکور بانی مجلس کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا، بابا سلطان احمد مبارک ہو، محمد یوسف آ گیا ہے یہ وعظ کرے یا نہ کرے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے عرس کی مجلس کو قبول فرمالیا ہے۔

اس اشارۂ لطیف میں راز کیا تھا اسے یا تو خدا جانتا ہے یا میرے حضور قبلۂ عالم کو پتہ ہوگا، اس عرس کے موقعہ پر جس امر کا میں نے مشاہدہ کیا وہ یہ ہے کہ موضع مذکورہ میں وہابیوں کے کئی گھر ہیں، انہیں میں سے ایک شخص کا لڑکا میرے حضور قبلہ عالم کی بلند و بالا شخصیت سے متاثر ہو کر آپ کی بیعت ہو گیا۔

وہ لڑکا جب بیعت ہو کر گھر گیا تو اس کے گھر والوں اور دیگر تمام وہابیوں نے بیعت سے منحرف ہونے کے لئے انگیخت کیا، مگر جسے مرد کامل کی نگاہوں نے ان میں سے چن لیا تھا وہ کب ان کی باتوں میں آنے والا تھا، وہ مسلسل حضور قبلہ عالم کی تعریف وتوصیف بیان کرتا رہا۔

جب وہ لڑکا کسی بھی صورت میں ان کی بات ماننے پر تیار نہ ہوا تو وہابیوں نے اسے کہا کہ اگر تمہارے مرشد ایسے ہی پہنچے ہوئے بزرگ ہیں تو پھر ہم کیوں محروم ہیں، لڑکے نے کہا کہ چلیں آپ ابھی دیکھ لیں اور اگر آپ کا دل مان جائے تو آپ بھی بیعت کر لیں۔

وہابیوں نے کہا بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہم لوگ ان کی دعوت کا انتظام کرتے ہیں اور تم جا کر اُن سے وقت لے آؤ۔

اس لڑکے نے حضور قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ من وعن پیش کر دیا تو آپ نے اس کی دعوت کو قبول فرما کر وقت مقرر کر دیا۔

ادھر وہابیوں نے اس لڑکے کو تو اِدھر اُدھر کے کاموں میں مشغول رکھا اور مہمانوں کے بٹھانے کا انتظام خود سنبھال لیا، گھر کے دروازہ کے باہر حضور قبلہ عالم کے لئے چارپائی پر نہایت خوبصورت چادر بچھا کر تکیہ لگا دیا گیا اور مریدوں کے لئے زمین پر دریوں کا فرش

Marfat.com

بچھادیا گیا، حسب معمول آپ نے ہم لوگوں کووقت مقررہ پراس لڑکے کے گھر بھیج دیااور ہم نہایت خاموشی سے دریوں پر بیٹھ گئے، چندلمحوں کے بعد آپ بھی تشریف لے آئے، سبھی لوگ تعظیم وتکریم کے لئے کھڑے ہوگئے اور پھر بجائے اس کے کہ گھر والوں کے کہنے کے مطابق چارپائی پر رونق افروز ہوتے، آپ میرے پاس دری کے فرش پر تشریف لے آئے اور ہمیں حکم فرمایا کہ سب لوگ بیٹھ جائیں ہم لوگ حیران تھے کہ آپ نے اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں کیا کہ چارپائی کی موجودگی میں دری پر آ بیٹھیں، تاہم اپنے اپنے گمان کیمطابق اس امر کو بھی کسی نہ کسی مصلحت کا شاخسانہ سمجھ کر خاموش ہورہے۔

چندلمحات بعد بیعت ہونے والے لڑکے نے نہایت احترام کے ساتھ چارپائی پر بیٹھنے کی درخواست کی، مگر آپ نے اس کی بات ماننے کی بجائے فرمایا جلدی جلدی کھانا لے آئیں، ممکن ہے کسی کو زیادہ بھوک لگی ہو، حسب الارشاد کھانا چُن دیا گیا تو آپ نے ساتھیوں کو فرمایا، شروع کریں، پھر سنت کے مطابق کھانا کھا چکنے کے بعد آپ نے دعائے خیر فرمائی اور خداوند قدوس سے حاضرین کے لئے ہدایت طلب کی، تھوڑی دیر بعد آپ بیعت ہونے والے لڑکے سے واپسی کی اجازت لے کر چلنے لگے تو اچانک چارپائی کے قریب پہنچ کر چادر کا ایک کونہ اوپر کھینچتے ہوئے مجھے فرمایا، محمد یوسف! یہ کیا ہے۔؟

میرے حضور قبلہ عالم کی بصیرت وفراست کو دیکھا تو ان کے چہرے لٹک گئے پریشان تو وہ پہلے بھی ہوں گے مگر اب تو ان کی یہ حالت تھی کہ ''کاٹو تو لہو نہیں بدن میں'' ظالموں نے چارپائی پر چادر بچھا کر اوپر شیشے کی نوکیلی کرچیاں ڈال کر اُن کے اوپر ایک اور چادر بچھا رکھی تھی مگر ان کی بدقسمتی یہ تھی کہ وہ ''اتقوا بفراسة المؤمن انه ينظر بنور الله'' کا ارشاد بھول چکے تھے، وہابیوں کی مکاری کی سزا تو اُن کی شیطنت کا پول کھل جانے سے ہی مل چکی تھی، اوپر سے دعوت کا اہتمام کرنے والے بیعت شدہ لڑکے نے جو اُن کی گت بنائی اسے وہ تازگی نہیں بھول سکیں گے۔

بہرکیف! میرے حضور قبلہ عالم سیدی ومرشدی پیر سید علی اکبر شاہ صاحب قدس

Marfat.com

سرہ العزیز زیرِ لب متبسم ہوکر وہاں سے بابا سلطان احمد کے گھر تشریف لے آئے اور اس واقعہ کے بعد دیگر گاؤں والوں کے کئی ایک وہابیوں نے اپنے عقیدۂ ضالہ سے تائب ہوکر آپ کے حلقۂ ارادت مندوں میں شمولیت کرلی، حاجی محمد یوسف صاحب سے حضور اعلیٰ حضرت پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہ چند واقعات سنے تو طبیعت مچل گئی، اور یہ چند شعر بزورِ نوکِ خامہ پر آ گئے۔

علی اکبر علی کا لاڈا ہے — علی اکبر ضیائے مصطفیٰ ہے
علی اکبر کو جب دیکھا کسی نے — خدا فوراً اُسے یاد آ گیا ہے
علی اکبر نے اِک نظر کرم سے — بنایا خاک کو بھی کیمیا ہے
مجسم خلق واخلاص ومحبت — حسین کتنا سراپا آپ کا ہے
فراست ، نور ، تنویرِ بصیرت — سبھی کچھ ان میں حق نے بھر دیا ہے
ہیں بنتی جارہی شعروں کی لڑیاں — تصور میں وہ خود جلوہ نما ہے
نبی کی آل کا مدحت سرا ہوں — غمِ محشر کہاں صائمؔ رہا ہے

Marfat.com

زندہ اولیاء اللہ کا آپس میں رابطہ:

ایک مرتبہ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خط لکھا کہ سانگلہ ہل میں فلاں رات کو جلسہ ہے۔ آپ سیدھا وہیں پہنچیں میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا، جلسے والے دن آپ سرکار سانگلہ ہل جانے کے لئے گھر سے نکلے تو راستے میں حضرت بابا حسن شاہ ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملے اور فرمانے لگے آج ''ستو'' کی نماز قضا ہوگئی اس کو 70 کا ہار ڈالنا ہے، پھر وہ فرمانے لگے کہ آپ مجھے اپنی یہ قمیص دے دیں جو پہنی ہوئی ہے۔ بابا جی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرمانے لگے میں تو جلسے میں جا رہا ہوں خیر آپ لے لیں اور قمیص اتارنے لگے تو بابا حسن شاہ فرمانے لگے اچھا قمیص رہنے دیں اپنی تہبند دے دیں، آپ سرکار اپنی تہبند دینے لگے تو بابا حسن شاہ صاحب کہنے لگے اچھا یہ رہنے دیں گھر سے کوئی اور تہبند لا دیں، آپ نے گھر سے نئی تہبند شریف لا کر دے دی اور خود جلسے پر چلے گئے۔

رات گئے جب جلسے سے فارغ ہوئے تو آپ اُسی کمرے میں آ کر بیٹھ گئے، جہاں حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تشریف فرما تھے، وہاں چونکہ کافی رش تھا، مریدین اور دُعا کروانے والے لوگ آ جا رہے تھے، اس لئے آپ ساتھ والے کمرے میں چلے گئے تا کہ کچھ دیر آرام کر لیا جائے، اسی اِثنا میں ایک اماں جی لاثانی صاحب کے لئے بہترین خوبصورت کپڑے کا بستر تکیہ چادر وغیرہ اپنے ہاتھ سے بنا کر لائی اور کہنے لگی کہ میں نے سوچ رکھا تھا کہ جب بھی آپ یہاں تشریف لائیں گے میں آپ کی خدمت میں یہ بستر تحفۃً پیش کروں گی، مائی تو وہ بستر دے کر دُعا کروا کر چلی گئی، حضرت میاں غلام اللہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرمانے لگے جاؤ یہ بستر محمد یوسف نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو دے آؤ، جب بابا جی نگینہ صاحب نے وہ بستر دیکھا تو فرمانے لگے یہ تحفہ جن کے لئے آیا ہے وہی رکھیں اور واپس بھجوا دیا، حضرت لاثانی صاحب (رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ) نے پھر دوبارہ آپ کو بھجوایا تو آپ نے پھر واپس بھجوادیا، تیسری مرتبہ حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے آپ کو بلا بھیجا آپ ساتھ والے کمرے سے اٹھ کر آئے تو حضرت لاثانی صاحب فرمانے لگے کہ نگینہ صاحب وہ تو کہہ رہے ہیں کہ میں اچھا سا بستر ،تکیہ، چادر وغیرہ نگینہ صاحب کو دے دوں اب میں آپ کی بات مانوں یا ان کی بات مانوں، آپ فرمانے لگے حضور کون کہہ رہے ہیں تو آپ لاثانی صاحب فرمانے لگے وہ جن کو آپ پیچھے تہبند دے کر آئے ہیں۔

نوٹ: اس دن ظہر کی نماز آپ ہی کی قضا ہوئی تھی اور جلسے میں 70 نوٹوں کا ہار آپ کے گلے میں ڈالا گیا تھا۔

حضرت قبلہ بابا حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یوسف مصر محبت کے صفحہ نمبر 18 پر درج ہے کہ آپ سرکار کا بچپن سے ہی حضرت قبلہ بابا حسن شاہ صاحب سے تعلق قائم تھا۔ یہ اپنے وقت کے قطب تھے اور حضرت قبلہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاقہ کی باطنی حکومت کے بادشاہ تھے، ان بزرگوں کو حضرت قبلہ بابا جی صاحب سے خاص دلی لگاؤ اور محبت تھی، آپ کے آستانہ عالیہ کے اردگرد ہی رہتے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سردیوں کے موسم میں صبح کے وقت کسی نے دیکھا کہ آپ کے آستانہ عالیہ شریف کے سامنے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر کوئی شخص پڑا ہوا ہے اور اس کے اوپر چادر پڑی ہوئی ہے۔ دیکھنے والے کو شک گزرا کہ شاید کسی کو قتل کر کے نعش کو ڈھیر کے اوپر پھینک دیا ہے۔ آپ کے دولت خانہ پر اطلاع عرض کی گئی، سب بھاگم بھاگ تشریف لے آئے، دیکھا کہ واقعی کوئی شخص ڈھیر پر پڑا ہوا ہے جب چادر ہٹائی تو دیکھا وہی باباحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ حضرت قبلہ سرکار نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑی حیرت سے پوچھا کہ بزرگو! یہ کیا حرکت ہے کہ آپ کوڑے کے ڈھیر

Marfat.com

پر لیٹے ہوئے ہیں تو باباحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ ''غلام رسول میں اس ڈھیر کو تمہارا سمجھ کر لیٹ گیا تھا''۔

حضرت قبلہ سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''باباجی کوڑا تو پاک نہیں ہوتا، پھر فرمایا حضرت قبلہ باباجی کوڑا تو ناپاک ہے تو جواباً باباحسن شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ غلام رسول تیرا کوڑا کرکٹ (روڑی) بھی پاک ہے۔

نوٹ: حضرت باباحسن شاہ صاحب آرائیں تھے مگر گاؤں کے لوگ ان کو باباحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے آپ اپنے وقت کے قطب تھے، جذب کی حالت میں تھے اور آپ نے باباجی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا نام غلام رسول رکھا ہوا تھا۔

حضرت باباشاہ دیوڑہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایام جوانی میں ایک مرتبہ آپ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور شادی کے لئے دل ہی دل میں دعا کی۔ واپس جب فیصل آباد تشریف لائے تو ابھی آپ بس سے اتر ہی رہے تھے کہ دل میں خیال پیدا ہوا کاش آج حضرت باباشاہ دیوڑہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی زیارت ہو جائے۔ ابھی آپ بس سے اترے ہی تھے کہ سامنے حضرت باباشاہ دیوڑہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) حاضر ناظر بیٹھے ہوئے تھے، باباجی نگینہ صاحب کے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ کر فرمانے لگے ''جاناں شیراں دے بوہے تے سوال عورت دا کرنا''

نوٹ: حضرت باباشاہ دیوڑہ اس علاقے کے مجذوب تھے۔

صاحب مزار اور گدی نشین کا تعلق:

آپ فرمایا کرتے تھے جس طرح ظاہری زمانہ میں بزرگ ہستیاں فیض دیتی ہیں اسی طرح دنیا سے پردہ فرمانے والے بزرگ بھی سلسلہ فیض جاری رکھتے ہیں، خاص طور پر

Marfat.com

دو عظیم ہستیوں حضرت قطب الاقطاب پیر طریقت شیر ربّانی میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب لاثانی علی پور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی ملاقاتیں ہوئیں اور ان سے فیوض و برکات حاصل کئے۔ ان کی شان میں آپ نے ترتیب وار فرمایا:

صدقے جاواں محمد دے شیر اُتّوں شرقپور دے بھاگ جگائے جہنے
اُس دی نظر نوازی توں جاں صدقے ولی غوث تے قطب بنائے جہنے
دوہتا نبی دا علی دا جگر گوشہ علی پُوری لاثانی ایں پیر میرا
مشکل بنی تے اوندا اے کم میرے تاجدار میرا دستگیر میرا

آپ کی عادت شریفہ تھی کہ آپ حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تو پہلے شیر ربّانی حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر انوار مرکزِ تجلّیات پر حاضری دیتے۔ اسی سلسلہ میں آپ کا ایک واقعہ شاعرِ اہل سنّت جناب احمد علی قائد شرقپوری صاحب بیان فرماتے ہیں کہ

''آپ (حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے مجھے ایک واقعہ سنایا جس نے مجھ پر رقّت طاری کر دی۔ بلکہ جب حضرت قبلہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم موصوف مجھے یہ واقعہ سنا رہے تھے تو اُن کی آنکھیں بھی پرنم تھیں۔ آپ نے بتایا کہ اُن کو حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہوئے پندرہ سال گزر گئے تھے۔ اس عرصہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن (حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو کبھی مسکرا کر نہ ملے۔ وہی آنا جانا اور دال روٹی لنگر شریف کھانا اور زیارت سے مشرف ہو کر واپس چلے جانا۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اب کہ جو میں شرق پور شریف میں حاضر ہوا تو سیدھا دربارِ اعلیٰ حضرت شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر گیا۔ اور وہاں دربار شریف پر مراقب ہوا۔ دِل ہی

Marfat.com

دِل میں قطب الاقطاب حضرت قبلہ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں اعلیٰ حضرت شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ سے کبھی حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہنس کر نہیں ملے اور تفقّنِ طبع کے طور پر یہ بھی عرض کر دیا کہ ہمیشہ دال روٹی کی دعوت فرماتے رہے۔

راوی فرماتے ہیں حضرت قبلہ نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت قبلہ عالم ثانی ء ولایت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں پہنچا تو آپ اُسی بیٹھک میں تشریف فرما تھے جس میں اعلیٰ حضرت شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ بندہ نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا۔ حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے سامنے قسم قسم کے کھانے رکھ دیئے۔ میں دیکھتے ہی سوچ میں پڑ گیا کہ آپ میرے دل کی گہرائیوں کے محفوظ رازوں سے بھی واقف ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑی شفقت اور محبت سے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ کھاتے کیوں نہیں! کھاؤ۔ تم میرے بھائی جان سے دربار شریف پر انہی کھانوں کے بارے میں کہہ رہے تھے اور نہ مسکرانے کے متعلق بھی سُن لو کہ جس دن سے میرے برادرِ بزرگوار اعلیٰ حضرت قطب الاقطاب میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دُنیا سے پردہ فرمایا ہے میری ساری ہنسیاں اور مسکراہٹیں وہ اسی دن سے اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ اب میری زندگی میں قطعاً کوئی مزہ نہیں رہا۔ یہ فرما کر آپ کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح نکل پڑے۔ یہ دیکھ کر میں بھی بے اختیار رونے لگا اور کھانے کا خیال تک نہ رہا۔ اور یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح اپنے عمل سے واضح ہوگئی کہ

''گدی نشین کا صاحب مزار سے رابطہ ہوتا ہے''۔

اور یہ کہ صاحبِ مزار مرشدِ کامل صاحبِ نظر مزار میں دلوں کی خبریں رکھتے ہیں۔ ''کامل پیر و مرشد گدی نشین سے رابطہ رکھتے ہیں۔''

Marfat.com

مزار پر پھول چڑھانا:

آپ نے اپنا ایک واقعہ خود سنایا کہ ایک دفعہ اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر انوار پر چند احباب نے مراقبہ کیا اور بندہ بھی مراقب ہوا۔ مراقبہ کے بعد تمام دوستوں نے یہ کہا کہ ہمیں میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے مگر مجھے شرف زیارت نہ ملا۔ اسی طرح تین راتیں مراقبہ ہوتا رہا، ہر کوئی کہتا کہ مجھے حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی، بڑی حیرت ہوئی کہ سب کو ملاقات کا شرف بخشا ہے لیکن بندہ کو محروم رکھا ہے، آپ فرماتے تھے پھر شرق پور شریف سے میں لاہور آیا، یہاں اچھرہ میں محفل میلاد میں شرکت کرنی تھی۔ دورانِ تقریر احباب نے گلاب کے پھولوں کے دو ہار پہنائے۔ وہ ہار جو مجھے پہنائے گئے تھے میں نے انہیں اتار کر اپنے تھیلے میں رکھ لیا، جلسہ سے فارغ ہونے کے بعد کوٹلہ شریف گیا اور وہاں حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد قطب الاقطاب حضرت میاں امیر الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دی۔ اور وہ دونوں ہار جو میرے پاس موجود تھے ان کو ایک کر لیا، اور اُسے حضرت موصوف کے روضۂ مبارک پر ڈال دیا، فرماتے تھے کہ وہ ہار مزار پاک پر پڑا بہت خُوبصورت لگ رہا تھا، فاتحہ خوانی کی اور فارغ ہونے کے بعد گھر واپس آ گیا، رات کو آرام فرمانے کے لئے چارپائی پر لیٹ گیا، سونے کی حالت میں خواب میں اعلیٰ حضرت شیر ربّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوگئی۔ اور خواب ہی میں آپ سے سوال کیا کہ تین دن آپ کے مزارِ اقدس پر بندہ نے مراقبہ کیا لیکن شرفِ زیارت نہ بخشا اور آج زیارت سے نواز رہے ہیں۔ فرمانے لگے آج میں اس لئے ملاقات کے لئے آیا ہوں کہ آپ نے میرے شیخِ معظم پیر و مرشد کی قبر منوّر پر پھول ڈالے ہیں۔

Marfat.com

باکمال واقعہ:

حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ قبلہ میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات اور واقعات تو بہت ہیں مگر اپنا ایک بڑا باکمال واقعہ سنایا کرتے تھے

''کہ ربّ العزت نے مجھے بیٹا عطا فرمایا۔ لڑکے کی خوش خبری سنانے اور نام رکھوانے کے لئے میں حضرت قبلہ میاں غلام اللہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گیا۔ آپ نے بچے کی ولادت کی خبر سنی تو بہت خوش ہوئے اور مبارک باد دی۔ نام رکھنے کے بارے میں عرض کیا تو فرمانے لگے ''منیر احمد رکھ لو، بشیر احمد رکھ لینا'' فرماتے تھے میں سمجھ گیا کہ منیر احمد کے بعد اللہ جل مجدہ الکریم ایک اور بیٹا عطا فرمائے گا، جس کا نام آپ نے پیشگی رکھ دیا۔

چنانچہ جب پھر بیٹا پیدا ہوا تو آپ کی بشارت پوری ہوگئی۔ لیکن بچے کی ولادت کے موقع پر یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد میں ایک نہیں بلکہ دو رمزیں تھیں۔

ایک یہ لڑکا پیدا ہوگا اور دوسرے یہ کہ اسوقت ہم نہیں ہوں گے تم بشیر احمد نام رکھ لینا۔ جب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی پیدا ہوئے تو قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس فانی دنیا سے سفر فرما چکے تھے۔ آپ فرماتے تھے اس دن میرے دِل کو زبردست چوٹ لگی۔ ناقابل تلافی صدمہ ہوا۔ آپ جب یہ واقعہ سناتے تھے تو آپ پر رقّت طاری ہو جاتی تھی اور کافی دیر تک روتے رہتے تھے۔

آپ نے کئی غوثوں، قطبوں اور ابدالوں سے اکتساب فیض فرمایا۔ اور کئی برگزیدہ بزرگوں، عالی مرتبت اولیاء اللہ کی مدح سرائی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

۱۔ شیخ معظم پیر کامل حضرت قبلہ سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (علی پور شریف) ان کی مدح میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

دامن موتیاں تھیں جنہیں بھر دتا میرے جیئے غریب دیوانے دا اے
نظراں والیاں نے صاف ویکھیا اے سیّد پاک ابدال زمانے دا اے

۲۔ قطب وقت محدّثِ اعظم پاکستان حضرت قبلہ علامہ محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنی محبت کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

عالم گر عالم ، ولی گر عارف ، قطب وقت سردار سی سُنیاں دا
کی میں اُوسدی یوسفؔ تعریف لکھاں میرا سخی سالار سی سُنیاں دا

۳۔ حضرت قبلہ پیر سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری امیر ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش فرماتے ہیں۔

اِکے نظر تھیں قطب بنایا جہنے ہے سی پیروی قطب الاقطاب ملیا
اوہدے بُوہے تے جیہڑا گدا آیا اونہوں فیض ملیا بے حساب ملیا

زیارتِ شیخ اور تعمیل حکم:

۲۷/اپریل ۱۹۸۰ء کی بات ہے کہ آپ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ پیر علامہ منیر احمد یوسفی نے عرض کیا کہ سرکار کے پیرومرشد سلطان العارفین سید الاصفیاء، امام السالکین، شیخ المشائخ، مجمع انوارِ لاثانی، پیر طریقت، حضرت قبلہ سیّد اصغر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں تو آپ فرمانے لگے زیارت کے لئے ضرور جانا ہے۔

آپ اُس وقت حاجی محمد رفیق یوسفی کے گھر (چاہ میراں لاہور) میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ عشاء کی نماز کے وقت محلّہ کرم نگر عقب پیکو فیکٹری بادامی باغ جناب صوفی نذیر احمد صاحب مرحوم کے گھر جہاں حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مقیم تھے، تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پہنچے تو آپ کے مرشد پاک صوفی نذیر احمد مرحوم کے بیٹے جناب صوفی غلام شبیر کو فرمانے لگے کہ ''لو بھئی! تم بڑے خوش نصیب ہو، حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تشریف لے آئے ہیں۔ تمہاری گیارہویں شریف کی محفل

Marfat.com

قبول ہوگئی۔"

آپ کے پیرومرشد نے اس موقع پر فرمایا، آپ بھی کسی موضوع پر وعظ فرمائیں۔ اگرچہ روبصحت نہیں تھے اور شدت سے نقاہت محسوس فرمارہے تھے۔ آپ نے تعمیل حکم کے لئے وعظ شروع فرمایا۔ سورۃ الفاتحہ کی تلاوت فرمائی اور اڑھائی گھنٹے تک سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان فرماتے رہے، حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت محظوظ ہوئے اور سورۂ فاتحہ کی قرآن پاک سے مدلل تقریر وتفسیر کی داد دیتے رہے کہ حضرت (قبلہ باباجی صاحب) محمد یوسف علی صاحب نگینہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) قرآن پاک کے علوم کے بحرِ بے کراں کی اتھاہ گہرائیوں سے کیسے احسن اور نرالے انداز سے گوہر و موتی نکال کر لاتے ہیں۔ رات ۱۲ بجے پروگرام کے اختتام کے بعد وہاں سے واپسی ہوئی۔ اگلے روز حاجی محمد رفیق یوسفی اور علامہ منیر احمد یوسفی کو حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس شجرہ نقشبندیہ جماعتیہ کے متعلق ہدایات حاصل کرنے کے لئے جانا پڑا تو آپ نے اس موقع پر گذشتہ رات والی محفل پاک کا ذکر چھیڑ دیا۔ آپ فرمانے لگے کہ "جناب حاجی صاحب کی رات والی تقریر سن کر بڑا سرور آیا۔"

پھر فرمانے لگے کہ "ان پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص عنایت ہے۔ انہیں دین کے ساتھ شروع سے بڑی محبت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انشراح صدر فرمادیا ہوا ہے۔ اور پھر کیسی عجیب بات ہے کہ سکول کی صرف آٹھ جماعتیں پڑھی ہیں۔ کسی مدرسے سے علومِ دینیہ کی تعلیم حاصل نہیں کی۔ دراصل وہ "تلمیذ الرحمٰن" ہیں۔ اور آپ نے عالم یلمعی، فاضلِ لوذعی اور یوسف مصرِ محبت کہہ کر خطاب فرمایا۔

ابدال کی آمد:

ایک روز اپنے گاؤں کی جامع مسجد میں آپ نے مغرب کی نماز کے بعد پوچھا کہ کوئی مسافر ہے تو ایک شخص بولا کہ میں مسافر ہوں۔ آپ نے ایک لڑکے کو فرمایا اسے گھر

Marfat.com

لے جاؤ اور کھانا کھلاؤ، اس مسافر کو آپ کے گھر لایا گیا، باہر والے کمرے میں بٹھا کر اُسے کھانا کھلایا گیا، کھانا کھانے کے بعد اُس مسافر نے اجازت چاہی اور دروازے سے باہر نکلتے ہی اُوپر فضا میں اڑتا ہوا چلا گیا۔ وہ نوجوان گھبرا گیا اور بھاگا بھاگا مسجد میں آپ کے پاس آیا اور پھولے ہوئے سانس سے عرض گزار ہوا۔ باباجی باباجی وہ مسافر تو ہوا میں اڑ گیا ۔آپ فرمانے لگے بیٹا وہ شخص وقت کا ابدال تھا۔

اندازہ کیجئے جن کے آستانے پر حاضری دینے والے وقت کے ابدال ہوں، ان کا اپنا کیا مقام ہوگا؟

بیک وقت چار ابدالوں کا آپ کے پیچھے نماز پڑھنا:

ایک روز آپ اپنے آستانہ مبارکہ پر مصروف مطالعہ تھے کہ ایک باباجی (جن کا نام فضل احمد گرداور ریٹائرڈ تھا) میاں چنوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، سنت کے مطابق داڑھی شریف بھی رکھی ہوئی تھی، سلام کیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے، حال احوال کے بعد آپ نے ان سے اُن کے آنے کی غرض معلوم کی تو وہ کہنے لگے حضور میں آپ کے دست انور پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے اور دوبارہ سے مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو آپ فرمانے لگے چلو باباجی چل کر نماز پڑھ آئیں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ سرکار اُس باباجی کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے، آپ نے بیعت ہونا ہے، وہ کہنے لگے جی میں نے بیعت ہونا ہے۔ آپ سرکار فرمانے لگے آپ تو پہلے بھی چار جگہوں پر بیعت ہو چکے ہو، وہ بابا سوالیہ نظروں سے آپ کے چہرے کی طرف ہکا بکا ہو کر دیکھنے لگا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں پہلے بھی چار جگہوں پر بیعت ہو چکا ہوں۔ آپ فرمانے لگے ابھی میرے پیچھے چار ابدالوں نے نماز پڑھی ہے۔ یہ خبر مجھے انہوں نے دی ہے۔ (یعنی جس جس علاقہ میں تم پہلے ہی بیعت ہوا اُس اُس علاقے کے ابدال نے مجھے یہ خبر دی ہے۔)

Marfat.com

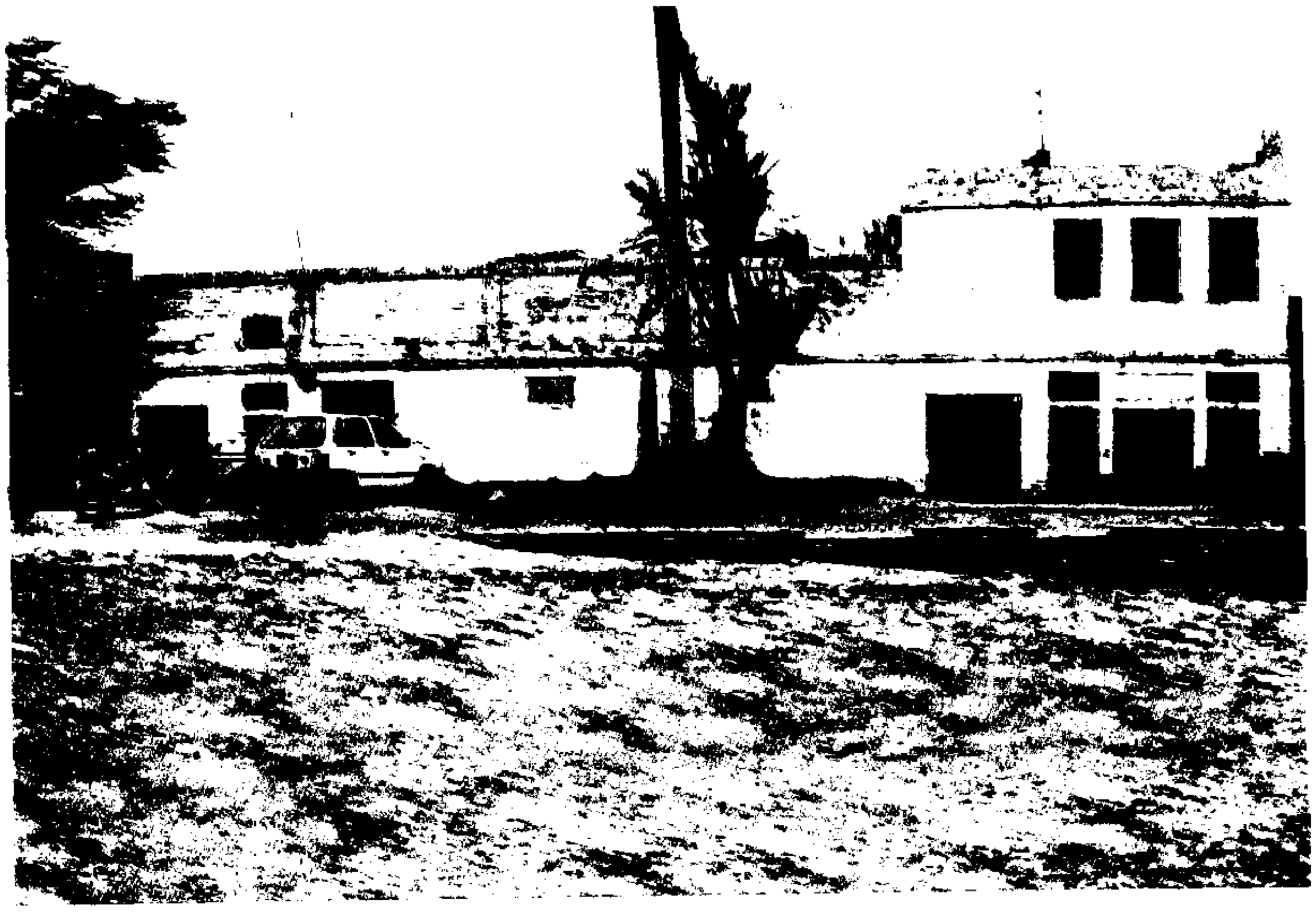

بابا جی سرکار کی رہائش گاہ کا ایک منظر درمیان میں وہ درخت بھی نظر آ رہا ہے
جس کے قریب مصنف حضرت بابا جی سرکار کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے

Marfat.com

جامع مسجد پیلے گوجراں شریف کا ایک منظر

Marfat.com

قطبِ وقت آپ کی بارگاہ میں:

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں، ایک مرتبہ ہم کچھ لوگ پنڈی شیخ موسیٰ فیصل آباد میں باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص کہنے لگا حضور قطب تو دکھائیں، قطب کیسا ہوتا ہے؟ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اچانک ایک فقیر آیا اور کہنے لگا بابا اللہ کے نام پر ایک روپیہ دینا، اللہ کے نام پر ایک روپیہ دینا اور بار بار اپنا جملہ دہرانے لگا۔ ایک شخص اس باباجی کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا، بابا تم نے ہماری ساری گفتگو کا مزہ خراب کر دیا ہے، یہ لو ایک روپہ اور جاؤ یہاں سے۔ اُس فقیر نے باباجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلام کیا اور چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد دوبارہ وہی گفتگو شروع ہو گئی کہ حضور قطب کیسا ہوتا ہے؟ آپ سرکار مسکراتے ہوئے فرمانے لگے قطب دکھا تو دیا ہے اور کیسے دکھاؤں، یہ جو فقیر ابھی سلام کر کے گیا ہے یہی تو وقت کا قطب ہے۔

ابدالِ وقت آپ کی بارگاہ میں:

ایک مرتبہ آپ سرکار اپنے آستانہ عالیہ پر تفسیر کبیر کا مطالعہ فرما رہے تھے، محمد طالب یوسفی اور منشی عبدالمجید صاحبان حاضر خدمت تھے۔ اچانک ایک باشرع باریش بزرگ حاضر ہوئے اور آپ کے قدموں میں بیٹھ گئے، آپ فرمانے لگے باباجی اوپر بیٹھ جاؤ۔ وہ کہنے لگے نہیں حضور میں نیچے ہی بیٹھوں گا، آپ کے کافی اصرار کے باوجود وہ نیچے آپ کے قدموں میں بیٹھے رہے، آپ نے اپنے صاحبزادگان کو فرمایا بیٹا جلدی سے باباجی کے لئے دودھ میں رس ڈال کر لاؤ، انہوں نے دودھ نوش فرمایا اور آپ سے کچھ گفتگو کرتے رہے، کچھ دیر کے بعد آپ سرکار کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا اور اجازت لے کر چلتے بنے۔ دو تین قدم چلنے کے بعد غائب ہو گئے۔ آپ سرکار طالب یوسفی صاحب کو فرمانے لگے اس باباجی کی زیارت کر لی وہ کہنے لگے حضور یہ بابا کون تھا؟ آپ فرمانے لگے بیٹا یہ وقت کا ابدال تھا۔

Marfat.com

حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت:

باباجی صاحب کو ایک مرتبہ وہابیوں کے ساتھ ایک مناظرہ کے لئے غنیۃ الطالبین میں سے ایک حوالہ درکار تھا کہ حضور غوث پاک سرکار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اہلسنت و جماعت میں سے ہوں جبکہ وہابیوں کا کہنا تھا کہ انہوں نے فرمایا میں وہابی ہوں۔ فرماتے ہیں میں ساری رات حوالہ ڈھونڈتا رہا، رات کے آخری حصہ میں حوالہ بھی مل گیا کتاب بھی مکمل ہوگئی اور حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت پاک بھی ہوئی۔

بغرضِ زیارت قطبِ وقت کا تشریف لانا:

سمندری کے طالب حسین یوسفی ۱۹۸۸ء کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی نذیر احمد باباجی صاحب سے بیعت ہونے کی غرض سے میرے ساتھ آستانہ عالیہ شریف پر حاضر خدمت ہوئے اور باباجی صاحب سے عرض کرنے لگے حضور مجھے مرید کرلیں، آپ سرکار نہایت عاجزی وانکساری سے فرمانے لگے نذیر احمد کوئی اللہ کا بندہ دیکھ کر اس کے مرید ہو جاؤ۔ نذیر احمد کہنے لگے نہیں حضور میں نے کہیں اور نہیں آپ کا مرید ہونا ہے۔ آپ مجھے بیعت فرمالیں، جب انہوں نے کافی اصرار کیا تو باباجی صاحب فرمانے لگے اچھا جاؤ، وضو کر کے آؤ۔ جب وہ وضو کر کے آئے تو بیعت فرمالیا اور آپ کے حکم پر سب لوگ اندر بیٹھک میں بیٹھ گئے۔

اسی اثناء میں ایک باباجی آئے جنہوں نے سفید تہبند کرتا پہنا ہوا تھا، جس پر گرد و غبار مٹی پڑی ہوئی تھی، سر پر علماء کی طرح سفید وزرد رنگ کا عمامہ پہنا ہوا تھا، ایک پرانی سی ٹوٹی ہوئی جوتی پہنی ہوئی تھی، جو کہ انہوں نے بیٹھک کے باہر اتار دی تھی، باباجی صاحب کو سلام کیا اور آپ بالکل سامنے مؤدّب ہو کر دوزانو بیٹھ گئے۔ آپ سرکار ہم سب کو فرمانے لگے چلو باہر چل کر بیٹھتے ہیں، باہر کیکر کے درخت کے نیچے چارپائیاں اور صفیں بچھی

Marfat.com

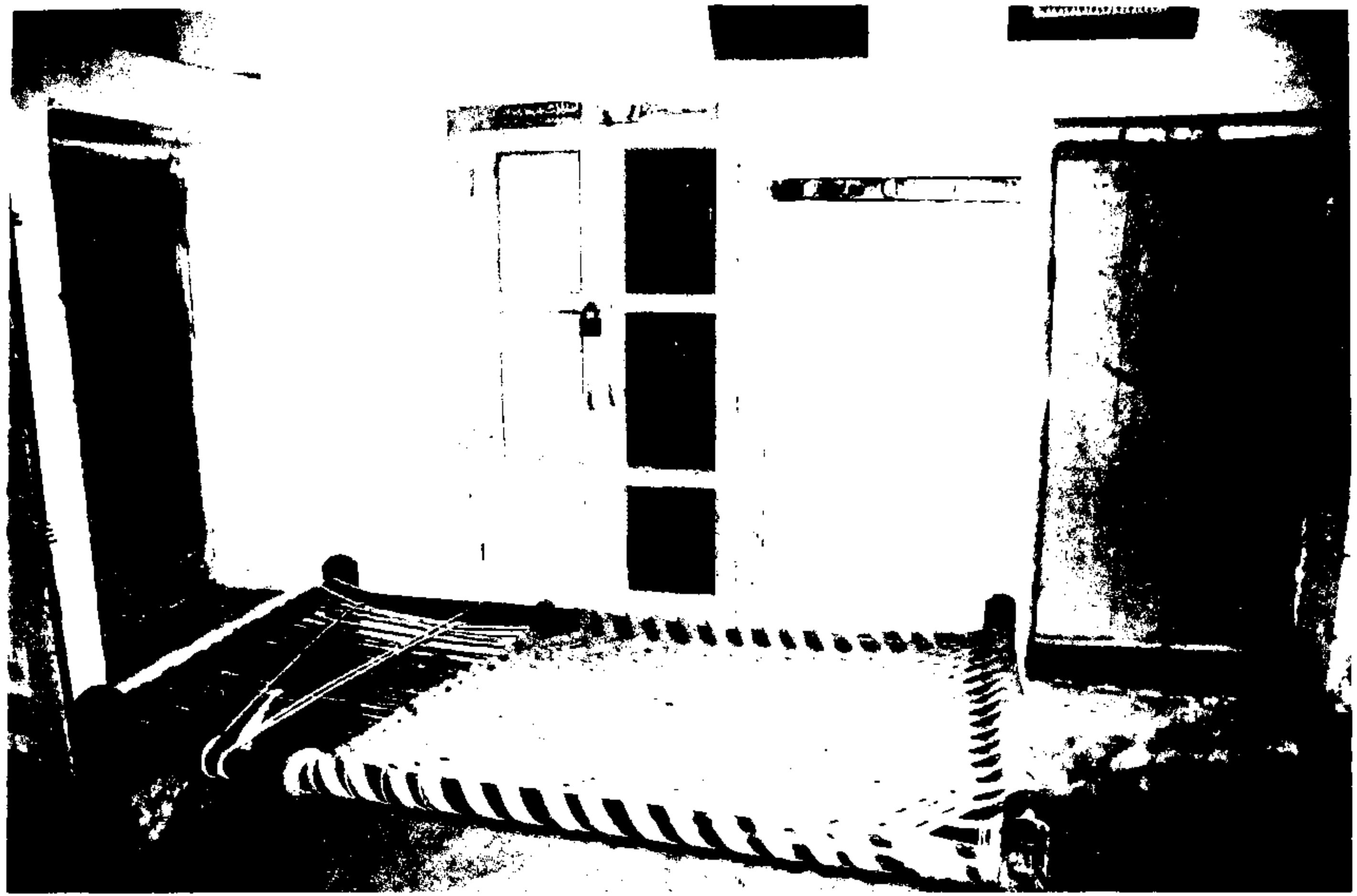

دوستوں کے ساتھ اکثر جہاں آپ تشریف فرما ہوتے تھے

Marfat.com

Marfat.com

ہوئی تھیں، جب آپ بیٹھک سے باہر آ رہے تھے ان بابا جی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمانے لگے یہ لوگ بھی بہت محبت والے ہوتے ہیں۔ اتنے میں طالب حسین یوسفی کے بھائی نذیر احمد، طالب حسین صاحب کے کان میں کہتے ہیں، طالب حسین میں نے سنا ہے باباجی صاحب کے بیعت ہونے اور دعا کروانے کی غرض سے جنات بھی آتے ہیں، ہوسکتا ہے یہ باباجی بھی کوئی جن ہوں۔

باہر سب لوگ چارپائیوں پر بیٹھ گئے لیکن وہ باباجی آپ سرکار کی چارپائی کے نیچے صف پر بیٹھ کر آپ کے پاؤں چومنے لگے، آپ نے ان کو اوپر بیٹھنے کے لئے کہا وہ کہنے لگے حضور مجھے نیچے ہی بیٹھنے دیں، آخر کافی اصرار کے بعد آپ نے ان کو اوپر چارپائی پر بٹھایا اور ان کے لئے دودھ اور رس منگوائے۔ وہ باباجی آپ سے کہنے لگے حضور بہت عرصے سے آپ کی زیارت کو جی چاہتا تھا آج یہاں سے گزر رہا تھا اس لئے آ گیا، اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی تو وہ اجازت لے کر رخصت ہو گئے۔

طالب حسین یوسفی کہتے ہیں کہ کچھ دنوں کے بعد میں نے ہمت کر کے آپ سے پوچھ ہی لیا کہ حضور وہ جو باباجی اس دن آپ کے پاس آئے تھے وہ کون تھے کیا وہ کوئی جن تھے۔ آپ فرمانے لگے نہیں طالب حسین وہ کوئی جن نہیں تھے وہ اس وقت کے قطب ہیں اور وہ حضور نبی پاک ﷺ کی دائیں وکھی (پسلی) کے نزدیک بیٹھتے ہیں اور آپ اپنی دو انگلیوں کو آپس میں ملا کر فرمانے لگے طالب حسین جتنی دیر میں یہ دو انگلیاں آپس میں ملی ہیں یہ اتنی جلدی حضور نبی پاک ﷺ کے روضۂ مبارک پر پہنچ جاتے ہیں۔ طالب حسین یوسفی کہنے لگے حضور لیکن ان کے کپڑے تو بہت میلے تھے، آپ سرکار نے یہ سنا تو رونے لگے اور صرف اتنا فرمایا کہ یہ ان کی محبت ہے کہ وہ آ گئے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ محمد مسعود یوسفی لاہور والے بیان فرماتے ہیں کہ جب آخری دنوں میں آپ بہت سخت بیمار تھے، ہم پیر بھائی علامہ محمد منیر احمد یوسفی، محمد شاکر یوسفی اور حاجی محمد رفیق یوسفی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ رات کے تقریباً دو بجے کا وقت ہوگا

Marfat.com

ایک امّاں جی آئیں اور کچھ دیر خاموشی سے آپ کے پاس بیٹھی رہیں پھر اجازت لے کر چلی گئیں، ہم نے عرض کیا حضور یہ کون امّاں جی تھیں جو خاموشی سے آئیں اور خاموشی سے چلی گئیں۔ آپ فرمانے لگے بیٹا یہ وقت کی ولیہ تھیں زیارت کی غرض سے آئی تھیں۔

آدابِ مرشد:

بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آدابِ مرشد کے پیکر تھے، جب کبھی اپنے پیر ومرشد حضور سید علی اصغر شاہ صاحب کے آستانہ عالیہ علی پور شریف جانا ہوتا، کبھی آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھاتے نگاہ بالکل سیدھی سامنے زمین کی طرف رکھتے، ادب واحترام و عقیدت کا یہ عالم تھا کہ اپنے پیر ومرشد کو اپنا روحانی قبلہ اور جان کا مالک قرار دیتے۔ خود اپنی تصنیف نگینے دے نگینے حصہ اوّل صفحہ نمبر ۸۵ پر فرماتے ہیں:۔

سیّد سخی لاثانی دا جگر پارا
میرا پیر لاثانی ایں علی اصغر
جہنے علی پور دی قسمت بدل دتی
اوہدی پاک نشانی ایں علی اصغر
علی اکبر سرکار دا ویر اصغر
فدا حسین دا جانی ایں علی اصغر
میری بیعت اے اوہناں دے ہتھ اتے
میرا قبلہ روحانی ایں علی اصغر
اوہدی مرضی اے ویکھے یا نہ ویکھے
میں تے جان دا مالک بنا بیٹھاں
منزل اُتے میں یوسفؔ پہنچ جاناں
بانہہ سیّد دے ہتھ پھڑا بیٹھاں

Marfat.com

آپ عشقِ رسول ﷺ اورادب کی وجہ سے چھوٹی عمر میں ہی غوثوں، قطبوں، ابدالوں، سالکوں اور مجذوبوں کی توجہ کا مرکز بنے رہے، آپ کی برکت سے آپ کے علاقے کے لوگ بھی ان بزرگوں کی زیارت کیا کرتے تھے۔ حضرت صاحب کرمانوالے سیّد محمد اسماعیل شاہ صاحب حضرت میاں غلام اللہ صاحب المعروف ثانی صاحب شرقپوری، حضرت سیّد علی اکبر شاہ صاحب، حضرت سیّد پیر جماعت علی شاہ صاحب امیرِ ملت محدث علی پوری، اور حضرت باباحسن شاہ صاحب (یہ آپ کے علاقے کے قطب تھے)رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ اس کے علاوہ رہبر شریعت زبدۃ العارفین حضرت قبلہ حافظ محمد حسین شاہ علی پوری صاحب قدس سرہ العزیز، ولی گرولی قطب زمان محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ العزیز، خواجۂ خواجگان حضرت قبلہ محمد حسین صاحب کوٹلہ شریف، شیخ المشائخ حضرت قبلہ جناب پیر محمد یعقوب شاہ صاحب بورامنڈی والے، حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد محمد عاشق حسین شاہ صاحب سرہندی مجدّدی مراڑہ شریف چک نمبر۴۲، قطبِ وقت مولانا محمد عمر اچھروی صاحب علاوہ ازیں دیگر بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توجہ کا بھی مرکز بنے رہے۔ یہ سب آپ کے شوق اور کمال ادب کا ہی نتیجہ تھا کہ کوئی ولی ہو، قطب ہو، ابدال ہو، محدثِ اعظم ہو یا مفسرِ اعظم ہو، ہر کسی نے آپ سرکار کو پہلی نگاہ دیکھتے ہی آپ پر اپنے خصوصی فیوض و برکات نچھاور کئے۔ نہایت محبت و قرب عطا فرمایا اور رخصت کرتے وقت خلافت سے نوازا۔ آپ نے جس پیر فقیر سے بھی تعلق قائم کیا ادب اور محبت کی مثال قائم کردی۔

کیا خوب کہا گیا ہے کہ ؎

پہلی منزل ادب عشق دی بناں اَدب مراد نہ پاوے
بے اَدباندی بستی اندر کدی ٹھنڈی ہوا نہ آوے
اَدب توں ودھ عبادت کیہڑی جیہڑی رب تیکر پہنچاوے
اعظم اوہدے بخت سوَلے جنہوں ایہہ دولت مِلجاوے

Marfat.com

خوشی محمد یوسفی فرماتے ہیں، ایک مرتبہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے، بیٹا! مرشد جب مرید کو ڈانٹتا ہے تو اس میں کئی حکمتیں ہوتی ہیں جو مرید کی سمجھ سے بہت دور ہوتی ہیں، دراصل اس ڈانٹ میں معلوم نہیں مرید کے کتنے مقامات میں اضافہ کرنا پیشِ نظر ہوتا ہے۔ اگر مرید ادب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے خاموش رہے تو فیض لے جاتا ہے اور اگر بول پڑے تو خالی رہ جاتا ہے۔ باباجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اگر مرید سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سب کچھ صحیح صحیح بیان کر دے تاکہ وہ اس کی رہنمائی کرتے ہوئے اس کی توبہ اور صراط مستقیم کا راستہ دکھا سکے، آپ فرماتے تھے، مرید اگر گناہ کر کے مرشد کے سامنے سب کچھ سچ بیان کر دے تو فیض لے جاتا ہے اور اگر جھوٹ بول دے یا چھپا لے تو فیض سے محروم رہ جاتا ہے۔

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا۔

بے اَدباں نئیں سار اَدب دی گئے ادباں تھیں وانجھے ہو
جیہڑے تھاں مٹی دے بھانڈے کدی نہ ہُندے کانجھے ہو
جیہڑے مڈھ قدیم دے کھیڑے آہے کدی نہ ہُندے رانجھے ہو
جیں دل حق حضور نہ منگیا حضرت باہو گئے دوہنہ جہانیں وانجھے ہو

اس بیت میں تہی دامانِ قسمت اور اشقیا ازلی کی طرف اشارہ ہے کہ جنہیں خواہ ہزاروں پند و نصیحت کی جائے اور خواہ بے شمار کشف و کرامات اور معجزے دکھائے جائیں وہ کورچشم نہ دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت قرب و مشاہدہ اور وصال کے قائل ہو سکتے ہیں، صرف ان کی بے ادبی اور تعلیم ملحوظ نہ رکھنے کی خاطر ایسے لوگ دونوں جہان کی نعمتوں سے خالی اور تہی دست جاتے ہیں، ان کی مثال ایسے مٹی کے برتنوں سی ہے جو آزمائش کی تھوڑی سی گرمی اور چوٹ کی تاب نہ لا کر ٹوٹ جاتے ہیں اور ان پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کی قلعی نہیں چڑھ سکتی ایسے لوگوں کی مثال عاشقانِ الٰہی کے مخالفین کھیڑوں کی طرح ہے کہ وہ رانجھے کبھی نہیں ہو سکتے۔ (انوارِ سلطانی، ص:۲۲)

Marfat.com

اسی طرح حضور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ العزیز مریدین کے لئے اولیاء کاملین و پیرانِ عظام کے ادب کے موضوع پر ارشاد فرماتے ہیں کہ مرید کو چاہیے کہ وہ پیر و مرشد پر اعتراض سے بچے کہ یہ مریدوں کے لئے زہر قاتل ہے کہ کوئی مرید ہوگا جو اپنے دل میں شیخ پر کوئی اعتراض کرے پھر فلاح پائے ،شیخ کے تصرفات سے جو کچھ اسے صحیح معلوم نہ ہوتے ہوں ان میں حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات یاد کر لے کیوں کہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں، بظاہر جن پر سخت اعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی کشتی میں سوراخ کر دینا بے گناہ بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی ہے جو انہوں نے کیا۔ یوں ہی مرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح نہیں معلوم ہوتا، شیخ کے پاس اس کی بحث پر دلیل قطعی ہے۔ امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے ان کے شیخ حضرت ابوسہیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جو اپنے پیر سے کسی بات میں ''کیوں'' کہے گا کبھی فلاح نہ پائے گا۔ (فتاویٰ افریقہ، ص ۱۴۳)

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بیان کرتا چلوں کہ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن اپنے پاؤں مبارک پھیلا کر لیٹے ہوئے تھے اور ایک مرید پاس بیٹھا تھا، ایک شخص آیا اور بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گزر گیا، یہ دیکھ کر اس مرید نے کہا تجھے معلوم نہیں یہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ لیٹے ہوئے ہیں اور تو اوپر پاؤں رکھ کر گزر گیا، یہ سن کر اُس بد بخت نے کہا: بایزید بسطامی ہیں تو پھر کیا، یہ کہہ کر چلتا بنا۔ لیکن اس بے ادبی کا وبال اس پر یوں نازل ہوا کہ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس کے دونوں پاؤں سیاہ ہو گئے اور اسی پر بس نہیں بلکہ آج تک اس بد بخت کی نسل میں بھی یہ چیز چلی آ رہی ہے کہ جب اس کی اولاد میں سے کسی کا آخری وقت آتا ہے تو اس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں۔ (آبِ کوثر، ص ۲۵۲)

Marfat.com

خوشی محمد یوسفی بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب سیٹھ اعجاز کے بھانجے کی بارات گوجرانوالہ سے گجرات جانی تھی، ان لوگوں نے بابا جی صاحب کو بھی مدعو کیا ہوا تھا، جب سب گاڑیاں روانہ ہوئیں تو سب گاڑیاں بابا جی صاحب کی گاڑی کے پیچھے پیچھے تھیں، کچھ لڑکے شرارت کے طور پر بار بار اپنی گاڑی کبھی آگے لے جاتے، کبھی پیچھے لے جاتے، خوشی محمد یوسفی فرماتے ہیں ایک جگہ ان لڑکوں کو سمجھایا بھی لیکن وہ باز نہ آئے۔ ایک جگہ پھر جو وہ اپنی گاڑی آگے نکالنے لگے تو اچانک ان کی گاڑی قلابازیاں کھاتی ہوئی الٹ گئی ان میں سے چوٹ تو کسی کو نہ آئی لیکن سب کو نصیحت ہوگئی کہ درویش کا احترام لازم ہے۔

اسی طرح کا ایک واقعہ حافظ محمد اسماعیل یوسفی مرحوم کرم سروالوں علیہ الرحمۃ کے ساتھ پیش آیا کہ ایک مرتبہ وہ اپنے گھر میاں حیات نامی ایک پیر صاحب کو بلا لائے اور اپنے پیر و مرشد بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی لے آئے۔ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ عادت شریفہ تھی کہ ہر جگہ کمال عاجزی وانکساری آپ پر غالب رہتی، آپ جب تشریف لائے تو میاں حیات صاحب کے ہاتھ چوم لئے، لوگوں نے یہ دیکھ کر بڑی واہ واہ کی کہ بڑی بات ہے جس شخص کے ہاتھ بابا جی نگینہ صاحب جیسی ہستی چوم لیں اس کا مقام کیا ہوگا؟

حافظ صاحب نے ان پیر صاحب سے اپنے پیر و مرشد کی موجودگی میں اولاد کے لئے دعا کروائی، اتفاق کی بات ہے کہ بابا جی صاحب حافظ صاحب کی پہلے ہی تین بچوں کی ناموں کے ساتھ بشارت دے چکے تھے، لیکن ہو بچی گئی لوگوں نے حافظ صاحب سے کہا حافظ جی آپ سے بہت بڑی غلطی سرزد ہوگئی ہے۔ اپنے پیر و مرشد کو چھوڑ کر آپ دوسروں سے دعائیں کرواتے پھرتے ہیں اور وہ بھی ان کی موجودگی میں۔ حافظ صاحب کو اپنی غلطی اور بے ادبی کا احساس ہوا، روتے روتے بابا جی صاحب کی بارگاہ میں پہنچے اور معافی طلب کی، روتے جاتے اور معافیاں مانگتے جاتے تب آپ سرکار فرمانے لگے، اچھا جاؤ حافظ جی

Marfat.com

جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوگا، اللہ پاک تین بیٹے عطا فرمائے گا، الحمدللہ آج ان کے تین بیٹے ہیں۔

باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے اگر مرید اپنے پیر و مرشد کو ناراض کر کے قطب وقت کے پاس بھی چلا جائے تو تب تک فیض نہ حاصل کر پائے گا جب تک اس کے اپنے پیر و مرشد اس سے راضی نہ ہو جائیں۔ فرماتے تھے بزرگانِ دین نے تو اپنے اپنے مرشد کے احترام میں کیا کیا مثالیں قائم کی ہیں جیسے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشد کامل کی تکریم میں انتہاء پر پہنچے ہوئے تھے کہ ایک مرتبہ سجادہ نشین صاحب نے اعلیٰ حضرت سے رکھوالی کے لئے دو کتوں کی فرمائش کی تو آپ اپنے گھر پہنچے، اپنے صاحبزادگان کو لیا اور خانقاہ میں سجادہ نشین کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا کہ احمد رضا یہ دونوں کتے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے، یہ دن کے وقت آپ کا کام کاج کریں گے اور رات کے وقت رکھوالی کرنا بھی جانتے ہیں۔ (انوارِ رضا، صفحہ ۲۳۸)

جیسے کہ حضرت سیّدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں جب شیخ الاسلام سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نوّراللہ مرقدہٗ کا مرید ہوا تو کامل بیس سال تک خدمت اقدس میں حاضر رہا، اس درجہ خدمت کی کہ نفس کو کبھی آپ کی خدمت سے راحت نہ دی، نہ دن دیکھتا تھا نہ رات، جہاں آپ سفر کو جاتے سونے کے کپڑے اور توشہ اٹھا کر ہمراہ ہوتا۔ (دلیل العارفین، ص ۲)

ایسے ہی حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ کسی درویش نے خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آ کر سوال کیا، اتفاق سے اس وقت لنگر خانہ میں کوئی ایسی شے موجود نہ تھی جو اسے دی جاتی، خواجہ صاحب نے اپنے پاؤں سے جوتیاں اتار کر درویش کو دے دیں اور رخصت کیا، اتفاق سے اس وقت امیر خسرو بادشاہ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے، راستے میں وہی درویش مل گیا، آپ نے درویش سے اپنے پیر

Marfat.com

ومرشد کی خیریت پوچھی، جب درویش گفتگو کرنے لگا تو امیر خسرو بے ساختہ بول اٹھے، مجھے اپنے پیر کی خوشبو آ رہی ہے شاید ان کی کوئی نشانی تیرے پاس ہے، درویش نے یہ سن کر خواجہ صاحب کی جوتیاں سامنے کر دیں اور کہا یہ مجھے عنایت کی گئی ہیں، امیر خسرو اپنے پیر کی جوتیاں دیکھ کر بے تاب ہو گئے اور درویش سے کہا تم انہیں فروخت کرنے کو تیار ہو، درویش تیار ہو گیا، امیر خسرو کے پاس اس وقت پانچ لاکھ نقرئی ٹنکے تھے جو سلطان نے ایک قصیدے کے صلہ میں دیئے تھے، آپ نے وہ سب کے سب درویش کو دے کر اس سے جوتیاں لے لیں اور اپنے سر پر رکھ کر مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور! درویش نے اسی پر اکتفا کر لیا ورنہ اگر وہ ان جوتیوں کے عوض میری جان و مال بھی مانگتا تو میں وہ بھی دینے سے گریز نہ کرتا۔ (انوار اصفیاء، ص ۹۳۵)

ایک مرتبہ عید الفطر کے موقع پر گرمیوں کے دنوں میں بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاندلیانوالہ اپنے ایک مرید محمد سلیم اصغر شاہ یوسفی صاحب کے گھر تشریف لے گئے، محمد سلیم اصغر یوسفی فرماتے ہیں میں جلدی سے کھانے کی تیاری میں مصروف ہو گیا، تندور پر گیا اور اس کو کہا بھائی جلدی سے روٹیاں لگا دو، میرے گھر مہمان آئے ہیں، جب میں روٹیاں لے کر گھر پہنچا تو آپ سرکار نورِ فراست سے سارا معاملہ دیکھتے ہوئے فرمانے لگے بیٹا میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا پیر و مرشد مرید کے گھر سائیں ہوتے ہیں مہمان نہیں ہوتے۔

آپ فرمایا کرتے تھے جب کسی مرید کے گھر اس کے پیر و مرشد آئے ہوں تو وہ ایسے سمجھے جیسے کہ آج رات اس کی زمین یعنی کھیت میں پانی لگا ہوا ہے اور کسّی پکڑ کر تمام رات جاگنا ہے، مطلب یہ کہ ایک لمحہ کے لئے بھی آنکھ نہیں لگنی چاہیے، یعنی ادب و احترام میں ایک لمحہ کی بھی غفلت نہ ہو جائے۔

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

جے توں چاہیں وحدت رب دی مَل مرشد دیاں تلیاں ہو
مرشد لطفوں کرے نظارہ گُل تھیون سب کلیاں ہو

Marfat.com

اہناں کلیاں وچوں اک لالہ ہوسی گل نازک کل پھلیاں ہو
دو ہیں جہاں انہاندے باہو جنہاں سنگ کیتا دو ولیاں ہو

فرماتے ہیں کہ اے طالب! اگر تو اللہ تعالیٰ کے دریائے وحدت میں داخل ہونے کا آرزومند ہے تو مرشد کامل ڈھونڈ کر اس کی جان توڑ خدمت کرتا رہ اور خدمت کا نام زبان پر نہ لا اور رات دن، ماہ وسال شمار نہ کر بلکہ اپنا سب کچھ مرشد پر نثار کر اسے جس طرح ہو سکے اپنے اوپر مہربان کر تب مرشد خوش اور راضی ہو کر جب لطف سے باطنی نظر اور توجہ فرمائے گا تو تیرے تمام جسم اور بدن کے اندر جتنے لطائف بند ہیں وہ اسم ذات اللہ سے کھل جائیں گے۔ (انوار سلطانی، صفحہ ۳۸)

بیعتِ طریقت:

بیعت طریقت وسلوک محققین اہلسنت کے نزدیک مسنون اور حضرات صوفیہ ومشائخ اسلام میں عموماً مروّج ہے، حضور قبلہ عالم باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہر خاص وعام جو بھی بیعت کے لئے حاضر ہوتا اس کو سنتِ رسول کے مطابق بیعت فرمایا کرتے تھے، کیونکہ حضور سرکارِ دوعالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے جسے اسلام میں داخل فرمایا اس سے بیعت لی۔

جیسے دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ٹیچر کی ضرورت پڑتی ہے، دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے معلّم کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح تزکیۂ نفس وقلبی امراض کی اصلاح اور تربیت روح کے لئے ایسے مربی کامل کی ضرورت پڑتی ہے جو نفسانی وقلبی امراض سے واقف اور کسی کامل واکمل شیخ کے زیر تربیت تزکیۂ نفس کے علاوہ حضور مع اللہ کی نسبتِ باطنی بھی حاصل کر چکا ہو۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

اللہ پڑھیوں، حافظ ہویوں نہ گیا حجابوں پردا ہو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں بھی طالب ہویوں زردا ہوا

Marfat.com

لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں پر ظالم نفس نہ مردا ہو
باجھ فقیراں کوئی نہ مارے باہو چور دلِ اندر دا ہو

فرماتے ہیں بے شک اللہ اللہ کرتے رہو، حافظ ہو جاؤ، دنیاوی پردہ پھر بھی زائل نہیں ہوتا، پڑھ پڑھ علامہ فہامہ ہو جاؤ تب بھی دولت کی حرص نہیں جاتی، لاکھ کتابیں پڑھ لی جائیں ظالم نفس قابو نہیں آتا، آخر میں فرماتے ہیں سوائے راہِ طریقت کے پیر، فقیر کے دل کا چور کوئی نہیں مار سکتا۔

بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے جس کسی کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کو پانا مقصود ہو اس کو کسی کامل مرد کے دستِ حق پرست پر بیعت ہونا چاہیے کیونکہ بنا مرشد کوئی شخص راہِ سلوک کو طے نہیں کر سکتا۔ نگینے دے نگینے حصہ اوّل صفحہ نمبر ۵۰ پر فرماتے ہیں ؎

بناں مرشد کامل دے سالک کدی عشق دا راہ نہ مَل بیٹھیں
اس راہ دے وچ شیطان جہیّاں کئی ہور بلاواں بندیاں نے

نفس کتا ہے اس کے گلے میں کسی کا پٹہ ڈالو تا کہ مارے نہ جاؤ، مشائخ کا شجرہ گویا اس پٹہ کی زنجیر ہے جس کی پہلی کڑی مرید کے گلے میں آخری کڑی حضور ﷺ کے دستِ مبارک میں ہو، اگر یہ پٹہ اور زنجیر قائم رہا تو ان شاء اللہ نفس بہک نہیں سکتا۔

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

راہ دے راہ دے ہر کوئی کہندا میں بھی آکھاں راہ دے
بن مرشد تینوں راہ نہیں لبھنا مر ویسیں وچ راہ دے
محبت مجلس پیر میرے دی بہتر نفل نمازاں
ہک ہک سخن شریف انہاں دا کردا محرم رازاں

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ہو
نفی اثبات دا پانی مِلسی ہر رگے ہر جائی ہو

Marfat.com

اندر بوٹی مشک مچایا جان پھلاں تے آئی ہو
جیوے مرشد کامل باہو جیں ایہہ بوٹی لائی ہو

دوسری جگہ فرمایا

جو دم غافل سو دم کافر مرشد ایہہ فرمایا ہو
سنیا سخن گیاں کھل اکھیں اساں چت مولا ول لایا ہو
کیتی جان حوالے رب دے اساں ایسا عشق کمایا ہو
مرن توں اگے مرگے باہو تاں مطلب نوں پایا ہو

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ شریعت ایک شمع ہے جو راہ دکھاتی ہے اور اس راہ پر چلنا طریقت ہے جب کہ منزل پر پہنچ جانا حقیقت ہے، چنانچہ عبادت کسی آشنائے طریقت سے ہی سیکھی جاسکتی ہے۔

حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید، رسالت، عقائد، زہد وتقویٰ، مکاشفات وذکر واذکار وغیرہ کی درستگی کے لئے شیخ کا ہونا ضروری ہے اور سلوک کا طے کرنا ایک شیخ کے بغیر ممکن نہیں۔فرماتے ہیں کہ خواہ کوئی کتنا ہی زاہد وعابد کیوں نہ ہو وہ شیطان کے پھندوں سے بچ نہیں سکتا، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ۢبِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

(سورۃ الیوسف آیت ۵۳)

یعنی بے شک نفس انسان کو برائی کی طرف لے جانے والا ہے مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے بلاشبہ میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور

اِنَّ الشَّیْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ. (سورۃ الیوسف آیت ۴)

تحقیق شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اجل ابی القاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں، مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر

Marfat.com

سے تربیت لے کہ بے پیرا کبھی فلاح نہ پائے گا اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام شیطان ہے اور علامہ خرپوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی یہی لکھا کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

اس لئے مرشد کی بیعت کئے بغیر چارہ نہیں اور بزرگوں نے لکھا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تک پہنچنے کا سب سے زیادہ آسان اور سب سے زیادہ نزدیک راستہ یہی ہے اور خدائے تعالیٰ کا قانون بھی اسی طرح پر جاری ہے کہ جس طرح انسان ظاہر کی خوبیوں اور ہنروں کو اپنے ہم جنسوں کے ساتھ مل کر حاصل کرتا ہے اور استاد کی شاگردی حاصل کئے بغیر کوئی فن آسانی اور صحیح طریقے کے ساتھ نہیں سیکھ سکتا، اسی طرح باطنی کمالات کو بھی طریقت کے پیر کی بیعت کے بغیر حاصل نہیں کرسکتا۔ (الا ماشاء اللہ) جیسے دنیا میں مسافر کو رہبر کی ضرورت ہے، پردیس میں بغیر رہبر کے کام نہیں چلتا ایسے ہی مسافر آخرت کے لئے رہبر طریقت کی حاجت ہے وگرنہ مارے مارے پھرنا پڑتا ہے۔

بیعت کے تعلق کو خدائے تعالیٰ کے راستوں میں سب سے قریب کرنے کے لئے بزرگوں نے ایک چیونٹی کی حکایت نقل کی ہے کہ ایک چیونٹی کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں خانہ کعبہ پہنچوں۔ مگر خانہ کعبہ وہاں سے بہت دور تھا، اس چیونٹی نے اپنے دل میں خیال کیا کہ نہ تو میرے پیر ہیں اور نہ طاقت وسرمایہ ہے۔ ایسی عظمت والی جگہ میں جو خدائے تعالیٰ کی خاص تجلیات اور انعامات کے وارد ہونے کی جگہ ہے میں کس طرح پہنچ سکوں گی، اسی خیال میں تھی کہ اچانک ایک جگہ جہاں کوئی غلہ لگایا تھا کبوتروں کا ایک غول دانے چگنے میں مشغول ہوگیا، جب چگنے سے فارغ ہوا تو ایک کبوتر نے کہا اب جو کچھ چگنا ہے جلدی چگ لو، کیونکہ خانہ کعبہ میں پہنچ کر اپنے بچوں کی خبر لینی ہے، بہت دور ہے اور وقت بہت تھوڑا ہے۔ اگر بہت ہی تیز اڑیں گے تو کہیں جا کر پہنچیں گے، چیونٹی بھی وہیں تھی اس نے موقع کو غنیمت جانا کہ اگر ان کا ساتھ حاصل ہو جائے تو میرا مطلب حل ہو جائے گا، پر اُن کے رہے اور پنجہ میرا۔ چنانچہ وہ جلدی سے جا کر ایک کبوتر کے پاؤں سے چمٹ

Marfat.com

گئی اور کبوتر اسے اپنے ساتھ اڑا لے گیا، جب کبوتر خانہ کعبہ میں پہنچے اور ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ خانہ کعبہ کی زیارت اور طواف کرلو، چیونٹی سمجھ گئی کہ میری مراد اللہ تعالیٰ نے پوری کی، اس نے فوراً پنجہ چھوڑ دیا یکا یک وہ دیکھتی ہے کہ خانہ کعبہ سامنے ہے اور وہ خدائے تعالیٰ کی تجلیات کا مشاہدہ کررہی ہے۔

پس جس طرح چیونٹی نے کبوتر کے پنجے مضبوط پکڑ لئے اور اپنا مقصود حاصل کر لیا، اسی طرح اگر خدائے تعالیٰ کا طالب اس راستہ کی منزل کو طے کرنے کے لئے شہباز (مرشد) کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے تو جہاں وہ پہنچے گا اس کو بھی اپنے ساتھ لے جائے گا، لیکن اگر کمزوری سے پکڑا یا دامن چھوڑ دیا تو نیچے گر کر دوزخ کے گڑھے میں جا پہنچے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (سورۃ الانبیاء آیت ۶)

ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔ (یہاں اہل ذکر سے مراد مرشد خاص ہے)

سورۃ توبہ آیت نمبر 119 میں فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○

ترجمہ: اے ایمان والو! ڈرتے رہا کرو اللہ سے اور ہو جاؤ سچے لوگوں کے ساتھ۔

اولیائے کرام کا متفقہ طور پر فیصلہ ہے کہ صادقین سے یہاں مراد صحابہ کرام اور تا قیامت آنے والے باعمل علمائے دین، صالحین اور دیگر اولیائے کرام ہیں۔

سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 35 میں بیعت کے متعلق کھلم کھلا حکم دیا جارہا ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تلاش کرو اس تک پہنچنے کا وسیلہ اور جدوجہد کرو اس کی راہ میں تا کہ تم فلاح پاؤ۔

Marfat.com

اس آیت میں چونکہ خطاب ہی ایمان والوں سے کیا جارہا ہے اس لئے ظاہر ہے کہ وسیلہ ''ایمان'' کے علاوہ کوئی اور چیز ہے، اس آیت میں تقویٰ اختیار کرنے کا اور جہاد کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ وسیلہ ایمان، تقویٰ اور جہاد کے علاوہ کسی اور چیز کا نام ہی ہوسکتا ہے۔ اولیائے کرام کا فیصلہ ہے کہ وسیلے سے مراد شیخ طریقت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ لیکن منکرین طریقت کہتے ہیں کہ یہاں وسیلے سے مراد نیک اعمال ہیں۔ (حالانکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب القول الجمیل میں اور خرم وہابی نے قول الجمیل کے ترجمہ شفاء العلیل میں اور اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں وسیلہ سے مراد مرشد لی ہے۔)

ان کے اس خیال کے ردّ میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر نیک عمل وسیلہ بنتے تو شیخ بہ درجہ اولیٰ وسیلہ ہوتا ہے۔ کیونکہ مرید کے سارے کے سارے نیک کام اس کے مرشد کے سبب وجود میں آتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ. (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۱)

ترجمہ: ہم قیامت میں ہر آدمی کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

یعنی اے چشتیو، اے قادریو! اے سہروردیو! اے نقشبندیو! اے حنفیو! اے شافعیو! اے مالکیو! اے حنبلیو! چلو اور جس کا کوئی بھی امام اور شیخ نہیں ان کو بلایا جائے گا اے شیطان (کی سنگت اختیار کرنے والے منکرو!) شیطانو! کیونکہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔ (روح البیان، زیر آیت يَوْمَ نَدْعُوْا)

مسلم شریف میں بحوالہ مشکوٰۃ شریف ہے

من مات ولیس فی عنقہٖ بیعة مات میتة جاهلية .

جس کے گلے میں کسی کی بیعت کی رسّی نہ ہو اور وہ مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

Marfat.com

سرکار نگینہ علیہ الرحمۃ حضور باباجی فرماتے ہیں ۔

لے یارھویں والے داناں تے ڈبی ہوئی ترجائیں گی
جے نہ بیعت دا پٹہ گل پایا موت جاہلاں دی مرجائیں گی

مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دیناسنّت ہے، کیونکہ ہاتھ ملانا عہد کی پختگی کے لئے ہوتا ہے، نیز دنیا میں لینا ہاتھ سے ہی ہوتا ہے اسی لئے دُعا کے وقت ہاتھ اٹھاتے ہیں گویا کہ رب سے لے رہے ہیں۔

باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ، بیعت کا طریقہ یہ ہے کہ مرید بیعت ہوتے وقت مرشد کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے، قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ. (سورۃ الفتح آیت ۱۰)

اللہ پاک کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہاتھ میں ہاتھ لے کر بیعت کی مگر عورتوں سے جب بیعت لی جائے تو محض بات سے اور کلام سے لی جائے ہرگز ان کا ہاتھ نہ چھوا جائے۔

بیعت کرتے وقت آپ سرکار مرید کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے یعنی مصافحہ فرماتے لیکن عورت سے مصافحہ نہ فرماتے بلکہ صرف کلام سے بیعت فرماتے کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جب ایمان والی عورتیں بیعت کے لئے حاضر ہوتیں تو آقائے دو عالم ﷺ ان کی بیعت کرتے تھے لیکن کبھی کسی عورت کا ہاتھ پکڑ کر بیعت نہ کیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

آپ سرکار بوقتِ بیعت ہر مرید سے عہد لیتے کہ وہ پابندی سے فرائض ادا کرے گا، خصوصاً پنج گانہ نماز، اس کے علاوہ تہجد، اشراق، اوابین، کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے اور سنت و شریعت کے اوپر کاربند رہنے کا بھی وعدہ لیتے ، شریعت کے معاملے میں آپ اتنے سخت تھے کہ کسی بے شرع کی بیعت نہ فرماتے ۔ فرماتے پہلے سنت رسول کے

Marfat.com

مطابق داڑھی رکھنے کا وعدہ کرو تب بیعت کروں گا۔

آپ فرماتے بیعت ہونے کا مطلب ہے اپنے آپ کو بیچ دینا، بک جانا، فنافی الشیخ ہو جانا، ''المرید لا یرید ''یعنی مرید وہ ہے جو خود کچھ نہیں چاہتا۔ فرماتے آج کل لوگ بیعت بطور رسم کرتے ہیں، بیعت کے معنی نہیں جانتے، بیعت تو اسے کہتے ہیں جیسے کہ حضرت یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے، حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دو کہ تجھے نکال دوں۔ ان کے مرید نے عرض کیا، یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں دے چکا ہوں، اب دوسرے کو نہ دوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ظاہر ہوئے اور ان کو نکال دیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت)

بابا جی صاحب فرماتے تھے کہ مرید کو چاہیے کہ اپنے شیخ کے اندر فنا ہو جائے، تب شیخ اس کے دائیں ہاتھ میں قرآن اور بائیں ہاتھ میں سنت مصطفےٰ ﷺ رکھتا ہے تا کہ ان دونوں چراغوں کی روشنی میں وہ راستہ طے کر سکے نہ تو شبہے کے گڑھے میں گرے اور نہ ہی بدعت کے اندھیرے میں پھنسے۔

اخلاق واوصاف

ایک ولی کامل میں جو صفات ہوتی ہیں وہ آپ میں بدرجہ اتم موجود تھیں جیسے غنیۃ الطالبین میں قطب الاقطاب، فرد الافراد، شیخ الشیوخ العالم غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک ہے کہ مسند ولایت کے سجادہ نشین میں بارہ صفات ہوتی ہیں:۔

(۱) ستّار (۲) غفّار (۳) شفیق (۴) رفیق
(۵) صادق (۶) متصدق (۷) امر بالمعروف فرمانیوالا (۸) سخی
(۹) نہی عن المنکر فرمانے والا (۱۰) شجاع (۱۱) عابد (۱۲) عالم

Marfat.com

آپ حلیم الطبع اور کریم النفس تھے، عجز وانکساری طرۂ امتیاز تھی۔ عفو ودرگزر آپ کے اوصاف کی زینت تھی، اگر کوئی تلخ کلامی یا دُرشت روئی سے پیش آتا یا کوئی زیادتی کرتا تو آپ بڑے پیارے اور محبت بھرے انداز میں جواب ارشاد فرماتے، بلکہ اکثر اوقات زیادتی برداشت کرتے ہوئے خاموشی اختیار فرماتے تھے۔ آپ کے جواب نہ دینے کی وجہ سے زیادتی کرنے والے کو جلد ہی احساس ہو جاتا تھا اور اپنے کئے پر پچھتاتا ہوا معافی مانگنے آ جاتا تھا۔ آپ شفقت فرماتے ہوئے درگزر سے کام لیتے تھے۔

آپ اتنے خوش اخلاق تھے کہ جو شخص بھی آپ سے ملنے آتا تھا، چاہے پہلی دفعہ ہی زیارت کے لئے آیا ہوتا وہ محسوس کرتا جیسے آپ اس سے پہلے ہی واقف ہیں اور خوب جان پہچان ہے۔ نہ صرف یہ کہ دل کے غنی تھے بلکہ ہاتھ کے بھی سخی تھے۔ ذاتی طور پر آپ کو کسی سے عناد یا دشمنی یا بغض نہیں تھا۔ آپ کی محبت اور مخالفت صرف اور صرف اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہوتی تھی۔ وہ اخلاق حمیدہ اور اوصاف ستودہ جن پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مردِ مومن کو عمل پیرا ہونے کا حکم فرمایا ہے وہ آپ کی شخصیت کا زیور اور زینت تھے۔ سو ہر کوئی دیکھنے والا یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا تھا کہ آپ واقعی مردِ خدا ہیں۔

سچے صاف عقیدے والا خوش گفتار نگینہ
بھر گیا یوسفیاں دے سینے وچ انوار نگینہ
آل اصحاب رسول اللہ دا تابعدار نگینہ
پیر نگینے دا اے صائمؔ ہر اِک یار نگینہ

Marfat.com

حسنِ اخلاق اور درگزر کا ایک واقعہ

لاہور میں ایک شخص نے حسد کی بنا پر باباجی صاحب کے خلاف لوگوں میں یہ بات بڑے زور وشور سے پھیلانا شروع کردی، کہ مولانا محمد یوسف علی نگینہ صاحب، نعت خواں، بے علم اور جاہل ہیں (نعوذ باللہ) اور جو پیر بے علم اور جاہل ہو وہ لوگوں کی کیا راہبری کرے گا یہاں تک کہ دو تین کتابوں میں بھی اس کا ذکر کیا، باباجی صاحب کو جب اس بات کی اطلاع ملی، تو آپ نے کسی قسم کا اظہارِ ناراضگی نہ کیا اور نہ ہی کوئی انتقامی کاروائی یا دفاعی کارروائی کے بارے میں سوچا، مریدین نے جواب دینے کے لئے کچھ تدابیر سوچیں مگر آپ نے ہمیں منع فرمادیا۔

حضرت قبلہ باباجی صاحب نے مذکورہ بالا شخص کی باتوں کا ذکر شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد حضرت علامہ مولانا مفتی غلام رسول صاحب سے کیا آپ نے فرمایا جامعہ رضویہ کے امتحانات منعقد ہورہے ہیں آپ امتحان دے دیں چنانچہ آپ بغیر پیشگی مطالعہ کے جامعہ رضویہ کے امتحانات میں بیٹھ گئے، امتحان میں آپ نے نمایاں پوزیشن کے ساتھ کامیابی حاصل کی، بخاری شریف اور مسلم شریف میں ۱۰۰ میں سے ۸۵ اور ۸۰ نمبر حاصل کیے۔

اسی طرح تنظیم المدارس کا امتحان بھی دیا ایم۔اے کی سند حاصل فرمائی، اور شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول صاحب نے بھی اپنے ہاتھ سے ایک سند لکھ کردی آپ نے مذکورہ بالا مدارس کی سندیں حاصل کرنے کے بعد فرمایا مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ اور سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضل وکرم اور مہربانی کی ضرورت ہے، سندوں کی کوئی ضرورت نہیں، ویسے بات ہوئی تو دوستوں کے کہنے پر امتحان دے دیا۔

قطب ہونے کی دلیل:

آپ حسن اخلاق کا پیکر تھے، اپنے بیگانے سبھی یہ مانتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تنظیم المدارس (اہل السنہ) پاکستان

رقم السند ۳۰۸

شہادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

نشہد بان مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ ابن/بنت حاجی ریشم دین

وتاریخ میلادہ ۱۹۲۳ء ورقم التسجیل ۴۳۵ ورقم الجلوس ۸۲

من طلاب الجامعۃ الرضویۃ مظہر الاسلام فیصل آباد

قد حصل علی شہادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ

بعد اتمام الدراسۃ النہائیۃ والاجتیاز الامتحان المنعقد

[illegible] الزائق ۲۰۰۶ء الی

[illegible] ۲۰۰۷ء فقد

تنظیم المدارس کی طرف سے باباجی کو دی گئی سند کا عکس جس پر مفتی عبدالقیوم ہزاروی اور مولانا سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کے دستخط واضع ہیں

Marfat.com

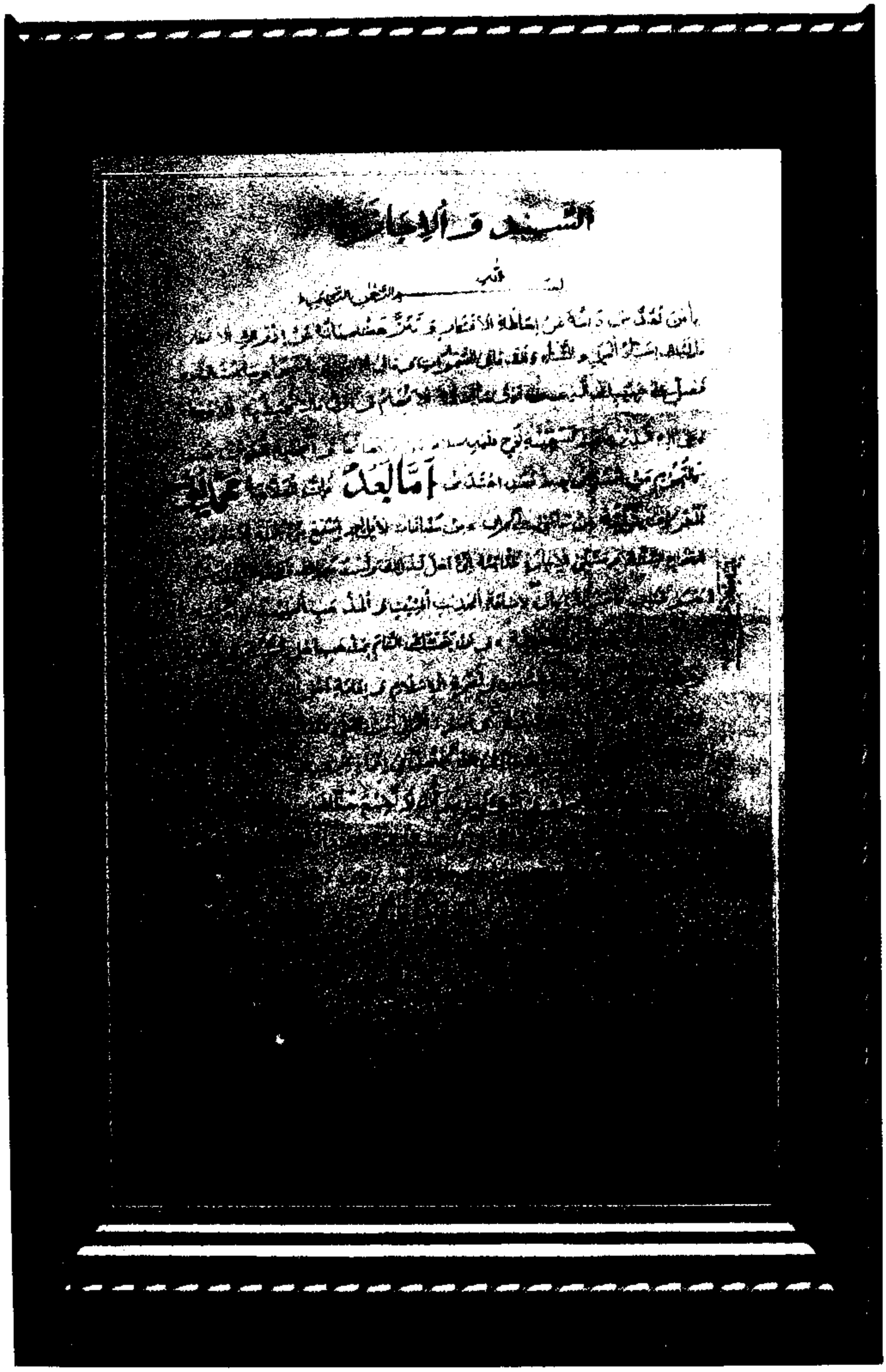
السند والاجازة
امّا بعد

شارح بخاری حضرت مولانا علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمہ کی عطا کردہ سند کا عکس

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لك يا من هو وحده والصلوٰة والسلام عليك

يا من لا نبي بعده

شهادة الفراغ من العلوم الاسلامية

تنظيم المدارس (اهل السنة) پاکستان (مسجد)

للاخ الفاضل حاجی محمد یوسف علی بگین بن حاجی ریشم دین

المتوطن چک سکندر بیگران من مضافات لائل پور

رقم تسجيله ۸۲ ... انه قد نجح في امتحان تنظيم المدارس

سنة ۱۳۹۶ھ ... وفاز في الدرجة الثانية

امضاء رئيس المنظم

امضاء الناظم الاعلى

تنظیم المدارس کی سند کا عکس

Marfat.com

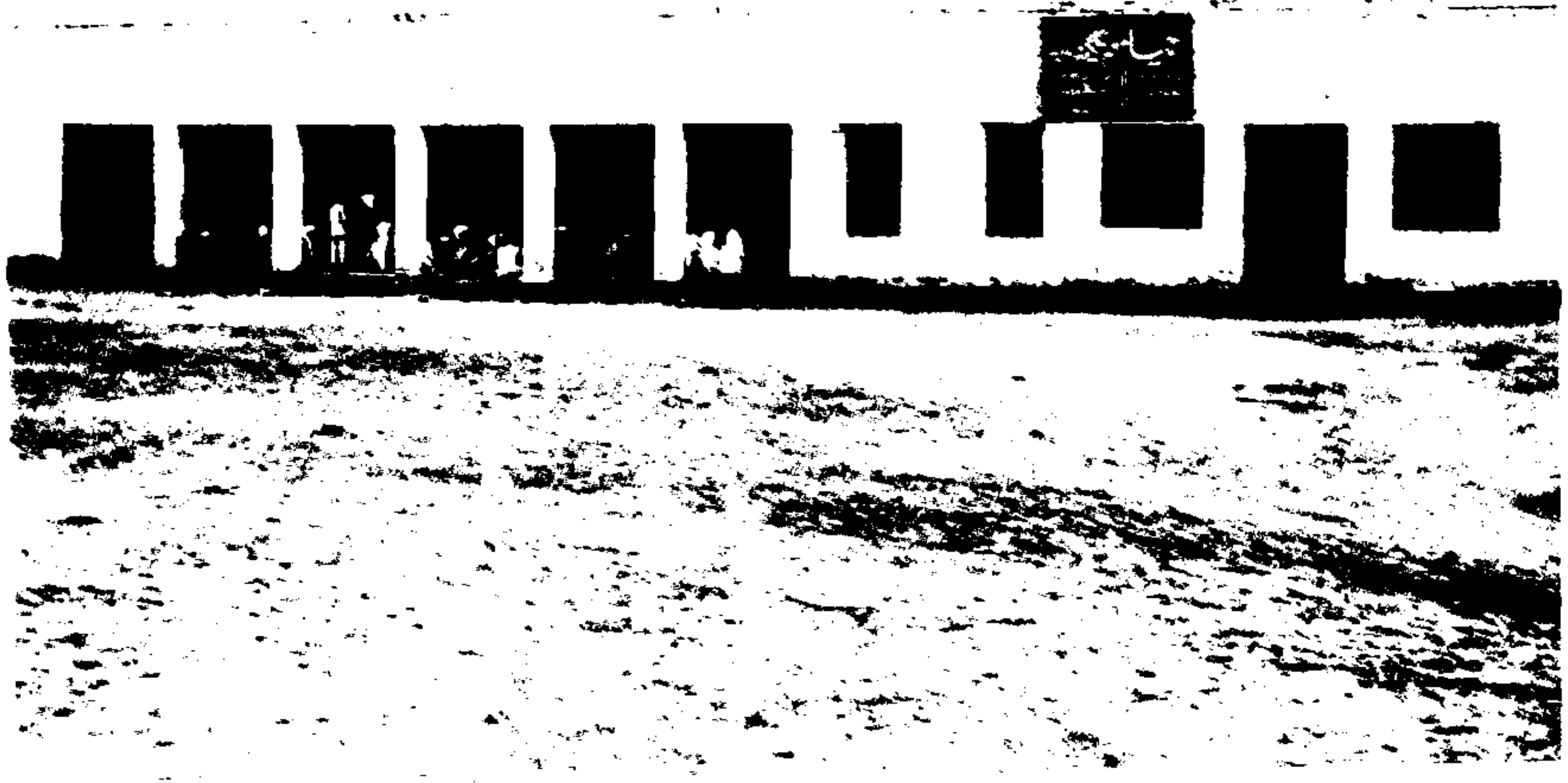

جامعہ نگینہ پیلے گوجراں شریف

Marfat.com

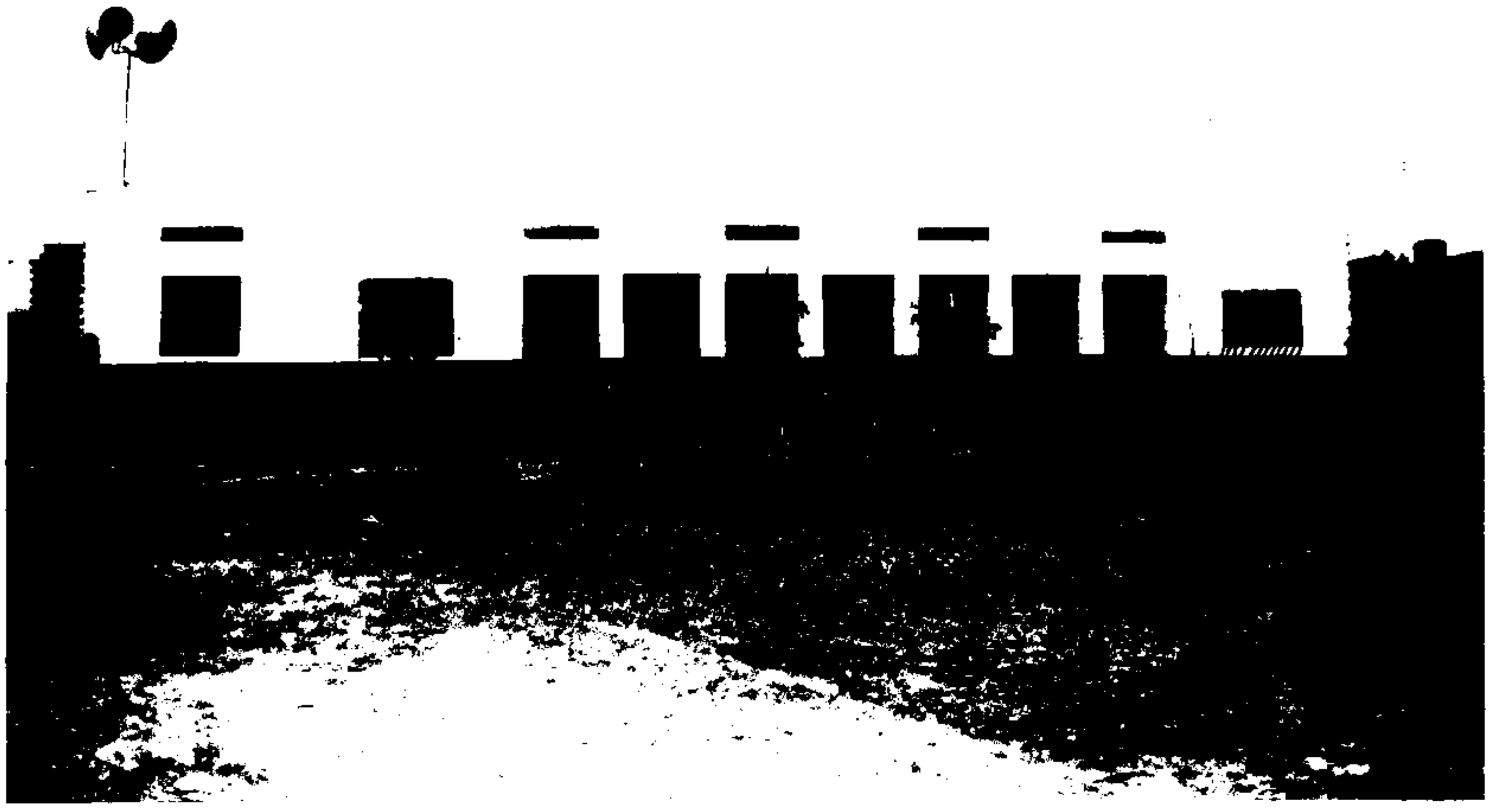

جامعہ یوسفیہ پیلے گوجراں شریف

Marfat.com

Marfat.com

حضرت صاحب ہم سے بہت محبت کرتے تھے، ہر ملنے والا یہ حقیقت بیان کرتا ہے کہ آپ میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ ''جن بزرگوں کے ملنے والا ہر شخص اگر یہ کہے کہ وہ میرے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت کرتے ہیں یہ ان بزرگوں کے قطب ہونے کی دلیل ہے''۔

قطب الاقطاب حضرت پیر سیّد اسماعیل شاہ بخاری کرمانوالے صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے اخلاق کا ایک یہ پہلو بھی چمکتا تھا کہ اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہ لیتے تھے، کبھی کوئی کم ظرف نامناسب بات کہتا اور مریدین جوابی اقدام کے لئے پروگرام بناتے تو آپ سختی سے روک دیتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی یہ تعلیم دیتے تھے کہ اگر تمہارے ساتھ بدتمیزی اور بدسلوکی ہو تو جواباً درگزر سے کام لو اور دل کی دولتِ اطمینان سے نوازنے کے لئے فرمادیتے۔

'' مہ فشاند نور وسگ عَوعَومی کند ''

ترجمہ: چاند نور بکھیرتا ہے اور کتّا بھونکتا ہے۔

وہ دیوانہ محمد کا بظاہر بینا دانا تھا
محقق تھا ،مدقق تھا ،مفسر تھا ، یگانا تھا
بظاہر نعت خواں تھا مولوی تھا ایک شاعر تھا
حقیقت حال میں صآئم قطبِ زمانہ تھا

نگینے کو میں ولیوں کی دعا کہہ دوں تو سچ ہوگا
غموں کی سلطنت کا بادشاہ کہہ دوں تو سچ ہوگا
ولی بھی تھا وہ تھا محبوب بھی ولیوں کا اے صآئم
اسے قطبِ زمانہ برملا کہہ دوں تو سچ ہوگا

مریدین کے ساتھ نہایت شفیق:

حاجی محمد اقبال یوسفی لاہوری فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ کے ساتھ فیصل آباد سے لاہور بس پر آیا، ایک اور دوست بھی ساتھ تھے، میں بابا جی صاحب کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا، مجھے بہت سخت نیند آئی ہوئی تھی، میں تو سارے راستے سویا رہا، جب لاہور پہنچے تو آپ نے مجھے جگا دیا، لاہور پہنچنے پر میرے دوسرے ساتھی مجھے کہنے لگے، حاجی صاحب سارے راستے آپ بابا جی صاحب کی جھولی میں پڑے سوتے آئے ہیں اور کبھی آپ نیند میں ان کے کاندھے سے ٹیک لگا لیتے تھے، لیکن کمال ہے بابا جی صاحب نے آپ کو ایک مرتبہ بھی یہ نہیں کہا کہ بیٹا میں تھک گیا ہوں پیچھے ہو جاؤ۔

عیب پوشی:

بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لوگوں کی عیب پوشی فرمایا کرتے تھے، اگر کوئی شخص جھوٹ یا غلط بیانی سے بھی کام لیتا تو آپ اس کو یہ نہ فرماتے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو بلکہ خاموشی سے سنتے رہتے اور درگزر فرماتے۔

حاجی محمد یٰسین میہنگرہ والے موجودہ والے رہائش منصور آباد فیصل آباد فرماتے ہیں کہ آپ سرکار نے عجیب طبیعت پائی تھی کہ اگر کسی سے غلطی ہو جاتی تو باتوں باتوں میں سمجھا دیا کرتے تھے، کبھی ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ تم سے یہ کام سرزد ہوا ہے۔

مل بانٹ کر ایک جیسا کھانا تناول کرنا:

اعلیٰ حضرت بابا جی سرکار علیہ الرحمہ کے چچا کے بیٹے جناب برکت علی صاحب فرماتے ہیں کہ بابا جی صاحب کسی شخص کو بھی کھانا کھلائے بغیر اپنے آستانے سے واپس نہیں جانے دیتے تھے، اگر کسی نے بابا جی صاحب کو اپنے گھر کھانے کی دعوت دینی تو وہاں آپ سرکار کی زیارت کرنے والے کافی لوگوں کا ہجوم ہو جاتا۔ اب کچھ لوگ اتنے صاحب حیثیت نہیں ہوتے کہ اتنے مہمانوں کے لئے گوشت وغیرہ کا اعلیٰ کھانا تیار کروا سکیں، انہوں نے سب کے آگے تو دال یا سبزی وغیرہ رکھ دینی اور آپ سرکار کے لئے ایک پلیٹ

Marfat.com

گوشت کی تیار کروا کر رکھ دیتی اور ایسا کئی مرتبہ ہوا۔ آپ باباجی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے یہ کھانا اس طرح میرے حلق سے نیچے نہیں اترے گا پہلے اس گوشت والی پلیٹ کو سب میں برابر کا تقسیم کر دیا جائے، جب تقسیم کر دیا جاتا تب آپ سب کے ساتھ مل کر ایک جیسا کھانا تناول فرماتے۔ فرمایا کرتے تھے جو کچھ بھی کھاؤ آپس میں مل بانٹ کر کھاؤ۔

آپ کے وصال شریف سے کچھ دن پہلے کی بات ہے، آپ کے ایک مرید آپ کے صاحبزادگان کے ساتھ کہیں جا رہے تھے، راستے میں مرید کا بازار سے خربوزہ کھانے کو جی چاہا تو کچھ دیر کے لئے علیحدہ ہو گئے کہ چلو چل کے خربوزہ کھا لیتے ہیں، خربوزہ کھانے کے بعد پیٹ میں سخت درد شروع ہو گیا جو ٹھیک ہونے میں نہیں آتا تھا، آپ سرکار فرمانے لگے بیٹا اگر مل بانٹ کر کھاتے تو کبھی درد نہ ہوتا۔ تو پھر اُسی وقت آپ اُس کو فرمانے لگے بیٹا آئندہ جب بھی کھانا ہو بانٹ کر کھانا اس کے فوراً بعد اس کا درد ٹھیک ہو گیا۔

خاطر تواضع و مہمان نوازی:

حاجی محمد اقبال یوسفی فرماتے ہیں، ایک مرتبہ ہم دس بارہ پیر بھائی لاہور سے اکٹھے ہو کر فیصل آباد آپ کی زیارت کے لئے گئے۔ جب ہم فیصل آباد آپ کے آستانہ عالیہ شریف پر پہنچے تو آپ سرکار فرمانے لگے، میزبانی کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ کھانا آگے لا کر رکھ دیا جائے اور دوسرا یہ کہ کھانے والی جگہ پر چلا جائے، جس کا جتنا دل چاہے اور جہاں سے چاہے کھائے۔ یہ فرما کر آپ ہمیں اپنے مالٹے، کنّو کے باغ میں لے گئے اور فرمانے لگے بیٹا جتنے مالٹے دل چاہتا ہے توڑتے جاؤ اور پیٹ بھر کر کھاؤ۔ لیکن دانے گنتے جانا کیونکہ یہ باغ میں نے ٹھیکے پر دیا ہوا ہے تا کہ ٹھیکے دار کو رقم میں کٹوا دوں۔ حاجی محمد اقبال یوسفی صاحب فرماتے ہیں ہم سب نے اتنا پیٹ بھر کر مالٹے کنّو کھائے کہ ہمارے پیٹ پھول گئے جب کھاپی کر واپس آپ کے آستانہ پر گئے تو آگے آپ نے کھانا لگوایا ہوا تھا،

Marfat.com

ہم نے سوچا اب کھانا کیسے کھائیں گے لیکن کھانا اتنا لذیذ تھا کہ ہم لوگ چار چار پانچ پانچ روٹیاں کھا گئے۔

بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عادتِ شریفہ تھی کہ آپ سرکار کے آستانہ عالیہ مبارک پر کوئی بھی آتا، چاہے کوئی مرید ہوتا، عالم دین ہوتا، گورا، کالا، امیر، غریب غرض کہ کوئی بھی ہوتا آپ اس کو کھانا کھلائے بغیر واپس نہ جانے دیتے۔ جو کچھ بھی گھر میں موجود ہوتا اس کے سامنے لاکر رکھ دیتے۔

غریب نوازی:

مولانا محمد سلیم فیصل آبادجھال خانوآنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ تاندلیانوالہ منڈی میں میری تقریر تھی، اسی جلسے میں بابا جی صاحب بھی مدعو تھے اور ان کی تقریر بھی تھی، سٹیج والے بار بار اعلان کر رہے تھے کہ اگر بابا جی نگینہ صاحب آچکے ہیں تو سٹیج پر تشریف لے آئیں لیکن آپ نہیں آئے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک چھوٹی سی عمر کا بچہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا اور کہنے لگا، مجھے بابا جی نگینہ صاحب نے آپ کے پاس بھیجا ہے انہوں نے کہا ہے کہ میرا پیغام مولانا محمد سلیم کو دے دو کہ وہ مجھے بھی نعت پڑھنے کا موقع دیں۔

مولانا محمد سلیم فرماتے ہیں کہ میں نے سٹیج پر بیٹھے ہوئے منتظمین سے بات کی کہ ایک نعت اس بچے کو بھی پڑھنے دیں، وہ کہنے لگے اتنا وقت نہیں ہے، میں نے کہا اچھا یہ بتاؤ میری تقریر کا کتنا وقت ہے، میں اپنے وقت میں سے دس منٹ اس بچے کو دیتا ہوں، میں تقریر دس منٹ کم کر لوں گا تا کہ آپ کی محفل کا ٹائم خراب نہ ہو، وہ مان گئے۔ اس بچے نے درود شریف پڑھا اور حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑی شریف والوں کے کلام سے آغاز کیا اور پہلا شعر یہ پڑھا:

گل گل اتے بلبل بہندی کردی آہ و زاری
میں رواں توں کھڑ کھڑ ہسیں واہ تیری دلداری

Marfat.com

المختصر یہ کہ اس بچے نے بہت خوبصوت پڑھا اور اس سستے دور میں اس کو ایک سوتیس روپے اکٹھے ہوگئے، جاتے وقت وہ مجھے کہنے لگا جناب آج ہمارے گھر میں روٹی کے لئے آٹا بھی ختم ہوگیا تھا، لیکن حضور باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مہربانی سے آپ نے مجھ سے نعت پڑھوائی تو گھر کی روٹی کے لئے یہ رقم اکٹھی ہوگئی۔

جودوسخا کی نادر مثال:

عبدالستار یوسفی چھجوال والے بھی اپنا ایسا ہی واقعہ سناتے ہیں۔فرماتے ہیں۔میں نے ایک گھوڑی خریدی لیکن رقم پوری نہ بنی، کسی جگہ سے رقم کا انتظام نہ ہوا۔حضرت قبلہ سرکار باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانۂ عالیہ پر حاضری دی اور آپ سے شرفِ زیارت حاصل کیا اور کچھ دیر بعد اپنا مقصد بیان کیا۔میں نے جتنے پیسے مانگے تھے آپ نے اُسی وقت گھر سے منگوا کر مجھے عنایت فرما دیئے۔ ہر کوئی پیسے دیتے وقت پہلے سوچتا ہے شاید واپس ملیں یا نہ ملیں۔مگر آپ سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ بات سوچے بغیر سائل کو عطا فرما دیتے اور کوئی بھی آپ کے در سے خالی نہ جاتا۔

دوسروں کے دکھ درد اپنے سر لینا:

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں، ایک روز حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے اپنے ایک پرانے ملنے والے دوست کی بیماری اپنے لئے قبول کرلی ہے۔

خوشی محمد یوسفی گوجرانوالہ والے فرماتے ہیں کہ سمندری میں ایک خالد نامی لڑکا رہتا تھا، جس نے اپنی سات بیٹیوں کے غم میں الٹے سیدھے کام شروع کر دیئے، نشہ کرنا شروع کر دیا۔حتیٰ کہ شراب بھی پینی شروع کر دی، جس کی وجہ سے اس کے جسم میں زہر پھیل چکا تھا، جسمانی طور پر بھی ختم ہو چکا تھا، بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔

Marfat.com

باباجی صاحب فرماتے ہیں وہ بے ریش خالد نامی لڑکا میرا مرید بھی نہیں تھا لیکن اس کے باوجود تقریباً پندرہ سال تک مجھ سے ملنے آتا رہا، ایک دن وہ لڑکا مجھ سے بڑی محبت کے ساتھ کہنے لگا، حضور تہجد کے وقت مجھے بھی اٹھالیا کریں، بس آپ سرکار کو اس کی یہ ادا اتنی پسند آئی فرماتے ہیں کہ میں مراقبے میں تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کی تمام بیماری میں نے خود لے لی، اس دن سے وہ لڑکا تو شفایاب ہوگیا اور میں بیمار ہوگیا، یہ بات وہ لڑکا خود بھی نہیں جانتا۔

یہ واقعہ غالباً اگست ۱۹۸۹ء کا ہے، طالب حسین یوسفی سمندری والے فرماتے ہیں، ایک دن باباجی صاحب میرے گھر تشریف فرما تھے، تقریباً رات گیارہ بجے کا وقت تھا، آپ اچانک فرمانے لگے میں نے معاف کیا، معاف کیا، معاف کیا۔ میں نے عرض کیا حضور کس کو معاف کیا، فرمانے لگے خالد کو معاف کیا اور اس کی تمام تکالیف خود لے لیں۔ اور اگلے دن یہ شعر آپ نے دو تین مرتبہ پڑھا۔

عزت بیگ پکار دا اللہ دی درگاہ دے وچ
کیوں اٹکیاں ہو گیاں میری وی راہ دے وچ

اور فرمانے لگے اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بار بار کہہ رہا ہے کہ یہ بیماریاں اور تکلیفیں کیوں اپنے گلے لگائیں، میں نے تو نہیں کہا تھا۔

ایک بچے کو بخار ہوئے تقریباً ایک ماہ گزر گیا اس کے والدین نے اس کو کافی ڈاکٹروں اور حکیموں کو دکھایا، لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر ان کو کسی نے کہا آپ پیلے گجراں شریف فیصل آباد جائیں وہاں بابا محمد یوسف علی نگینہ صاحب نام کے ایک اللہ کے بزرگ بندے ہیں، ان سے دعا کروائیں۔ باباجی صاحب کے بڑے صاحبزادے پیر طریقت الحاج مولانا محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم صاحب مدظلہ فرماتے ہیں اسی دن وہ لوگ اپنے بچے کو لے کر آستانہ عالیہ شریف پر گیارہ بارہ بجے کے قریب پہنچے اور اسی دن تقریباً 7 بجے صبح میں ابا جان کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک آپ نے ایک آہ بھری اور آپ کی آنکھوں میں آنسو

Marfat.com

آ گئے۔آپ کو کافی بخار بھی تھا، میں نے عرض کیا ابا حضور کیا معاملہ ہے؟ آپ فرمانے لگے بیٹا کوئی بات نہیں یہ بتاؤ کیا وقت ہو رہا ہے؟ میں نے بتایا کہ سات بج رہے ہیں۔

تقریباً گیارہ بارہ بجے کے قریب وہ لوگ اپنے بچے کو لے کر آ گئے اور آپ سے سارا ماجرا بیان کیا، آپ فرمانے لگے دیکھو کیا اب اس کو بخار ہے، جب بچے کو دیکھا گیا تو اس کا بخار اتر چکا تھا، آپ نے اس کے والدین سے پوچھا کہ اپنے گھر سے کب روانہ ہوئے تھے؟ وہ کہنے لگے صبح سات بجے، تب آپ نے اپنے صاحبزادہ صاحب کی طرف دیکھا اور فرمانے لگے، بیٹا تم صبح پوچھ رہے تھے کہ بات کیا ہے تو بیٹا معاملہ یہ تھا کہ میرے دل میں یہ خیال آیا واہ مولا تیرے یوسف کو تو بخار چڑھا ہوا ہے اور دوسری طرف لوگ یوسف سے بخار کی دعا کے لئے آ رہے ہیں اور تو ان کو بخار سے شفا عطا فرما رہا ہے عجیب تیری قدرت ہے۔

اسی طرح حافظ محمد اسماعیل یوسفی کرم سر والے فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ آپ کی زیارت کے لئے آپ کے آستانہ عالیہ شریف پر گیا مجھے سخت بخار تھا، میں نے آپ سے عرض کیا حضور میں نے آج یہیں سونا ہے تا کہ آپ کی برکتوں سے میرا بخار اتر جائے۔ فرماتے ہیں صبح جب میں سو کر اٹھا تو میرا بخار ختم ہو چکا تھا۔

خلفِ اکبر قبلہ صاحبزادہ الحاج محمد اللہ دتہ صاحب یوسفی زم زم مدظلہ العالی فرماتے ہیں ایک مرتبہ آپ سرکار نے مجھے فرمایا بیٹا جب کہیں سفر کرو تو ''یا حافظُ یا حفیظ یا ناصرُ یا نصیرُ'' پڑھ لیا کرو۔اس سے بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حفظ وامان میں چلا جاتا ہے اور ان الفاظ کی برکت سے اگر کسی کو بخار ہو تو وہ بھی اتر جاتا ہے۔اتفاق سے حضور قبلہ بابا جی صاحب کو اس وقت بخار تھا میں نے عرض کیا حضور آپ کو تو بخار ہے آپ کیوں نہیں پڑھتے؟ آپ فرمانے لگے بیٹا میں نہیں پڑھتا، صاحبزادہ صاحب فرمانے لگے، حضور اگر آپ خود نہیں پڑھتے تو مجھے پڑھنے کے لئے کیوں کہہ رہے ہیں؟ آپ فرمانے لگے بیٹا ہمیں کئی لوگوں کے بخار اور بیماریاں اپنے اوپر لینا پڑتے ہیں پھر بعد میں اس کو آہستہ آہستہ اپنے اندر سے نکالتے ہیں۔

Marfat.com

کمال شفیق اور انسان دوست طبیعت:

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سمندری والوں نے یہ واقعہ راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی عفی عنہ کے گھر محفل میلاد کے موقع پر سنایا:

فرماتے ہیں ایک مرتبہ بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمندری سے روزے کی حالت میں فیصل آباد جمعۃ المبارک پڑھانے آئے۔ راستے میں آپ نے جاتے وقت ایک مالی کو دیکھا کہ ہل چلا رہا ہے، جب آپ واپس آئے تو اپنے کھیتوں میں مصروف کار تھا، جناب محمد فاضل یوسفی سمندری والے اور ان کے بھائی عبدالخالق یوسفی نے دودھ سوڈا بنایا کہ آپ آئیں گے تو ہم افطاری کے لئے پیش کریں گے۔ جب افطاری کا وقت ہو گیا تو آپ سائیکل پر تشریف لے آئے، آپ کو دودھ پیش کیا گیا، آپ فرمانے لگے کہ باہر کھیتوں میں صبح سے ایک مالی ہل چلا رہا ہے صبح میں اس کو دیکھ کر گیا تھا، پہلے اسے پلا آؤ۔

کمال شفیق اور انسان دوست طبیعت پائی تھی۔ دوسروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے تھے، عزیزوں، مریدوں، عقیدت مندوں کی کوئی پریشانی یا کام ہوتا تو اس میں ان کے معاون اور مددگار ہوتے اگر ایسے حضرات کے رشتہ دار ساتھ چھوڑ دیتے تو آپ پھر بھی ساتھ نہ چھوڑتے۔

حشرات الارض (کیڑے مکوڑے) پر رحم اور نرمی:

قبلہ مرشدی بابا جی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید کا گھر فیصل آباد نہر کے کنارے پر تھا۔ آپ سرکار نے جب کبھی اُن کے گھر جانا اور اتفاقاً اگر نہر پر بیٹھے ہونا اور کوئی کیڑا مکوڑا پانی کی لہروں پر تیرتے دیکھنا تو اس کو فوراً کسی تنکے کے ساتھ باہر نکال دینا۔

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ اکثر میں قبلہ مرشدی بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ سائیکل پر جب ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جاتا تو آپ سرکار نے فرمانا بیٹا منیر سائیکل چلاتے وقت بالکل آگے سیدھی نظر رکھنی ہے۔اگلے ٹائر کے نیچے کوئی کیڑی وغیرہ نہ آجائے۔پچھلے ٹائر کی معافی ہے۔

آپ سرکار فرمایا کرتے تھے کہ کسی کیڑے کی بھی جان بچانا ایک جان زندہ کرنے کے مترادف ہے اور چونکہ کیڑے مکوڑے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، ان کو نئی زندگی دینے کے بعد وہ جو بھی ذکر کریں گے وہ تمہارے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

سنتوں کے حسین پیکر:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے لیکن جب یہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مخالف ہو تو جانوروں سے بدتر ہے اور اگر اللہ جل سلطانہٗ کی بندگی کرے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرے تو پھر فرشتوں سے برتر ہے۔

ایک مسلمان کی زندگی کافروں اور جانوروں سے مختلف ہے، اس لئے کہ وہ حضور نبی پاک ﷺ کا امتی ہونے کے ناطے سے سرکار دو عالم ﷺ کی پاک مقدس طیب طاہر مطہر زندگی کو اپنے لئے نمونہ حیات بناتا ہے۔ جب یہ ہر کام کے کرنے میں حضور نبی پاک ﷺ کی پیروی کرتا ہے تو اس کی زندگی کا ہر لمحہ اطاعت مصطفےٰ ﷺ میں گزرتا ہے اور جب نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہو جاتی ہے تو ارشاد خداوندی کے مطابق مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه (النساء: آیت ۸۰) پر عمل ہو جاتا ہے۔جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کر لی اس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی اطاعت کر لی۔

اور یہ حقیقت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی اطاعت کے بغیر ربّ کائنات کی اطاعت نہیں ہو سکتی۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن ۔(الذاریات: آیت ۵۶)

Marfat.com

ترجمہ: اور میں نے جن اور انسان اس لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اس پر عمل بھی تب ہی ہوسکتا ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کی صحیح معنوں میں ہر معاملہ میں اطاعت کی جائے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی بغیر اطاعتِ مصطفےٰ ﷺ کے ممکن نہیں اور جب ہر کام میں حضور ﷺ کی پیروی اور کامل اطاعت ہوگی تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی عنایات کی بارش ہوگی۔ حقیقتاً وہ انسان نہایت خوش نصیب ہے جو ہر کام میں حضور ﷺ کی پیروی اور اطاعت کرے اور سنّت مصطفےٰ ﷺ کی پابندی کرے اور پھر آج کے پرفتن دور میں ایک سنّت کو زندہ کر دینا بہت بڑے انعام کی بات ہے۔

آج اتباعِ سنت کے دعویدار ہزاروں بلکہ لاکھوں ہیں لیکن یہ دعویٰ محدود کسی نے عبادات میں کسی نے معاملات میں کسی نے اوراد میں کسی نے اذکار میں، کسی نے نشست و برخاست میں تو کسی نے لباس میں اپنے دعویٰ کا ثبوت دیا ہے اور بس۔ لیکن حضرت قبلہ بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن نفوس قدسیہ و عاشقانِ مصطفےٰ ﷺ میں سے تھے، جن کا اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا رہنا سہنا لینا دینا اوڑھنا بچھونا پہننا دیکھنا بھالنا بولنا چالنا سرورِ کائنات حضور نبی پاک ﷺ کی سنت کے مطابق تھا۔ المختصر یہ کہ تمام امور اور تمام احوال میں یکساں شاہراہِ سنت پر گامزن نظر آتے تھے، آپ شریعت اور طریقت کے مجمع البحرین تھے، شریعت کے بھی جامع اور طریقت کے بھی جامع، آپ کی سب سے بڑی کرامت سنت اور شریعت کی اتباع تھی، آپ کے اَخیر وقت تک کسی نے آپ کو سنت اور شریعت کے دائرہ سے باہر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

کتاب عوارف المعارف میں شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خادم سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ تم نے ان کی وفات کے بعد کیا مشاہدہ کیا؟ خادم نے کہا کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا اور ان کی زبان لڑکھڑا گئی اور پیشانی پر (موت کا) پسینہ آ گیا تو انہوں نے اشارہ کیا کہ مجھے وضو کرا دو پس میں نے ان کو وضو کرایا لیکن میں ان کی داڑھی میں خلال کرنا

Marfat.com

بھول گیا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور میری انگلیوں کو اپنی داڑھی میں خلال کے لئے ڈال دیا۔ (سبحان اللہ یہ تھا سنتِ نبوی ﷺ کا پاس اور ادب، یہ تھے سلف صالحین)

اسی ضمن میں حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسلک اہلسنت کے لئے بڑے خلوص سے ایثار و قربانی اور جہاد فرمایا اور پھر ساری زندگی اسی جہاد میں صرف فرمائی، اس پر تمام اہلسنت ان کے ممنون ہیں۔ آپ کی زیارت کر کے سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جایا کرتی تھی، آپ کی محبت اور تبلیغ کے فیضان سے کتنے ہی خوش نصیبوں کی زندگیوں میں سیرت و کردار کا انقلاب آیا۔ آپ حضور ﷺ کی سنتوں کا حسین پیکر تھے، ہر آن سنت مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم پر کاربند رہتے تھے، ایک لمحہ کے لئے بھی خلافِ سنت کوئی عمل نہیں کرتے تھے۔

آپ کو دیکھ کر حقیقت میں سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جایا کرتی تھی، ۱۹۸۹ء میں جب آپ لاہور گلاب دیوی ہسپتال میں داخل تھے اور بہت سخت بیمار تھے، نقاہت اور کمزوری کا یہ عالم تھا کہ ہلا بھی نہ جاتا تھا، وہاں ایک دن جب آپ کو دودھ پلانے کے لئے اٹھا کے بٹھایا گیا تو سر مبارک کی ٹوپی تکیہ پر پڑی رہ گئی، آپ سرکار نے دودھ کے پیالے کو منہ نہ لگایا اور اشارے سے سمجھایا کہ پہلے ٹوپی میرے سر پر رکھو، ٹوپی سر پر رکھی گئی تب جا کر آپ نے دودھ نوش فرمایا، اسی طرح جب آخری دنوں میں آپ بہت بیمار تھے اور کھانا خود تناول نہیں فرما سکتے تھے، آپ کے صاحبزادگان اپنے ہاتھوں سے آپ کو کھانا کھلاتے تو آپ فرماتے پہلے میرے ہاتھ دُھلا دو کیونکہ ہاتھ دھو کر کھانا کھانا سنت ہے۔ آپ کے صاحبزادگان فرماتے حضور کھانا آپ اپنے ہاتھ سے تو کھا نہیں رہے بلکہ ہمارے ہاتھ سے کھا رہے ہیں تو آپ فرماتے حدیث پاک میں ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا چاہئیں، اب بے شک میں اپنے ہاتھ کھانا کھا رہا ہوں یا تمہارے ہاتھ سے کھانا کھا رہا ہوں، کھانا تو کھا رہا ہوں، اس لئے میرے ہاتھ دُھلا دو۔

Marfat.com

حضور نبی پاک ﷺ کے اس فرمان ''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُسے اس کے والدین، اولاد اور جمیع انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں'' کے صحیح معنوں میں آئینہ دار تھے۔ حضور نبی پاک ﷺ کی ذات مبارکہ کے عشق میں تو فنا تھے ہی تھے بلکہ آپ کی ہر سنت، ہر ادا بلکہ ہر وہ چیز کہ جس کی نسبت حضور نبی پاک ﷺ سے ہوتی اُس سے اتنی محبت فرماتے تھے جس کا حساب نہیں۔

طہارت خانے میں جاتے وقت بایاں پاؤں اندر رکھنا، ہر چیز سیدھے ہاتھ سے پکڑنا اور پکڑانا، فرماتے تھے'' الٹے ہاتھ سے تمام کام کرنا شیطان کا کام ہے'' اور کھانا کھاتے وقت بے شمار سنتوں کی ایک حسین تصویر نظر آتا جس کی تفصیل اسی کتاب کے آدابِ طعام کے عنوان میں دیکھی جاسکتی ہے۔

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ آدابِ طعام کے سلسلے میں آپ سرکار چھتیس (36) آداب بیان فرمایا کرتے تھے اور کبھی بھی کسی نے آپ کو ایک ادب کی بھی خلاف ورزی کرتے نہیں دیکھا بلکہ یہاں تک فرماتے تھے کہ کھانا کھانے کے بعد برتن صاف کرنا بھی سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور پھر فرمانِ مصطفیٰ ﷺ سنایا کرتے تھے کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے:

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةَ شَهِیْدٍ.

ترجمہ: جس نے امت کے بگڑے وقت میری سنت کو مضبوط تھاما تو اسے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

آپ کو جب بھی کسی نے بستر پر آرام کرتے ہوئے پایا، دائیں کروٹ ہی پایا، یہاں تک کہ سیّد محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی فرماتے ہیں کہ آپ سرکار عورتوں کو بھی یہ سمجھاتے کہ کھانا پکاتے وقت برتن میں چمچ دائیں سے بائیں کی طرف گھمانا تاکہ سنت مصطفیٰ ﷺ پوری ہو جائے اور حاجی محمد اقبال یوسفی لاہور شاد باغ والے فرماتے ہیں کہ جب میں چائے کے کپ میں چینی ملانے لگا تو بائیں سے دائیں کی طرف یعنی الٹا ہاتھ گھما

Marfat.com

دیا تھا تو آپ سرکار نے میرا ہاتھ روک دیا اور فرمانے لگے بیٹا بائیں طرف سے نہیں بلکہ دائیں طرف سے چائے میں چینی گھولو اور یہی سمجھو کہ سنّت مصطفٰے ﷺ پوری کر رہا ہوں، ویسے بھی کعبہ کا طواف دائیں سے بائیں کی طرف ہوتا ہے نہ کہ بائیں سے دائیں کی طرف بقول حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی اور سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ ولی کی سب سے بڑی کرامت سنّت اور شریعت کی عین اتباع ہے اور حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس قول کے عین مصداق نظر آتے تھے۔

اور حضرت علامہ مولانا سیّد محمد فاضل شاہ صاحب (جڑانوالہ والے) فرماتے ہیں محقق عالم باعمل پیر طریقت حضرت علامہ فہامہ رہبر شریعت امینِ علم لدنی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صرف بات کہنے والے ہی نہیں تھے بلکہ کر کے دکھلانے والے تھے، اسلاف علماء کا بقیہ تھے، باقیات الصالحات، ایسے عالم ربّانی کے بارے میں یہی آتا ہے کہ "مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَم" ایسے عالم باعمل کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسے عالم دنیا سے چلے جائیں تو چالیس دن آسمان اور زمین روتے ہیں۔

آپ اپنے جذبہ اور اتباع سنّت میں اتنے کامل تھے کہ اندرونی، بیرونی، ظاہری، باطنی تمام امور اور تمام حالات میں اتباع سنت کے عاشق تھے، عبادات سے بڑھ کر معاملات میں اس کے متبع نظر آتے تھے۔ آپ سرکار ہر قول اور ہر فعل میں اتباع سنت کو ملحوظ خاطر رکھتے تھے اگر کسی سے خلافِ سنت کوئی فعل صادر ہوتا تو آپ سخت ناراض ہوتے۔

کئی بزرگانِ دین نے اتباعِ سنت میں ایسی ایسی مثالیں قائم کی ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں، خزینۂ معرفت تذکرۂ عاشقِ ربّانی شیر یزدانی کے صفحہ نمبر ۱۸۸ پر مولوی چراغ الدین صاحب سکنہ اٹاری فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وضو کرتے وقت کوئی بات نہ فرماتے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک بزرگ واجب التعظیم نے آپ کو وضو کرتے بلایا تو آپ نے بالکل جواب نہ دیا، بعد میں فرمایا کہ وضو میں کلام کرنا منع ہے بلکہ سلام کا جواب بھی وضو کے بعد ہی دینا چاہیے، اس میں جناب حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام کے فرمان کی عظمت ہے۔آپ اپنی جوتی کا سرا ہمیشہ قبلہ کی طرف رکھتے اور اگر کسی شخص کی جوتی کی پشت قبلہ کی طرف نہ ہوتی تو آپ اپنے دستِ مبارک سے اس کو خود درست کر لیتے اور لوٹے کی ٹوٹی ہمیشہ قبلہ رو رکھتے اگر کوئی نادانستگی سے اس کے خلاف کرتا تو آپ خفگی ظاہر فرماتے۔

اسی طرح روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت سید الاولیاء شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک مرید کو لوٹا رکھنے کو کہا، اس نے لوٹے کی ٹوٹی کو غیر قبلہ کی جانب رکھا تو آپ کو سخت رنج ہوا اور لوٹے کی ٹوٹی خود بخود قبلہ رو ہو گئی۔

تبرکاتِ حرمین شریفین کا اَدب:

حاجی محمد اقبال یوسفی لاہور شاد باغ والے تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۹۸۳ء میں جب میں حج کو گیا تو واپسی پر قبلہ مرشدی بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے وہاں سے کتابیں، کھجوریں، آب زم زم، تسبیح، کرتہ، تہبند اور دستار شریف تحفے کے طور پر لایا اور ایک ٹرے میں یہ سب چیزیں لگا کر آپ کی خدمت میں پیش کیں۔اَدب کی انتہا کہ آپ سرکار نے وہ ٹرے اٹھائی اور اپنے سر پر رکھ لی، آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ یہ اُن جگہوں کے تبرکات ہیں جن جگہوں پر میرے محبوب آقائے دو عالم ﷺ آرام فرما ہیں اور جن جگہوں پر وہ چلے پھرے ہیں۔

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضری:

ایک مرتبہ آپ لاہور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ دربار شریف سلام کی غرض سے حاضر ہوئے تو آپ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پرانی مسجد کے باہر تھڑے پر تشریف فرما تھے، آپ کے ہمراہ علامہ منیر احمد یوسفی، محمد رفیق یوسفی نگینہ فرنیچر والے، فضل الرحمٰن یوسفی اور حاجی محمد اقبال یوسفی بھی تھے۔آپ نے فضل الرحمٰن یوسفی کو مزار شریف کی سبیل سے پانی

Marfat.com

لانے کے لئے کٹورا دیا جب وہ پانی لے آئے اور بیٹھ کر پینے لگے تو آپ فرمانے لگے بیٹا پانی کھڑے ہو کر دا تا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منہ کر کے ایک سانس میں اور ننگے سر پیو ۔فرماتے یہ خاص تبرّک ہے اس پانی کی بڑی برکت اور عظمت ہے۔

نمود و نمائش سے پرہیز:

آپ ہمیشہ نمود و نمائش سے دور رہے، ریا کاری سے سخت نفرت فرمایا کرتے تھے۔عین سنّت کے مطابق سادہ لباس زیب تن فرماتے، سادے سفید رنگ کے لٹھے یا سوتی کپڑے کا کرتہ اور تہبند شریف ہوتا، سادی سفید رنگ کی دستار شریف سَر پہ ہوتی، اپنے نام کے ساتھ پیر وغیرہ لگوانا پسند نہیں فرماتے تھے۔جس طرح آج کل کے مختلف پیر حضرات بڑے بڑے جبّے پہنے اتراتے ہوئے چلتے ہیں، آپ سرکار ان چیزوں سے نفرت فرماتے تھے اور نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنے ہر کام کو سرانجام دیتے، فرمایا کرتے تھے نظر سامنے کی طرف اور نیچے رکھنی چاہیے، دائیں بائیں نظروں کو نہیں گھمانا چاہیے، جس کی نظر سیدھی اور صحیح ہو گی اس کا دل بھی سیدھا اور صحیح ہو گا۔کسی کے گھر جانا دستک دینا، اندر سے صاحب خانہ کا پوچھنا کون ہے تو فرمانا ''یوسف'' ہے۔کبھی یہ نہ فرمانا پیر محمد یوسف علی نگینہ (صاحب) ہے یا کوئی اور القابات لگانا پسند نہیں فرماتے تھے۔

اگر کسی شخص نے اپنے گھر کوئی محفل رکھی ہوتی یا کوئی شادی کا موقع ہوتا وہ آپ کو آنے کی دعوت دیتا تو آپ کبھی یہ نہ فرماتے کہ میرے لئے گاڑی کا بندوبست کر دینا بلکہ اس کے ساتھ بس پر ہی روانہ ہو جاتے اگر کوئی سکوٹر، موٹر سائیکل یا تانگہ لے آتا تو اس پر ہی چلے جاتے بلکہ یہاں تک کہ اگر کوئی سائیکل بھی لے آتا تو سائیکل پر ہی روانہ ہو جاتے۔

جب آپ کے آستانہ عالیہ پر سالانہ محفل میلاد کا آغاز ہوا تو پہلی محفل پاک میں بڑے بڑے شعراء مثلاً حافظ محمد حسین حافظ، جناب محمد ابراہیم صائم چشتی، جناب محمد رفیق ساقی، دیگر نعت خوان حضرت تشریف لائے اور انہوں نے آپ کی منقبتیں پڑھنے کا

Marfat.com

پروگرام بنایا۔ جونہی یہ سلسلہ شروع ہونے لگا تو آپ نے یہ فرما کر انہیں روک دیا کہ ''یہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے میلاد پاک کی محفل ہے اس لئے یہاں صرف اور صرف سرکار مدینہ علیہ التحیۃ والثناء کی نعتیں ہی پڑھی جائیں''۔ چنانچہ آپ کے ظاہرہ زمانہ حیات میں اسی بات پر عمل ہوتا رہا اور کسی شاعر کو ہمت نہ ہوئی کہ وہ آپ کے سامنے آپ کا قصیدہ پڑھ سکے۔

خوشی محمد یوسفی گوجرانوالہ والے فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں آپ سرکار کے ساتھ کراچی گیا، وہاں آپ جن میزبانوں کے گھر ٹھہرے انہوں نے واپسی پر آپ کیلئے جہاز کا ٹکٹ دیا، جب آپ کو پتہ چلا تو فرمانے لگے:

''میں تو واپس جہاز پر جاؤں اور میرا ساتھی اور میرا مرید خوشی محمد بس یا ریل گاڑی پر جائے، ہرگز نہیں میں خوشی محمد کے ساتھ جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس بھی جاؤں گا۔''

درخت کا ذکرِ الٰہی کرنا:

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں قبلہ مرشدی بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر تھا، آپ سرکار کے کمرے کے سامنے ایک درخت کی ٹہنیاں ہوا میں جھول رہی تھیں تو قبلہ مرشدی فرمانے لگے، بیٹا دیکھو یہ درخت اس کی ٹہنیاں اور اس کے پتے اس وقت ذکرِ الٰہی میں مصروف ہیں۔

حلقۂ مریدین:

آپ کا حلقۂ مریدین کافی وسیع ہے۔ پاکستان کے ہر شہر میں اور بیرون پاکستان میں بھی آپ کے مریدین موجود ہیں، آپ مریدین کو وہی احکام صادر فرماتے تھے جو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد جل جلالہ اور خود حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء نے ایمان لانے والے کے لئے ضروری قرار دیئے تھے۔

Marfat.com

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری پر بہت زور دیتے تھے۔ شریعت کی پابندی کے معاملے میں خاص خیال فرماتے تھے۔ آپ کے حلقۂ بیعت میں مرد و خواتین اور کثیر تعداد میں رجال غیب داخل ہیں۔

کافروں کو مسلمان کرنا:

فرزندِ اکبر محمد اللہ دتہ یوسفی کا کہنا ہے کہ قبلہ عالم بابا جی علیہ الرحمہ دین کی اشاعت اور مسلکِ حق اہل سنت و جماعت کے غلبہ کے لئے ہر قسم کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر دن رات کام کرتے رہے۔ قیامِ پاکستان سے قبل جب کہ آپ کی عمر شریف چوبیس پچیس سال کی تھی، آپ نے اس وقت تقریباً ۳۵۰ ہندوؤں کو مسلمان کیا۔ پھر بعد میں تادمِ حیاتِ دنیوی سینکڑوں عیسائیوں نے آپ کے دستِ ہدایت و حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ بے شمار بے دین لوگ دین دار ہوئے ہیں، گمراہ لوگ راہِ راست پر آئے ہیں، بے ادبوں کو ادب اور خشک لوگوں کو عشقِ مصطفےٰ ﷺ کے جام پلائے۔ وہ دیہات اور علاقے جہاں تنگ نظر اور متعصب لوگ ''صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت'' کا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو برداشت نہیں کرتے تھے وہاں بھی علَمِ حق بلند فرمایا۔ اور ہزاروں بھٹکے ہوئے انسانوں کو صحیح العقیدہ مسلمان بنایا۔

عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرنا:

خوشی محمد یوسفی فرماتے ہیں پنڈی شیخ موسیٰ نزد تاندلیانوالہ میں ایک مرتبہ ابو سفیان شاہ یوسفی کے گھر گیارہویں شریف کا ختم پاک تھا۔ انہوں نے بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے گھر دعوت دی ہوئی تھی۔ وہاں بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو تہجد کی نماز کے وقت فرمانے لگے، سیّد الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حضور غوث پاک سرکار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا کی ہے۔ الحمد للہ

Marfat.com

ہم نے بھی اکثر اس کارِ خیر پر عمل کیا ہے۔

اسی طرح آپ کے چچازاد بھائی صوفی برکت علی فرماتے ہیں کہ جب کبھی بھی فجر کی اذان سے کچھ دیر پہلے میری آنکھ کھل جاتی تو میرے ذہن میں آتا کہ شاید بابا جی صاحب نے آج ابھی تک تہجد کی نماز نہیں پڑھی، تہجد کا وقت تو ختم ہونے والا ہے۔ کیونکہ بابا جی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ عادت شریفہ تھی کہ آپ سب لوگوں کو نماز فجر سے کچھ دیر پہلے تہجد کے لئے اٹھا دیا کرتے تھے۔ جناب برکت علی فرماتے ہیں کہ جیسے ہی میرے ذہن میں یہ خیال آتا یکدم آپ سرکار کی آواز آتی سب لوگ اٹھ جائیں اور تہجد کے نوافل ادا کریں اور ایسا کئی مرتبہ ہوا۔

اسی طرح علامہ منیر احمد یوسفی ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قبلہ بابا جی صاحب ظہر کا وضو کر کے فیصل آباد سے چلے اس وضو سے عصر پڑھی مغرب پڑھی لاہور آ کر نمازِ عشاء ادا کی، رات تہجد کے نوافل ادا کئے اور اگلی صبح فجر کی نماز ادا کی۔

اللہ ورسول کی طرف راغب کرنا:

جناب صوفی برکت علی صاحب فرماتے ہیں کہ بابا جی صاحب کے گاؤں میں سب سے پہلے میں نے آپ سے قرآن پاک پڑھا۔ حالانکہ میں بالکل بے علم تھا لیکن آپ نے مجھے چھ ماہ میں قرآن پاک پڑھا دیا اور اس قابل بنا دیا کہ اب میں عام علماء میں بیٹھ کر بات چیت کر لیتا ہوں۔

برکت علی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ جب میری داڑھی نہیں تھی تو میں نے آپ سے پوچھا کہ حضور کیا میں بھی کوئی وظیفہ کر سکتا ہوں تو آپ سرکار فرمانے لگے توبہ کر لو، سنت کے مطابق داڑھی رکھ لو، پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کیا کرو۔ جب ان تمام چیزوں کے پابند ہو جاؤ گے تب مجھ سے وظیفہ لے لینا جس کو ساری عمر یاد رکھو گے۔ کہتے ہیں کہ جب ان تمام چیزوں پر میں کاربند ہو گیا تب آپ سرکار نے خود وظیفہ اوراد فتحیہ شریف

Marfat.com

پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی، جناب برکت علی صاحب ہی فرماتے ہیں کہ جتنی سادگی میں نے آپ میں دیکھی شاید ہی کسی میں دیکھی ہو۔

سادات کا ادب:

یوسف مصرِ محبت کے صفحہ نمبر 43 پر ادب کے عنوان میں ہے کہ آپ سرکار ادب کے معاملہ میں بہت ہوشیار اور پابند تھے، سادات کے ساتھ آپ کو خصوصی عقیدت اور محبت تھی، آپ اس مکرم خاندان کا اس قدر ادب اور احترام فرماتے تھے کہ اگر کسی سیّد زادے کو دیکھ لیتے تھے تو اس کے ادب میں کھڑے ہو جاتے تھے، کسی محفل میں اگر کسی چیز کی تقسیم ہوتی تو آپ سیّد کو دگنا حصہ دیتے اور فرماتے ایک زائد حصہ سیّد ہونے کی وجہ سے ہے اور کبھی کبھی یہ بھی ارشاد فرماتے تھے کہ میرے پیر و مرشد قبلۂ عالم مجمع انوارِ لاثانی پیر طریقت سیّد علی اصغر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی شریف میں عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس تعلیم حاصل فرمایا کرتے تھے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑی محبت اور احترام سے سیّد میاں فرماتے اور دگنا حصہ عطا فرماتے۔

محمد رفیق یوسفی کے گھر پر حضرت مخدوم سیّد علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

کا عرس مبارک ہو رہا تھا، یہ 1985ء کی بات ہے، حضرت قبلہ بابا جی صاحب تشریف لائے، ختم شریف کے بعد تبرک شریف تقسیم ہونے لگا، باری باری سنت کے مطابق دائیں طرف سے تبرک کی تقسیم ہو رہی تھی، یکدم سرکار قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ آپ میں سے سیّد صاحب کون ہیں؟ اب جن صاحب پر تبرک کی تقسیم پہنچ چکی تھی وہ سیّد صاحب ہی تھی تو فرمانے لگے کہ شاہ صاحب کو دگنا حصہ دو۔

سیّد محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی فرماتے ہیں کہ میں جب بھی آپ کے

Marfat.com

آستانہ عالیہ پر حاضری کے لئے حاضر ہوتا تو آپ سرکار نے مجھے اپنے ساتھ اوپر چارپائی پر بٹھانا اور جب کھانا یا پھل فروٹ تقسیم ہوتا تو مجھے دوسروں کی بہ نسبت دگنا حصہ دینا اور اگر سب چائے پی رہے ہیں تو فرمانا شاہ جی آپ کو دو کپ پینے پڑیں گے اور پیار سے فرمانا شاہ جی آپ تو پیر جی ہیں، پیر جی کیونکہ سیّد بادشاہ جو ہوئے۔

راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی نے بھی اسی طرح کا ایک واقعہ دیکھا، غالباً یہ 1989ء کی بات ہے آپ سرکار لاہور شاد باغ حاجی محمد اقبال یوسفی کے گھر تشریف لائے تو راقم الحروف، سید محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی، میرے بھائی محمد مبشر منور یوسفی اور میرے ایک دوست منیب ضیاء شاد باغ حاجی محمد اقبال یوسفی کے گھر آپ سرکار کی زیارت کے لئے پہنچے، کافی دیر وہاں بیٹھے مختلف باتیں ہوتی رہیں۔ ہم تینوں میں، میرے بھائی اور میرے دوست بابا جی سرکار (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی ٹانگیں دبا رہے تھے اور آپ سرکار نے آنکھیں بند کی ہوئیں تھیں کہ شاہ صاحب آرام سے آپ کے پاؤں پکڑ کر دبانے لگے تو آپ نے یکدم آنکھیں کھول دیں اور فرمانے لگے شاہ جی آپ پیچھے ہو جائیں آپ سیّد بادشاہ ہیں۔

محمد رفیق یوسفی نگینہ فرنیچر لاہور والے فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں آپ سرکار کی تیمار داری کے لئے تاندلیانوالہ میں حاضر خدمت ہوا، آپ بہت بیمار تھے، جمعہ شریف کا دن تھا، جب جمعہ کا وقت ہوا تو آپ فرمانے لگے بیٹا محمد رفیق جاؤ جا کر جمعہ شریف پڑھ آؤ تو میں اتفاقاً اُسی مسجد میں جمعہ شریف پڑھنے چلا گیا، جہاں آپ بابا جی صاحب نے تقریباً بارہ سال جمعہ شریف پڑھایا، اس وقت اتفاقاً وہاں جو خطیب تھے وہ میرے پرانے واقف محمد اسماعیل شاہ صاحب تھے، میں جب حج کرنے گیا تھا، وہاں اچانک اُن سے ملاقات اور دوستی ہوگئی تھی، جمعہ کے بعد انہوں نے مجھے چائے پلائی اور مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ تو لاہور رہتے ہیں، یہاں تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کیسے آنا ہوا، تو میں نے انہیں بتایا کہ میں یہاں اپنے پیر و مرشد حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے آیا

Marfat.com

ہوا ہوں وہ شاہ صاحب کہنے لگے ان کا نام اور شہرت تو بہت سنی ہے، بہت مشہور و معروف شخصیت ہیں، چلیں میں بھی آپ کے ساتھ ان کی زیارت کر لیتا ہوں، میں انہیں لے کر قبلہ بابا جی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت چارپائی پر تشریف فرما تھے، سلام دعا کے بعد وہ شاہ صاحب ہمارے ساتھ نیچے زمین پر بیٹھنے ہی لگے تھے کہ اچانک بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اونچی آواز میں فرمانے لگے یہاں کوئی سیّد ہے، کوئی سیّد ہے، تو میں نے عرض کیا، جی حضور یہ مہمان سیّد صاحب ہیں تو آپ سرکار نے ان شاہ صاحب کو چارپائی کے اوپر بٹھایا اور حضور نبی پاک ﷺ کی اولاد پاک سے محبت اور کمالِ ادب یہ کہ خود آپ چارپائی کی پائینتی والی طرف بیٹھ گئے۔

ساداتِ کرام کے علاوہ صحابۂ کرام اور اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور علمائے حق اہل سنت و جماعت کا نام بڑے ادب اور محبت سے لیتے، اور جب کوئی بات کسی عالم دین کے بارے میں فرماتے تو آپ کی زبان مبارک سے محبت بھرے شیریں پر خلوص کلمات ہی نکلتے تھے، مریدین کو بھی یہی تعلیم فرمایا کرتے تھے کہ ''بیٹا عالم ہوں یا امام، حافظ ہوں یا قاری، ہر ایک کا احترام کرو، جس کے دل میں اللہ جل جلالہ کی محبت اور سرکار دو جہاں علیہ التحیۃ والثناء کا عشق ہے، اُس کی عزت و تکریم کرو چاہے بڑا ہو یا چھوٹا، آپ فرماتے تھے'' جو شخص نماز روزے کا پابند ہو، زکوٰۃ بھی دیتا ہو، حاجی بھی ہو مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، اہل بیت اطہار اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا گستاخ اور بے ادب ہو، اس کی نمازیں روزے اس کے منہ پر مارے جائیں گے۔''

آپ فرمایا کرتے تھے ''ایک ہوتا ہے مسئلہ اور ایک ہے مسئلوں کی ماں اور تمام مسئلوں کی ماں ہے تاجدارِ ختم نبوت پر ایمان اور آپ سے محبت، جو شخص نبی محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی کرتا ہے وہ ایماندار نہیں ہو سکتا، اور جب ایمان ہی نہ ہو تو نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ اور دوسرے نیک اعمال کیا سنواریں گے، ایمان کی مثال جسم میں روح یا جان کی

Marfat.com

طرح ہے۔ جس طرح جسم میں روح نہ ہوتو جسم بے جان ہوتا ہے، اسی طرح وہ اعمال جن میں عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اور ایمان نہ ہووہ بے کار ہیں"۔

فرمایا کرتے تھے حدیث شریف میں آتا ہے کہ چار قسم کے لوگوں کی بخشش نہیں ہو گی (۱) کافر (۲) مشرک (۳) منافق اور (۴) بے ادب

یہ لوگ لاکھ نمازیں پڑھیں، روزے رکھیں۔ ایمان اور ادب کے بغیر ان کی مثال ایسے ہے جیسے ریت کا محل جو تیز ہوا کے تھپیڑوں سے صفحۂ ہستی سے مٹ جاتا ہے۔ "ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"۔

ایک مرتبہ آپ سرکار شہر تاندلیانوالہ میں اپنے ایک مرید کے گھر تشریف لے گئے، وہ مرید سادات سے تعلق رکھتے تھے۔ جب آپ واپس تشریف لے جانے لگے وہ جلدی سے آپ کی جوتی اٹھالائے اور آپ کے پاؤں میں رکھنے لگے، جیسے ہی آپ کی نگاہ پڑی، آپ اونچی آواز میں فرمانے لگے، پیر جی! پیر جی! آپ میری جوتی کو ہاتھ نہ لگائیں، وہ سیّد صاحب فرماتے ہیں مجھے بہت شرمندگی محسوس ہوئی کہ کہاں میں ان کا خادم، مرید اور وہ میرے پیر ومرشد، صرف سیّد ہونے کے ناطے اتنا سادات کا ادب کہ مجھے پیر جی کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں، خیر میری اس وقت داڑھی نہیں تھی، آپ سرکار جاتے وقت نہایت ہی محبت، پیار اور شفقت سے فرمانے لگے کتنا اچھا ہوا گر میرے پیر جی سنتِ رسول کے مطابق داڑھی شریف رکھ لیں۔ وہ سیّد صاحب فرماتے ہیں کہ آپ سرکار کی اُس بات نے میرے دل میں ایک عجیب اثر اور کیفیت پیدا کی کہ اس وقت کی داڑھی رکھی آج تک قینچی نہیں لگائی۔

محفلِ میلاد:

حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر سال اپنے آستانہ عالیہ پر ہاڑ کے مہینے میں ایک عظیم الشان محفل میلاد منعقد فرماتے تھے۔ یہ سلسلہ ۱۹۷۵ء سے جاری ہے۔ بڑے

Marfat.com

بڑے جید علماء ومشائخ، شعراء اور نعت خوان حضرات دور دور سے شرکت فرمانے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ یہ محفل ایمان افروز اور رقّت انگیز ہوتی ہے۔ ہزار ہا لوگوں کے عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کا باعث بنتی ہے۔ ہزاروں لوگوں کے لئے لنگر شریف کا بھی وسیع انتظام ہوتا ہے۔ اب یہ محفل میلاد شریف ہاڑ کے مہینہ میں ۲۶/ جون کو ہوتی ہے۔

زنا کی تہمت:

باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گاؤں پیلے گجراں شریف میں ایک شخص نے حسد کی وجہ سے دو تین بندوں کے ساتھ مل کر آپ پر زنا کی تہمت لگانے کا پروگرام بنایا۔ ابھی وہ شخص یہ غلیظ تہمت لگانے کا پروگرام بنا ہی رہا تھا کہ انہی دنوں اس کی اپنی نوجوان لڑکی کھیتوں سے نیم برہنہ حالت میں کسی غیر شخص کے ساتھ بُرا فعل کرتی پکڑی گئی اور جب وہ وہاں سے نیم برہنہ حالت میں بھاگی تو باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ عالیہ مبارک پر پہنچ کر پناہ حاصل کی کہ مجھے بچالیں۔ باباجی صاحب چونکہ بہت حلیم الطبع اور کریم النفس تھے آپ نے اُس لڑکی کو پہننے کے لئے کپڑے دیئے، اس کی چادر اوڑھائی اور اپنے گھر والوں کو کہا جاؤ اس کو اس کے گھر عزت اور احترام سے چھوڑ آؤ۔ ولی اللہ کے دشمن سے اللہ نے اعلان جنگ فرمایا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ولیوں کی شان میں گستاخی اور رسوائی کا پروگرام بنانے والوں کو کہاں چھوڑتا ہے بلکہ اُلٹا وہ لوگ خود دنیا وآخرت میں رسوا وذلیل ہو جاتے ہیں۔ اسی ضمن میں ایک واقعہ جو داتا گنج بخش سیّد علی بن عثمان ہجویری قدس سرّہ العزیز نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف کشف المحجوب میں تحریر فرمایا، بیان کرتا چلوں کہ بنی اسرائیل کا ایک بہت نیک راہب تھا، جس کا نام جریج مجتہد تھا اور ولی اللہ تھا، اس زمانہ میں ایک بدچلن عورت تھی اس نے کسی گروہ سے وعدہ کیا کہ میں جریج کو گمراہ کروں گی، چنانچہ وہ صومعہ یعنی عبادت خانہ جریج میں داخل ہوگئی مگر جریج نے اس کی طرف اصلاً التفات نہ کیا۔

Marfat.com

اُس نے کسی چرواہے کے ساتھ حرام کرایا اور حاملہ ہوگئی، جب بیٹا ہوا تو اس نے کہہ دیا کہ یہ بچہ جرتج کا ہے، لوگوں نے جرتج کی طرف انبوہِ کثیر کے ساتھ دھاوا بول دیا، حتیٰ کہ انہیں گرفتار کر کے عدالتِ سلطانی میں پیش کر دیا۔ جب پیشی ہوئی تو جرتج نے اس گود کے بچے سے فرمایا اے بچّے تیرا باپ کون ہے؟ وہ شیر خوار آغوشِ مادر میں گویا ہوا۔ اے جرتج میری والدہ تجھ پر جھوٹا الزام لگا رہی ہے میرا باپ ایک چرواہا ہے۔

بے گناہ پر ظلم کا صلہ:

خوشی محمد یوسفی گوجرانوالہ والے فرماتے ہیں، ایک مرتبہ بابا جی صاحب لاہور دو موریہ پل نگینہ فرنیچر پر محمد رفیق یوسفی کے پاس تشریف لائے ہوئے تھے۔ اسی دن ماموں کانجن کے ایک حکیم نامی شخص نے نوری مسجد ریلوے سٹیشن پر فجر کی نماز ادا کی، اس کے پاس اس کا بریف کیس بھی تھا، جس میں بقول اس کے ستائیس سو روپے کی رقم موجود تھی۔ دورانِ نماز وہ بریف کیس کسی شخص نے اٹھایا اور مسجد سے ملحقہ مزار شریف میں جا کر رقم نکالی اور باقی چیزیں ویسے ہی چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اس شخص حکیم نے پولیس سٹیشن میں بریف کیس چوری ہونے کی رپٹ درج کروادی۔

ادھر تقریباً دس بجے کے قریب مسجد کی انتظامیہ کے دو لڑکے اکبر اور شہزاد باہر سے آئے تو انہیں وہ بریف کیس مزار شریف میں پڑا ہوا ملا، انہوں نے مسجد میں اس بریف کیس کی اطلاع دی اور بریف کیس اپنے کمرے میں رکھ دیا کہ اس بریف کیس کے مالک کو ڈھونڈ کر بریف کیس اس کے حوالے کر دیں گے ہوسکتا ہے خوش ہو کر وہ ہمیں کوئی انعام وغیرہ دے دے۔ اسی اثناء میں پولیس آ گئی۔ بریف کیس انہیں جب ان دونوں لڑکوں اکبر اور شہزاد کے کمرے سے ملا تو ان کو پکڑ کر پولیس سٹیشن لے گئے۔ لوگوں نے اور مسجد کی انتظامیہ نے بہت سمجھایا لیکن پولیس والے نہ مانے اور ان کو لے جا کر بہت مارا کہ بتاؤ رقم کہاں چھپائی ہے، وہ کہنے لگے ہم بے گناہ ہیں، ہم تو مسجد میں باہر سے آئے ہی دس بجے

Marfat.com

ہیں، جبکہ چوری صبح فجر کے وقت ہوئی اور پھر یہ کہ ہم ہی بریف کیس کی اطلاع دینے والے ہیں ہم بھلا کیسے چور ہو سکتے ہیں۔

ادھر مسجد میں موجود کچھ مریدین مل کر باباجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام معاملہ عرض کیا، آپ سن کر خاموش ہو گئے اور فرمانے لگے، تمام معاملہ اللہ تبارک وتعالیٰ پر چھوڑ دو اور جا کر پولیس والوں سے بات کرو۔

نوری مسجد کے خطیب کو ساتھ لے کر ہم لوگ ڈی۔ایس۔پی کو جا کر ملے اور اس سے کہا کہ ہم حلفاً کہتے ہیں کہ یہ لڑکے بے گناہ ہیں کیونکہ یہ مسجد میں آئے ہی دن کے دس بجے ہیں اور پھر یہی بریف کیس کی اطلاع دینے والے ہیں جبکہ چوری صبح فجر کی نماز کے وقت ہوئی۔ مگر اس DSP کا جواب سن کر سب حیران رہ گئے جب وہ بغیر کسی ثبوت اور گواہ کے کہنے لگا کہ میرا بھی بہت تجربہ ہے، انہوں نے چونکہ بریف کیس کی اطلاع دی ہے، اس لئے میں بھی حلفاً کہتا ہوں کہ چور یہی ہیں۔

تمام واقعہ دوبارہ باباجی صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ فرمانے لگے جس کا بریف کیس ہے اس کو ستائیس سو روپیہ دے کر ان لڑکوں کو چھڑا لو۔ تھانے میں اُس شخص کو رقم دے کر لڑکے چھڑا لئے گئے، اس شخص نے رقم لینے کے باوجود عدالت میں جو کیس کیا تھا وہ بھی واپس نہ لیا، جس کی وجہ سے ان لڑکوں کو کافی عرصے تک عدالت کے چکر کاٹنے پڑے۔

اب اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ انہی دنوں اس حکیم کا ایکسیڈنٹ ہوا، اس کی ٹانگیں بازو ٹوٹ گئے، اس پولیس سٹیشن پر کوئی کیس بنا اور تمام عملہ وہاں سے بدل دیا گیا۔ اس DSP کو پتھر لگا اور وہ مر گیا۔ جب تمام واقعہ باباجی صاحب کو بتایا گیا تو آپ فرمانے لگے ان لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے پکڑ تو اسی دن ہو گئی تھی جس دن انہوں نے بے گناہ پر ظلم کیا تھا لیکن اس پکڑ کا ظہور اب ہوا ہے۔

Marfat.com

محفل میلاد خراب کرنے کا انجام:

علامہ منیر احمد یوسفی ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک جگہ محفل میلاد منعقد کی گئی۔ وہاں بابا جی صاحب کی محفل میلاد کے موضوع پر تقریر تھی، اسی جگہ وہابیوں کے ایک شخص نے محفل میلاد کو خراب اور ناکام کرنے کا اپنے ساتھیوں اور پولیس کے ساتھ مل کر پروگرام بنایا۔

جب آپ سرکار تقریر فرمانے لگے اس شخص نے شراب پی کر سپیکر کے بالکل سامنے ٹیپ ریکارڈر پر گانے لگا دیئے۔ آپ سخت جلال میں آ گئے، فرمانے لگے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں محفل میلاد بیان کر رہا ہوں۔ جو شخص محفل میلاد اور قرآن کا اس طرح مقابلہ کرے کہ اس کے سامنے گانے لگا دے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا پیشاب بند کر دیتا ہیں۔ اس شخص نے جھگڑا شروع کر دیا، جھگڑا ہنگامے کی شکل اختیار کر گیا، ان لوگوں نے پولیس کے ساتھ مل کر میلاد شریف کا پروگرام ختم کروا دیا۔

پورے چار گھنٹے کے بعد اطلاع آ گئی کہ اس شخص کو پیشاب میں کوئی تکلیف ہو گئی ہے اور فوراً ہسپتال لے جانا پڑا ہے۔ مختصراً یہ کہ وہ شخص پیشاب کی تکلیف میں کافی عرصہ بیمار رہا، مسلسل علاج سے بھی کوئی افاقہ نہ ہوا، آخر کچھ عرصے بعد اس کا پیشاب مکمل طور پر بند ہو گیا، آپریشن بھی ہوا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا اور وہ اسی تکلیف میں مر گیا۔

اگلے سال اسی جگہ اسی مقام پر پھر محفلِ میلاد منعقد کی گئی، آپ اپنی تقریر میں فرمانے لگے کہ اے لوگو! سن لو! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب کریم حضور نبی پاک ﷺ کی محفل کو خراب کرنے والا کا پیشاب بند کر دیتا ہے۔

صاحبِ مزار کی زیارت کا عمل:

حافظ محمد اسماعیل یوسفی کرم سر والے فرماتے ہیں ایک مرتبہ بابا جی صاحب رحمۃ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ مجھے فرمانے لگے حافظ جی اگر کسی ولیِ کامل کے دربار پر جائیں اور ان کی زیارت کرنے کو جی چاہے تو سورۃ ملک اور سورۃ مزمّل شریف ایک ایک مرتبہ گیارہ مرتبہ قل شریف اور دس مرتبہ درود شریف پڑھ کے مزار شریف کے سات چکر لگانے ہیں، ساتویں چکر پر صاحب مزار کے قدموں کی طرف سر جھکا کر ادب سے لیٹ جانا چاہیے۔ اس عمل کو کرنے کے بعد یا تو اسی وقت ملاقات ہو جائے گی وگرنہ رات کو خواب میں تو ضرور ہی ملاقات ہوگی۔

فرماتے ہیں میں اس کے بعد ایک بار شرقپور شریف گیا اور پھر داتا صاحب گیا اور دونوں جگہ یہ عمل کیا لیکن داتا صاحب کے مزار شریف کے چکر نہ کاٹ سکا لیکن اس کے باوجود رات خواب میں دونوں بزرگوں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضور داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

Marfat.com

نعت خوانی

Marfat.com

نعت خوانی:

آپ کو بچپن سے ہی نعت خوانی کا شوق تھا۔ کھیتی باڑی کے لئے جب گھر سے کھیتوں میں تشریف لے جاتے تو سارے راستے میں نعتیں پڑھتے رہتے، اسی طرح کھیتوں میں جا کر ہل چلاتے ہوئے اور فصل بوتے وقت بھی سوہنے محبوب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح سرائی کرتے رہتے۔

ایک نعت شریف آپ اکثر پڑھا کرتے تھے جس کا ایک شعر یہ ہے:

مجھ کو ہے تیری جستجو مجھ کو تیری تلاش ہے
جانِ جہاں تو ہے کہاں مجھ کو تیری تلاش ہے

تخلیق پاکستان سے پہلے برصغیر پاک و ہند میں آپ کی نعت خوانی کا بڑا چرچا تھا اور دور دور سے لوگ آپ کو دعوت دیتے اور محافل میں آپ سے سوز و گداز سے بھرپور حبیب کبریا، سرورِ ہر دوسرا، رحمتِ دو عالم حضور نبی کریم ﷺ کی وجد آفریں نعتیں سنتے۔

آپ ''بھولا پنچھی''[1] بھی پڑھا کرتے تھے اور مسلمان تو مسلمان ہندو اور سکھ بھی بڑے شوق سے سُنا کرتے تھے اور جب کبھی آپ کو موقع ملتا کہ آپ امرتسر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ حضرت قبلہ محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے ہیں تو آپ سے ''بھولا پنچھی'' سنانے کی فرمائش کرتے۔

حضور قبلہ بابا جی صاحب فرماتے تھے کہ میں امرتسر گیا، وہاں میں نے ''بھولا پنچھی'' پڑھا تو تمام علاقے میں ایک شور سا برپا ہو گیا اور سینما خالی ہو گئے اور لوگ آپ کے گرد ''بھولا پنچھی'' سننے کے لئے جمع ہو گئے، ہندو سکھ مطالبہ کرنے لگے ''مہاراج''۔ ''بھولا پنچھی'' پھر سنائیں۔

---

[1] حضرت بابا عبداللہ صاحب ملکھانوالہ نزد فیصل آباد کا کلام ہے۔

Marfat.com

''بھولا پنچھی'' کے چند اشعار قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں، آپ بڑے درد اور سوز کے ساتھ رقت انگیز انداز میں پڑھا کرتے تھے۔

ایتھوں اُڈ جا بھولیا پنچھیا وے تو اپنی جان بچا
تیرے مگر شکاری موت دا کوئی بیٹھا ای تاک لگا
وے تینوں سجدہ کیتا قدسیاں کوئی ادبوں سیس جھکا
چھڈ شاہی ملک دوام دی ہن قیدی ہویوں آ
ایتھے چور اُچکّے چوہدری جتھاں شرم نہ مول حیا
ایتھے کھرا نہ کھوٹا پرکھدے سَبھو وِکدے اکّو بھا
ایہہ دیس بیگانہ کملیا ایتھے دل نہ ایناں لا
ایتھوں پیر پیغمبر اولیاء سب بستر گئے اٹھا

حضور نبی پاک ﷺ کا آپ کی نعتیں خود سماعت فرمانا:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلّم کی آپ پر سماعتِ نعت کے بارے میں خصوصی شفقت تھی۔ اوائل عمر مبارک کی بات ہے ایک دفعہ آپ نے ''جگنی'' کی طرز پر چند اشعار پڑھے۔ وُہی سوز اور وُہی درد جو آپ کا طرۂ امتیاز اور اللہ جلّ شانہٗ اور رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی عنایت ہے، ''جگنی'' کے پڑھنے میں غالب تھا۔ اس واقعہ کے بعد آپ ایک موقع پر حضرت صاحب سیّد محمد اسماعیل شاہ صاحب بخاری المعروف کرماں والی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حضور پہنچے۔ سلام دعا ہوئی، بعد ازیں حضرت صاحب کرمانوالہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑی محبت اور پیار بھرے انداز میں اپنی دائیں طرف بٹھاتے ہوئے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ''مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء نے آپ (یعنی حضرت قبلہ بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے پیغام دیا ہے کہ جب (حضرت) محمد یوسف علی نگینہ (صاحب) آپ کے پاس تشریف

Marfat.com

لائیں تو انہیں آپ فرما دیجئے گا کہ جس منہ سے آپ نعتیں پڑھتے ہیں ''جگنی'' نہ پڑھا کریں اس لئے کہ آپ کی نعتیں میں خود سنتا ہوں۔ سبحان اللہ

آپ نے جب یہ پیغام سنا کہ میرے سوہنے محبوب، میرے چین وقرار، میری روح میری جان نے مجھے نوازا ہے تو آپ پر عجیب رقت اور عجیب وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ اور آپ عشق مصطفیٰ اور فراق میں مسلسل روتے ہی رہے کہ میرے آقائے دو جہاں میری نعتیں خود سنتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عنایت کا آپ اکثر مواقع پر ذکر فرمایا کرتے تھے، نیز حضرت قبلہ بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سرکار مدینہ سکونِ قلب وسینہ علیہ الصلوات والتسلیمات کی سماعت بے مثال کا ایک حدیث پاک کے حوالہ سے بھی ذکر فرمایا کرتے تھے اور یہ حدیث پاک آپ نے ملک پاکستان کے کونے کونے میں متعارف کروائی، وہ حدیث پاک یہ ہے کہ:

حدثنا یحیٰی ابن ایوب العلاف ثنا سعید بن ابو مریم ثنا خالد بن زید ثنا سعید بن ابی ھلال عَنْ اَبِی الدرداءؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم اکثروا الصَّلٰوۃ علی یوم الجمعۃ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلَائِکَۃَ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلی اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ وَ بَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاء.

طبرانی شریف میں ہے جسے یحیٰی بن ابوالعلاف نے سعید بن ابومریم نے خالد بن زید سے انہوں نے سعید بن ابی ھلال سے اور انہوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

'' جمعہ کے دن مجھ پر درود (شریف) کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں، جو بندہ درود (شریف) پڑھتا ہے وہ خواہ کہیں بھی ہو اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی

Marfat.com

ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا (یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے) کیا وصال (مبارک) کے بعد بھی ،فرمایا: (سرکار دو عالم علیہ التحیۃ والتسلیم نے) ہاں دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی کیونکہ اللہ (کریم) نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

اس حدیث پاک میں حضور نبی پاک ﷺ نے جملہ (کہیں ہو) کو کہیں سے بھی مقید نہیں فرمایا یعنی اس پر کسی قسم کی قید نہیں لگائی بلکہ مطلقاً فرمایا کہ کوئی کہیں بھی ہو یعنی مشرق میں مغرب میں ہو، شمال یا جنوب میں ہو، ساتویں آسمان پر یا زمین کے اندر ہو مجھے اس کی آواز پہنچ جاتی ہے۔

کتاب جلاء الافہام عربی سے ہی جس کی حدیث اوپر بیان ہوئی ایک دوسری حدیث پاک بھی آتی ہے۔

" فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ ".

اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہ الکریم) کا (پیارا) نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) زندہ ہوتا ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔

یہ کتاب جلاء الافہام جس کی حدیثیں اوپر بیان ہوئی ہیں یہ مشہور مصنف علامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیہ کی ہے۔ جو کہ ابن تیمیہ کے خاص شاگردوں میں سے ہیں۔

آپ بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ظاہرہ زمانۂ حیات میں سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سماعت پرنور کا کمال نہ صرف یہ کہ دلائل نقلیہ سے ثابت فرمایا ہے بلکہ آپ کا ذاتی عمل مبارک ان دلائل کا واضح مصداق بنتا ہے۔ کتنا عظیم احسان ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کہ سرکار ارشاد فرماتے ہیں کہ " میں (حضرت) محمد یوسف علی نگینہ (صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی نعتیں خود سنتا ہوں"۔

Marfat.com

محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمہ کا آپ کی نعتیں خاص طور پر سننا اور آپ سے محبت

شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بتایا کہ محدّث اعظم پاکستان قبلہ نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نعت خاص طور پر سنا کرتے ہیں اور سن کر بہت خوش ہوتے اور کوشش کرتے کہ آپ کو ہر جگہ اپنے ساتھ رکھا جائے اور ایک دن تو آپ نگینہ صاحب کو دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے۔ آپ کے درباری شاعر ابر وارثی صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ قبلہ فرمانے لگے کہ آج تو یوں لگتا ہے جس طرح رحمت کے بادل آئے ہوئے ہیں، ابر صاحب بھی ہیں، نگینہ صاحب بھی ہیں، آج آپ دونوں ہی ہمیں کچھ سنائیں۔ قبلہ نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ کی طرح کمال عجز و انکساری کے ساتھ فرمانے لگے، حضور ابر صاحب بڑے ہیں پہلے یہ کچھ سنائیں۔ چنانچہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابر صاحب کو فرمایا کہ وہ نعت سنائیں جب ابر وارثی صاحب نے نعت سنالی تو محدثِ اعظم مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف دیکھا تو آپ فرمانے لگے حضور میں سادہ سا آدمی ہوں، ایک حدیث کا پنجابی میں ترجمہ کیا ہے وہی سن لیں۔

جد رب دل دیاں اکھیاں دیوے چانن ہووے نوروں
محبوباں نوں نظریں آوے کیا نیڑے کیا دوروں

اُس دن محدث اعظم پاکستان یہ شعر سن کی بہت ہی خوش ہوئے، اس کے علاوہ راقم الحروف کو شیخ الفقہ مفتی محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بات بتائی جو کہ محدثِ اعظم صاحب کے مرید اور خاص شاگردوں میں سے ہیں کہ جب باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبلہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا کرتے تھے، محدثِ اعظم پاکستان کمال محبت سے نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی مسند پر

Marfat.com

بٹھاتے اور کہتے نگینہ صاحب! آپ اپنا کوئی نعتیہ کلام سنائیں اور جب بابا جی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جانے لگتے تو شاگردوں کو فرماتے کہ نیا تانگہ، خوبصورت سا لے کر آؤ، اس لئے کہ ہمارے نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عظیم عاشق رسول حضور کے ثنا خوان ہیں۔

شیخ الفقہ مفتی محمد رمضان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا آپ کی نعت پڑھنے کے دوران اپنی آنکھوں دیکھا ہوا ایک واقعہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد جلّ جلالہٗ نے آپ کو خوش الحانی، سوز و گداز اور وجد و رقّت کی نعمت سے مالا مال فرمایا تھا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خاص نگاہِ کرم تھی کہ جب آپ اپنے خصوصی انداز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ و بارک وسلم کے عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی نعت پڑھتے تھے تو محفل میں وجدانی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ آپ اس نعمتِ عظمیٰ کا شکریہ ایک شعر میں اس طرح کرتے ہیں۔

نعت پڑھتا ہوں جب بھی میں یوسفؔ، وجد محفل پہ ہوتا ہے طاری
یہ کرم ہے میرے مصطفےٰ کا میری جادو بیانی نہیں ہے

شیخ الفقہ مفتی و مولانا محمد رمضان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ واقعہ مجھے بتایا کہ بیٹا محمد محسن آج سے کئی سال پہلے (تا وقتِ تحریر) یعنی کم و بیش تیس یا چالیس سال پہلے کی بات ہے کہ آپ کے پیر و مرشد قبلہ نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پھالیہ کے قریب ایک گاؤں میں ایک جلسے میں تشریف لائے اور وہاں آپ نے ایک نعت پڑھی جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

نبی میرا عربی میں عربی نئیں جاندا
بڑا فرق ہندا اے یارو ملکی زبان دا

آپ قبلہ مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ میں بھی اس جلسے میں شریک تھا، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جس وقت قبلۂ عالم نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس نعت کے پہلے شعر کی پہلی سطر پڑھی، تمام کا تمام مجمع ہر شخص کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور جب

Marfat.com

آپ نے پہلے ہی شعر کی پہلی ہی سطر دو تین مرتبہ پڑھنے کے بعد دوسری سطر پڑھی تو تمام کا تمام مجمع رو رہا تھا کوئی بچہ، کوئی بوڑھا، کوئی جوان ایسا نظر نہیں آتا تھا جو حضور نبی پاک ﷺ کے عشق و محبت میں رو رو کے، تڑپ تڑپ کے نڈھال نہ ہو گیا ہو۔

اور پھر آپ نے ایک بڑی عجیب بات بتائی اور فرمانے لگے کہ بیٹا محسن یہ نہ سمجھنا کہ اس بات میں کوئی مبالغہ آرائی ہے بلکہ بالکل صحیح بات ہے کہ جب قبلہ نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نعت شریف پڑھ رہے تھے مجھے اس طرح لگتا تھا جس طرح کہ میں مدینے پاک میں روضۂ مبارک کے سامنے کھڑا ہوں اور میرا دل بھی قابو میں نہ تھا۔

محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمہ پر وجدانی کیفیت طاری ہو جانا:

اللہ نبی اولیاء بھر دیندے تولیا
اینہاں نوں نہ منے جیہڑا اوہنوں مالیخولیا

قبلہ عالم حضور بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر جب آقائے نعمت محدّث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سُنا تو آپ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی۔ چنانچہ اسی کیفیت میں سیّدی مرشدی قبلہ حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وہ کچھ عطا ہوا جس کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ”ساری عمر میں شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔“

پھر محدّث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ”نگینہ صاحب آپ نے تو اِس شعر میں اہلسنت و جماعت کے پورے عقیدے کو ہی بیان فرما دیا ہے۔“

یہ واقعہ عرس محدث اعظم پاکستان کے موقع پر آپ کے منجھلے صاحبزادہ فضل رضا رحمۃ اللہ علیہ نے خود صاحبزادہ پیر طریقت جناب محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم صاحب کو بتایا۔

Marfat.com

حال کی کیفیت طاری ہونا اور دوسروں پر بھی حال طاری کر دینا:

۸/اکتوبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۸ ربیع الاوّل شریف بروز منگل 72.C توحید پارک لاہور میں محفل میلاد کے موقع پر علامہ منیر احمد یوسفی نے اپنی تقریر میں یہ بات بتائی کہ جب قبلہ بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نعت شریف پڑھا کرتے تھے، ان کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی لڑیوں کی طرح نیچے گر رہے ہوتے تھے اور آپ چونکہ صاحب قال نہیں بلکہ صاحب حال تھے، وہی کیفیت مجمعے پر بھی طاری ہو جایا کرتی تھی۔

اور اکثر اوقات تو ایسا بھی ہوتا کہ کسی جلسے میں اگر لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لا رہے ہیں تو آپ کی تقریر شروع ہونے سے پہلے ہی ان لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے شروع ہو جاتے۔

اور جب آپ نعت شریف پڑھا کرتے تھے تو جس طرح اور نعت خوانوں کے سانس ٹوٹ جاتے ہیں، روانی نہیں رہتی وہ چیز بھی آپ میں نہیں تھی اور خود راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی نے خود دیکھا ہے کہ نعت شریف پڑھنا تو ایک طرف آپ جب کسی کی نعت سن رہے ہوتے تو تب بھی آپ کی آنکھوں میں سے آنسو موتیوں کی لڑیوں کی طرح بہہ رہے ہوتے تھے۔ (سبحان اللہ یہ ہے فنافی الرسول کا مقام)

آپ کا نعتیہ کلام :

سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء سے عشق و محبت سرمایۂ حیات تھا۔ عشقِ شاہ دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کا اتنا غلبہ تھا کہ ہر وقت آپ کے ذکر میں رطب اللسان رہتے تھے اور کمال یہ تھا کہ نہ صرف یہ کہ زبان مصروف رہتی تھی بلکہ ذکر پاک کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے عشق و محبت اور فراق کی وجہ سے آنسوؤں کے موتی محبت کی مالا بنائے رہتے۔

آپ نے پاکستان بننے سے کچھ سال قبل شعر و شاعری شروع کی۔ تو آپ نے

Marfat.com

نعتیہ شعر لکھے پھر وہ شعر جو نظموں اور نعتوں کا روپ دھار چکے تھے، جلسوں میں پڑھ دیئے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''پتہ نہیں یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) کے کس مقبول بندے کی دعا کا کمال ہے کہ میں اپنے شعر جس مجلس میں پڑھتا اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) کی مہربانی اور سیّد الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے صدقے سے مقبول ومنظور ہوتے رہے''۔ بہرحال آپ کا شعر وشاعری کا سلسلہ جاری رہا اور بعض ایسے شعر بھی لکھے جو ضرب المثل بن گئے۔

مثلاً حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں آپ کا یہ شعر اتنا مشہور ہوا کہ مخالفین کی زبان پر بھی چڑھ گیا۔

''لے یار ہویں والے دا ناں تے ڈبی ہوئی تر جائیں گی''

اسی طرح ایک شعر ہے

اللہ نبی اولیاء بھر دیندے تولیا
اینہاں نوں نہ منے جیہڑا اوہنوں مالیخولیا

یہ شعر تو جب محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سنا تو ان پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ اسی طرح ایک اور شعر بھی ضرب المثل بن گیا۔

بندے رب دے دُعا کر کے تقدیر بدل دیندے
ایہہ لوح و قلم والی تحریر بدل دیندے

اسی طرح یہ شعر

نبیاں تے ولیاں دے در تے مقبول دعاواں ہندیاں نے
ہڑ وگدے نے جدا اَشکاں دے فیر معاف خطاواں ہندیاں نے

آپ کے تین وجد آفرین نعتیہ مجموعہ ضیائے نگینہ، نگینے دے نگینے حصہ اوّل اور نگینے دے نگینے حصہ دوم اگر غور سے انسان پڑھے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا انداز شعر گوئی

Marfat.com

بالکل نرالا ہے۔آپ کے شعروں میں حقیقت کی چاشنی پائی جاتی ہے،آپ نے تقریباً جو بھی شعر لکھا ہے اس کی سند نصوصِ قرآنیہ اور احادیث مقدسہ سے مل جاتی ہے۔آپ کی شعر گوئی میں ''آمد'' پائی جاتی ہے۔آپ کے اشعار اور نعتیں عشقِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کا مرقع ہیں اور سوز وگداز ودرد سے بھرپور ہیں۔

آپ کے نعتیہ کلام سے ثبوت کہ آپ کا ہر وقت سرکارِ دو جہاں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت میں کھوئے رہنا:

ایک نعت شریف میں فرماتے ہیں ؎

محسوس مدینے کی دوری کو نہ کر یوسفؔ
حاضر تیرے ارماں ہیں دربارِ رسالت میں

ایک جگہ اور فرماتے ہیں ؎

مینوں تا ہنگ ستاوندی رہندی اے دن رات مدینے والے دی
غم مُک جاون جے پے جاوے اک جھات مدینے والے دی

ایک جگہ اور فرماتے ہیں ؎

پایا اے میں زندگی دے اَوج تے کمال نوں
سینے نال لائی رکھاں نبی دے خیال نوں

ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ؎

کیا خبر ہے مجھ کو اپنی میں تو خود سے لاپتہ ہوں
نہ جہاں کی کچھ خبر ہے نہ ہی خود سے آشنا ہوں
مجھے میرے ہی جنوں نے ہے مٹا دیا کچھ ایسے
وہ نشاں بھی کھو چکا ہوں میں جہاں جہاں گیا ہوں

Marfat.com

میری وحشتوں سے پوچھو یہی کچھ بتا سکیں گی
میں کدھر سے آ رہا تھا میں کدھر کو جا رہا ہوں

میری زندگی کے مرکز میرے یوسفِ محبت
تو عطا کا بادشاہ ہے میں فقیر بے نوا ہوں

ان اشعار کو پڑھنے سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک پل حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی یاد میں بسر ہوا ہے اوپر جو شعر بیان ہوا کہ ''محسوس مدینے کی دوری کو نہ کر یوسف'' اس شعر سے یوں لگتا ہے کہ آپ مدینہ پاک سے دور نہیں تھے۔ بلکہ ہر وقت آپ کے تصوّرات، آپ کے خیالات اور اَرمان دربارِ رسالت میں موجود ہوتے تھے اور آگے جو اشعار بیان ہوئے کہ'' کیا خبر ہے مجھ کو اپنی میں تو خود سے لاپتہ ہوں'' ان اشعار کے مطالعہ سے اس طرح لگتا ہے کہ جس طرح آپ سرکار حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ و بارک وسلم کی محبت اور فراق کے غم میں اس قدر بے خود ہو چکے تھے کہ آپ کو اپنی اور دنیا و ما فیہا کی کچھ خبر نہ تھی اور خود فرماتے ہیں کہ مجھے میرے ہی جنوں نے کچھ اس طرح سے مٹا دیا ہے کہ اب تو میں وہ نشاں بھی کھو چکا ہوں، جہاں جہاں میں گیا تھا صرف میری وحشتیں ہی بتا سکتی ہیں کہ میں کدھر سے آ رہا تھا اور اب کدھر کو جا رہا ہوں، میری تو زندگی کا مرکز اور مقصد ہی صرف حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ و بارک وسلم کی ذات مبارکہ ہے۔

Marfat.com

الم کی درد کی تصویر کہتا ہوں نگینے کو
کتاب عشق کی تفسیر کہتا ہوں نگینے کو
بدل دے زندگی جو اِک نظر میں سب مریدوں کی
میں صائمؔ ایسا کامل پیر کہتا ہوں نگینے کو

Marfat.com

آپ کے نعتیہ کلام سے آپ کی راتیں گزارنے کی جو کیفیت معلوم ہوتی ہے:

مجھے ۱۹۹۲ء ماہِ ربیع الاوّل شریف میں مولانا غلام رسول صاحب سمندری والوں نے یہ بات بتائی کہ حضور قبلہ بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ وبارک وسلم کے ہجر وفراق اور انتظار میں ساری ساری رات روتے روتے بیٹھے ہوئے گزار دیتے تھے اور آرام نہیں فرماتے تھے اور اسی کیفیت کا اظہار حضور قبلہ عالم بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

اپنی ایک نعت جس کا عنوان ہے ''محمد ﷺ دا جلوہ ہے جلوہ خدا دا'' میں فرماتے ہیں:

شہنشاہ اوہ ہندا پٹہ جیہدے گل وچ
محمد دے در دی گدائی دا ہووے

محمد دے در دا گدا جیہڑا ہووے
اوہ مالک خدا دی خدائی دا ہووے

وصل دیاں گھڑیاں جے چاہو ناں ایں سالک
تے کردا رہویں رات بھر انتظاری

کدی پلکاں دے نال پلکاں نہ میلیں
جے ڈر مہ وشاں دی جدائی دا ہووے

کتنے واضح الفاظ میں قبلہ عالم بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی حقیقت بھی ان شعروں میں بیان کردی کہ وصل کی گھڑی کے لئے تو سالک کو ساری ساری

Marfat.com

رات انتظار کرنا پڑتا ہے اور محبوب کے انتظار میں تو پلکیں بھی نہیں جھپکائی جاتیں۔

ایک جگہ اور فرماتے ہیں۔

میرے ارمان لٹے ، آس لٹی ، چین گیا
میری تقدیر ہوئی مجھ سے ہے برہم آ جا
کس طرح ہجر میں رات اندھیری کاٹوں
رخ سے زلفوں کو ہٹا نیرّ اعظم آ جا

ایک جگہ فرماتے ہیں:

مینوں نام اللہ دے مِل جاویں کر ہجر دے دور ہنھیرے نوں
لمّی رات فراق دی نئیں مکدی لبھاں وصل دے نور سویرے نوں

کر کر کے اُڈیکاں رات دنے ساہ مُکدے مُکدے مُک چلّے
ہن بوہڑ حبیبا درداں نے تنگ کیتا یوسفؔ تیرے نوں

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

دن گزر دا اے روندیاں زاری چہ ہر گھڑی
میں رات غم دی کیویں مُکاواں تیرے بغیر

در در تے پھر کے ویکھیا مِلیا نہ مدّعا
کوئی سنے نہ میریاں ہاواں تیرے بغیر

بے چین بے قرار ہاں تیرے بناں، حضور
غوطے ہجر دے بحر وچ کھاواں تیرے بغیر

ان اشعار کو پڑھ کے دِل تڑپ اٹھتا ہے، رو رو کے آنکھیں سوج جاتی ہیں، ایسے

Marfat.com

لگتا ہے کہ جس طرح آپ نے اپنی زندگی کی ایک ایک رات کا ایک ایک لمحہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے ہجر وفراق کے انتظار میں اس قدر بے چینی اور درد والم میں گزارا ہے کہ جس کا احاطہ یہ قلم نہیں کر سکتا۔ اولیاء، علماء وصلحاء فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی شان اور حقیقت سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے کرم اور دی ہوئی توفیق سے اور سرکار دو عالم کی رحمت کے صدقے میں یہ کہتا ہوں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے ایک سچے پکے اور حقیقی عاشق جو کہ خود حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا منظور نظر بھی ہو، اس کی بھی شان، حقیقت اور مقام سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود، مطلق و بسیط و بے حد جل جلالہ اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی نہیں جان سکتا اور پھر قبلہ عالم بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ حضوری والے تھے اور آپ کا شمار ان بلند پایہ ہستیوں میں ہوتا ہے کہ بحالت بیداری حضور آقا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرتے ہیں، ملاقات کرتے ہیں ،اس کا ذکر بھی ان شاء اللہ العزیز آگے آئے گا۔

اب غور سے پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا کی ہر چیز سے تنگ آ چکے ہیں، آپ کے دل ودماغ، جسم، تمنائیں، خواہشات کا تعلق صرف اور صرف حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذات مبارکہ سے ہے۔ اللہ (جل شانہٗ) کے نام کا واسطہ دے کر حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں کہ مجھ سے فراق کی اتنی لمبی رات ختم نہیں ہوتی میں تو اس تاریک رات میں وصل کے نوری سویرے کو ڈھونڈ رہا ہوں، میری ہر گھڑی غم ودور میں گزر رہی ہے، ہجر کے سمندر میں غوطے پہ غوطہ کھا رہا ہوں، اتنا بے چین اور بے قرار ہو چکا ہوں آپ کے بغیر کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔

اور یہ شعر شاید آپ نے اپنی ظاہری زندگی کے تقریباً آخری زمانہ میں لکھا ہے"

Marfat.com

کر کر اڈیکاں رات دنے ساہ مکدے مکدے مک چلے'' کہ میں نے ساری زندگی کے دن اور راتوں میں اتنا انتظار کیا ہے کہ اب آخری وقت اور آخری سانسیں ہیں اور درد اتنا بڑھ چکا ہے کہ جس کا لفظوں میں بیان نہیں ہوسکتا۔ اب ہجر کا وقت ختم ہونا اور وصل کی گھڑیاں شروع ہونی چاہئیں۔

عاشقِ رسول ﷺ:

آپ بہت بڑے عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تھے۔ آپ کے اوصاف، کردار، تقریریں، تحریریں، نعتیں اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپ سرکار دو جہاں کی محبت میں ہر وقت بے قرار رہتے تھے۔ جونہی سرکارِ دو عالم ﷺ کا ذکر خیر کرتے، آنکھیں پرنم ہو جاتی تھیں۔

آپ حقیقت میں فنافی الرسول کے مقام پر فائز تھے۔ ایسے عاشق تو آپ نے دیکھے ہوں گے کہ جب محبوب کائنات ﷺ کا ذکر آیا، سنا رونے لگ گئے، مگر حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر یہ خاص عنایت تھی کہ آپ ذکر سناتے بھی روتے اور سنتے بھی روتے۔

حضور نبی پاک کے عشق ومحبت میں آپ کی آہ وزاری، رقّت اور رونے کی وہ کیفیت جو آپ کے نعتیہ کلام سے معلوم ہوتی ہے۔

جس طرح پہلے بیان ہوا کہ آپ جب نعت شریف پڑھا کرتے تھے یا سنا کرتے تھے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی لڑیوں کی طرح جاری ہوتے تھے، بلکہ یہاں تک دیکھنے میں آیا کہ آپ کے سامنے اگر حضور نبی پاک ﷺ کا نام بھی لیا جاتا تو آپ پر محبوبِ کبریاء کا نام سنتے ہی رقت طاری ہو جاتی اور اس رقت اور درد کا ثبوت آپ کے نعتیہ کلام سے واضح ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

خودفرماتے ہیں ضیائے نگینہ حصہ اوّل صفحہ نمبر ۱۷،۱۶ پر

یہ عطا ہے میرے مصطفٰے کی ، مجھ کو غم کی ملی ہے جو دولت
اشک میرے رواں جس طرح ہیں بحر میں وہ روانی نہیں ہے
نعت پڑھتا ہوں جب بھی میں یوسف وجد محفل پہ ہوتا ہے طاری
یہ کرم ہے میرے مصطفٰے کا میری جادو بیانی نہیں ہے

ایک جگہ فرماتے ہیں ضیائے نگینہ حصہ اوّل صفحہ نمبر ۳۴ پر

حاضر تے ناظر ویہندے نے ہر تھاں ابرار محمد نوں ﷺ
سب نبی تے مرسل من دے نے اپنا سردار محمد نوں ﷺ

کلیاں دے ہار نہ کول میرے نہ گلدستے نے پھلاں دے
میں رو رو گھلدا رہنا ہاں ہنجواں دے ہار محمد نوں

ضیائے نگینہ حصہ اوّل صفحہ نمبر ۴۰ پر فرماتے ہیں:

یاد جس ویلے محمد دا مدینہ آ گیا
سینے وچ میرے خوشی دا اک خزینہ آ گیا

ہن تے میری آہ و زاری سن کے رو پیندے نے اوہ
عشق دی منزل دا ایہہ اک ہور زینہ آ گیا

جد وی اہل درد نے سجناں دا قصہ چھیڑیا
تڑپیا تے وَجد وچ یوسف نگینہ آ گیا

آپ کے نعتیہ کلام میں اتنی عاجزی اور انکساری ملتی ہے کہ جس کا کوئی حساب نہیں یہاں تک کہ اپنی آہ وزاری اور اشکوں کو بھی حضور نبی پاک ﷺ سے منسوب فرماتے ہیں، کمال عاجزی کے ساتھ فرماتے ہیں کہ یہ تو سرکار دو جہاں کی عطا ہے جو مجھ کو غم کی

Marfat.com

دولت ملی ہے اور یہ جو میرے نعت پڑھنے کے دوران محفل پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے، نہ ہی اس میں میری کوئی جادو بیانی ہے بلکہ یہ تو میرے مصطفٰے، میرے حبیب کا کرم ہے۔

آگے فرماتے ہیں کہ اللہ کے جو نیک بندے ہیں وہ سرکارِ اعظم حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کو ہر جگہ حاضر وناظر دیکھتے ہیں اور آپ بھی (بابا جی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) چونکہ اہل بصیرت میں سے تھے اور حضوری والے تھے، جیسا کہ پیچھے بیان ہوا کہ سرکار دو عالم حضور نبی پاک ﷺ آپ کی نعتیں خود سماعت فرمایا کرتے تھے اسی لئے آپ نے فرمایا کہ

ہن تے میری آہ و زاری سن کے روپیندے نے اوہ
عشق دی منزل دا ایہہ اک ہور زینہ آ گیا

اور جب بھی اہل درد نے میرے محبوب کا قصہ چھیڑا، میرے آقا کی بات کی یوسف نگینہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تو بس تڑپنے لگا اور وجد میں آ گیا۔

نگینے دے نگینے حصہ اوّل صفحہ نمبر ۱۴ پر فرماتے ہیں:

توں اٹھ ہن دِلا جوت نیناں دی جو لے توں جتاں وی روسکیں رج رج کے رو لے
نہ ہنجواں دے رکھ سانبھ کے ہن خزانے ایہہ موتی لٹاون دے آ گئے نے

اٹھو ساتھیو راہ ہجر دی نبیڑو تے وقت سحر ساز دل دے نوں چھیڑو
کرو اینی زاری کہ تارے وی روون کہ روون رواون دے دن آ گئے نے

اپنی اس نعت ''مدینے نوں جاون دے دن آ گئے نے'' میں فرما رہے ہیں کہ اے ساتھیو! تم جتنا بھی رو سکتے ہو رو لو اتنی آہ وزاری کرو کہ تارے بھی رو پڑیں اپنے آنسوؤں کے خزانوں کو اب سنبھال کے کیا کرنا ہے، یہ خزانے تو اب درِ مصطفٰے پہ لٹانے کے دن آ گئے ہیں۔

Marfat.com

نگینے دے نگینے حصہ دوم صفحہ نمبر ۷۳ پر فرماتے ہیں:

ڈاروں کونج وچھنی دیوانگوں پیا رات دنے کر لاواں میں
رہا میل محمد عربی نوں رو رو کے عرض سناواں میں

نگینے دے نگینے حصہ اوّل صفحہ نمبر ۶۴ پر فرماتے ہیں:

یا شہ کون و مکاں جانِ دو عالم آ جا
مالک ارض و سما روح معظم آ جا

تیرگی غم کی شہا اور بڑھتی جاتی ہے
نائب و نورِ خدا ، نورِ مجسم آ جا

ہے تمنّا کہ کروں قدموں پہ نچھاور تیرے
اشک آنکھوں سے برستے ہیں چھما چھم آ جا

نگینے دے نگینے حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۴ پر فرماتے ہیں۔

تیرا مکھ ویکھن دی بھکھ مینوں کدی آ کے دید کرا سجناں
کجھ میریاں بیتیاں سن جاویں کجھ اپنیاں آن سنا سجناں
پیاں اکھیاں چھم چھم برسدیاں نت دید تیری نوں ترسدیاں
مینوں مار گئے نے غم تیرے غم میرے دیویں مکا سجناں

اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۷۲ پر فرماتے ہیں:

میں ہجر تیرے وچ رو رو کے ایناں اکھیاں دی مت مار لئی
توں بے پرواہا محبوبا ساڈی آن کدے ناں سار لئی
بناں تیرے دِت کر لاواں میں دنے راتیں ماراں ہاواں میں
جگ سارا ویری کر لیا اے اک سوہنیا تیرے پیار لئی

Marfat.com

ایہہ یوسف دد رداں ماریا اے وچ غم دے رو رو ہاریا اَے
توں ہیں محبوبا جتن لئی میں عشق کمایا ہار لئی

آگے صفحہ نمبر ۳۰ پر فرماتے ہیں:

گیا مار وچھوڑا سجناں دا اکھیاں چوں اتھرو سکدے نئیں
کی دساں دسن نیں ہنداڈونگھے عشق دے پینڈے مکدے نئیں

ان گذشتہ نعتیہ اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو سمندر کی تیز لہروں کی طرح جاری ہیں اور آپ رو رو کر اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور عرض کر رہے ہیں کہ یا مولیٰ کریم مجھے حضور نبی پاک ﷺ سے ملا دے کیونکہ اس وقت میری حالت اس پرندے کی سی ہے جو اپنے جھنڈ، اپنے ساتھیوں سے بچھڑ کر رات دن تڑپتا رہتا ہے، روتا رہتا ہے۔

پھر سرکارِ دو عالم حضور نبی پاک ﷺ سے عرض گزار ہیں کہ آپ کا بے مثل و بے مثال چہرہ انور دیکھنے کی مجھے بھوک ہے، میری آنکھیں آپ کے دیدار کی آرزو میں اور خواہش میں چھما چھم لگا تار بارش کے پانی کی طرح برس رہی ہیں۔ میری آنکھوں کا پانی خشک نہیں ہو رہا میں نے رو رو کے اپنی آنکھوں کا برا حال کر لیا ہے۔

نگینے دے نگینے حصہ اوّل صفحہ نمبر ۲۶ پر فرماتے ہیں۔

کملی والے دی یاد بیتاب کیتا
اکھاں روندیاں خون برساندیاں نے

ٹیساں نکلدیاں نے میرے جگر وچوں
ہاواں نویں طوفان اٹھاندیاں نے

نگینے دے نگینے حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۴ پر فرماتے ہیں۔

رو رو کے ماراں ہاواں میں پر یار خیال نہ کردا اے
میں سسکدیاں مرنا یار بناں اکھاں ترسن یار دے پھیرے نوں

Marfat.com

ایہہ لیکھاں دے وچ لکھیا اے کُل ہونا عقل دا دیوا سی
جتھے عشق ہوریں آوسدے نے پٹ دین عقل دے ڈیرے نوں

آگے صفحہ نمبر ۴۴ پر فرماتے ہیں:

نظر کرم کر عرب دے تاجدارا مینوں روندیاں نوں کئی سال ہو گئے
ایسے خوں بھِجّے ہنجو ہوے جاری پک پک دیدے میرے لال ہو گئے

پھر صفحہ نمبر ۳۴ پر فرماتے ہیں:

تیری دید نوں اکھیاں ترسدیاں
اک وار میرے ول آ جاویں

دو جگ دا نور اُجا لڑیا
میرے گھر دی چانن لا جاویں

لنگھے روندیاں سال مہینے نے
دُکھ ہو گئے دونے تپنے نے

میرے دل وچ بھانبڑ بلدے نے
اگ ہجر دی آن بجھا جاویں

ہنجواں تھیں دامن رنگدا ہاں
بس خیر وصل دا منگدا ہاں

اے شاہا کملی والڑیا
ہن میری آس پُجا جاویں

توں جگ دے درد مٹاندا ایں
ہر اک دا روگ گواندا ایں

Marfat.com

کدی آ کے طیبا عرب دیا
یوسف دے درد مٹا جاویں

اب جو اوپر کچھ نعتوں کے اشعار بیان ہوئے، ان سے یوں لگتا ہے کہ آپ کی آنکھیں اپنے محبوب کی یاد میں خون برسا رہی ہیں، آپ خود فرما رہے ہیں کہ میرے دل اور جگر سے ٹیسیں اٹھ رہی ہیں اور میری آہیں ایک طوفان اٹھا رہی ہیں۔ یا رسول اللہ اَب تو نظر کرم کیجئے میں اتنے سال رویا ہوں کہ اَب میری آنکھوں سے آنسو خون کی شکل میں نکل رہے ہیں۔ مجھے ساری عمر ہوگئی روتے روتے میں آپ کو واسطہ دیتا ہوں کہ اب آپ میرے گھر تشریف لا کر تو میرے گھر کو نورانیت سے روشن کر دیں۔

المختصر یہ کہ آپ کی آہ وزاری اور عشق کی انتہا کہ پھر تاجدار دو جہاں، شہسوارِ لا مکاں، مالک زمین و آسمان حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ رحمت کی انتہا ہیں، نے آپ قبلہ نگینہ کو عالمِ بیداری میں زیارت کی، دولتِ عظمیٰ سے نوازا (جس کا ذکر ان شاء اللہ تعالیٰ آگے تفصیل سے آئے گا کہ آپ کو کتنی مرتبہ عالمِ بیداری میں حاضر و ناظر نبی کریم ﷺ کی زیارت کی عظیم دولت کبریٰ حاصل ہوئی)

مختصراً یہاں نعت کے حوالے سے ایک بات بتا تا چلوں کہ آپ نے ایک نعت شریف لکھی جو "اڈیکاں" کے نام سے بہت مشہور ہوئی، آپ یہ نعت گزشتہ ۱۷ سال سے اپنے محفل میلاد کے اختتام پر پڑھا کرتے تھے اور جب بھی آپ نے یہ نعت پڑھی تو جس کے کانوں میں بھی اس کی آواز پہنچتی، اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، آج بھی یہ نعت جہاں کہیں پڑھی جاتی ہے وہاں سکتے کا عالم طاری ہو جاتا۔ لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ آپ قبلہ نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس نعت کی پکڑ ہے میں نے جب اس جملے کے معنے بڑے صاحبزادہ زم زم یوسفی صاحب سے پوچھے تو آپ فرمانے لگے کہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ قبلہ نگینہ صاحب کو حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حاظر و ناظر زیارت ہوئی، جس کے بعد آپ نے رو رو کے عالم استغراق میں یہ نعت لکھی۔

Marfat.com

آپ کا نعتیہ کلام قرآن وحدیث کا ترجمان:

شاعر اہل سنت وجماعت پیر طریقت جناب محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تمام نعتیہ کلام قرآن وحدیث کا ترجمہ ہے، آپ کے کلام میں کہیں تو قرآن و حدیث کے بعینہٖ کلمات وعبارات ہیں، کہیں ان کے ترجمہ ہیں، کہیں تلمیحات واشارات ہیں غرضیکہ آپ کے اشعار کے ماٰخذ کلامِ الٰہی وحدیثِ نبوی کے مضامین ہیں۔ مثال کے طور پر میں آپ کی دو عدد نعتیں پیش کر رہا ہوں۔

ضیائے نگینہ حصہ اوّل صفحہ نمبر ۱۰ پر ایک نعت لکھی جس کا عنوان ہے:

مشکل کشا ہو یا رسول اللہ ﷺ

مجسم نور[1] ہو نورِ خدا [2] ہو یا رسول اللہ
ہر اک جلوے میں تم جلوہ نما [3] ہو یا رسول اللہ

ہوئے سارے جہاں پیدا تمہارے نور سے شاہا
حبیب کبریاء [4] شمس الضحیٰ ہو یا رسول اللہ

مزمل ہو [5] مدثر ہو [6] منیر [7] و شاہد [8] و طٰہٰ [9]
محمد مصطفےٰ ، بدر الدجےٰ ہو یا رسول اللہ

خدا کے مظہر و رحمت لواء الحمد [10] کے مالک
جہانوں کے لئے مشکل کشا ہو یا رسول اللہ

زمین و آسمانوں میں تمہارا حکم [11] ہے جاری
خدا کے حکم سے فرماں روا ہو یا رسول اللہ

Marfat.com

وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ [۱۲] شان میں تیری کہا حق نے
ہمیں بھی نعمتوں سے کچھ عطا ہو یا رسول اللہ

شبِ معراج تیری [۱۳] اقتدا کی سارے نبیوں نے
امام الانبیاء و مقتدا ہو یا رسول اللہ

رؤفٌ و رحیمی [۱۴] مومنوں کے ساتھ ہے تیری
نگینہ کے بھی تم حاجت روا ہو یا رسول اللہ

حوالہ جات

۱) قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین۔(پ۶،المائدہ،ع ۳،آیۃ ۱۵)
تنویر المقیاس،(تفسیر ابن عباس) صفحہ ۷۲،موضوعات کبیر ملا علی قاری،ص ۸۶
اور اشارہ حدیث مرفوع نور نبیک من نورہ فتاویٰ حدیثیہ ابن حجر ص ۵۱،نشر الطیب ص ۵
۲) تفسیر محمدی منزل ۴ ص ۳۰۱،تفسیر معالم جلد ۵،ص ۵۴،تفسیر خازن جلد ۵،ص ۶۵
۳) مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی حاشیہ اخبار الاخیار ص ۱۵۵
۴) خصائص کبریٰ جلد ۱۹۱،۱۹۸ انا حبیب ربہ،کنوز الحقائق،ص ۸۰،شفاء شریف جلد ۳،ص ۲۱۹
۵) پ ۲۹،المزمّل،ع ۱/۱۳ آیت ۱
۶) پ ۲۹،المدثر،ع ۱/۱۵ آیت ۱
۷) پ ۲۲،الاحزاب،ع ۶/۳ آیت ۴۶
۸) پ ۲۲ الاحزاب،ع ۶/۳،آیت ۴۵
۹) پ ۱۶،طٰہٰ،ع ۱/۱۰،آیت ۱۰
۱۰) حدیث مرفوع،مکتوبات مجدد،حصہ ۴،دفتر دوم،ابوداؤد طیالسی،جلد ۱،ص ۳۵۳
۱۱) پ ۵،النساء،ع ۹/۹،آیت ۶۵، فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک
۱۲) پ ۲۲،الاحزاب،ع ۵/۶،آیت ۳۷، وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ
۱۳) خصائص کبریٰ شریف،جلد اوّل،ص ۱۵۹،ص ۱۶۲،ص ۱۶۴
۱۴) پ ۱۱،التوبۃ،ع ۵/۱۰،آیت ۱۲۸، بالمؤمنین رؤف الرحیم

Marfat.com

ضیائے نگینہ جلد اوّل صفحہ نمبر ۵۵ میلاد شریف کے بیان میں لکھتے ہیں:

محمد ﷺ بے مثل نوری بشر نے

جدھر دیکھو ہواواں رقص وچ نے
خلاواں تے فضاواں رقص وچ نے
ہوا دے موہنڈیاں تے کر سواری
عجب دلکش گھٹاواں رقص وچ نے
ہے گویا نور (۱) دی برسات ہندی
کسے دے اَون دی گل بات ہندی
جیہدے نوروں (۲) زمانہ سارا بنیا
ایہہ تنبو دھرت تے فلکاں دا تنیا
مجسّم نور (۳) بن کے آ گیا اے
سی جس دے نور چوں ہر نور چھنیا (۴)
دعا (۵) بن کے خلیلِ کبریا دی
ہوئی آمد محمد مصطفےٰ دی
محمد کون ؟ خالق دا پیارا
محمد کون ؟ عرش دا اے تارا
محمد کون ؟ نبیاں چوں نیارا (۶)
محمد کون ؟ دو جگ دا سہارا
اوہ آیا آدموں پہلاں (۷) پیغمبر
جناب آمنہ دی گود اَندر

Marfat.com

زمین ولے ستارے [8] ویکھ دے نے
نظارے نوں نظارے ویکھ دے نے
پئے ویہندے وچارے چارہ گر نوں
سہارا بے سہارے ویکھ دے نے
فرشتے[9] آ گئے گھر آمنہ دے
حوراں بہہ گیاں در آمنہ دے
محمد ابتدا دی ابتداء نے
محمد انتہاء دی انتہاء نے
محمد رحمتِ [10] ربّ دو عالم
محمد حسنِ عالَم دی ضیاء نے
محمد بے مثل [11] نوری [12] بشر [13] نے
محمد نور تے [14] کیہہ نور گر نے
درخشاں حسن دا عنوان ہویا
فروزاں گوشۂ عرفان ہویا
دوبالا آدمی دا شان ہویا
ہے ظاہر جلوۂ یزدان ہویا
ہے آیا نور ربّ [15] لَمْ یَزَلْ دا
مکمل ہو گیا خاکہ ازل دا
ہے مصدر آ گیا ارض و سما دا
تے جوہر [16] آ گیا خلقِ خُدا دا
ہے پیشانی تے سہرا والفجر دا
تے سر تے تاج لولاک لما دا [17]

Marfat.com

ید اللہ ہتھ[18] تے یٰسین[19] متھا
ہے تارا نور دا دھرتی تے لتھا
دعا آدم دی موسیٰ دی تمنا
خضر دی آس عیسیٰ دی تمنا
ہے پوری آرزو یوسف دی ہوئی
تے اسماعیل و یحییٰ دی تمنا
ہے اَج اجمال دی تفصیل ہو گئی
تے یوسفؔ خلق دی تکمیل ہو گئی

اوپر جو دو عدد نعتیں بیان کی گئی ہیں ان کو غور سے دیکھیں تو ایسا لگتا ہے جیسے کہ قرآن پاک یا حدیث پاک کا ترجمہ کیا جا رہا ہوں، ایک ایک شعر قرآن پاک کی آیات اور احادیثِ مبارکہ کا ترجمہ ہے۔ عام شعراء کے بس کی بات نہیں کہ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کو اتنی خوبصورتی سے شعروں میں ڈھالیں جیسا کہ قبلہ عالم نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ڈھالا ہے۔ اسی لئے آپ کا نعتیہ کلام پڑھ کے دل کو تسکین اور روح کو تازگی ملتی ہے۔ عشقِ رسول میں اضافہ ہوتا ہے، ان دو نعتوں کے حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا نعتیہ کلام قرآن و حدیث کا ترجمہ ہے۔

حوالہ جات:

۱) انوارِ محمدیہ من مواہب لدنیہ، ص ۱۴
۲) تلمیح حدیث نور نبیک من نورہ، فتاویٰ حدیثیہ ابن حجر مکی ہیتمی، ص ۵۱، نشر الطیب ص ۵
۳) پ ۶، المائدہ، ع ۷/۳، آیت ۱۵، قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین
۴) پ ۲۲، الاحزاب، ع ۶/۳، آیت ۴۶، سراجا منیرا
مولانا سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۔ ہمہ نورہا پرتوِ نور او ست، (بوستان ص ۹)
۵) پ ۱، البقرۃ، ع ۱۵/۱۵، آیت ۱۲۹، ربنا وابعث فیھم رسولا منھم

Marfat.com

۶) پ ۳، البقرۃ، ع ۱۱/ ۳۳، آیت ۲۵۳، تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض

۷) ترمذی شریف، جلد ۲، ص ۵۴۳، جامع صغیر جلد ۲، ص ۹۷، فقہ اکبر، ملا علی قاری، ص ۲۱، ۵۸ مشکوٰۃ، جلد ۴، ص ۴۹۶، کنت نبیا و آدم بین الماء والطین، مستدرک جلد ۲ ص ۶۰۲، ص ۶۱۴، ص ۴۱۸، مسند احمد خصائص کبریٰ، جلد ۱، ص ۳، موضوعات کبیر ملا علی قاری، ص ۵۴

۸) شفاء شریف، جلد ۳، ص ۲۷۴، جلد ۴، ص ۱۲۸ (۳ سندیں)

۹) انوارِ محمدیہ من مواہب لدنیہ، ص ۱۵

۱۰) پ ۱۷، الانبیاء، ع ۷/ ۷، آیت ۱۰۷، وَ مَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ۔

۱۱) بخاری شریف، جلد اوّل، ۴ سندیں، ص ۲۲۳، مسلم شریف، جلد اوّل ص ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳ ابوداؤد شریف، جلد ۱، ص ۱۴۴، ۲۲۹، نسائی شریف جلد اوّل، ص ۲۴۵، بیہقی جلد ۷، ص ۶۲ دارمی شریف، ص ۲۶۲، مسند احمد شریف، جلد ۲، ص ۱۲۸، ۱۵۳، ترمذی شریف مترجم، جلد ۱ ص ۹۷، مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد ۲، ص ۱۸۰، حدیث شریف بالفاظ مختلف انی لست کهیئتکم و فی روایة انی لست مثلکم و فی روایة ایکم مثلی

۱۲) پ ۶، المائدہ، ع ۷/ ۳، آیت ۱۵، قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین تنویر المقیاس، تفسیر ابن عباس، ص ۷۲

۱۳) پ ۱۵، بنی اسرائیل، ۶ ع ۳، ع ۱۱/ ۱۱، آیت ۹۴

۱۴) پ ۲۶، الاحزاب، آیت ۴۲، منیراً، امداد السلوک، گنگوہی ص ۸۵، ۸۶ نوردہندہ دا گوئند، مواہب الدنیہ، ص ۴۲۰

۱۵) روح المعانی، جلد ۱، ص ۵۱، اشارہ حدیث نور عبیک من نورہٖ، فتاویٰ حدیثیہ ابن حجر مکی، ص ۳۵ نشر الطیب، ص ۵، انوارِ محمدیہ ص ۹، سیرت حلبیہ، ص ۳۱، جواہر البحار جلد ۳، ص ۳۱، تفسیر محمدی لکھوی منزل ۴، ص ۳۵۱

ابن عباس تے کعب احباروں وچ معالم لیایا
جو نور اللہ دا نبی محمد سینہ طاق ٹھہرایا (لکھوی)

۱۶) سیرت حلبیہ شریف، ص ۳۱

۱۷) اشارہ حدیث شریف، ص ۳۱، لو لاک لما خلقت الدنیا
موضوعات کبیر ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۵۹

۱۸) پ ۲۶، الفتح، ع ۹/ ۱، آیت ۱۵، ان الذین یبایعون انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم۔

۱۹) پ ۲۲، یٰس، ع ۱۸/ ۱، آیت ۱

۲۰) پ ۱، البقرۃ، ع ۱۵/ ۱۵، آیت ۱۲۹، ربنا وابعث فیهم رسولاً منهم یتلوا علیهم ایتک الخ

Marfat.com

آپ کے نعتیہ کلام میں گستاخانِ رسول سے بے زاری اور نفرت کا اظہار

عاشقانِ رسول ﷺ کی نشانی صرف یہ ہی نہیں ہے کہ وہ ہر وقت حضور نبی پاک ﷺ کی شان میں وعظ وتقریر ہی کرتے رہیں یا صرف آپ کی نعتیں پڑھتے رہیں، آپ کی یاد میں کھوئے رہیں یا صرف آپ کی سنّت وشریعت کو ہی اپنا کے بیٹھ جائیں بلکہ وہ تو اپنے محبوب کی بارگاہِ اقدس میں کسی کو گستاخی اور بے ادبی کا ایک لفظ بھی بولنے کی اجازت نہیں دیتے۔

حضور نبی پاک ﷺ کے زمانہ پاک سے لے کر آج تک جتنے بھی لوگوں نے اس جرم کا ارتکاب کیا، اللہ تبارک وتعالیٰ کے نیک بندے اپنے اپنے انداز میں ان کا قلع قمع کرتے رہے۔ ان اللہ تبارک وتعالیٰ کے نیک بندوں میں سے کچھ نے تبلیغ کے ذریعے، کچھ نے جہاد کے ذریعے اپنی جانیں حضور نبی پاک ﷺ پر نچھاور کر کے تو کچھ نے اپنی تحریر کے ذریعے گستاخانِ رسول کا رڈ کیا۔

مثلاً قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر بزرگانِ دین واہل علم نے اپنے قلم کے ذریعے جہاد کیا اور اپنی تحریر کردہ کتب میں گستاخانِ رسول کی سزائیں اور حدیں مقرر کیں، جناب قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''کتاب الشفاء'' میں اس کے متعلق ایک مکمل باب لکھ ڈالا۔

اور کچھ نے جسمانی جہاد کے ذریعے جیسے کہ غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور غازی عبدالقیوم شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی جانیں قربان کر دیں لیکن گستاخِ رسول کو قتل کر کے واصل جہنم کیا۔

Marfat.com

اسی طرح باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ان عاشقانِ رسول ﷺ میں سے ہیں جنہوں نے حضور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ اقدس میں گستاخی کے مرتکب ہونے والے لوگوں سے سخت نفرت، ناراضگی اور بے زاری کا اظہار کیا ہے جس کا ثبوت آپ کا نعتیہ کلام ہے۔

ضیائے نگینہ حصہ اوّل صفحہ نمبر ۱۶ پر ایک نعت میں فرماتے ہیں:

غیب ان کو خدا نے دیا ہے بخل کرتے نہیں ہیں محمد
معترض یہ خدا کی عطا ہے ذاتی یہ غیب دانی نہیں ہے

اسی طرح نگینے دے نگینے حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۰ پر ایک نعت "کردے آن زیارت قدسی وارووارنبی دی" میں فرماتے ہیں کہ:

آکھن دیوبندی دیوبندوں اُردو نبی نے سکھیا
دس دس خواباں کرن اہانت کئی مکّار نبی دی
کندھ پچھے دا علم نہ منن ہو گئے اُلٹ عقیدے
لنگھ گئی اسواری اودھر عرشوں پار نبی دی

آپ کے نعتیہ کلام کے جن اشعار کو میں نے اوپر پیش کیا، ان میں باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان گستاخانِ رسول کی پکڑ کی ہے جو سرکارِ دو جہاں حضور نبی پاک ﷺ کے علم غیب پر بہتان اور جھوٹ باندھتے ہیں جیسے کہ یہ شعر

غیب ان کو خدا نے دیا ہے بخل کرتے نہیں ہیں محمد
معترض یہ خدا کی عطا ہے ذاتی یہ غیب دانی نہیں ہے

اس شعر میں آپ کا قرآن پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے:

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْن ۝ پارہ ۳۰، سورۃ التکویر

ترجمہ: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ نبی کریم ﷺ کو علمِ غیب دیا گیا، دوسرا

Marfat.com

یہ کہ حضور نے اس میں سے بہت کچھ بتا دیا، ظاہر ہے کہ بخیل نہ ہونا سخی ہونا، اس ہی کی صفت ہوسکتی ہے جس کے پاس چیز ہو اور وہ لوگوں کو دیتا رہے۔

اور اس شعر کے دوسرے مصرع کا اشارہ قرآن پاک کی ان دو آیات کی طرف ہے:

۱) وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔(سورۃ العمران آیت ۱۷۹)

ترجمہ: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے، ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

۲) عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔(سورۃ الجن آیت ۲۵، ۲۶)

ترجمہ: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اس شعر میں بے عقل اور بے ادب لوگوں کو یہ سمجھا رہے ہیں کہ بھائی علم غیب پر اعتراض کرنے والو! یہ حضور پاک ﷺ کی ذاتی غیب دانی نہیں ہے بلکہ یہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا سے ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کو غیب کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائیں۔ جیسے کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ والی آیت کا شانِ نزول دیکھئے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے وعظ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری ساری امت کی پیدائش سے پہلے مجھ پر پیش کیا اور مجھے علم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون نہیں۔

منافقوں نے اس وعظ شریف کا مذاق اڑایا اور بولے کہ ہم در پردہ کافر ہیں مگر حضور ہم کو مومن سمجھے ہوئے ہیں اور دعویٰ یہ کہ لوگوں کی پیدائش سے پہلے آپ مومن و کافر کو پہچانتے ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے

Marfat.com

کہ ہمارے علم پر طعن کرتے ہیں، اچھا آج سے قیامت تک ہونے والے واقعات میں سے جو چاہو پوچھولو، عبداللہ ابن حذافہ نے عرض کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ہم اللہ کے رب ہونے، آپ کے نبی ہونے، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں۔ تب حضور نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ اس قسم کے طعنوں سے کیا باز رہو گے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو قیامت تک کے ہر واقعہ کی خبر دی اور اپنے خاص غیب پر مطلع فرمایا، دوسرے یہ کہ حضور ﷺ کے علم پاک پر اعتراض کرنا منافقوں کا کام ہے، تیسرے یہ کہ حضور کو ایسی پوشیدہ باتوں کی بھی خبر ہے جس کی خبر دوسروں کو نہیں ہوئی اور حذافہ کا عبداللہ کا باپ ہونا یہ پوشیدہ خبر ہے۔ جس کی خبر سوا ان کی ماں کے کسی کو نہیں تھی مگر آپ اسے بھی جانتے تھے۔

اور قرآن پاک کی دوسری آیت کریمہ سے بھی یہ صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر چن لیتا ہے اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔

اسی ضمن میں باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا اظہار فرمایا:

کندھ پچھے دا علم نہ مدّن ہو گئے اُلٹ عقیدے
لنگھ گئی اسواری اودھر عرشوں پار نبی دی

ایک جگہ فرماتے ہیں:

پیا آکھیں ملّا اوہناں نوں
نئیں خبر دیوار دے پچھے دی
جنہاں لئی حریمِ وحدت دے
سب پردے اٹھائے جاندے نے

ان اشعار میں آپ ان لوگوں سے مخاطب ہیں جو کہتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں یعنی یہ لوگ تو حضور پاک کے صرف دیوار کے پیچھے کا علم

Marfat.com

غیب پر دونے گئے ہوئے ہیں اور ہر جو غیبوں کا غیب ہے وہ بھی حضور نبی پاک ﷺ پر ظاہر ہو گیا جب آپ کی سوئی معراج شریف کی رات فرشِ عرش کو پہنچ گئے تھی۔

کی عمر آپ نے گنجینے کے گنجینے حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۰ پر فرمایا:

کہ کن فیکون فیبندوں کرنے کی سکھیے

کی کی خوبیاں کرن ہنت کی مکار کی کی

کہ شعر میں آپ فیبندیوں کے بہت بڑے موضوع خیس نیکھوں کی کتاب بہ تین قصے حرف شروع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ قصے پڑھ کر خوب بیان کر کے کن مکان کے سرکار دو عالم حضور نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کر رہے کہ (نعوذ باللہ) حضور نبی کریم ﷺ نے (نعوذ باللہ) فیبندیوں سے سیکھی ہے کہ قرآن پاک میں تو یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے سورۃ یٰسین حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائی اور حضور نبی پاک ﷺ تو نبی علیہ السلام سے بھی بڑے ہیں اور نہ تو رب تعالیٰ کے محبوب ہیں تو آپ ﷺ کا علم پاک تو حضرت آدم علیہ السلام سے کیسے زیادہ ہو گیا جو یہ کہتے کہ حضور علیہ السلام کو یہ زبان فیبندیوں سے آئی ہے۔

پنجابی قصے بدھے جانڑے کے آخری شعر میں فرماتے ہیں کہ

تک ڈوب کے مر جا چلو تق

وہنوں ڈو بھانڑ کہندیں

جیہڑے نور تھیں یوسف جنے سوہنے

پیہ فرمائے جانڑے نے

اس شعر میں وہ جی گنجینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شمار وہابیوں فیبندیوں کے مرشد مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" اور موضوع خیس نیکھوں کی کتاب "براہین قاطعہ" کی اس تحریر کی طرف ہے، جس میں انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

Marfat.com

بھائی کہنا جائز قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ بھی تو انسان ہی ہیں۔ (نعوذ باللہ)

اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان حضرات کو شرم وحیا دلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ناک ڈبو کر مرجاؤ جس محبوب کریم کے نور پاک کے صدقے اور طفیل حضرت یوسف علیہ السلام جیسے خوبصورت نبی پیدا فرمائے گئے، ان کو بڑا بھائی کہہ کر پکارنا جائز قرار دیتے ہو، حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (سورۂ حجرات آیت ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ حضور نبی پاک ﷺ کی ادنیٰ بے ادبی کفر ہے کیونکہ کفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں تو جب ان کی بارگاہ میں اونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہوتی ہیں تو دوسری بے ادبی کا ذکر ہی کیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ نہ ان کے حضور چلا کے بولو، نہ انہیں عام القاب سے پکارو، جن سے ایک دوسرے کو پکارتے ہو مثلاً چچا، ابا، بھائی، بشر وغیر نہ کہو

اسی طرح ایک اور جگہ قرآن پاک کا فرمان ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

Marfat.com

حضور نبی پاک ﷺ کی شان مبارک میں تو ہلکا لفظ بولنا حرام ہے، اگر چہ توہین کی نیت نہ بھی ہو اور توہین کی نیت سے بولنا کفر ہے نیز جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور برے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے استعمال نہ کئے جائیں تا کہ دوسروں کو بدگوئی کا موقع نہ ملے۔

پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کا ادب ربّ تعالیٰ خود سکھاتا ہے اور ان احکام کو خود ارشاد فرماتا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں ہلکا لفظ بولنا کفر ہے، اسی لئے آیت مبارکہ میں فرمایا گیا، وَ لِلْکٰفِرِین ۔اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ بعض مرتبہ صحابہ کرام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وعظ میں عرض کرتے تھے راعنا یا رسول اللہ یعنی ہماری رعایت فرماتے ہوئے یہ کلام واضح فرما دیں۔ یہود کی زبان میں یہ لفظ گالی تھا۔ انہوں نے بری نیت سے یہی لفظ کہنا شروع کر دیا۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود سے کہا اگر تم نے آئندہ یہ لفظ بولا تو تمہاری گردن ماردوں گا کیونکہ آپ یہود کی زبان سے واقف تھے۔ یہود بولے کہ مسلمان بھی تو یہ لفظ بولتے ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو اس لفظ کے استعمال سے منع کر دیا گیا۔

اسی حقیقت کو بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے نعتیہ کلام میں سمویا، جگہ جگہ مختلف نعتوں میں آپ دیکھیں گے کہ حضور نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات کو کس کمال ادب اور مؤدبانہ انکسارانہ الفاظ سے مخاطب کیا ہے۔ اسی لئے آپ نے اپنے کلام میں حضور نبی پاک ﷺ کو بڑا بھائی کہنے والے لوگوں کو ڈوب کے مر جانے کا حکم دیا ہے کہ قرآن کریم تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بار بار ادب سکھا رہا ہے اور تم لوگ بڑے بھائی کی رٹ لگائے جا رہے ہو۔

نگینے دے نگینے حصہ اوّل ص نمبر ۵۵ ''میں ہاں میخوار محمد دا'' میں فرماتے ہیں:۔

نبی پاک نے خطبے وچ دسیا جو محشر تیکر ہونا ایں

Marfat.com

اَج علم ترازو وچ پاون کی نانہجار محمد دا
سن سن کے رسالت دا نعرہ اج جھلّے لوکیں سڑدے نے
طیبہ دیاں گلیاں وچ لایا نعرہ انصار محمد دا

ضیائے نگینہ حصہ اوّل صفحہ نمبر 70 ''تکدا رہیا یار محمد ﷺ نوں'' میں فرماتے ہیں:

بد بخت کئی ہُن اپنے وی اَج لبھدے عیب نے سوہنے چوں
سچا تے امین وی من دے سن یوسف اغیار محمد نوں

ضیائے نگینہ حصہ اوّل صفحہ نمبر 80 پر'' دربار محمد مدنی ﷺ دا'' میں فرماتے ہیں:

سن سن کے قصیدے تے نعتاں کیوں منکر سڑدا بلدا اے
نت آپ قصیدہ پڑھدا اے ستار محمد مدنی دا

آپ کے نعتیہ کلام کے ان اشعار میں کتنا درد معلوم ہوتا ہے، فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم سرورِ کائنات حضور نبی پاک ﷺ نے تو محشر تک جو ہونا ہے سب کچھ بتا دیا۔ لیکن آج کئی بد بخت ایسے بھی پیدا ہوئے جو (نعوذ باللہ) حضور نبی پاک ﷺ کا علم مبارک ترازو میں تولنے لگے اور کتنا عجیب وقت ہے کہ اپنے میں سے ہی بعض لوگ حضور علیہ السلام کی بے مثل و بے مثال ذات مبارکہ میں عیب نکالنے لگے حالانکہ وہ تو وہ پاک ذات ہے کہ دشمن، کافر اور اغیار لوگ بھی ان کے سچا اور امین ہونے کی گواہی دیتے تھے اور یا رسول اللہ کا نعرہ سن کے آج لوگ ایسے ہی جلتے ہیں حالانکہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں آج سے کئی صدیاں پہلے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نعرۂ رسالت بلند کیا۔

باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر حضور نبی پاک ﷺ کی شان مبارک سن کے اور دیکھ کے منافق لوگ جلتے ہیں تو جلنے دو ہمارا کیا جاتا ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اور ذکر تو خود ربّ بیان کرنے والا ہے۔

وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (سورۂ الم نشرح پارہ ۳۰)

پھر باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی نعت'' میں ہاں میخوار محمد

Marfat.com

ﷺ دا'' میں جو یہ شعر لکھا:۔

نبی پاک نے خطبے وچ دسیا جو محشر تیکر ہونا ایں
اَج علم ترازو وچ پاون کئی نانہجار محمد دا

اس شعر کا اشارہ مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان کی اس بدنام زمانہ تحریر کی طرف ہے جس میں انہوں نے لکھا کہ (نعوذ باللہ) حضور علیہ السلام کا علم بچوں، پاگلوں، جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے اور مولوی خلیل احمد کی کتاب براہین قاطعہ کی اس تحریر کی طرف ہے جس میں انہوں نے کہا کہ (نعوذ باللہ) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہے۔ حالانکہ شفاء شریف میں ہے کہ جو شخص کسی مخلوق کو حضور علیہ السلام سے زیادہ عالم مانے وہ کافر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام مخلوقِ الٰہی میں بڑے عالم ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی وصف پاک کو ادنیٰ چیزوں سے تشبیہ دینا یا ان کے برابر بتانا صریح توہین ہے اور یہ کفر ہے۔

حالانکہ قرآن مجید پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْآنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَيَانِ o

ترجمہ: رحمان نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا، ما کان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔

مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت پاک سے حضور علیہ السلام کے علم کا مسئلہ حل ہو گیا یعنی اگر شاگرد میں علمی نقصان رہے تو اس کی تین وجہیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو استاد نا قابل یا بخیل ہو یا جو کتاب پڑھائی وہ ناقص تھی یا پڑھنے والا شاگرد نا اہل تھا۔ چوتھی وجہ ہو ہی نہیں سکتی۔ اب یہاں ربّ تعالیٰ تو پڑھانے والا اور محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھنے والے اور کتاب قرآن کریم جس میں سارے علم موجود ہیں پھر علم مصطفےٰ علیہ السلام کیوں کامل نہ ہو۔ بتاؤ ان تین میں ناقص کون ہے، جب رب بھی کامل استاد، محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کامل شاگرد، قرآن کامل کتاب، پھر علم کیوں ناقص

Marfat.com

خَلَقَ الْاِنْسَانَ میں انسان سے مراد ذات گرامی جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ مطلق سے مراد فرد کامل ہوتی ہے اور عَلَّمَهُ الْبَيَانَ میں بیان سے مراد ہے تمام، مَا كَانَ وَ مَا يَكُوْنُ یعنی اگلے پچھلے واقعات کا علم۔ اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا فرمایا اور ان کو سارے علوم سکھائے۔ (خازن وخزائن العرفان)

اسی طرح قرآن پاک کی یہ آیۃ مبارکہ:

وَ مَا قَدَرُو اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِذْ قَالُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ۔

(پارہ ۷، سورۃ انعام، رکوع ۱۱)

ترجمہ: اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی جب بولے کہ اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا۔

مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۹۱ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک بار یہود کی ایک جماعت اپنے عالموں کے سردار مالک ابن صیف کو لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں مناظرے کے لئے آئی۔ حضور علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اے مالک تجھے اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں۔ جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی، کیا تو نے توریت میں دیکھا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحِبْرَا السَّمِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ موٹے عالم کو دشمن رکھتا ہے۔ کہا کہ ہاں حضور نے فرمایا تو موٹا عالم ہے توریت کے حکم سے تو خدا کا دشمن ہے۔ اس پر وہ غصہ میں آ کر کہنے لگا کہ خدا نے کسی بشر پر کچھ نہیں اتارا۔ اس پر آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ ان کم بختوں نے خدا کی قدر ہی نہ جانی کہ اس کی کتابوں اور پیغمبروں کا انکار کر دیا۔ اچھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت کس نے اتاری تھی سارے یہودی مالک کی یہ بات سن کر مالک سے برہم ہو گئے یا تو بتعظیم سے لائے تھے یا اس کو جھڑکنے لگے اور اس عہدے سے اس کو علیحدہ کر دیا۔

اس میں چند طرح سے حضور علیہ السلام کی صفت معلوم ہوئی اولاً تو اس طرح کہ

Marfat.com

حضور علیہ السلام عالم علم لدنی ہیں نہ کسی سے علم پڑھا، نہ کسی عالم سے فیض لیا، مگر مناظرہ کا طریقہ ایسا نفیس اختیار فرمایا کہ پرانا مشاق بھی اس طریقہ پر سر جھکا دے گا یعنی دلیل شروع ہونے سے پہلے ہی ثابت کر دیا کہ تو اپنے ہی مذہب کے اعتبار سے بے دین ہے۔ تجھ سے گفتگو کیسی؟

دوسرے اس طرح کہ توریت شریف زبان عبرانی میں تھی تو آپ نے کسی سے توریت پڑھی اور نہ زبان عبرانی کسی سے سیکھی۔ مگر قربان اس علم کے کہ توریت کی آیات پر بھی نظر ہے اور زبان عبرانی پر بھی عبور ہے۔

حضرات انبیاء واقف ہی پیدا ہوتے ہیں، حضرت آدم علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی عرش پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا پڑھ لیا اور پوچھا کہ خدایا یہ کس بزرگ کا نام ہے۔ جو تیرے نام کے ساتھ لکھا ہے؟ فرمایا اے آدم! یہ ان کا نام ہے کہ اگر ان کی پیدائش منظور نہ ہوتی تو آپ کو بھی پیدا نہ کیا جاتا۔

حضرت آدم نے بغیر پڑھے لکھے، لکھا ہوا کلمہ کیسے پڑھ لیا۔ پڑھا نورِ نبوت سے (مدارج) قرآن پاک میں ارشاد ہوا کہ

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر ان کی قوم کی زبان میں

اور حضور علیہ السلام تو ہر قوم کے رسول ہیں جس سے معلوم ہوا کہ ہر زبان سے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام واقف ہیں۔ قرآن فرماتا ہے کہ ربّ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام نام سکھائے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ ساری زبانیں حضرت آدم کو سکھائی گئیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم حضرت آدم کے علم سے کہیں زیادہ ہے، ثابت ہوا کہ خدائے پاک نے ہر زبان کا حضور کو بھی علم عطا فرمایا ہے۔

اسی چیز کو بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا کہ قرآن پاک تو حضور علیہ السلام کے علم کے متعلق کمال بیان کر رہا ہے اور یہاں جناب مولوی اشرف علی

Marfat.com

تھانوی اور مولوی خلیل احمد حضور نبی پاک ﷺ کے علم پاک کو ترازو میں تولتے ہوئے (نعوذ باللہ) بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دے رہے ہیں۔

اس کے بعد ضیائے نگینہ حصہ اوّل صفحہ نمبر ۸ "زمین وزمان کو منور کیا" میں فرماتے ہیں:

کوئی سر پھرا سرور انبیاء کو ہے مجبور کہتا تو خود ہی جلے گا
محمد ہیں مختار دونوں جہاں میں عقیدہ ہے سب اصفیاء اولیاء کا

اس شعر میں آپ کا اشارہ قرآن پاک کے پارہ ۵ سورۃ النساء کی آیت ۶۵ کی طرف ہے:

فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

ترجمہ: تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب شانِ حبیب الرحمٰن میں فرماتے ہیں کہ اس آیت پاک کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک پہاڑ سے پانی آتا تھا جس سے اہل مدینہ اپنے اپنے باغوں کو پانی دیتے تھے، اس پانی دینے پر ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھگڑا ہو گیا، معاملہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اے زبیر تم اپنے باغ کو پہلے پانی دے کر پھر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔ (حضرت زبیر کا باغ اوپر کی طرف تھا) اس پر انصاری کو ناگوار گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں (یعنی اس فیصلے میں ان کی رعایت کی گئی ہے قرابت کی وجہ سے) اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اے محبوب اس وقت تک کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک اپنے ہر جھگڑے میں آپ کا حکم نہ

Marfat.com

مانے اور آپ کے ہر حکم پر دل سے راضی نہ ہو جائے۔

اور حکم وہی کر سکتا ہے جس کو مختار بنایا گیا ہو اور حاکم ہی حکم کرتا ہے، اسلئے کہ وہ مختار ہوتا ہے، اس کے پاس اختیارات ہوتے ہیں، اگر اختیارات نہ ہوں تو پھر حکم نہیں ہوا کرتا بلکہ عرض یا گزارش ہوتی ہے۔

اسی چیز کو باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے شعر میں بیان فرمایا ہے کہ یہ سب سر پھرے اور بے وقوف لوگ ہیں جو حضور علیہ السلام کو حاکم و مختار نہیں مانتے، حالانکہ تمام اصفیاء اور اولیاء کرام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دونوں جہانوں میں حاکم اور مختار بنایا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہاں تک اس آیت میں فرما دیا کہ اے محبوب یہ لوگ اس وقت تک مسلمان، مومن ہو ہی نہیں سکتے جب تک کہ آپ کے ہر حکم کو دل و جان سے مان نہ لیں۔

نگینے دے نگینے حصہ دوم صفحہ نمبر ۳۰ پر ''گیا مارو چھوڑا سجناں دا'' میں فرماتے ہیں:

ایہہ منافقاں دی نشانی ایں سر پھیر ناں بے ایمانی ایں
او شیطانی مروانی ایں نبی پاک دے در جو جھکدے نئیں

یہ نعت پڑھیں ''گیا مارو چھوڑا سجناں دا'' تو پتہ چلتا ہے کہ اس شعر کا اشارہ حج کے موقع کی طرف ہے کہ وہ لوگ جو حج کرنے جاتے ہیں اور سرورِ کائنات حضور نبی پاک ﷺ کے روضۂ مبارک پر حاضری دیئے بغیر بے ایمان لوگوں کی طرح سر پھیر کے واپس آ جاتے ہیں کہ وہ لوگ منافق اور شیطان صفت ہیں کہ جن کے صدقے اور طفیل ہمیں نماز، روزہ اور حج جیسی نعمتوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نوازا، انہیں کے در پر حاضری سے کتراتے ہیں۔

نگینے دے نگینے حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۹ ''ذاکر زندہ غافل مردہ'' میں فرماتے ہیں:

ادب کیتا جس نبی دا ہویا بیڑا پار اوسے دا
جس کیتی گستاخی بیڑا اَدھ وچکار اوسے دا

Marfat.com

جھوٹیاں اتے لعنت رب دی وچ قرآن دے آیا
سچ دا ہوکا جیہڑا دیوے کر اعتبار اوسے دا

دونوں اشعار پر نظر دوڑائیں تو دونوں قرآن پاک کا ترجمہ ہیں۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ۔ (سورۃ الفتح آیت ۹)

ترجمہ: اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی ہر وہ تعظیم کی جائے گی اور جو خلافِ شرع نہ ہو یعنی انہیں اللہ یا اللہ کا مثل نہ کہو باقی جو احترام کے الفاظ ملیں وہ عرض کرو۔

اسی طرح پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات میں ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پارہ ۲۶ سورۂ حجرات آیت ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ حضور نبی پاک ﷺ کی ادنیٰ بے ادبی کفر ہے کیونکہ کفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں تو جب ان کی بارگاہ میں اونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہوتی ہیں تو دوسری بے ادبی کا ذکر ہی کیا ہے۔

اسی چیز کو قبلہ عالم بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِن اشعار میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تو اپنے محبوب کریم کی تعظیم و تکریم کا حکم دے رہا ہے، اس لئے جو شخص ان کا ادب و احترام کرے گا اسی کا بیڑا پار ہے اور جو گستاخی اور بے ادبی کرے گا قرآن پاک کے حکم سے اسی کا بیڑا غرق ہے اور جو سچی بات کرے اسی کا اعتبار کیا جائے کیونکہ جھوٹوں پر قرآن پاک میں ربّ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔

Marfat.com

پھر ضیائے نگینہ صفحہ نمبر ۳۰ ''محبت کملی والے دی'' میں فرماتے ہیں:۔

ملے نہ اوس نوں ہر گز شفاعت کملی والے دی
نبی من کے جو کردا اے بغاوت کملی والے دی
کدی گھٹنی نہ گھٹ سکدی اے عظمت کملی والے دی
سدا زندہ تے پائندہ رسالت کملی والے دی
نبی دے دشمناں دے چاک سینے توں رہویں کردا
ایہہ آکھے یوسفا مینوں محبت کملی والے دی

قبلہ عالم باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ ہرگز حضور نبی پاک ﷺ کی شفاعت سے بہرہ ور نہیں ہوسکیں گے جو نبی پاک ﷺ کو ماننے کے باوجود بغاوت کرتے ہیں اس میں آپ کا اشارہ مشکوٰۃ شریف کی اس حدیث پاک کی طرف ہے جس میں ہے کہ تیس جھوٹے دجال کذّاب نبوت کا دعویٰ کریں گے، ساتھ ہی ساتھ آپ یہ بھی فرمارہے ہیں کہ یہ لوگ جتنی مرضی کوشش کرلیں ایڑی چوٹی کا زور لگالیں حضور نبی پاک ﷺ کی عظمت وشان وشوکت کم نہیں ہوگی بلکہ اس میں اضافہ ہی ہوگا کیونکہ آپ کا ذکر خود ربّ بلند کرنے والا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۔(سورہ الم نشرح آیت ۴)

ویسے بھی محبّ کبھی برداشت نہیں کرتا کہ کوئی اس کے محبوب کی توہین کرے اور وہ اپنے محبوب کے دشمنوں کو خائب وخاسر کرنے اور ذلیل ورسوا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتا۔

اور اس تمام مضمون کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ قبلہ عالم باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے گستاخانِ رسول سے سخت نفرت اور بے زاری کا اظہار کیا ہے جس کو وہ اپنے شعر میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

نبی دے دشمناں دے چاک سینے توں رہویں کردا
ایہہ آکھے یوسفا مینوں محبت کملی والے دی

(ضیائے نگینہ، حصہ اوّل، صفحہ نمبر ۳۰)

Marfat.com

آپ کے نعتیہ کلام کی امتیازی خصوصیات:

قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات کے لئے ایسے الفاظ اور استعارے استعمال کئے جو انتہائی ادب اور محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں، تمام کلام میں کہیں بھی لفظ یثرب نہیں ملے گا کیونکہ اللہ کے محبوب نے اپنے قدوم ناز سے تمام برائیوں اور بیماریوں کو دور فرما کر یثرب کو طیبہ بنا دیا۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نعت گوئی کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"حقیقتاً نعت شریف لکھا بڑا مشکل کام ہے جس کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے، اس پر چلنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں صاف راستہ ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے غرض حمد میں اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب حد بندی ہے۔ (اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، الملفوظ، حصہ دوم، صفحہ نمبر ۴۰)

جیسے کہ ایک مرتبہ اَبروارثی صاحب نے حج سے واپسی پر قبلہ باباجی نگینہ صاحب اور محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے سامنے یہ اشعار پڑھے۔

شمس الضحیٰ آکھاں کہ بدرُ الدجیٰ آکھاں
مظہرِ کبریاء آکھاں کہ رحمتِ دوسرا آکھاں
شاہدِ قدریٰ آکھاں کہ صاحبِ ماطغیٰ آکھاں
شاہِ ہدیٰ آکھاں کہ نورِ خدا آکھاں

Marfat.com

شرع روکدی اے جے خدا آکھاں
عشق روکدا اے جے جدا آکھاں

حفظِ مراتب جے آبر دیوے
تے آپ نوں محبوبِ خدا آکھاں

راجا رشید محمود صاحب نے نعت کائنات کے صفحہ نمبر ۳۸ پر لکھا کہ آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء سے بے پناہ محبت جذبات کو زباں دینے پر مائل ہوتی ہے تو شریعت حدود و قیود کی طرف متوجہ کرتی ہے ایک طرف یہ خیال کہ کوئی ترکیب، کوئی اصطلاح، کوئی تشبیہ، کوئی استعارہ، کوئی لفظ، کوئی حرف، مالک و مختار دو عالم ﷺ کی علو مرتبت سے فروتر نہ ہو اور شعر میں محبوب مجازی کی تعریف کا عالم پیدا نہ ہو جائے تو دوسری طرف یہ احساس کہ مداح کہیں ارادت و عقیدت کے بہار میں افراط کا شکار نہ ہو جائے کیونکہ نعت کی وسعت کی حدیں حمد معبود حقیقی سے ملتی ہیں۔ الوہیت کی حدیں مقام رسالت سے قریب تر ہیں۔ اور نعت میں احتیاط کی ذیل میں ڈاکٹر بشارت علی کی یہ رائے بھی پیش نظر رہے تو اچھا ہے کہ ''جامعیت، جمعیت، باطنیت، روحانیت، کلیت، آفاقیت اور ہمہ گیری کی وجہ سے حضورِ اکرم سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خاتم بھی ہیں اور رحمت بھی۔ اس ذاتِ گرامی پر جو شخص بھی قلم اٹھائے گا، وہ یقیناً حضور (ﷺ) کی ہمہ گیری کا سمجھنے والا اور سمجھانے والا ہوگا۔

(نعت کائنات، صفحہ نمبر ۳۷)

حقیقت یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص خدا اور رسولِ خدا کے احکام و ارشادات سے آگاہی نہ رکھتا ہو جب تک علم دین سے بہرہ ور نہ ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ کے خالق ہونے اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کا بندہ اور محبوب ہونے کے احساس سے بہرہ مند نہ ہو، نعت نہیں کہہ سکتا، جبکہ اکثر شعراء جو حدود شریعت سے ناواقف ہوتے ہیں، جوش عقیدت میں اولیاء کرام کی صحابۂ عظام پر فضیلت دے جاتے ہیں یا سرکارِ دو عالم ﷺ کا

Marfat.com

مقابلہ دیگر انبیاء کرام سے اس طرح کرتے ہیں کہ حضرات انبیاء کا احترام باقی نہیں رہتا جبکہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام میں اس قسم کی باتیں نہ ملیں گی، اس لئے کہ آپ اللہ جل شانہٗ اور رسولِ کریم ﷺ کے احکام وارشادات سے مکمل آگاہی رکھتے تھے، آپ صاحب علم لدنیؔ اور عالم یلمعی تھے، بڑے بڑے علمائے کرام آپ کے آستانے پر مسائل پوچھنے جاتے اور آپ کے حضور دوزانو بیٹھتے۔

آپ چونکہ علم دین سے مکمل آگاہی رکھتے ہیں، حضورِ اکرم ﷺ کے مقام ومرتبے کا بھی احساس تھا، ذاتِ الوہیت اور ذات رسالت کے فرق اور تعلق سے واقف تھے، خالق اور مخلوق کی حیثیت کو پہچانتے تھے، عبد اور عبدہٗ کے فرق کو پہچانتے تھے، نیز معبود اور محبوب کے رشتے کو سمجھتے تھے، اسی لئے آپ سرورِ کائنات حضور نبی پاک ﷺ کی مدح وثنا میں حرزِ زبانی کے عمل میں مؤدب کھڑے نظر آتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے سارے کلام کو پڑھتے جایئے لفظ یثرب کہیں نہیں ملے گا۔

باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نعتیہ کلام کے مطالعے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ انسان حضور نبی پاک ﷺ کی سیرت پاک کے تمام موضوعات کے مطالعے سے گزر گیا، آپ کا نعتیہ کلام عجیب حسن وجمال کا حامل ہے، آپ کے کلام میں حضور علیہ السلام سے سچی اور پکی محبت کا عکس نظر آتا ہے، کیونکہ محبّ وہ ہے جو اپنے محبوب کی محبت میں اس قدر کھویا ہو کہ اسے اپنے محبوب کے سوا کچھ دکھائی نہ دے، اسی چیز کو باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نبھایا، کہیں تو آپ نے حضور نبی پاک ﷺ کا سبب تخلیق کائنات ہونا بیان کیا تو کہیں آپ ﷺ کا پرتو جمالِ الٰہی ومظہر ذاتِ خداوندی ہونا بیان کیا کہیں روزِ محشر عاصیوں کی شفاعت فرمانا، آپ ﷺ کا خاتم النبیین، سید المرسلین، رحمۃ اللعالمین ہونا آپ کا نورٌ من نور اللّٰہ ہونا، بیان کیا کہیں آپ ﷺ کا شب معراج عرش الٰہی پر تشریف لے جانا، زبان مبارک سے اللہ تبارک وتعالیٰ سے کلام فرمانا، کہیں آپ ﷺ کا حبیب اللہ اور محبوبِ خدا ہونا، صاحب علم غیب وراز دان ''کن

Marfat.com

فیکون "بیان کیا تو کہیں آپ ﷺ کا صاحب خلق عظیم، خیر الانام اور بے نظیر ہونا بیان کیا۔

کہیں تو واقعہ معراج کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا تو کہیں معجزات کو کہیں معمولات نبوی کا ذکر ہے تو کہیں غزوات نبوی کا اگر ایک طرف عبادات نبوی کا ذکر ہے تو دوسری طرف آداب مجلس نبوی کا ذکر ہے، اگر پیغاماتِ نبوی کا ذکر ہے تو اخلاق نبوی کا بھی ذکر ہے۔ اگر آپ نے ایک طرف حضور نبی پاک ﷺ کے حسن عمل، حسن سلوک، حسن خیال، حسن بیان اور حسن معاملہ کا ذکر کیا ہے تو دوسری جانب حضور نبی پاک ﷺ کے عدل وانصاف ، جود وسخا، ایثار واحسان ، سادگی، شجاعت و دیانت ، عزم واستقلال ، مساوات وتواضح ، مہمان نوازی ، ایفائے عہد ، زہد وقناعت ، عفو وحلم ، رحم ومروت ، شفقت ومحبت ، عیادت و تعزیت ، انسانی ہمدردی وغم خواری ، المختصر یہ کہ امانت ، سخاوت ، خطابت ، رسالت ، نبوت ، شفاعت ، شرافت ، صداقت ، عدالت ، شجاعت ، اعلیٰ اخلاق واوصافِ حمیدہ ، دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک ، بوریا نشینی ، فاقہ کشی ، کالی کملی ، سراپائے مبارک ، رخسار وگیسو ، نگاہِ لطف و محبت ، بخشش وعنایت ، جود وسخا ، فضل وعطا ، رحم وکرم غرض کہ حضور علیہ السلام کی سیرت پاک کا کونسا رخ اور کون سا پہلو ہے جس کا ذکر آپ کے نعتیہ کلام میں نہ ملتا ہو۔ یعنی کہ ان تمام باتوں کا ذکر ہے جو آپ کی سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ کے زمرے میں آتی ہیں۔

اس کے علاوہ آپ کے نعتیہ کلام میں حضور نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات سے والہانہ شیفتگی اور محبت وعشق کے اظہار کے مختلف پہلو اور انداز بھی ملتے ہیں ، مثلاً کہیں مدینہ منورہ کی بہاروں کا ذکر ہے تو کہیں روضۂ انور کی بے مثل و بے مثال سنہری جالیوں کا ذکر ہے۔ کہیں تمنائے زیارت تو کہیں گنبدِ خضریٰ شریف کے حسن وتقدس کا ذکر ہے، کہیں مدینہ طیبہ کی بادِ صبا وموجِ نسیم سے فریاد رسانی تو کہیں ان ٹھنڈی اور پاک ہواؤں اور فضاؤں سے باتیں ، کہیں مدینہ منورہ کے در ودیوار ، گلی کوچے ، سنگ وخار کو دنیا جہان سے افضل جاننا ، اس شہر کے ماحول وفضا کو جنت سے بڑھ کر سمجھنا اور کمال عاجزی یہ کہ سگان

Marfat.com

مدینہ سے اپنی نسبت ٹھہراتے ہوئے فخر اور خوشی کا اظہار کرنا، مدینہ منورہ سے دوری کا احوال، روضۂ رسول پر حاضر ہونے کا شوق، لوگوں کو روضۂ رسول پر جاتے دیکھ کر رشک کرنا، دربارِ رسول میں وصال کی شدید تڑپ اور خواہش کا اظہار بھی آپ کے نعتیہ کلام کی زینت ہے۔

بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عام ارباب سخن کی طرح صبح سے شام تک اشعار کی تیاری میں مصروف نہیں رہتے تھے بلکہ جب بھی پیارے محبوب ﷺ کی یاد تڑپاتی اور درد عشق میں بے تاب ہو جاتے تو از خود زبان مبارک پر نعتیہ اشعار جاری ہو جاتے اور یہی اشعار نعتوں کی مالا کا روپ دھار جاتے اور پھر یہی نعتیں لوگوں میں ہر دلعزیز اور مقبول ہوتی چلی جاتیں۔

سرکارِ غوثیت اور پیر و مرشد میں بے انتہا نیاز مندانہ عقیدت بھی آپ کی امتیازی شان ہے، دین حق کی خصوصیات و برکات کا بیان، مناقب صحابۂ کرام و اہلبیت اطہار اور گستاخانِ رسول کی مذمت وغیرہ سبھی آپ کے کلام کا حصہ ہے۔

آپ نے نعت رسول مقبول کو اس خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا کہ عقل دنگ اور حیران رہ جاتی ہے۔ آپ کا کلام جھوٹ، مبالغہ، ریا، تصنع اور تکلف سے بالکل منزہ ہر جگہ خلوص و عقیدت، صدق و حقانیت اور جذب دل کی ترجمانی ملے گی۔ عقائد اہل سنت کی تبلیغ، اطاعت و محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تلقین اور باطل پرستوں کی تردید بھی آپ کے کلام کی خصوصیت ہے۔

آپ کے کلام میں کہیں تجاوز عن الحد نہیں کہیں مقام نبوت کی تفہیم یا اعتراف میں بے قاعدگی نہیں۔ پیغمبرانہ جلال کا تذکرہ، حسن و جمال کا نقشہ اور حسن سیرت کا مرقع اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ ذات رسول مقبول ﷺ کی ہیبت بھی طاری ہوتی ہے اور انس و محبت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ جیسے کہ پہلے بیان ہوا کہ آپ کے کلام میں کہیں تو قرآن و حدیث کے بعینہٖ کلمات و عبارات ہیں، کہیں ان کے ترجمے کہیں تلمیحات و اشارات ہیں،

Marfat.com

غرض کہ آپ کے اشعار کے ماٰخذ کلام الٰہی وحدیث نبوی ﷺ کے مضامین ہیں۔

پاکستان کے عظیم نعت خواں محمد علی ظہوری قصوری نے نعت خوانی کا آغاز کیسے کیا:

۱۵ر ستمبر ۱۹۹۴ء کو تاندلیانوالہ ایک محفل نعت میں جناب محمد علی ظہوری قصوری راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی کے سامنے اپنی نعت خوانی کی ابتداء کا ذکر فرمانے لگے کہ میں جب چھوٹا سا تھا تو والد صاحب مجھے شرقپور شریف سالانہ عرس پاک پر لیجایا کرتے تھے جب تقاریر کا سلسلہ شروع ہوتا تو والد صاحب مجھے کہتے کہ بیٹا تم سو جاؤ، جب کوئی صحیح نعت پڑھنے والے آئیں گے تو میں تمہیں جگادوں گا اور جب رات کی آخری گھڑیاں آ پہنچتیں تو سپیکر پر اعلان ہوتا کہ اب آخری خطیب مقرر شعلہ بیاں حضور بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لاتے ہیں، قبلہ عالم سرکار نگینہ علیہ الرحمہ کی عادت شریفہ تھی کہ آپ تقریر سے پہلے خطبہ وعظ بیان کرنے کے بعد نعت شریف پڑھا کرتے تھے، تب والد صاحب مجھے اٹھا دیتے کہ بیٹا اب تمہارے نعت سننے کا وقت آ گیا ہے اٹھو جاگ جاؤ، میں اٹھ کر غور سے آپ کی نعت شریف سنتا پھر محمد علی ظہوری قصوری فرمانے لگے کہ حقیقت میں نعت شریف پڑھنے کا حق بھی انہی کو حاصل تھا۔ جب وہ نعت شریف پڑھتے تو مجمع میں ایک عجیب کیف وسرور و مستی اور وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی آنکھوں سے آنسو پھولوں کے ہار، موتیوں اور تاروں کی لڑیاں بناتے چلے جاتے اور پورے مجمع پر ایک رقت کا عالم ہوتا اور فرمانے لگے کہ جیسی نعت بابا جی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پڑھا کرتے تھے ویسی نعت میں نے اپنی زندگی میں کسی کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور انہی کو نعتیں پڑھتے دیکھ کر مجھے بھی نعت پڑھنے کا شوق ہوا اور آج جو میں نعتیں پڑھتا ہوں یہ انہی کا صدقہ ہے۔

اسی طرح ہی فیصل آباد میں حافظ محمد حسین حافظ کے آستانہ عالیہ پر محمد علی ظہوری

Marfat.com

قصوری نے آپ سرکار اعلیٰ حضرت قبلہ عظیم المرتبت جناب باباجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ کی موجودگی میں محفل مشاعرہ بعنوان ''ماں دی عزمت'' میں کھانا کھانے کے وقت بیان کیا جس میں بڑے بڑے علمائے کرام حضرت افتخار حسین شاہ منصورہ آباد فیصل آباد، مولانا سلیم نقشبندی خطیب جھال خانو آنہ فیصل آباد، سید محمد فاضل شاہ صاحب جڑانوالہ صاحبزادہ پیر طریقت محمد فضل رسول رضوی سجادہ نشین محدثِ اعظم پاکستان فیصل آباد، سجادہ نشین رحمانیہ دربار بالمقابل کریسنٹ مل سرگودھا روڈ فیصل آباد، علاوہ ازیں بہت سے مشائخ عظام اور علمائے کرام موجود تھے، شعراء کرام میں الحاج صائم چشتی، حافظ محمد حسین حافظ کے علاوہ دور دراز سے آئے ہوئے شعراء کرام اور ملکِ پاکستان کے عظیم نعت خواں شریں لسان موجود تھے، الحاج صائم چشتی نے محمد علی ظہوری سے فرمایا ''ظہوری صاحب بہت سے لوگوں کے انٹرویو اخبارات میں شائع ہوتے ہیں کبھی ریڈیو پاکستان پر بیان ہوتے ہیں کبھی ناول یا ڈائجسٹ میں تحریر ہوتے ہیں آپ کے انٹرویو میں کبھی یہ بات سامنے نہیں آئی کہ آپ نعت خوانی میں کس استاد محترم کے شاگردِ رشید ہیں'' انہوں نے جواب دیا ''کمال یہ ہے کہ میں جن کا شاگرد ہوں وہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن شائد وہ بھی یہ بات نہ جانتے ہوں کہ میں ان کا شاگرد ہوں''

تمام سامعین حضرات محمد علی ظہوری قصوری کی طرف دیکھ رہے تھے کہ وہ کس کے نامِ نامی کو پکارتے ہیں، بالآخر جب انہوں نے حضور باباجی قبلہ سرکارِ نگینہ علیہ الرحمہ کا اسم گرامی لیا تو سب کے سب دنگ سے رہ گئے۔

صائم چشتی صاحب نے فوراً سوال کر دیا کہ وہ کیسے؟ محمد علی ظہوری قصوری نے کہا میں اس بات کا اعتراف صرف آج ہی نہیں بلکہ کئی بار پہلے اپنے انٹرویوز میں کر چکا ہوں، اور آج بھی اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے فخر ہے، میں نعت خوانی میں سرکار نگینہ صاحب علیہ الرحمہ کا شاگرد ہوں پھر تمام درج بالا واقعہ شرقپور شریف کا بیان کیا۔

Marfat.com

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کا اعتراف

خلفِ اکبر قبلہ الحاج صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی صاحب بیان فرماتے ہیں، باباجی سرکار علیہ الرحمہ کی حیاتِ مبارکہ میں مجھے کراچی جانے کا اتفاق ہوا جمعہ شریف کا دن تھا، ارادہ کیا کہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب کے ہاں جمعہ شریف ادا کریں گے، وہاں پہنچ گئے، نماز جمعہ شریف ادا کرنے کے بعد جب اُن سے تعارف ہوا تو جنونی حالت میں تڑپ کر اٹھے اور دیوانہ وار مجھے بانہوں میں لے لیا، پیشانی کو بوسہ دینے لگے بار بار فرماتے کہ دوستو یہ میرے نعت خوانی کے استاد محترم قبلہ الحاج محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں ان کو مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے، حقیقت ہے کہ حج شریف سے واپس آ کر پہلا جمعہ شریف پڑھانے کے بعد مجھے یہ دوسری حج شریف کے برابر خوشی ہوئی ہے ،کھانے پینے کے بارے میں پوچھا گیا تو زبردستی بازو سے پکڑ کر اپنے حجرے میں لے گے اور آؤ بھگت کی، فارغ ہونے کے وقت خصوصی دعا کے لئے کہا گیا، میں نے کراچی سے واپس آ کر آپ حضور علیہ الرحمہ سے سارا واقعہ بیان کیا تو آپ نے خصوصی دعا بھی فرمائی اور ساتھ یہ فرمادیا کہ مولانا صاحب کا بہت شکریہ انہوں نے میری نسبت سے بیٹا تجھے بہت محبت اور پیار سے نوازا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

Marfat.com

پنجابی میں فضائل درود پاک بھی آپ کے نعتیہ کلام کی امتیازی خصوصیت ہے۔

آپ کے نعتیہ کلام کی ایک امتیازی خصوصیت پنجابی زبان میں درود پاک بھی ہے جس کا آغاز آپ نے قرآن پاک کے بائیسویں پارے سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۶ کے ترجمہ سے کیا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔

درود شریف کا آغاز کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

صَلِّ عَلٰى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى شَفِيْعِنَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِنَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى رَحِيْمِنَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
سورۃ احزاب کڈھ ذرا بائیویں پارے نظر ٹِکا
پڑھن فرشتے تے خدا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
اے لوکو ایمان والیو ورد درود بنا لیو
تے پڑھدے رہو صبح و مسا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
پڑھیو سلام حضور تے شَافِعِ يَوم النشور تے
حکم ہے ربّ دَوسرا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اوپر والی آیت کے ترجمے کی جگہ پر آپ نے یہ چار اشعار لکھے جو اس آیت پاک کی مکمل اور بڑی حسین ترجمانی کرتے ہیں، اس کے بعد مختلف احادیث مبارکہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ان اشعار کو رقم فرماتے ہیں۔

روضۂ مصطفٰے تے آ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) ملائکہ

Marfat.com

پڑھدے درود سر نوں جھکا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پھر آپ طبرانی شریف کی اس حدیث پاک کو جلاء الافہام کے حوالے سے بیان کیا کرتے تھے، جس کے مصنف شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیہ ہیں، حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

ثنا یحییٰ بن ایوب العلاف ، ثنا سعید ابن ابو مریم ثنا خالد بن یزید ثنا سعید بن ابی هلال عن اَبِی الدرداءؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلٰی یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ یَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِکَةُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَی اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُهٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ وَ بَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

ترجمہ: طبرانی شریف میں ہے جسے یحییٰ بن ایوب العلاف نے سعید بن ابی مریم نے خالد بن زید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے اور انہوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"جمعہ کے دن مجھ پر درود (شریف) کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں، جو بندہ درود (شریف) پڑھتا ہے، وہ خواہ کہیں ہو اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا (یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے) کیا وصال (مبارک) کے بعد بھی، فرمایا: (سرکار دو عالم علیہ التحیۃ والثناء نے) ہاں دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی کیونکہ اللہ (کریم) نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

اور قبلہ حضور باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اس حدیث

Marfat.com

پاک میں حضور نبی پاک ﷺ کی ذاتِ بابرکات نے جملہ (کہیں ہو) کو کہیں سے بھی مقید نہیں فرمایا یعنی اس پر کسی قسم کی قید نہیں لگائی بلکہ مطلقاً فرمایا کہ کوئی کہیں ہو یعنی مشرق میں ہو یا مغرب میں، شمال میں ہو یا جنوب میں ہو ساتویں آسمان میں ہو یا زمین کی گہرائیوں میں ہو مجھے اس کی آواز پہنچ جاتی ہے۔

اسی حدیث پاک کے ترجمے اور تشریح کو بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پنجابی درود پاک کے اندر اس طرح بیان فرمایا۔

کہندے نے شاہِ انس و جن　　کثرت کرو جمعے دے دن
حشر ہونا ایسے ای دن بپا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
ورد درود جو کرے　　بھاویں اوہ بندہ ہووے کِتے
سُن دے آواز مصطفٰے　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
پُچھیا صحابہ نے یا نبی　　سن لؤو گے بعد وصال وی
آقا میرے نے ہاں کہیا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
مٹی تے جسدِ انبیاء　　کیتا حرام ہے خدا
زندہ نبی نے سب سدا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اس کے بعد کچھ اور احادیث مبارکہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رب دے نبی حیات نے　　قبراں وچہ پڑھدے صلوٰۃ نے
دسیا امام الانبیاء　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
ہے اوہ بخیل بالیقیں　　پڑھدا درود جو نئیں
ناں سُن محمد پاک دا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
ایہہ ناں سن اذاں وچہ کہہ صَلِّ علیٰ　　تے چمکے انگوٹھے وی اکھاں تے لا
ایہہ صدیق اکبر دی سنت منا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
ہے ایسے تھیں قربِ مصطفٰے　　ہے ایہو ای نسخۂ کیمیاء

Marfat.com

ہے دیندا دلاں نوں ایہہ ضیاء صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پھر فرماتے ہیں کہ اے درود شریف پڑھنے والے یہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنت ہے، جس پر تو عمل کر رہا ہے، کیونکہ اسی میں مکمل شفاء ہے۔

ایہہ سنّت ربّ الانام ہے ایہہ ذوق لطیف دوام ہے
اس وچ مکمل ہے شفا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پھر آخری حصے میں آپ درود پاک کی مختلف کیفیات جو پڑھنے والے پر طاری ہوتی ہیں اور اس کی برکتیں بیان فرماتے ہیں اور اس کو غوث، قطب، اولیاء کا وظیفہ بیان فرماتے ہیں۔

پڑھدے نے سارے اولیاء غوث و قطب تے اصفیاء
ہے دو جہاں دی نوری ایہہ غذا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
اس درود دی شان عظیم ہے رحمت دی کان عظیم ہے
ہے سارے غماں دی ایہہ دوا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
ایہہ نارِ سَقَر توں بچاوندا تے جنّت دے وچہ پچاؤندا
ایہہ بھرایا اے جام طہور دا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
اس وچ ہزاراں نے رحمتاں اس وچ کروڑاں نے نعمتاں
دیندا خدا نوں ہے ملا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اور پھر آخر پر بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قلب کی صفائی اور نورانیت قلب کا طریقہ اور نصیحت بیان فرماتے ہوئے اس آخری شعر پر اپنے درود پاک کا اختتام فرماتے ہیں۔

نصیحت نگینے دی یاد رکھ دل نوں درودوں آباد رکھ
جے چاہویں توں کرنا قلب صفا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

Marfat.com

حضور نبی پاک ﷺ پر جان و مال قربان کرنا

آپ سرکار حضور نبی پاک ﷺ کے اس فرمانِ پاک کو بہت بیان فرمایا کرتے تھے کہ

"تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ مجھے اپنے والدین،
اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔"

(بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف)

اور آپ کے نعتیہ کلام میں بھی اسی چیز کی ترجمانی اور حقیقت ملتی ہے کیونکہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں اس قدر فنا ہو چکے تھے کہ آپ کو اپنی کسی چیز کا خیال نہ تھا۔ بس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جان و مال قربان کرنے کا، آپ کی سنّت اور شریعت کو چار دانگ عالم میں نافذ کرنے کا خیال تھا۔

نگینے دے نگینے حصہ اوّل صفحہ نمبر ۳۸ پر فرماتے ہیں کہ

ہر شان میں واراں تیرے توں
جند جان میں واراں تیرے توں

جند جان تے کیہ اے محبوبا
ایمان میں واراں تیرے توں

حضور نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات سے مخاطب ہیں کہ حضور میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اس دنیا کی ہر شان آپ ﷺ پر سے قربان کر دوں، شان تو کیا اپنی جان آپ پر سے قربان کر دوں اور جان کیا چیز ہے اپنا ایمان بھی آپ پر قربان کر دوں۔

اسی طرح ضیائے نگینہ حصہ اوّل صفحہ نمبر ۵۱ پر فرماتے ہیں۔

میں جان تے مال نثار کراں
اُس نبیاں دے سردار اتوں

Marfat.com

جند جان کیہ صدقے کر دیواں
دو جگ سوہنی سرکار اتوں

پھر نگینے دے نگینے حصہ دوم صفحہ نمبر ۴۲ پر فرماتے ہیں:

جند جان میں واراں تیرے توں
صدقے گلزاراں تیرے توں

ایہہ مال تے کیہ جند واری اے
تیرے سوہنیا یاراں تیرے توں

نگینے دے نگینے حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۲ پر فرماتے ہیں:

یہاں فرماتے ہیں کہ جو لوگ اپنے کو عاشق رسول کہتے ہیں یا کہلواتے ہیں اور حضور نبی پاک ﷺ پر سے جان قربان کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں وہ عاشق تو کیا پورے انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں ہو سکتے۔

محمد ﷺ دا جلوہ ہے جلوہ خدا دا:

ضیائے نگینہ حصہ اوّل صفحہ نمبر ۶ پر فرماتے ہیں:

اگرچہ ہے خدا سب صورتوں سے پاک اے یوسفؔ
مگر اس کے سمجھتا ہوں محمد کے نظاروں کو

نگینے دے نگینے حصہ اوّل صفحہ نمبر ۱۸ پر "محمد دا جلوہ ہے جلوہ خدا دا" میں فرماتے ہیں:

نظر مصطفےٰ دی نگاہ خدا ہے
محمد دا جلوہ ہے جلوہ خدا دا

اور پھر نگینے دے نگینے حصہ اوّل صفحہ نمبر ۶۱ پر فرماتے ہیں:

اوہ چٹا ننگا کہندے نے اَساں رب دا جلوہ ویکھ لیا
یوسفؔ جو عارف کر لیندے دیدار مدینے والے دا

Marfat.com

حضور نبی پاک ﷺ تمام جہان کی جان ہیں

باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن وحدیث ودلائل عقلیہ ونقلیہ سے حضور نبی پاک ﷺ کا تمام زمانے اور جہان کی جان ہونا بہت خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ جوان شاء اللہ آگے ایک مکمل مضمون کی صورت میں آئے گا، فی الحال آپ نے اپنے نعتیہ کلام میں اس سلسلہ میں جو کچھ فرمایا ہے وہ ہم لکھ دیتے ہیں۔

ضیائے نگینہ حصہ اول صفحہ نمبر ۳۶ پر فرماتے ہیں۔

اے یوسف بناں محمد دے بے جان زمانہ سارا اے
ہے بخشی کملی والے نے جند جان زمانے سارے نوں

اور پھر نگینے دے نگینے حصہ اول صفحہ نمبر ۱۱ پر اپنی مشہور زمانہ نعت جو ہر دلعزیز اور بہت مقبول ہوئی ''اوہ ہر شے دا جوہر تے اصلِ دوعالم'' میں فرماتے ہیں۔

ایہہ دھرتی نہ ہندی نہ اسمان ہندا
جے پیدا نہ عرشاں دا مہمان ہندا

نہ شمس و قمر ، کہکشاں نہ ستارے
نہ جنت نہ جنت دا سامان ہندا

ایہہ جلوے ایہہ منظر ایہہ رنگیں نظارے
محمد دے ہونے تھیں ہوئے نے سارے

جے پیدا نہ ہندے محمد پیارے
نہ ظاہر کدی آپ رحمان ہندا

Marfat.com

اوہ ہر شے دا جوہر تے اصل دو عالم
اوہ آدم بھی ہے پر ہے آدم توں اقدم

جے سورج نہ ہندا نہ ہندیاں شعاواں
بناں بیج کیویں گلستان ہندا

ٹھکانہ نہ کر جھلیا محدود اس دا
ہے ہر ذرّے وچ نور موجود اس دا

ہے پتّے دی رَگ رَگ چہ جوہر دا جلوہ
توں کیوں اینویں جاندا ایں حیران ہُندا

کرم جے نہ ہندا میرے مصطفٰے دا
نہ لگدا پتہ ابتداء انتہا دا

نہ یوسفؑ نگینہ لٹاؤندے نگینے
نہ مضمون ہندا نہ عنوان ہندا

Marfat.com

سُنّت رسول کی برکت

اسلام پورہ لاہور میں محمد حنیف یوسفی کی شادی پر باباجی سرکار علیہ الرحمہ تشریف لے گئے محمد حنیف یوسفی اوران کے گھر والوں میں ایک کشمکش چل رہی تھی۔محمد حنیف یوسفی کہتے تھے کہ مہمانوں کو بٹھا کر کھانا کھلانا ہے اوران کے گھر والے کہتے تھے کہ کھڑا کروا کر کھانا کھلانا ہے۔

باباجی نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ بات سنی تو آپ ان کی والدہ تاج بی بی زوجہ محمد شفیع کو فرمانے لگے کہ اگر مہمانوں کو سنّت کے مطابق بٹھا کے کھانا نہیں کھلایا تو پھر میں چلا جاؤں گا۔

اتنے میں شاد باغ سے آپ کے چھ سات مرید اور بھی آ گئے، آپ فرمانے لگے میرے بیٹو! سب مل کے میزیں ہٹادو، چادریں بچھادو اور سب مہمانوں کو سنّت کے مطابق بٹھا کے کھانا کھلاؤ۔ان سب حضرات نے آناً فاناً حکم کی تعمیل کی، جب کھانا کھلایا جا چکا، سب فارغ ہو گئے تو آسمان میں کالے سیاہ بادل اور ہوائیں چلنے لگیں، بجلی کڑکڑ کے چمکنے لگی، محمد حنیف یوسفی کے گھر کے ساتھ ہی پیچھے بجلی بھی گری تو آپ سرکار نے فرمایا کہ اگر آج کھانا سنّت رسول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کھایا جاتا تو وہ بجلی اسی گھر پر گرنی تھی، اُس دن آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔

قبرستان کی روحوں کا آپ کے استقبال کے لئے آنا اور آپ کا وعظ سننا:

یہ واقعہ تحصیل سمندری چک نمبر ۴۳۹ گ ب کے فتح ریحان کا ہے۔وہاں باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی واقعہ معراج پر تقریر تھی۔تقریر کے خاتمے پر علماء نے

Marfat.com

آپ سرکار سے ارواح کے متعلق مختلف سوال کئے تو ان سوالوں کے جوابات میں آپ نے فرمایا کہ جب میں آپ کے گاؤں میں داخل ہو رہا تھا تو آپ کے گاؤں کے قبرستان کی روحیں میرے استقبال کے لئے آئیں بلکہ انہوں نے باقاعدہ میرا وعظ بھی سنا۔

کچھ لوگوں نے سوال کیا حضور جب آپ تانگے پر تشریف لا رہے تھے تو کبھی جھکتے اور کبھی سیدھے بیٹھتے، یہ کیا ماجرا تھا۔ تو آپ فرمانے لگے کہ ارواح کے بچوں کو پیار دینے کے لئے مجھے بار بار جھکنا پڑتا تھا۔

گھنگ شریف میں تقریر اور پھُلے ڈاکو کی توبہ:

گھنگ شریف میں حضرت میاں رحمت علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید نے حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے بیٹے کی پیدائش کے موقع پر تقریر کے لئے بلایا۔ جب آپ گھنگ پہنچے تو وہاں بلانے والے صاحب کے ''سالے'' نے تماشا کھڑا کر دیا۔ وہ کہنے لگا، وعظ و تقریر تو ہم سنتے رہتے ہیں مگر آج خوشی کا موقع ہے ہم گھوڑیاں نچانا چاہتے ہیں، اور لوگ بھی بے خوف ہو کر اس کے ساتھ مل گئے اور کہنے لگے ، آج تو ہم نے جشن منانا ہے، جس شخص نے آپ کو دعوت دی تھی وہ بھی برادری کے دباؤ اور بہاؤ میں بہہ گیا۔ اُس نے بھی کہہ دیا کیا کروں برادری نہیں مانتی۔ آپ واپس چل دیئے ، راستہ میں حضرت میاں رحمت علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید بہادر علی ماچھی نے دیکھ لیا۔ حال احوال و خیریت دریافت کی ، آپ نے اُسے سارا واقعہ سنا دیا، اگرچہ آپ واپس جانا چاہتے تھے۔ مگر بہادر علی آپ کو مجبور کر کے میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس لے آیا۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پتہ چلا تو اپنے مرید سے سخت ناراض ہوئے اور آپ سے کہنے لگے۔ ہم آپ کا وعظ سنیں گے۔ جلسے کا اعلان ہو گیا، بڑی مخلوق جلسے میں آئی۔ اسی مجمع میں مشہور ڈاکو ''پھُلا'' نامی بھی وہاں موجود تھا۔ آپ نے جب اپنے مخصوص انداز میں تقریر شروع فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم کی

Marfat.com

حمد و ثنا سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان، عظمت اور محبت کا ذکر فرمایا تو وہ ڈاکو جو اپنے چار ساتھیوں کے ہمراہ ڈاکے کی نیّت سے گھنگ شریف میں آیا تھا، اس پر وجد و رقت طاری ہوگئی۔ اور وجدانی حالت میں نعرہ مارتا ہوا کھڑا ہو گیا اور ''میری توبہ'' ''میری توبہ'' کہتا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا حضور مجھے اپنا مرید بنا لیجئے، میں سچی توبہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ فرمانے لگے، مجھے ابھی بیعت کرنے کی اجازت نہیں۔ اس لئے میں مرید نہیں کر سکتا۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہو جاؤ۔ لیکن وہ بڑے اصرار کے بعد عرض کرنے لگا، آپ مجھے بیعت جن بزرگوں کا مرضی کروا دیں۔ مگر مرید میں آپ ہی کا رہوں گا۔

چنانچہ حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''پھلے'' ڈاکو کو میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید کروا دیا۔ اور اس کے سارے ساتھی بھی تائب ہو گئے۔ یہی شخص بعد ازیں بہت نیک اور پرہیز گار ہو گیا۔ پھر یہی خوش نصیب دینی جلسوں میں شامل ہوتا اور نعتیں بھی پڑھتا تھا۔ ایک ایک شعر پر لوگ دِل کھول کر دادِ تحسین دیتے۔ جس شعر پر خوب داد دی جاتی وہ شعر یوں ہے:

وِرلا کوئی جانے کیہ شان ولی دا
کُتّا وی ولی ہوندا اے ولیاں دی گلی دا

خطاب نگینہ:

نعت خوانی اور خطابت میں اپنے نرالے اور خصوصی انداز کی بناء پر ہر طرف سے وعظ و تقریر کی دعوتیں ملتیں۔

تقسیم ہند سے قبل فیروز پور شہر میں ''بزم شاہِ جیلان'' نے آپ کو تقریر کے لئے بلایا اور اس موقعہ پر آپ کو ''نگینۂ ہند'' کا خطاب دیا گیا۔

پھر سراج الاولیاء خواجۂ خواجگان حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ کے دربار پُر انوار پر تقریر کے لئے بلایا گیا۔ وہاں اشتہارات میں آپ کو نگینۂ ہند لکھا گیا۔ پھر آپ ہر جگہ نگینۂ ہند کے نام سے پکارے جانے لگے۔

آپ بذاتِ خود اس خطاب سے گھبراتے تھے، یہ بات دراصل بزرگان دین کے روایتی عجز وانکساری کی آئینہ دار تھی۔ تشکیل پاکستان کے بعد نگینۂ پاکستان کے نام سے پکارے جانے لگے۔ بعدازیں آپ کا نام مبارک ''محمد یوسف علی نگینہ'' لکھا جاتا رہا۔

کمال عجز وانکساری سے اپنی نفی فرمانا:

پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے پہلے کی بات ہے کہ آپ کے دل میں عشقِ رسول ﷺ کے جذبات کا طوفان اٹھا تو آپ نے نعتیہ شعر لکھے، پھر وہ شعر جلسوں میں پڑھے گئے۔ نعت خوانی کا شوق پہلے ہی تھا اس لئے جہاں بھی آپ کو نعت و تقریر کا موقع ملتا تھا آپ اپنے کلام کو وہاں پیش فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے'' پتہ نہیں یہ کس اللہ کے مقبول بندے کی دعا کا کمال ہے کہ میں اپنی اشعار جس مجلس میں پڑھتا اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ کی مہربانی اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے مقبول و منظور ہوتے۔

یہ صحیح ہے جو آپ فرماتے تھے مگر یہاں یہ بات بھی قارئین کرام کی خدمت میں عرض کرنی مناسب ہے کہ آپ خود بھی مقبول بارگاہِ الٰہی تھے۔ فنافی الرسول تھے۔ حضوری والے تھے۔ اس کمال کا بھی تو پورا پورا دخل ہے۔ آپ نے تو ساری زندگی اپنی نفی فرمائی۔ بے شمار کمالات آپ میں موجود تھے مگر آپ ہمیشہ چھپاتے تھے۔ اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

بلھیا چل اَوتھے وسیے جتھے وَسّن لئے
نہ کوئی ویکھے پچھانے سانوں نہ کوئی ساڈی منّے

جب آپ کے آستانہ عالیہ پر سالانہ محفل میلاد کا آغاز ہوا تو پہلی محفل پاک میں

Marfat.com

بڑے بڑے شعراء مثلاً حافظ محمد حسین حافظ، جناب محمد ابراہیم صائم چشتی، محمد رفیق ساقی ،دیگر نعت خواں حضرات تشریف لائے اورانہوں نے آپ کی منقبتیں پڑھنے کا پروگرام بنایا جونہی یہ سلسلہ شروع ہونے لگا تو آپ نے یہ فرما کرانہیں روک دیا کہ:

''یہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے میلاد پاک کی محفل ہے اس لئے یہاں صرف اورصرف سرکار مدینہ علیہ التحیۃ والثناء کی نعتیں ہی پڑھی جائیں''۔

چنانچہ آپ کے ظاہرہ زمانہ حیات میں اسی بات پر عمل ہوتا رہا اور کسی شاعر کو ہمت نہ ہوئی کہ وہ آپ کے سامنے آپ کا قصیدہ پڑھ سکے۔

آپ اندازہ فرمائیں کہ جس ہستی کے پاس بڑے بڑے قطب، غوث، ابدال آتے ہیں اور بڑے بڑے اولیاء اللہ اور جلیل القدر علماء کرام آپ سے محبت فرماتے ہوں۔ اپنے مریدین کی بجائے انہیں پذیرائی دیتے ہوں وہ کس مقام کی شخصیت ہوگی۔ لوگ بھولے ہی رہے اور آپ انکساری کی وجہ سے اپنے اوپر پردہ ڈالتے رہے۔

آپ شعروشاعری کے سلسلہ میں انکساری فرماتے ہوئے فرماتے تھے:

''اللہ جل شانہ کے بندوں کی دعاؤں اور سامعین کی حوصلہ افزائی نے میرے ذوق وشوق کو اور تیز کر دیا اور میں مسلسل نعتیں اور نظمیں لکھتا رہا۔ اس طرح میرے پاس نعتوں اور نظموں کا ذخیرہ اکٹھا ہوگیا۔ آپ نے بعض ایسی نعتیں اور اشعار بھی لکھے جو ضرب المثل بن گئے۔

''لے یارہویں والے دا ناں تے ڈبی ہوئی تر جائیں گی''

اس قدر مشہور ہوا کہ ہر اپنے بیگانے موافق ومخالف کی زبان پر چڑھ گیا۔

اسی طرح ایک شعر ہے:

اللہ نبی اولیاء بھر دیندے تولیا
ایہناں نوں نہ منّے جیہڑا اونہوں مالیخولیا

Marfat.com

حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ یہ شعر آقائے نعمت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محفل میں پڑھا گیا۔ آپ پر سنتے ہی عجیب وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ چنانچہ اسی وجدانی کیفیت کی حالت میں مجھے وہ کچھ عطا فرمایا کہ ساری عمر شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔

محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''نگینہ صاحب آپ نے اِس شعر میں اہل سنت و جماعت کے عقیدے کو بیان فرمادیا ہے''۔ اسی شعر پر اُس وقت ایک جریدے نے باقاعدہ ایک طویل مضمون شائع کیا۔

آپ کا انداز شعر گوئی بالکل اچھوتا اور نرالا ہے۔ آپ کے اشعار میں حقیقت کی چاشنی پائی جاتی ہے۔ بناوٹ ومبالغہ سے مبرا ہیں۔ اشعار اور نعتیں محبتِ الٰہی جل شانہٗ اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہٖ وبارک وسلّم کا مرقع ہیں۔ آپ کی نعتوں اور نظموں میں سوز وگداز اور ہجر ووصال کا حال بیان ہوتا ہے۔

آپ جو شعر بھی کہتے تھے یا نعت یا نظم وغیرہ لکھتے تھے، اس کی سند قرآن وحدیث سے مل جاتی ہے یونہی ادھر اُدھر کی باتیں شعروں میں پیش نہیں فرماتے ہیں، آپ کی شعر گوئی میں ''آمد'' اور ''آورد'' دونوں موجود ہیں۔ آپ کی نظموں اور نعتوں کے مجموعے نگینے دے نگینے حصہ اول ودوم اور ضیائے نگینہ چھپ چکے ہیں۔ مزید کتابیں بھی ان شاء اللہ العزیز جلد شائع ہوں گی۔

وعظ کیسے شروع فرمایا :

جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں مطالعہ فرما چکے ہیں کہ حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شروع شروع میں نعت خوانی فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جلسہ میں آپ حضرت قبلہ ثانی صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''مولانا آپ اٹھ کر تقریر فرمائیں''۔

Marfat.com

اس کے بعد پھر سلسلۂ تقاریر شروع ہوگیا۔ جس طرح آپ کو نعت خوانی میں ملکہ حاصل تھا اسی طرح آن کی آن میں آپ کو میدانِ خطابت میں بھی ملکہ حاصل ہوگیا۔

آپ کی ذات بچپن سے ہی حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق ومحبت میں مستغرق اور جذب وشوق، سوز وگداز اور زہد واتقاء کا مرقع تھی۔ جب یہ رنگ نعت خوانی کے علاوہ وعظ وخطابت کے ذریعے ظاہر ہوا تو جس طرح میدان نعت خوانی میں آپ ہر خاص و عام کی توجہ کا مرکز تھے۔ اسی طرح میدانِ خطابت میں توجہ کا مرکز بن گئے۔ آپ کی تقاریر لفظوں کے اتار چڑھاؤ پر مبنی نہ ہوتی تھیں بلکہ یہ پُر مغز، پرسوز، پروقار، دلائل اور مستند حوالہ جات سے دل کی گہرائیوں میں اترنے والی ہوتی تھیں۔

دورانِ وعظ دو افراد کا شہادت پانا :

آپ کی آواز میں اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد جل جلالہ نے ایسا سوز وگداز اور درد دیا ہوا تھا کہ آپ جب خطبہ شروع فرماتے تو محفل میں وجدانی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ تقریر میں اس قدر جوش وجذبہ ہوتا تھا کہ سننے والے کا دل تڑپنے لگتا تھا۔ علاوہ ازیں آپ کا انداز خطابت اچھوتا، نرالا، سادہ اور عام فہم تھا۔ آپ کے زبردست جوش وجذبہ اور سوز وگداز کی وجہ سے جلسہ گاہ میں دو آدمی بھی شہید ہوگئے۔

حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شاہ صاحب المعروف حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کو جب اس بات کا پتہ چلا کہ جلسہ میں دو آدمی شہادت نوش فرما گئے ہیں تو آپ نے تقریر میں نرمی اختیار کرنے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ نے اندازِ خطابت میں قدرے تبدیلی فرمالی۔

آپ کے اکثر پرانے دوست احباب جو شروع سے جانتے ہیں، فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ حضرت قبلہ نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریر کرنے کے لئے تشریف لا رہے ہیں تو لوگوں پر حالت وجد طاری ہو جاتی اور محفل میں بڑا ذوق اور ولولہ پیدا ہو جاتا۔

Marfat.com

پتھر روندے سی جد پڑھدا سی قرآن نگینہ

اللہ دی سی دنیا اندر اِک بُرھان نگینہ
لُوں لُوں اوہدا پاک نبی دے عشق وچ بھجّا ہویا
درداں بھری کتاب دا صاحبؔ سی عنوان نگینہ

Marfat.com

تبلیغ دین:

باقاعدہ وعظ و خطابت سے قبل اوائل عمر میں ہی تبلیغ دین کے ساتھ گہری دلچسپی تھی۔ وعظ و خطابت تقریباً پچاس سال فرماتے رہے۔ اپنے آبائی گاؤں پیلے گوجراں شریف، تاندلیانوالہ اور جامع مسجد دستگیری، جامع مسجد ہجویری، جامع رضویہ سیالویہ فیصل آباد میں فرائض خطابت سرانجام فرمائے۔ جمعہ شریف پڑھانے کا آپ نے کبھی بھی ناغہ نہ فرمایا۔ آپ کے والد محترم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حج شریف کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کراچی تک ساتھ گئے۔ آپ کی روانگی جمعۃ المبارک کے بعد پیر یا منگل کو تھی تو آپ واپس فیصل آباد تشریف لائے۔ جمعۃ المبارک پڑھانے کے بعد پھر کراچی تشریف لے گئے۔

۱۹۸۰ء میں فروری کے آخری عشرہ سے لے کر اپریل کے آخری عشرہ تک شوگر کی تکلیف کی وجہ سے یہ سلسلہ بدستور منقطع رہا۔ ویسے اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ کے فضل وکرم سے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء کی رحمت سے تبلیغی سرگرمیاں بدستور جاری رہیں۔ دورانِ تکلیف یہ منظر اکثر دیکھنے میں آتا رہا کہ طبیعت بڑی نحیف ہے۔ دیکھنے والوں کو نقاہت نظر آرہی ہے لیکن اگر کسی تیمارداری کرنے والے نے دین کے بارے میں کوئی بات کی تو آپ نے مسلسل تین تین گھنٹے الجھنوں اور مسائل کو بڑے مدلل اور مشفقانہ انداز میں حل فرمانے کے لئے گفتگو فرمائی۔ اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں۔

للّٰہ:

آپ کا ہر معاملہ لِلّٰہ ہوتا تھا۔ کبھی کسی معاملہ میں ذاتی اغراض ومقاصد پیش نظر نہ رکھتے تھے۔ آپ کی محبت اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے، آپ کی مخالفت اللہ تبارک وتعالیٰ

Marfat.com

کے لئے، آپ کا معاملات میں لینا دینا یا نہ لینا دینا صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہوتا تھا۔ اگر کوئی خوامخواہ بھی آپ کی مخالفت کرتا۔ آپ اُس کے لئے بھی دُعائے خیر فرماتے۔

درستگیٔ نگاہ:

مریدین کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ فرماتے، ان کی نگاہ کی درستگی کا بہت خیال رکھتے اور فرماتے۔ جس کی نگاہ درست ہے اس کا دل درست ہے اور پھر حدیث پاک کا ذکر فرماتے کہ جس کا دل درست ہے اس کا سارا جسم درست ہے۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے شہر یا ملک جانے کے لئے عرض کرتا تو آپ فرماتے بیٹا زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کرنا اور یہ یقین رکھنا اللہ تبارک وتعالیٰ ہر جگہ دیکھتا ہے اور ہر ملک ہمارے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود اور مطلق وبسیط وبے حد جل جلالہ کا ہے۔

انقطاعِ کلی:

قرآن مجید کی سورۃ مزمّل کی آیت نمبر ۸

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۔

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔

کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی سے اپنے دلوں کی بستیوں کو آباد کرو اور انقطاعِ کلی عن الخلق کر کے رجوع الی اللہ کی منزل کو حاصل کرو۔ دنیا میں مثلِ مرغابی رہو جو پانی میں رہتے ہوئے بھی اپنے جسم کو پانی نہیں لگنے دیتی۔ اسی طرح تم بھی دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کی آلائشیں اپنے جسم کو نہ لگنے دو نیز دنیا میں ایسے رہو کہ کوئی تمہاری طرف انگلی کر کے یہ نہ کہے کہ وہ صوفی جا رہا ہے۔ بناوٹی لباس نہ پہنو، نیز ایسے کپڑے مت پہنو کہ دل میں کبر وریا پیدا ہو۔

Marfat.com

مریدین سے تعلق:

آپ کی زندگی کا یہ معمول نہیں تھا کہ ہر وقت مریدوں کے گھر میں ڈیرے لگائے جائیں۔ اور کوئی طالب صادق دعوت دیتا تو تشریف لے جاتے اور کسی مرید کی دعوت پر اس کے گھر قدم رنجہ فرما ہوتے اور وہ عرض کرتا: حضور اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں دوسرے پیر بھائیوں کو اطلاع کر آؤں کہ آپ تشریف لائے ہوئے ہیں تو آپ سختی سے منع فرما دیتے اور فرماتے اگر بتانا تھا تو مجھے بتائے بغیر بتا دیتے۔ میں نے کون سے نذرانے وصول کرنے ہیں بلکہ فرماتے جو پیر اپنے مرید کے گھر اس لئے جائے کہ اپنے مرید سے نذرانے وصول کرے، وہ نذرانے حرام ہیں۔ ہاں اگر کوئی مرید خود آ کر یا گھر پہنچ کر نذرانہ پیش کر دے تو علیحدہ بات ہے۔

امّی ولی:

محدثِ اعظم مولانا سردار احمد صاحب فیصل آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں جلسۂ دستار بندی تھا، جس میں تقریباً 300 علمائے کرام شریک تھے۔ وہاں آپ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ میری امت میں امّی اولیاء اللہ ہوں گے اور ان کے سامنے بڑے بڑے سند یافتہ علمائے کرام دوزانو بیٹھ کر شریعت وطریقت کے معارف حاصل کریں گے اور آج اگر کسی نے امّی ولی دیکھنا ہے وہ مولانا محمد یوسف علی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو دیکھ لے۔

اس جلسے میں محدثِ اعظم مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلافت دینے سے پہلے یہ گفتگو فرمائی۔

Marfat.com

محزنِ اسرارِ قدرت تیری قدرت نوں سلام
چشمۂ فیضان تیری چشمِ رحمت نوں سلام

سنّیت دے فخر اے علم لدنّی دے امین
تیری عزت تیری عظمت تیری شہرت نوں سلام

Marfat.com

اللہ و رسول کی طرف راغب کرنا:

ایک مرتبہ ایک بڑھیا آپ کے پاس حاضر خدمت ہوئیں اور کہنے لگیں، بابا جی آپ دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے صحت وتندرستی عطا فرمائے۔ میری ٹانگوں اور گھٹنوں میں درد رہتا ہے، آپ سرکار فرمانے لگے اماں دعا تو میں کر دیتا ہوں لیکن کیا میں تجھے ایسا طریقہ نہ بتاؤں کہ تجھے پھر کبھی ساری زندگی یہ دردیں نہ ہوں اور دوا دارو پر بھی پیسہ خرچ نہ کرنا پڑے، وہ کہنے لگی حضور اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ کچھ خرچ بھی نہ کرنا پڑے اور میرا کام بھی ہو جائے۔ یعنی "ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ بھی چوکھے والا حساب"

آپ فرمانے لگے اچھا اماں ایسا کرو کہ تم آج سے پانچ وقت کی نماز پڑھنا شروع کر دو، تمہاری تمام دردیں ٹھیک ہو جائیں گی اور ویسے بھی جب تم دن میں پانچ مرتبہ اٹھک بیٹھک کرو گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور رکوع میں جاؤ گی کبھی سجدہ میں جاؤ گی، قیام کرو گی وغیرہ وغیرہ تو خون کی گردش بھی صحیح ہو گی اور ورزش بھی ہو جایا کرے گی پھر آپ نے اماں کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے اماں جی کو دردوں سے مکمل نجات عطا فرمائی۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور آپ کو کہنے لگا حضور! میں نے سنا ہے آپ کے پاس بہت سے جنات ہیں جو آپ کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور آپ سرکار سے بیعت کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ایک بابا (یعنی جنّ) مجھے بھی دے دیں، بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کی بات سن کر جلال میں آ گئے اور فرمانے لگے مناتے ہو داڑھیاں یعنی (شیو کرتے ہو) اور کھیلتے ہو جوا اور مجھے کہتے ہو ایک جن دے دیں، جاؤ چلے جاؤ یہاں سے، پانچ وقت کی نماز کے پابند ہو جاؤ اور سنّت کے مطابق داڑھی رکھ لو تو مجھے ربّ ذوالجلال کی قسم ایک جن نہیں جتنے جنّ مانگو گے دے دوں گا۔

Marfat.com

ایک مرتبہ ایک شخص آپ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا حضور میں بہت مقروض ہوں۔ آپ دعا فرمائیں میرا قرض اتر جائے، آپ سرکار فرمانے لگے، بیٹا نماز پڑھا کرو اور داڑھی شریف رکھ لو اور جس طرح سویّوں والی مشین سے سویّاں نکلتی ہیں تیری داڑھی کے بال بھی اسی طرح نکلیں گے تو تجھے قرضوں سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ چنانچہ بفضلہٖ تعالیٰ ایسا ہی ہوا، زیادہ مدّت نہ گزری تھی کہ مذکورہ شخص کو قرضوں سے نجات حاصل ہوگئی۔

اسی طرح ایک دفعہ آپ اپنے آستانہ عالیہ شریف کی طرف جانے کے لئے بس سے کیکر کے اڈے پر اترے تو ایک صاحب ملے جو ٹی بی کے مریض تھے۔ انہوں نے اپنی تکلیف اور پریشانی کا اظہار کیا۔ آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا بیٹا نماز پنجگانہ ادا کیا کرو، داڑھی رکھ لو، اللہ تبارک وتعالیٰ صحت عطا فرمائے گا۔ مذکورہ شخص نے آپ سے پانی بھی دم کروالیا، اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان اس شخص نے عمل شروع کر دیا۔ داڑھی شریف رکھ لی اور نماز پنجگانہ، جو کہ سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، کا پابند ہوگیا، دم والا پانی پیتا رہا، اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے اسے شفا حاصل ہوگئی۔

آدابِ طعام:

ویسے تو آپ تبلیغ وترویج دین میں ہی اتنے منہمک ہوتے تھے کہ کھانا کھانے کی بھی فکر نہ ہوتی تھی، بعض اوقات بار بار عرض کر کے کھانا پیش کیا جاتا تھا۔ جب کھانا کھاتے تو سنّت نبوی ﷺ کا پورا پورا خیال فرماتے۔ کھانے سے قبل ہاتھ دھوتے اگر کسی دعوت میں کھانے کا موقع ہوتا تو تمام حاضرین کے ہاتھ دھلوانے کے لئے صاحب خانہ کو حکم فرماتے اور جب میزبان مہمانوں کے ہاتھ دھلواتا تو آپ فرماتے کہ دائیں طرف سے شروع کرو۔ یعنی جس کے ہاتھ دھلواؤ پھر اس کے دائیں جانب والے دوست کے ہاتھ

Marfat.com

دھلاؤ۔علیٰ ہذا القیاس ہاتھ دھلانے کے بعد دسترخوان بچھایا جاتا، کھانا رکھا جاتا، کھانے کی تقسیم میں بھی دائیں طرف سے شروع کرواتے اور ایثار کا یہ منظر دوستوں میں محبت کا عجیب ذوق پیش کرتا۔

بلا امتیاز امیر وغریب، چھوٹا، بڑا، کالا، گورا، حاکم ومحکوم اور خواص وعوام، جب سب کے سامنے کھانا آجاتا تو فرماتے دائیں ہاتھ سے بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کرو۔

مریدین، معتقدین کو ایسی تربیت تھی کہ جب تک حضرت قبلہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھانا شروع نہ فرماتے کوئی صاحب بھی کھانا شروع نہ کرتا۔ کیونکہ آداب طعام میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ اگر محفل میں بزرگ، شیخ، پیر ومرشد، استاد یا باپ وغیرہ بڑے ہوں تو ان کے شروع کرنے سے پہلے کھانا شروع نہیں کرنا چاہیے۔ اگر دسترخوان پر دو طرح کا کھانا ہوتا یعنی میٹھا اور نمکین تو آپ حدیث پاک سناتے کہ جب دو قسم کا کھانا ہو یعنی نمکین اور میٹھا تو نمکین سے شروع کرنا چاہیے اور نمکین پر ہی ختم کرنا چاہیے۔ درمیان میں جب چاہیں میٹھا کھانا کھا سکتے ہیں۔

اور فرماتے کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آدابِ طعام میں ایک حدیث پاک نقل کی ہے، جس میں مذکورہ بالا بات کے علاوہ اس بات کا بھی ذکر ہے کہ نمک میں ستر بیماریوں کی شفاء ہے جن میں جنون، جذام، برص، پیٹ کا درد اور داڑھ کا درد بھی شامل ہے۔

آپ دیسی گھی شوق سے تناول فرماتے تھے، دورانِ طعام گفتگو بھی فرمالیتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے۔ عجمیوں کی طرح کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ ننگے سر کھانا کھانے سے روکتے اور سر کو ڈھانپ کر کھانا کھانے کی تعلیم فرماتے۔

آپ کے یہ معمولات اس دنیا کے آخری سانس تک قائم تھے۔ آخری دنوں میں بیماری کی وجہ سے آپ کے صاحبزادے آپ کو کھانا کھلاتے، تب بھی ہاتھ دھو لیتے، اگر عرض کیا جاتا آپ اپنے ہاتھ سے تو خود کھانا نہیں کھا رہے اس لئے ہاتھ دھونے کی کیا

Marfat.com

ضرورت ہے؟ تو فرماتے کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے اگر چہ کھانا تم کھلا رہے ہو لیکن کھا تو میں رہا ہوں۔ اسی طرح کھانا کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھویا کرتے تھے اور بیماری کے ایّام میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔

کھانے میں کسی قسم کا نقص نہیں نکالتے تھے، پھیکا، میٹھا، کڑوا، نمکین، تیز نمک مرچ مصالحہ پر کبھی اعتراض نہ کرتے تھے، چونکہ یہ بھی سنت نبوی ﷺ ہے، اس لئے اس پر بھی بڑی سختی سے کاربند تھے۔ کھانے کے بعد دعا فرماتے، دعا سے قبل برتن نہ اٹھانے دیتے، جب دعا ہو جاتی پھر برتن اور دستر خوان اٹھانے کا حکم فرماتے۔ (کسی کو دستر خوان پر پاؤں نہ رکھنے دیتے تھے) بعد ازیں ہاتھ دھوتے۔

آخر میں محفل سے اٹھتے وقت پھر میزبان کے لئے خصوصی دُعا فرمایا کرتے تھے۔ کوئی غریب آدمی بھی آپ کو دعوت دیتا تو آپ اس کی دعوت کو بھی قبول فرما لیتے، آپ کی نشست بڑی تواضع اور انکساری کی نشست ہوتی تھی اور جیسے کہ ادب کے عنوان کے تحت بیان ہوا کہ اگر کھانے کی کوئی چیز تقسیم ہوتی مثلاً پھل مٹھائی وغیرہ تو حاضرین میں اگر کوئی سیّد زادے ہوتے تو انہیں دوگنا حصہ عطا فرماتے اور پھر فرماتے ہمارے پیر و مرشد مجمع انوار لاثانی شیخ طریقت واقف رموزِ حقیقت عالم ربّانی حضرت قبلہ سیّد علی اصغر شاہ صاحب جو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنّت الشاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسہ میں پڑھا کرتے تھے۔ انہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیّد زادہ ہونے کی وجہ سے دوگنا حصہ دیا کرتے تھے۔

آپ کی حتی الوسع کوشش ہوتی تھی کہ اپنے منہ کا لقمہ دوسروں پر ایثار کر دیا جائے۔

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بابا جی صاحب کسی کی دعوت پر تشریف لے گئے، کھانا کھانے کے دوران آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا ایک شخص صاحب خانہ کو کہنے لگا، بھائی نمک لانا۔ آپ سرکار یہ سن کر سخت ناراض ہوئے، فرمانے لگے، جیسا بھی کھانا تھا تمہیں کھا لینا چاہیے تھا۔ نمک مانگ کر تم نے ان کے سالن میں نقص کیوں نکالا۔

Marfat.com

صاحب خانہ کو یہ احساس دلایا کہ جناب آپ کے سالن میں نمک تھوڑا ہے، حالانکہ نبی کریم ﷺ تو نمک والی کھیر کھا گئے اور خاموش رہے کہ کہیں صاحب خانہ جس نے اتنے خلوص سے دعوت کی ہے شرمندگی محسوس نہ کرے۔

آپ سرکار کے بڑے صاحبزادے پیر طریقت الحاج مولانا محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ آپ سرکار فرمایا کرتے تھے، جب چائے دودھ وغیرہ کوئی چیز پیو تو ''شوں شوں'' کی آواز نہیں نکالنی چاہیے، اسی طرح جب کوئی چیز کھاؤ تو چپاکے کی آواز نہیں آنی چاہیے اور سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم ﷺ کا نامِ گرامی سن کر انگوٹھے ہونٹوں پر لگا کے جب آنکھوں پر لگاتے ہیں اس وقت بھی ہونٹوں سے چپاکے کی آواز نہیں نکالنی چاہیے یہ سب مکروہ ہے۔

مطالعہ کے شہنشاہ:

مطالعہ کے میدان میں آپ اپنی مثال آپ تھے، جس انداز میں اور جس محنت سے دن رات آپ مطالعہ فرماتے تھے، آپکا ثانی ملنا مشکل ہے، اوائل عمر میں جب آپ حج شریف کے لئے تشریف لے گئے، وہاں آپ نے ''جامع الصغیر شریف مصنف علامہ جلال الدین سیوطی شافعی'' احادیث مبارکہ کی کتاب خریدی اور جب نبی الانبیاء حبیب کبریاء رحمۃ للعالمین سرورکون ومکان حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء کے دیارِ پاک میں حاضری نصیب ہوئی تو روضۂ پُر انوار کے سامنے بیٹھ کر ساری جامع صغیر شریف حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو سنائی۔ آپ کی ذاتی لائبریری میں ہزاروں کتابیں ہیں اور ہر کتاب کے ہر صفحہ اور سطر کا مطالعہ فرمایا ہے اور حوالہ جات بھی لگائے ہیں۔ حوالے لگانے کے بے مثال انداز کی گواہی کتابوں کے صفحات دیتے ہیں۔

حوالہ جات لگانے کی مثال پیش کی جاتی ہے مثلاً ایک حدیث پاک بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، دار قطنی، بیہقی، مستدرک حاکم، مسند احمد شریف وغیرہ تمام

Marfat.com

Marfat.com

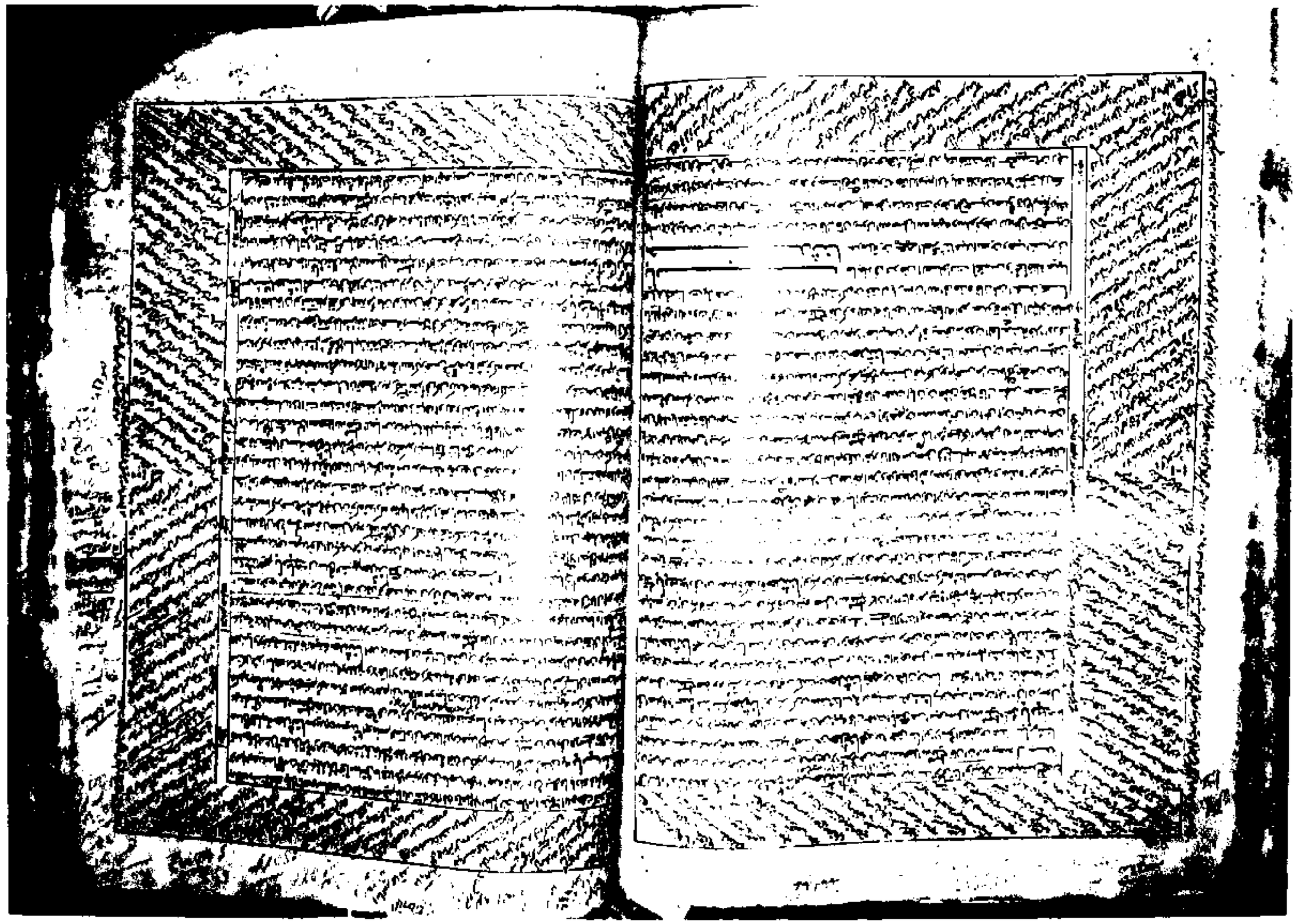

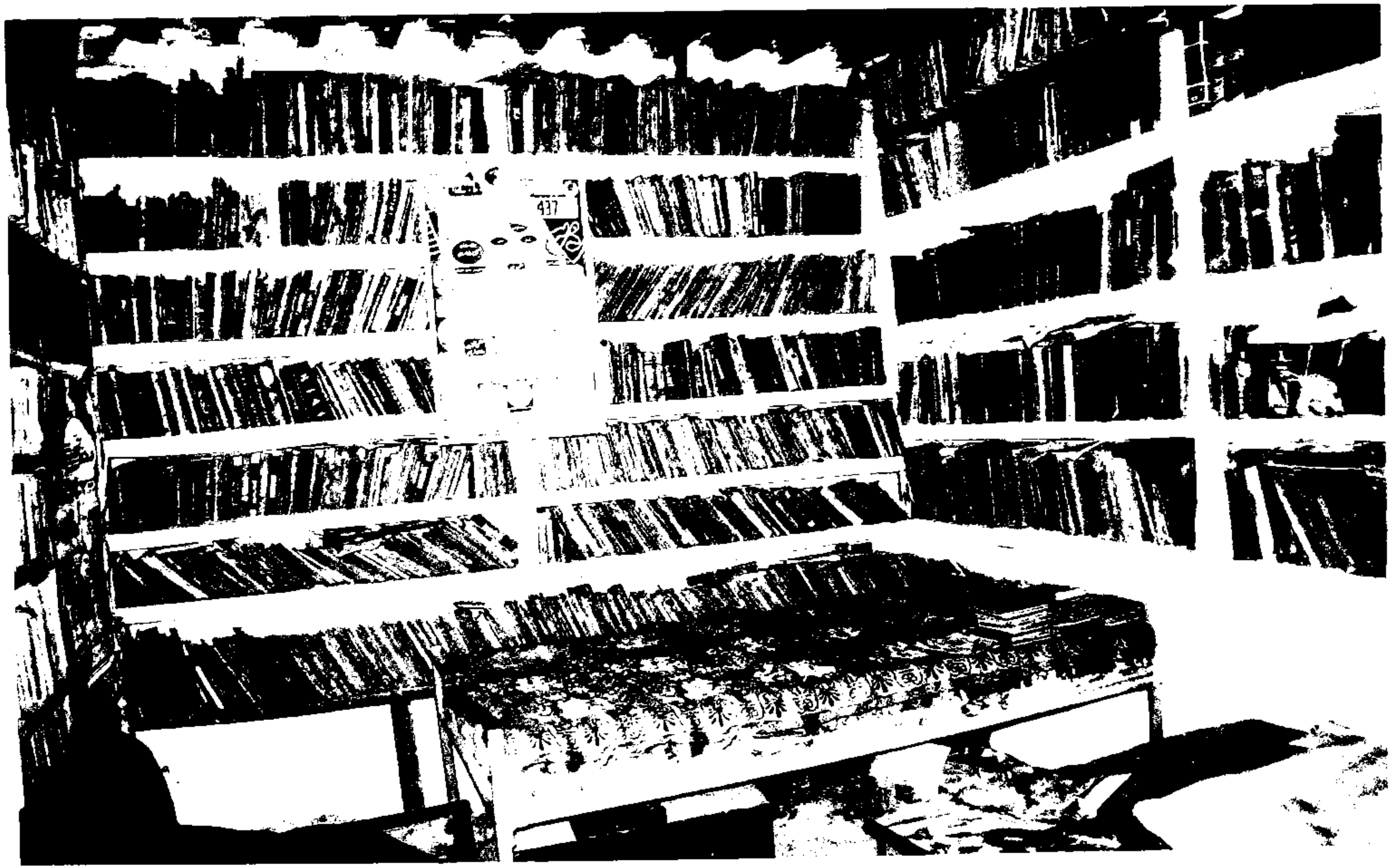

بابا جی صاحب کی لائبریری کے مختلف مناظر

Marfat.com

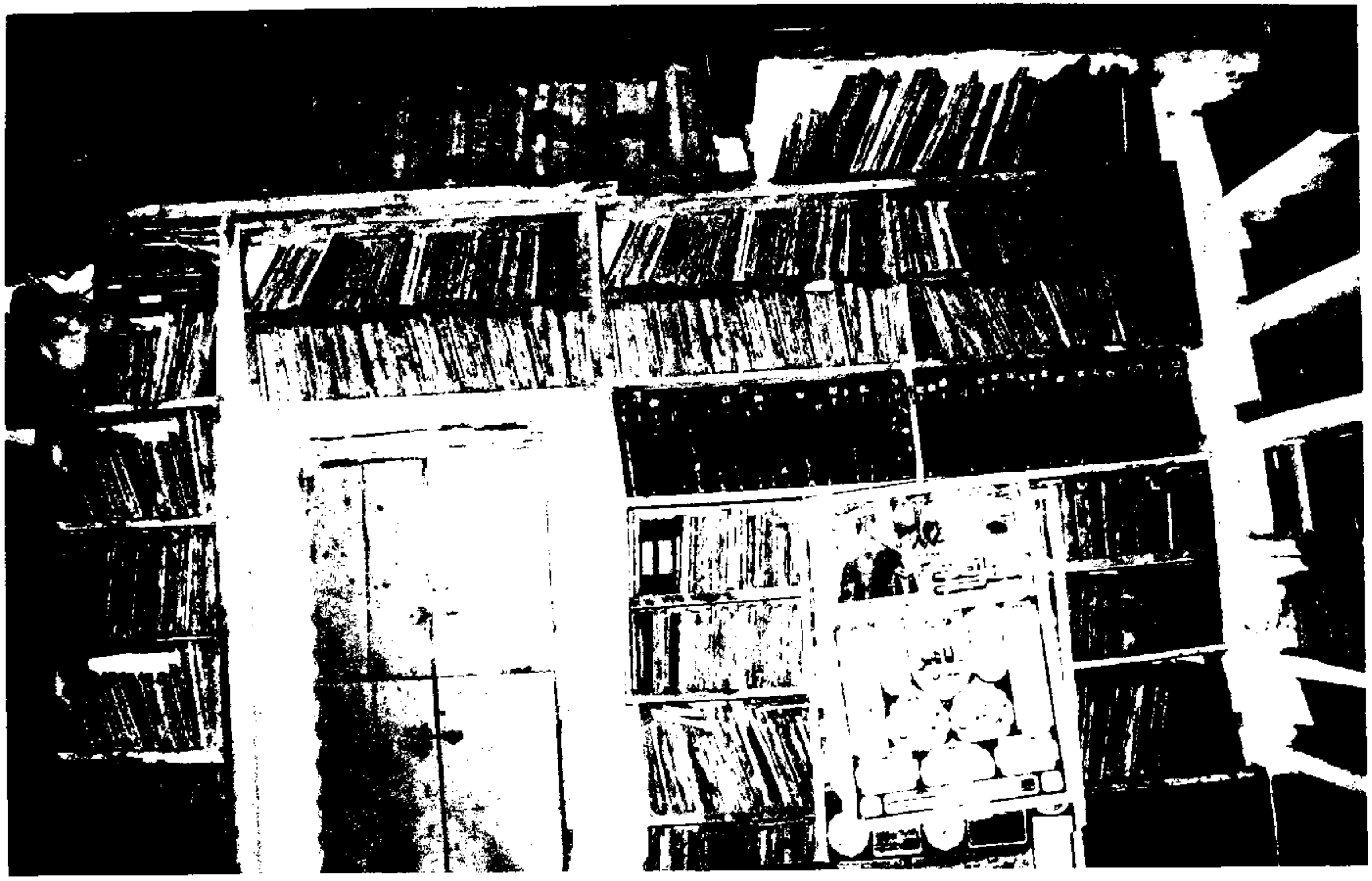

بابا جی صاحب کی لائبریری کے مختلف مناظر

Marfat.com

بابا جی صاحب کی لائبریری کے مختلف مناظر

Marfat.com

کتابوں میں موجود ہے۔تو سب کتابوں میں دیگر تمام کتابوں کا جلد اور صفحہ نمبر لکھے ہیں۔ اگر کوئی علم دوست بخاری میں کسی حدیث پاک کا حوالہ دیکھنا چاہتا ہے اور یہ حدیث پاک دیگر کئی کتابوں میں بھی ہے تو بخاری کے جس صفحہ پر مطلوبہ حدیث ہوگی وہاں ان تمام دیگر کتابوں کے حوالہ جات بھی درج ملیں گے۔اسی طرح تمام کتابوں پر اتنی ہی محنت کر کے حوالہ جات لگائے ہیں۔

صوفی حاجی محمد صادق انگوری باغ سکیم شالامار باغ والے فرماتے ہیں ایک روز حضرت مولانا ضیاء اللہ قادری، مفتی محمد یونس نعیمی، مولانا پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحبان وغیرہم ان کے پاس تشریف فرما تھے کہ حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کا ذکر ہوا، فاتحہ خوانی ہوئی اور آپ کے بارے میں علمائے کرام نے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا۔حضرت علامہ اقبال احمد فاروقی نے اس موقع پر فرمایا کہ ہم مطالعہ کے شہنشاہ سے محروم ہوگئے ہیں۔

سبحان اللہ! واقعی حقیقت ہے، جو کتاب آپ کے ہاتھ لگ جاتی تھی وہ اپنی قسمت پر فخر کرتی تھی کہ چھپنے کا حق ادا ہوگیا ہے، آپ ہزاروں اور سینکڑوں روپے خرچ کر کے کتاب کو حاصل فرمایا کرتے تھے۔اگر ایک حوالہ بھی مل جاتا تو فرماتے کتاب کی قیمت مل گئی۔

فتح الباری شرح بخاری میں ایک حوالہ دیکھنا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں قحط پڑ گیا اور ایک صحابی حضرت بلال ابن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کے روضۂ مبارک پر حاضر ہو کر عرض کیا کہ ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ سے پانی لے دیجئے امت ہلاک ہو رہی ہے۔'' ان صحابی کے خواب میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہیں بارش کی بشارت عطا فرمائی، اس ایک حوالے کو دیکھنے کے لئے آپ نے ۱۹۷۷ء میں سترہ سو روپے خرچ کر کے فتح الباری خریدی اور فرمانے لگے مجھے حوالہ مل گیا میری رقم مل گئی۔

Marfat.com

علم و فضل کے بحرِ بے کراں تھے، آپ کے ہمعصر علماء ذی وقار اس بات کے شاہد ہیں کہ آپ دنیائے علم کے بادشاہ تھے اور مطالعہ کی دنیا میں ثانی نہ رکھتے تھے، جو کتاب آپ کے ہاتھ لگ جاتی وہ بھی اپنے نصیبوں پر فخر کرتی کہ مجھے کسی نے پڑھا ہے۔ ہزاروں کتابوں کی آپ کی ذاتی لائبریری آپ کے مطالعہ کی منہ بولتی تصویر ہے۔ آپ کو مطالعہ کرتے ہوئے دیکھنے والے لوگ ورطۂ حیرت میں مبتلا ہو جاتے تھے کہ یہ با کرامت بزرگ کس قدر قوی اعضا کے بندۂ خدا ہیں کہ سارا سارا دن اور ساری ساری رات مطالعہ کرتے رہتے ہیں، سینکڑوں صفحات والی کتب کو دیکھتے ہی دیکھتے پڑھ لیتے تھے، صرف پڑھتے ہی نہیں تھے بلکہ اہم حوالہ جات کو نوٹ کرنے کے علاوہ حفظ بھی فرما لیتے تھے۔ صرف کتاب کا نام یا مصنف و مؤلف کا نام ہی نہیں بلکہ چھاپہ خانہ، صفحہ نمبر، جلد نمبر اور سطر بھی یاد فرما لیتے۔ آپ نے نہ صرف یہ کہ اپنی ذاتی عظیم لائبریری کی کتابوں کو شرف مطالعہ سے نوازا بلکہ دوسرے محسنین اسلام کی کتب کو بھی شرفِ مطالعہ بخشا۔ لاہور میں جب آپ قدم رنجہ فرماتے تو سیّد المناظرین امام المسلمین شیر پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد عمر اچھروی اور پیر طریقت حضرت مولانا نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے پاس تشریف لے جاتے اور اُن کے کتب خانوں میں کئی کئی دن مطالعہ کے لئے بیٹھے رہتے اور ان کتابوں کے اہم حوالہ جات کو نوٹ بھی فرما لیتے۔

مذکورہ بالا دونوں بزرگوں کی کتابیں اور ان کے صاحبزادگان والا شان اور قریبی احباب اس بات کے گواہ ہیں۔ بقول مولانا عبدالتواب صدیقی ان کے والد گرامی مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتب خانہ اور کتابوں کے بارے میں کسی پر اعتماد نہ کرتے تھے مگر جب پیر محمد یوسف نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لاتے تو کتب خانہ کی چابیاں بلکہ گھر کی چابیاں بھی عنایت فرما دیتے۔ اکثر مہربان آج بھی موجود ہیں (ماشاء اللہ) اور وہ آپ کی شخصیت کے بغیر مبالغہ آرائی کے مداح ہیں۔ علاوہ ازیں مولانا عبدالحق آف کاچھو پورہ اور مولانا صوفی محبوب عالم آف سلطان پورہ اور دیگر علماء سے گہرے علمی

Marfat.com

اور روحانی مراسم تھے۔

آپ سرکار کا علمی شہرہ اتنا تھا کہ بڑے بڑے جید علماء وفضلاء ذی وقار علمی عقدے حل کروانے کے لئے دور دراز سے چل کر آتے تھے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔ کسی مسئلے پر گفتگو یا بحث ہوتی تو دلائل اور حوالہ جات کے انبار لگا دیتے۔ بڑے بڑے کج بحثی کے مریض آپ کی نگاہِ کیمیا اثر سے شفایاب ہوتے اور آپ کی عظمت کے مُقِر ہو کر جاتے۔ سینکڑوں بے راہ رو لوگ صحیح سمت حاصل کرتے۔ بھٹکے ہوؤں کو منزلِ مقصود پر پہنچا دیتے۔ جھگڑنیوالے جامِ محبت نوش کر کے جاتے۔ ہر صاحب علم ان کی عظمتوں کو سلام کرتا پایا جاتا اور آج بھی آپ کی عظمتوں کا چرچا اپنے بیگانے سب بیان کرتے ہیں۔

محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی قد آور ولی گرولی مخزنِ علم وعرفان شخصیت، وقت کے علماء پر آپ کو فوقیت دیتے تھے۔

مطالعے کے حوالے سے مناظرِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبدالتواب صدیقی نے ۷ فروری ۱۹۹۰ء بروز بدھ ایک تعزیتی جلسہ منعقدہ فردوس جامع مسجد غلام حسین پارک شاد باغ لاہور میں ایک تقریر کے دوران فرمایا کہ ”باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی والدِ محترم حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس تشریف لاتے تھے تو کئی کئی دن رہتے تھے اور کتب خانہ میں بیٹھ کر بڑے انہماک کے ساتھ مطالعہ کرتے تھے اور حضرت صاحب کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے حوالے ابھی تک ہمارے کتب خانہ میں کتابوں میں موجود ہیں۔ یہ بناوٹ نہیں بلکہ حقیقت ہے جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں جس طرح ملاوٹ سے پاک خالص دودھ بڑا لطیف اور مزے دار ہوتا ہے۔ اسی طرح جو باتیں ملاوٹ سے پاک ہوں ان میں بڑا لطف وسرور اور کمال چاشنی ہوتی ہے۔

فرماتے ہیں حضرت قبلہ حاجی باباجی نگینہ صاحب کی باتوں میں اس لئے زیادہ لطف ہوتا تھا کہ ان میں بناوٹ نہیں ہوتی تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پندرہ پندرہ بیس

Marfat.com

بیس دن مسلسل مصروف مطالعہ رہتے۔ سوائے نماز پنجگانہ، تہجد اور قضائے حاجت کے کتابوں کے مطالعہ میں گم رہتے، رات دن اسی طرح مصروف رہتے، اس بات کا ہمیں علم نہیں کہ وہ سوتے بھی تھے کہ نہیں۔"

(علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں اکثر ہفتہ ہفتہ اور چالیس چالیس راتیں سوئے بغیر گزر جاتے تھے۔) آج شاید کسی کا اتنا لمبا سٹیمنا نہ ہو۔ دورانِ مطالعہ اگر کوئی حوالہ مل جاتا تو بہت خوش ہوتے اور قبلہ والد صاحب حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بڑے خوش ہو کر کہتے حضرت جی دیکھو! کتنا زبردست حوالہ مل گیا۔

آپ کی ساری زندگی کا مطالعہ کر کے دیکھو، آپ کی زندگی ان بزرگوں کی طرح نہیں جنہوں نے دنیا چھوڑ دی ہو، جنگلوں میں جا کر چلہ کشی کی ہو، آپ کی زندگی اولیاء کے پاس رہ کر گزری ہے۔ کبھی چورہ شریف، کبھی علی پور شریف، کبھی کرماں والا شریف، کبھی اچھرہ شریف، کبھی کہیں کبھی کہیں۔ اولیاء اللہ کی صحبت میں رہ کر ان کی خدمت کر کے اور انتہائی عجز و انکساری کے ساتھ اس قدر فرمانبرداری کی کہ ہر ولی اللہ نے خوش ہو کر فیض عطا فرمایا۔ مولانا عبدالتواب صدیقی صاحب فرماتے ہیں میں دنگ رہ جاتا تھا کہ حضرت قبلہ حاجی بابا جی نگینہ صاحب جب حضرت قبلہ والد صاحب کے پاس تشریف لاتے تھے تو اتنی عجز و انکساری کے ساتھ بات کرتے تھے کہ آدمی تصور نہیں کر سکتا۔ اگر کسی کتاب کا حوالہ لے کر آتے تو ایک ہاتھ میں کتاب ہوتی اور دوسرا ہاتھ ادب سے نماز کی طرح رکھا ہوتا اور فرماتے حوالہ لے لیں۔ قبلہ والد صاحب یہ نہ فرماتے کہ لاؤ میں حوالہ رکھ لیتا ہوں، بلکہ فرماتے حاجی صاحب آپ اپنی قلم سے ہی حوالہ لگا دیں۔ ہمارے کتب خانہ میں احادیث، تفاسیر، تاریخ اور ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والی کتابوں کے پچاس پچاس پینتیس پینتیس سال پرانے نسخے موجود ہیں۔ ان پر حضرت قبلہ حاجی صاحب کے حوالے موجود ہیں۔

فرماتے ہیں ایک مرتبہ ایک مصنف نے حوالہ دیا کہ اس حوالہ کو فلاں مصنف نے اپنی فلاں کتاب میں لکھا ہے۔ لیکن صفحہ اور جلد نمبر نہیں دیا، والد محترم مولانا محمد عمر اچھروی

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے برادرِ مکرم مولانا عبدالوہاب کوفرمایا کہ حوالہ تلاش کرو۔ بھائی صاحب نے عنوان اور مفہوم کو ذہن میں رکھ کر کہ کون کون سے باب میں ہوسکتا ہے۔ وہ باب دیکھے لیکن حوالہ نہ ملا۔قبلہ والدصاحب سے عرض کی کہ میں نے چار پانچ باب دیکھے ہیں ،حوالہ نہیں ملا۔ والدصاحب فرمانے لگے ساری کتاب دیکھو،عرض کیا حضور! ساری کتاب تو دیکھنی مشکل ہے، والدصاحب فرمانے لگے کیا تو نے حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب کومطالعہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا،فرمایا انہیں کسی کتاب سے حوالہ تلاش کرنا ہوتا تو ایک گھنٹہ میں ضخیم کتاب ساری کی ساری دیکھ کرحوالہ نکال لیتے، کچھ دنوں کے بعد حضرت قبلہ حاجی نگینہ صاحب تشریف لائے تو قبلہ والدصاحب نے آپ سے کہا کہ حاجی صاحب اس کتاب سے حوالہ نکالنا ہے۔ میرے صاحبزادہ کوملا نہیں۔آپ نے کتاب لی اور آدھ گھنٹہ نہیں گزرا کہ حوالہ نکال کردے دیا۔سبحان اللہ! قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حقیقت میں علم کا خزانہ تھے۔

اسی ضمن میں جناب حافظ سلطان باہو صدیقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مناظرِ اعظم حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جتنا ناز مولانا محمد یوسف علی نگینہ پر تھا، اتنا ناز اپنی اولاد پر بھی نہیں تھا۔میں نے دیکھا جب کبھی گھر سے باہر تشریف لے جاتے اور اہل خانہ بھی ساتھ چلے جاتے تو مولانا محمد یوسف علی نگینہ کو گھر چھوڑ کر جاتے اور میں نے مولانا محمد یوسف علی نگینہ کو دیکھا ہے۔اگر والدصاحب تین، چار دن گھر سے باہر رہتے تو حضرت کے کتب خانے میں رہتے اور مطالعہ میں مصروف رہتے اور پانی پی کر گزارا کرتے ۔میں نے ایک دفعہ پوچھا کہ آپ کھانا کیوں نہیں کھاتے ،تو وہ کہنے لگے کہ وقت صرف ہوتا ہے۔یعنی مطالعہ کرنے کی کتاب دیکھنے کی انہیں اتنی شدت سے عادتِ کریمہ تھی۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے گرمیوں کا موسم تھا تو والدصاحب نے کسی مسئلے کے لئے کہا، ایک حدیث شریف ڈھونڈنی ہے، پہلے والدصاحب بھی ساتھ دیکھتے رہے،وہ حدیث نہ ملی۔

رات کا وقت ہوگیا،سب اہل خانہ اوپر چلے گئے اور والدصاحب بھی اوپر تشریف

Marfat.com

لے گئے۔ والد صاحب نے کہا محمد یوسف اب سو جاؤ تو کہنے لگے، ابا جی! (وہ حضرت کو ابا جی کہہ کر پکارا کرتے تھے) میں حدیث ڈھونڈ کر پھر سو جاؤں گا۔ والد صاحب نے عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد روٹی مولانا یوسف علی نگینہ صاحب کو کتب خانہ میں دی اور والد صاحب چلے گئے۔ جبکہ مولانا محمد یوسف علی نگینہ صاحب ساری رات حدیث ڈھونڈتے رہے، گرمی بھی تھی اور کتب خانہ بند تھا۔ مگر ان کے دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق بھرا ہوا تھا کہ دنیا کی گرمی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق کا مقابلہ نہ کر سکی۔ رات گزر گئی اور آپ نے حدیث کی تمام کتابیں مطالعہ کیں، حالانکہ اس وقت آپ کو کمر کا شدید درد بھی تھا۔ چل پھر نہیں سکتے تھے۔ بڑی مشکل سے تھوڑا بہت چلتے تھے، آپ نے ساری کتابیں اپنے سامنے رکھوا لی تھیں، کیونکہ اٹھنے میں تکلیف ہوتی تھی۔ جب رات کے تین بجے والد صاحب نیچے آئے تو حضرت نے دیکھا کہ مولانا محمد یوسف علی نگینہ صاحب مطالعے میں مصروف ہیں اور روٹی پاس پڑی پڑی سوکھ چکی تھی۔ حضرت نے آتے ہی فرمایا: ''یوسف یار روٹی تے کھا لینی سی'' تو مولانا یوسف علی نگینہ صاحب نے کہا، ابا جی! ''روٹی تے میں ویکھی نئیں، مینوں پتہ ای نئیں کہ روٹی پئی اے'' یعنی حدیث پاک دیکھنے کا اتنا عشق اور ذوق وشوق تھا کہ بھوک تک نہیں لگی اور جو حدیث پاک ڈھونڈ رہے تھے وہ بھی مل گئی، جب انہوں نے والد صاحب کو بتایا تو وہ بھی بہت خوش ہوئے۔

شیخ الحدیث علامہ مولانا غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف تفہیم البخاری) فرماتے ہیں کہ مولانا محمد یوسف نگینہ صاحب اہل سنت وجماعت کی معروف شخصیت تھے۔ عالم باعمل تھے۔ قامع وہابیت اور قاطع نجدیت تھے۔ اگر کسی اختلافی مسئلہ میں گفتگو کرتے تو حوالہ جات کی موسلا دھار بارش کر دیتے۔ فارغ التحصیل نہ ہونے کے باوجود بھی احادیث کی عبارت نہایت روانی سے پڑھا کرتے تھے اور ان کی زبان اعراب میں خطا نہ کرتی، تدریس کے دوران میں متعجب ہوتا تھا کہ جو کتاب شروع کرتے، ایسا لگتا کہ پہلے پڑھے ہوئے ہیں۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ خالق کائنات نے ان کو لدنی علم عطا فرمایا تھا۔

Marfat.com

اسی طرح مناظرِ اعظم حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال شریف کے بعد ایک مرتبہ مولانا عبدالتواب صدیقی کو ایک کتاب درکار تھی، جس میں انہوں نے کوئی حوالہ دیکھنا تھا تو انہوں نے وہ کتاب اپنی لائبریری میں چھان ماری لیکن وہ کتاب انہیں نہ ملی تو انہوں نے پیلے گجراں شریف باباجی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو خط لکھا کہ اس اس طرح ایک کتاب مجھے نہیں مل رہی۔ آپ اگر ہو سکے تو لاہور تشریف لائیں۔ آپ سرکار کچھ ہی دنوں میں لاہور تشریف لائے تو علامہ منیر احمد یوسفی کے ساتھ ان کے گھر گئے۔ وہاں مولانا عبدالتواب صدیقی فرمانے لگے کہ میں نے ساری لائبریری چھان ماری لیکن کتاب نہیں ملی۔ آپ سرکار فرمانے لگے کہ آپ کے والد صاحب تو اپنی کوئی کتاب کسی کو نہیں دیتے تھے اس لئے ضرور وہ کتاب یہیں کہیں ہوگی۔

آپ سرکار نے بیٹھے بیٹھے پوری لائبریری پر ایک نظر دوڑائی، پھر دوبارہ نظر دوڑائی تو فرمانے لگے بیٹا منیر وہ سامنے دوسری قطار میں جو سفید جلد والی کتاب پڑی ہے، ذرا پکڑانا۔ علامہ صاحب وہ کتاب پکڑ کر لائے تو وہ وہی کتاب تھی جس کی مولانا عبدالتواب صدیقی کو ضرورت تھی اور جب انہوں نے وہ کتاب کھولی تو تمام حوالے باباجی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے اپنے ہاتھ سے لگے ہوئے تھے۔

Marfat.com

ولی اللہ کے دشمن سے ربّ ذوالجلال کی جنگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی وعداوت رکھے گا میں اسے خبر کئے دیتا ہوں کہ میں اس سے جنگ کروں گا اور میرا کوئی بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی عبادت مجھ کو اس اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھے بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ ، حج ، زکوٰۃ) اور میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے بعد) نفل عبادتیں کر کے میرے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں ۔ پھر جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے (دوسری روایت میں امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اتنا زیادہ ہے" اور اس کا دل ہوتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے اور اس کی زبان ہوتا ہوں جس سے وہ بات کرتا ہے" وہ (میرا ولی) اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو عطا فرماتا ہوں اور جو مجھے کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی تردّد نہیں کرتا جیسے کہ میں اس مومن کی جان نکالنے میں توقف کرتا ہوں ۔ وہ تو موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی کے) برا سمجھتا ہے اور مجھے بھی اس کو تکلیف دینا برا لگتا ہے، ادھر موت بھی ضروری ہے۔ (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۹۶۳، تیسیر الباری جلد ۶ صفحہ ۲۳۹، مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۹۷، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۸)

Marfat.com

آپ سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک منقبت اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت

صائم چشتی اپنی کتاب میرا نگینہ کے صفحہ نمبر ۱۴ پر فرماتے ہیں کہ جب حاجی محمد یوسف علی نگینہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ایک منقبت لکھی اور وہ منقبت اتنی مقبول اور ہر دلعزیز ہوئی کہ زبان زدِ خاص وعام ہوگئی اُس منقبت کے بول تھے۔

"لے یارہویں والے داناں تے ڈُبی ہوئی تر جائیں گی"

صائم چشتی فرماتے ہیں کہ یہ منقبت میں خود بھی متعدد بار نعت خواں حضرات سے سن چکا تھا، نعت خواں حضرات ہی کیا علماء اہلسنت بھی اس منقبت کے بعض اشعار کو اپنے وعظ کی زینت بنایا کرتے تھے اور یہ جو میں نے کہا کہ اس منقبت کے بول زبانِ زدِ خاص وعام تھے تو یہ غلط نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے کہ اہل سنت کے علاوہ وہابی لوگ بھی اس منقبت سے متعارف تھے۔

بابا جی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی یہ منقبت جس قدر اہل سنت کو مسرت عطا کرتی تھی، اس سے کہیں زیادہ وہابیوں کی اذیت کا باعث تھی۔ چنانچہ وہ لوگ اس کا توڑ تلاش کیا کرتے تھے، اور پھر ان کے ایک شاعر ابراہیم خادم نے جو اس کا توڑ تلاش کیا وہ یہ تھا:۔

"اللہ باجھ ناں غیر پکار، نی اِکدن مر جائیں گی"

فی الحقیقت یہ نظم اس منقبت کا توڑ تو نہ بن سکی تاہم اس نے خادم صاحب کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ اور اس کا جو حال ہوا اس کے بے شمار شاہد آج بھی موجود ہیں۔

ہوا یوں کہ ابراہیم خادم نے یہ نظم لکھی تو وہابیوں نے اسے سر پر اٹھا لیا اور ہر سٹیج پر اسے یہ نظم سنانے کے لئے فرمائش ہونے لگی، مکھڑے کے اس بول کے علاوہ باقی نظم میں

Marfat.com

اولیاء اللہ کے خلاف انتہائی حد تک زہر اگلا گیا تھا لہٰذا یہ امر وہابیہ کے لئے باعثِ تسکین تھا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے دوستوں کی بے حرمتی کرنے کی کب تک اجازت دیتے، خادم صاحب ایک جلسہ میں آ رہے تھے، اوکاڑہ سے تاندلیانوالہ آتے ہوئے ماڑی پتن پر کشتی پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھ دیگر کئی بے گناہوں کو لے ڈوبے، حضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیڑا تیرانے کا مذاق اڑانے والا شخص اپنے انجام کو اسطرح پہنچا کہ پہلے اس کی بیڑی ڈوب گئی پھر بسیار تلاش کے بعد اس کی لاش کو نکالا گیا تو جسم کا ہر حصہ الگ الگ گلا سڑا ہوا ملا اور چہرہ مسخ ہو چکا تھا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اللہ تعالیٰ کسی دشمن کو بھی ایسی موت نصیب نہ کرے، حقیقت یہ ہے کہ وہابیہ دانستہ اور نادانستہ اولیاء اللہ کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو جی میں آتا ہے خالقِ کائنات کے دوستوں کو کہہ دیتے ہیں جس کی سزا بہر صورت ان کا مقدر ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اللہ ربّ العزت فرماتے ہیں جو میرے ولیوں کو تکلیف دیتا ہے، میری اس کے ساتھ جنگ ہے اب آپ خود ہی اندازہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے والے کا انجام کیا ہو سکتا ہے۔

بہر کیف! حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب نے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمِ عظیم عبدالقادر کی برکت سے کشتیاں تیر جانے کی بات کی تھی۔ وہابیہ نے عبدالقادر کو ربّ قادر کی ضد اور نہ، سمجھ کر اس پکار کو پرستش اور پوجا کے معنوں میں بیان کرنا شروع کر دیا اور حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تذلیل و تنقیص پر اتر آئے، جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہرگز پسند نہ تھی کیونکہ اس کا اپنا فرمان ہے۔

Marfat.com

منقبت بعنوان

(گیارہویں شریف)

لے یارہویں والے دا ناں تے ڈُبی ہوئی ترجائیں گی
جے نہ بیعت دا پٹہ گل پایا موت جاہلاں مرجائیں گی
جو کوئی اس دے درتے جاوے اوس توں خالی مول نہ آوے
ہیٹھاں قدماں دے کل اولیاء نی ڈبی ہوئی ترجائیں گی
رل مل کے تے سب بہہ جایئے مدح مناقب غوث دے گایئے
دیوے گا رنگ چڑھا نی ڈبی ہوئی ترجائیں گی
چوری نوں جد چور اک آیا غوث اعظم کرم کمایا
دتا سی قطب بنا نی ڈبی ہوئی ترجائیں گی
عبدالقادر شیئاللہ اعینونی یاعباد اللّٰہ
کڈھ طبرانی جا نی ڈبی ہوئی ترجائیں گی
اک بڈھی نے عرض گزاری بیڑی سنے جج ڈب گئی ساری
گئے باراں سال وہا نی ڈبی ہوئی ترجائیں گی
ڈبیا پت دریا وچہ میرا کل ولیاں دے کندھے قدم ہے تیرا
کہیا فکر نہ کرگھر جا نی ڈبی ہوئی ترجائیں گی
غوث پیا نے ہتھ اٹھائے زور دے نعرے تِن لگائے
یوسف بیڑی بنے لگی سی آ نی ڈبی ہوئی ترجائیں گی

☆☆.....☆☆.....☆☆

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی وعداوت رکھے گا میں اُسے خبر کئے دیتا ہوں کہ میں اس سے جنگ کروں گا اور میرا کوئی بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ ان میں کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھے بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے بعد) نفلی عبادتیں کر کے میرے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، پھر جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

دوسری روایت میں امام احمد اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہما سے اتنا زیادہ ہے:

"اور اس کا دل ہوتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہوے اور اس کی زبان ہوتا ہوں جس سے وہ بات کرتا ہے۔"

اب اگر اس حدیث پاک کی روشنی میں غور سے دیکھا جائے تو سیّد الاولیاء حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں یا کوئی بھی اللہ کا ولی ہو اگر وہ کسی شخص کی امداد و اعانت فرماتا ہے تو حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ ہی کا امداد و اعانت فرمانا ہے مگر جان بوجھکر اس حقیقت سے انحراف کرنے والوں کو ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔

اس عبارت کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ولی میں حلول کر جاتا ہے جیسے کوئلے میں آگ، خدا تعالیٰ حلول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ حلول کفر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان اعضاء سے گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ ان پر عبادت آسان ہو جاتی ہے۔ یہ اعضاء

Marfat.com

ربّ کائنات کے لئے استعمال ہوتے ہیں، خدائی طاقتیں اس کے اعضاء میں کام کرتی ہیں جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مصر سے قمیصِ یوسفی کی خوشبو سونگھنا، حضرت سلیمان علیہ السلام کا چیونٹی کی آواز سننا، حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ کے دوران حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دینا، حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آنکھ جھپکنے سے پہلے بلقیس کا تخت لانا وغیرہ۔

پھر فرمایا وہ (میرا ولی) اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اسے عطا فرماتا ہوں اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو پناہ عطا فرماتا ہوں اور جو مجھے کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی تردّد نہیں کرتا جیسے کہ میں اس مومن کی جان نکالنے میں توقف کرتا ہوں، وہ تو موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی کے) برا سمجھتا ہے اور مجھے بھی اس کو تکلیف دینا برا لگتا ہے ادھر موت بھی ضروری ہے۔

(بخاری، تیسیر الباری، مشکوٰۃ، مرأۃ شرح مشکوٰۃ شریف)

باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس شخص ابراہیم خادم کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اگر وہ شخص ڈوبتے وقت بھی سچے دل سے توبہ کر کے حضور سیّد الاولیاء شیخ سید عبدالقادر جیلانی غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدد کے لئے پکارتا تو آپ ضرور اس کی دستگیری فرماتے اور وہ ڈوب کر مرنے سے بچ جاتا۔

حاجی محمد اقبال یوسفی فرماتے ہیں ایک مرتبہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مریدین کو مخاطب کر کے فرمایا، بیٹا! گھبرانا نہیں میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں گا سب کو اندر لے جاؤں گا۔

آپ سرکار نے اپنی کتابوں نگینے دے نگینے حصہ اوّل، حصہ دوم، ضیائے نگینہ حصہ اوّل میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح وشان میں بہت اشعار لکھے ہیں، ''بیڑے وی تارے میراں نے'' کے آخری شعر میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

میں ضامن محشر تیکر ہاں کوئی خوف نہ کرن مرید میرے
ایہہ یوسف کولوں نئیں کہندے میرے غوث دِیاں تحریراں نے

اس شعر میں باباجی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے بڑی رمز بیان فرمائی کہ اشارۃً کنایۃً اپنا ہونا بھی بیان کیا اور کمال عاجزی وانکساری کے ساتھ اپنا نہ ہونا بھی بیان کیا۔ اس شعر کا اشارہ آپ کے اپنی طرف بھی ہے کہ جیسے آپ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دستخط شدہ پروانہ دے دیا ہے جس میں اس بات کی ضمانت دی گئی ہے کہ قیامت تک آپ کے مریدین کی موت توبہ پر آئے گی جیسے کہ اوپر بیان ہوا کہ حاجی محمد اقبال یوسفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ باباجی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے فرمایا مریدین کو مخاطب کر کے بیٹا! گھبرانا نہیں میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں گا سب کو اندر لے جاؤں گا، شاید اس لئے آپ نے یہ شعر لکھا

میں ضامن محشر تیکر ہاں کوئی خوف نہ کرن مرید میرے
ایہہ یوسف کولوں نئیں کہندا میرے غوث دیاں تحریراں نے

اور اس شعر کا اشارہ شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور ومعروف تصنیف اخبار الاخیار کی اس تحریر کی طرف بھی ہے کہ روایت ہے کہ مشائخ کی ایک جماعت نے فرمایا: کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیامت تک اپنے مریدوں کے سلسلہ میں اس بات کی ذمہ داری لی ہے کہ ہر ایک کی موت توبہ پر آئے گی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرتبہ مشائخ نے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو آپ کی طرف منسوب کرے لیکن بیعت نہ کرے اور نہ آپ کے ہاتھ سے خرقہ پہنے تو وہ آپ کے مریدین میں شمار اور ان جیسے فضائل حاصل کرنے والا ہوگا یا نہیں؟ ارشاد فرمایا: جو شخص خود کو میری طرف منسوب کرے اور مجھ سے عقیدت رکھے تو حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا اور اس پر رحمت فرمائے گا اور اگرچہ اس کا طریق مکروہ ہو اسے توبہ کی توفیق بخشے گا ایسا شخص میرے مریدوں میں سے

Marfat.com

ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے وعدہ لیا ہے کہ میرے مریدوں، سلسلہ والوں، میرے طریق کا اتباع کرنے والوں اور میرے عقیدت مندوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

آپ نے فرمایا کہ میں نے داروغہ جہنم سے جن کا نام مالک ہے، دریافت کیا میرے مریدوں میں سے تمہارے پاس کوئی ہے؟ جواب دیا، عزت پروردگار کی قسم! کوئی بھی نہیں، دیکھو میرا دستِ حمایت میرے مریدوں پر ایسا ہے جیسے آسمان زمین کے اوپر ہے، اگر میرا مرید اچھا نہیں تو کیا ہوا میں تو اچھا ہوں۔ جلال پروردگار کی قسم جب تک میرے تمام مرید بہشت میں نہیں چلے جائیں گے میں بارگاہِ خداوندی میں نہیں جاؤں گا۔

گیارہویں شریف کے اثبات میں آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں درج ذیل منقبت تحریر فرمائی۔

دن دسواں تے رات یارہویں سی

لوح وقلم دا بنیا سامان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
پیدا ہوئے زمین آسمان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
قائم ہویا عرشِ یزدان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
پیدا ہوئے سارے کوہستان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
غالب عرش تے ہویا سُبحان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
دن شروع ہویا اَون جان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
ظاہر ہوئے سی کل عنوان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
آئے جنت چہ آدم ذیشان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
توبہ آدم دی منّی رحمان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی

Marfat.com

ردّیا گیا مردود شیطان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
پار نوح نے کیتا طوفان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
پایا ملک مڑ کے سلیمان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
ہویا نبی داؤد تے دان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
بخشش اونہاں تے کیتی سبحان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
بنے فلکیں ادریس مہمان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
پیدا ہوئے خلیل الرحمٰن جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
ہوئی نار اُس تے گلستان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
کعبہ لگے خلیل بنان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
پیو پُتّر پئے پتھر اٹھان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
فرض ذبح دا لگے بُھان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
اسمٰعیل سی ہوئے قربان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
قیدوں نکلیا ماہِ کنعان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
کُرتا آندا بشیر جوان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
پایا نبی دیاں اکھاں تے آن جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
مُڑ کے ڈھٹھا یعقوب جہان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
مِلیا یوسف نوں باپ سی آن جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
ہوئی یونس دی مشکل آسان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
پائی مرضوں ایوب امان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
عصر پڑھی عزیز سلطان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی

Marfat.com

توریت موسیٰ تے کھلی یزدان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
ہوئے پار موسیٰ مہربان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
غرق ہوئے فرعون و ہامان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
پیدا ہوئے عیسیٰ ذیشان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
فلکیں عیسیٰ دا بنیا مکان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
ہوئے خدیجہ دے پورے ارمان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
بنی ملکۂ مُلکِ جنان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
دولہا بنے سی شاہِ زمان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
نکاح چہ خدیجہ ٹُوں لیا جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
عصمتِ آقا دا ہویا اعلان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
کیتی نبی نے بیعت رضوان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
پائی شان سی حضرت عثمان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
آئی بیعت دی آیت قرآن جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
جنت بنیا سی کربل میدان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
لاش سید دی ہوئی ویران جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
لعل زہرہ دے منّے فرمان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
پڑھیا نیزے تے چڑھ قرآن جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
اصحاب کہف تے ہویا احسان جس دن دن دسواں تے رات یارہویں سی
رات یارہویں تے دن دسواں ہوندا پاسہ اپنا جدوں پرتاوندے نے
حشر ہونا بپا دسویں دن یوسفؔ لفظ ایویں حدیث وچ آوندے نے

Marfat.com

اسی طرح شاعر اہلسنت صاحبزادہ اللہ دتہ یوسفی زم زم صاحب فرماتے ہیں:

اُکتب قلم نوں جدوں فرمان ہویا رب دی رحمت دا جدوں فیضان ہویا
پیدا جدوں دھرتی تے آسمان ہویا مینہ ورہن دا جدوں سامان ہویا
ظاہر جدوں ایہہ سارا جہان ہویا دن دسواں تے رات یارہویں سی
لوح وقلم سمندر پہاڑ سارے حوراں ملک تے رضوان غلمان چارے
کرسی چن سورج کہکشاں تارے نورِ مصطفیٰ چوں کل نور پارے
نالے پیدا سی جدوں انسان ہویا دن دسواں تے رات یارہویں سی
ظاہر جدوں سی نورِ عظیم ہویا پیدا دوزخ تے باغِ نعیم ہویا
جس دن پار سی موسیٰ کلیم ہویا پیدا جدوں حضرت ابراہیم ہویا
تے جدوں نارتوں سی گلستان ہویا دن دسواں تے رات یارہویں سی
عیسیٰ آئے سی جدوں جہان اُتے مڑکے زندہ جوگئے آسمان اُتے
حاوی ہوئے جد نوح طوفان اُتے مڑکرم جوہویا سلیمان اُتے
تے داؤد تے جدوں احسان ہویا دن دسواں تے رات یارہویں سی
ملے آدم تے حوا مطلوب دونویں پاس ہوئے جد یونس ایوب دونویں
ملے جدوں سی یوسف یعقوب دونویں اصغر اکبر جوکٹھے محبوب دونویں
تے شبیر سی جد قربان ہویا دن دسواں تے رات یارہویں سی
توبہ آدم دی جدوں مقبول ہوئی مَـــاتَـقَـدَّمَ آیت نزول ہوئی
اسماعیلی قربانی قبول ہوئی زمزم یوسفی نظم ہے طول ہوئی
ظاہر آپ جدوں رحمان ہویا دن دسواں تے رات یارہویں سی

Marfat.com

مشائخ عظام کا آپ سرکار کو محفل میلاد اور مجالسِ اَعراس میں خصوصی طور پر دعوت دینا

حیاتِ لاثانی کے صفحہ نمبر ۴۰۱ پر صائم چشتی لکھتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم پیر سید علی اکبر شاہ قدس سرّہ العزیز نے مذہب حق اہلسنت و جماعت کا پرچم سربلند رکھنے کے لئے زندگی کا ہر سانس وقف کر رکھا تھا۔ جگہ جگہ محافل میلاد اور مجالس اعراس کا اہتمام کرتے۔ اہل دل علمائے کرام و نعت خوانان حضرات کو شرکت کی دعوت دیتے بالخصوص آپ اکثر مجالس میں عاشق رسول، عالم باعمل، صوفی باصفا حضرت علامہ مولانا الحاج محمد یوسف نگینہ رحمۃ اللہ علیہ پیلے گجراں ضلع فیصل آباد والوں کو دعوت دیتے اور جب وہ تقریر کرتے تو اہل مجلس کے دلوں میں عشقِ رسول کی تجلیات فروزاں ہو جاتیں۔

حضور قبلہ پیر سیّد علی اکبر شاہ صاحب قدس سرّہ العزیز ظاہری نام و نمود اور تصنع کو سخت ناپسند فرماتے تھے اور ریاکاری سے سخت نفرت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ان علمائے کرام کو تقاریر کے لئے بلواتے جو ان کی تعریف و توصیف کرنے کی بجائے خدا اور رسول کے احکام اور حضور رسالت مآب ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کرتے اور قبلہ بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے حضور قبلہ عالم پیر سیّد علی اکبر شاہ صاحب قدس سرّہ العزیز کی زیر صدارت سینکڑوں مرتبہ تقریریں کی ہیں مگر ایک بار بھی اشارۃً یا کنایۃً میں نے کسی کو آپ کی بیعت کے لئے نہیں کہا اور میری یہ ادا میرے حضور قبلہ عالم کو اس قدر پسند آئی کہ آپ نے مجھے بار بار اپنی قربت کا شرف بھی بخشا اور خلعت خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔

شیخ الفقہ جناب مفتی محمد رمضان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی گر ولی محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خصوصی طور پر اپنی محفلوں میں بابا

Marfat.com

جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دعوت دیتے اور اکثر ان کو اپنی مسند پر بٹھاتے اور فرماتے کہ یہ حضور کے ثناء خوان عاشق رسول ہیں۔

محمد رفیق یوسفی نگینہ فرنیچر والے فرماتے ہیں کہ محدثِ اعظم پاکستان نے جب آپ کو خلافت سے نوازا تو تقریباً تین سو علمائے کرام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر کسی نے امّی ولی دیکھنا ہے اور صاحب علم لدنّی دیکھنا ہے تو حاجی محمد یوسف علی نگینہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ لے۔

کبھی آپ کو کاظمی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان والے دعوت دیتے تھے تو کبھی مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کئی کئی دن ان کے کتب خانے میں علمی مسائل پر گفتگو ہوتی تھی۔ اگر ایک طرف قدوۃ السالکین عمدۃ الصالحین قطب الاقطاب جناب حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری کرمانوالے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کی باتیں اور آپ کی نعتیں سن رہے ہیں تو دوسری طرف قطب وقت حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مختلف جلسوں اور محفلوں میں آپ کو تقریر اور نعت مصطفٰے کے لئے خصوصی طور پر دعوت دے رہے ہیں، علی ہذا القیاس اس کتاب میں کئی اور ایسے واقعات ملیں گے۔ حقیقت میں آپ مشائخ وعظام وعلمائے کرام کی توجہ کا مرکز تھے کیونکہ جب آپ تقریر کرتے تو اہل مجلس کے دلوں میں عشقِ رسول کی تجلیات فروزاں ہو جاتیں۔

سلطان العارفین، امام السالکین، حضرت قبلہ عالم پیر سید علی اصغر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی ایک تقریر کے دوران الحمد شریف کی بے مثال تفسیر جو سنی تو آپ کو عالم یلمعی اور فاضل لوذعی جیسے خطابات سے نوازا۔

صائم چشتی کی حضرت پیر سیّد علی اکبر شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلی تعارفی ملاقات:

صائم چشتی فرماتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم پیر سیّد علی اکبر شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

Marfat.com

میری پہلی تعارفی ملاقات کے محرک حاجی محمد یوسف نگینہ بنے۔ میری رہائش ان دنوں محلّہ جھال خانو آنہ فیصل آباد میں تھی، الحاج حکیم محمد دین مالک "لاثانی دواخانہ" میرے ہمسایہ تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ انہوں نے پہلی بار محترم جناب حضرت علامہ مولانا محمد سلیم نقشبندی کی مسجد میں عرسِ لاثانی کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ مقررین میں نمایاں نام حاجی محمد یوسف نگینہ صاحب اور حضرت مولانا محمد سلیم نقشبندی تھے، اور اس مجلس مبارک کی صدارت فرمانے کے لئے جگر گوشۂ نقش لاثانی منبع فیض روحانی حضرت جناب پیر سیّد علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے ہوئے تھے۔

الحاج حکیم مذکور نے مجھے بھی اس محفل مقدس میں شرکت کی دعوت دے رکھی تھی۔ چنانچہ محفل شروع ہونے سے کچھ دیر پہلے بعد از نمازِ عشاء مولانا محمد یوسف نگینہ صاحب نے فرمایا: کیا حضرت صاحب قبلہ سے آپ کا تعارف ہے؟ میں نے کہا کہ میں تو جب بھی علی پور شریف جاتا ہوں آپ کو سلام عرض کر کے ہی آتا ہوں، البتہ بحیثیت شاعر میں آپ سے کبھی نہیں ملا۔ چنانچہ جناب حاجی بابا جی نگینہ صاحب نے مجھے ساتھ لیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ اس وقت مسجد کے حجرہ میں اکیلے ہی محوِ ذکر تھے۔ ہم دونوں خاموشی سے آپ کے پاس بیٹھ گئے۔ چند منٹ بعد ہی آپ ہماری طرف متوجہ ہو گئے۔ حاجی نگینہ صاحب سے آپ والہانہ انداز میں ملے اور میرے ساتھ بھی آپ کا رویّہ نہایت مشفقانہ تھا۔

خیریت وعافیت دریافت کرنے کے بعد الحاج نگینہ صاحب نے میرا تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا کہ یہ صائم صاحب ہیں اور شاعر اہل بیت ہیں۔

آپ نے یہ سنا تو فرمایا کہ شاعر اہل بیت تو ایک ہی ہے اور اس کا نام دائم ہے، صائم نہیں۔ حاجی نگینہ صاحب نے دوبارہ عرض کیا کہ حضور انہوں نے بھی اہل بیت کی شان میں بہت کچھ لکھا ہے۔

آپ نے دوبارہ پھر وہی ارشاد فرمایا کہ شاعر اہل بیت دائم اقبال دائم ہے۔

Marfat.com

حاجی نگینہ صاحب نے تیسری بار پھر اپنی بات دہرائی تو آپ نے مکرّر ارشاد فرمایا کہ میں تو شاعر اہل بیت کی حیثیت سے صرف دائم صاحب کو جانتا ہوں۔

ابھی گفتگو ہو رہی تھی کہ محفل شروع ہوگئی، تھوڑی دیر بعد مولانا محمد سلیم صاحب نے مجھے حاضری لگوانے کے لئے فرمایا تو میں نے چند نعتیہ اشعار پڑھنے کے بعد جناب سیدۃ النساء العالمین بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیّدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں شعر پڑھنا شروع کر دیئے جب میں نے یہ مصرع پڑھا:

''خاک پا جسدی غازہ سمجھ کے تے ہر اک حور نے مُکھ تے ملی ہووے''

تو حضور قبلہ عالم پیر سیّد علی اکبر شاہ نے بلند آواز سے ''اللہ'' کہا اور دوزانو بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو گئے اور جس قدر آپ کی ہتھیلی میں رقم تھی وہ ایک ہی بار میری جھولی میں ڈال دی۔ اختتام محفل پر آپ حاجی محمد یوسف علی نگینہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو فرمانے لگے کہ آپ صحیح کہتے تھے صائم واقعی شاعر اہل بیت ہیں، مجھے کبھی انہیں اس سے پہلے سننے کا اتفاق ہی نہیں ہوا۔

آپ سرکار سے صائم چشتی کی پہلی ملاقات:

صائم چشتی فرماتے ہیں کہ الحاج محمد یوسف نگینہ صاحب سے میرا قلبی تعلق تھا ہے بھی اور ان شاء اللہ مرتے دم تک رہے گا۔ نگینہ صاحب جس طرح میری زندگی میں وارد ہو کر میرے قلب وروح میں رچ بس گئے تھے انہیں اب نکالا ہی نہیں جا سکتا۔ صائم چشتی اپنی کتاب میرا نگینہ کے صفحہ نمبر ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ نگینہ صاحب مجھے پہلی بار کیسے ملے تھے، ضروری ہے کہ یادوں کو زندہ رکھنے کے لئے اس ملاقات کو زینتِ قرطاس بنا دوں۔ فرماتے ہیں کہ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب نگینہ صاحب کی ایک منقبت زبانِ زدِ خاص وعام تھی اور اس منقبت کے بول تھے

''لے یار ہویں والے دا ناں تے ڈبی ہوئی تر جائے گی''

Marfat.com

یہ منقبت میں خود بھی متعدد بار نعت خوان حضرات سے سن چکا تھا، نعت خوان حضرات ہی کیا علماء اہل سنت بھی اس منقبت کے بعض اشعار کو اپنے وعظ کی زینت بنایا کرتے تھے۔ میں نے جو یہ کہا کہ اس منقبت کے بول زبانِ زدِ خاص وعام تھے تو یہ میں نے غلط نہیں کہا بلکہ حقیقت یہی ہے کہ اہل سنت کے علاوہ وہابی لوگ بھی اس منقبت سے متعارف تھے۔

اس وقت میں حاجی محمد یوسف نگینہ صاحب کو اس منقبت کے حوالے سے بحیثیت شاعر جانتا تھا اور بحیثیت عالم دین تو وہ اس وقت شہرت کی بلندیوں پر پہنچے ہوئے تھے۔ بایں ہمہ ان سے بالمشافہ گفتگو نہیں تھی، اس لئے کہ ان دنوں میں جلسوں میں بہت کم اور مشاعروں میں بہت زیادہ شرکت کرتا تھا۔ تاہم محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز کے پیچھے باقاعدگی سے جمعہ شریف کی نماز ادا کرتا تھا۔ اور اگر میرے گھر کے قریب قبلہ احمد سعید کاظمی شاہ، علامہ مولانا عبدالغفور ہزاروی یا پھر مولانا محمد عمر اچھروی رحمہم اللہ کی تقریر ہوتی تو ضرور سنا کرتا تھا۔

میں شاعری کب سے کر رہا ہوں یہ بات پھر کبھی ہوگی یہ غالباً ۱۹۶۰ء کی بات ہے کہ میں نے وہابیہ کے عقیدہ کے خلاف ایک کتاب لکھنے کا آغاز کیا، اس کی پہلی نظم کے مکھڑے کا بول تھا

"بلّے او توحید دیو وڈیو پجاریو"

یہ نظم میں نے ایک جلسہ میں پڑھی تو مجھے وہاں سے کئی حضرات نے اپنے اپنے جلسہ کی دعوت دی اور پھر چند ہی دنوں میں یہ نظم خاصی مقبول ہوگئی۔ نظم کی مقبولیت دیکھ کر بعض دوستوں نے مشورہ دیا کہ اس نظم کو بڑی کتاب میں شائع کرنے کی بجائے ایک چھوٹی سی کتاب میں چھاپ دیا جائے تاکہ عامۃ الناس تک پہنچنے میں بڑی کتاب کی قیمت دشواری کا باث نہ بنے۔ چنانچہ احباب کے مشورے سے یہ نظم چند دوسری نظموں کے ساتھ شائع کردی گئی اور اس کتابچے کا نام بھی "بلے او توحید دیو وڈیو پجاریو" رکھ دیا۔

Marfat.com

انہی دنوں میں اپنی کتابوں کی دکان چشتی کتب خانہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک مولوی صاحب کاندھے پہ تھیلا اٹھائے تشریف لائے، جن کی داڑھی سیاہ اور کوئی کوئی بال سفید تھا، ان دنوں میں باقاعدہ طور پر شیو بنایا کرتا تھا، مولوی صاحب نے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا میں صائم چشتی سے ملنا چاہتا ہوں۔ چند احباب اس وقت میرے اردگرد موجود تھے، ان میں سے ایک شخص حاجی نگینہ صاحب کو جانتا تھا، اس نے کہا نگینہ صاحب! آگے تشریف لے آئیں یہ صائم چشتی ہی بیٹھے ہیں، نگینہ صاحب کا نام سن کر میں کھڑا ہو گیا۔ اور وہ آگے بڑھ کر نہ صرف یہ کہ مجھ سے لپٹ گئے بلکہ بار بار میری پیشانی اور آنکھوں کو چومنے لگے ان کے اس اندازِ محبت نے فی الحقیقت مجھے حیرت میں ڈال دیا کیونکہ پیش ازیں میں نے کسی بھی عالم دین کو اپنے لئے اس قسم کے جذبات رکھنے والا نہیں پایا تھا۔

بہر کیف یہ تھی حاجی محمد یوسف نگینہ صاحب کے ساتھ میری پہلی ملاقات اور یہی وہ ملاقات تھی جس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے۔

تیری پہلی نظر کا وار توبہ
کہ دل اب تک دعائیں دے رہا ہے

پھر حاجی صاحب نے اپنے تھیلے کا منہ کھول کر، میرا وہ کتابچہ نکالا جس کا اوپر ذکر ہوا اور فرمایا! مبالغہ خیال نہ کریں تو ایک بات کہوں، میں نے کہا فرمائیں، کہا میں نے آج تک پنجابی شاعری میں نہ تو اتنا حسن دیکھا ہے اور نہ ہی اتنے کم صفحات میں عقیدوں کی اتنی بڑی بحث دیکھی ہے فی الحقیقت آپ نے کوزے میں دریا کو بند کر دیا ہے۔

بہر کیف یہ تھی پہلی ملاقات اور پھر ان ملاقاتوں کا سلسلہ طویل تر ہوتا چلا گیا۔

Marfat.com

اِنج چل داسی کھوجیاں واںگوں مَٹّھی ٹو رنگینہ
پھڑ لیندا سی دین بنی دا اِک اِک چور نگینہ
لاثانی دے عشق نے اوہنوں کیتا سی لاثانی
ہُن نیں صائمؔ پیدا ہونا دُوجا ہور نگینہ

سب دے درد ونڈاون والا اوہ غمخوار نگینہ
چالیندا سی ہر طالب دا بھارا بھار نگینہ
مولویاں دی صف دے اندر سی سردار نگینہ
بیشک سُنیاں دا اِک صائمؔ سی سالار نگینہ

Marfat.com

آپ سرکار کا اہلسنّت وجماعت کی عزت وناموس کی خاطر فی سبیل اللہ راہِ خدا میں نکلنا۔

صائم چشتی فرماتے ہیں کہ نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی معیت میں یوں تو زندگی کی مسافت کا کثیر حصہ کٹا ہے تاہم ان کے ساتھ بیشتر ایسے بھی سفر کئے ہیں جن کا اختتام ایک دو روز میں ہو جاتا تھا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ میں اپنی دوکان پر تھا، نگینہ صاحب بھی وہیں تشریف فرما تھے دیگر متعدد علماء حضرات بھی دائرے کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے، اسی اثناء میں ایک مولوی صاحب آئے اور آ کر ہم جلیس ہو گئے۔ چند ایک کتابیں طلب کیں جو پیش کر دی گئیں، مولوی صاحب نے کتابوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر ایک طرف رکھتے ہوئے کہا میں ایک مقصد کے لئے آیا ہوں، پوچھا کیا مقصد ہے؟ کہا میں جس گاؤں میں رہتا ہوں وہاں وہابیہ کی اکثریت ہے بلکہ پورا گاؤں ان کا ہے، گاؤں کے زمیندار بھی وہی ہیں، چند غریب لوگ سنی بھی رہتے ہیں، انہوں نے چھوٹی سی مسجد بنا رکھی ہے جس میں بطور امام انہوں نے مجھے رکھا ہوا ہے۔ چند روز پہلے وہابیوں نے بہت بڑا جلسہ کیا تھا جس میں سنیوں کو بہت برا بھلا کہا، لوگوں نے مجھے جوابی جلسہ کے لئے کہا ہے مگر ہمارے پاس جلسہ کے لئے اخراجات کے لئے کچھ بھی نہیں اگر آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور فی سبیل اللہ ایک عالم دین کو ساتھ لے کر آ جائیں تو ہم جوابی جلسہ کر سکتے ہیں۔

صائم چشتی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے علماء کی طرف دیکھتے ہوئے اجتماعی طور پر کہا کہ کون کون فی سبیل اللہ وعظ سنانے کا شوق رکھتا ہے تاکہ جلسہ کی تاریخ رکھ لی جائے۔ مگر ان سب میں سے ایک محمد یوسف علی نگینہ صاحب تھے جنہوں نے کہا! جلسے کے لئے کون سی تاریخ چاہتے ہو اور پھر ساتھ ہی ڈائری نکال کر ورق گردانی

Marfat.com

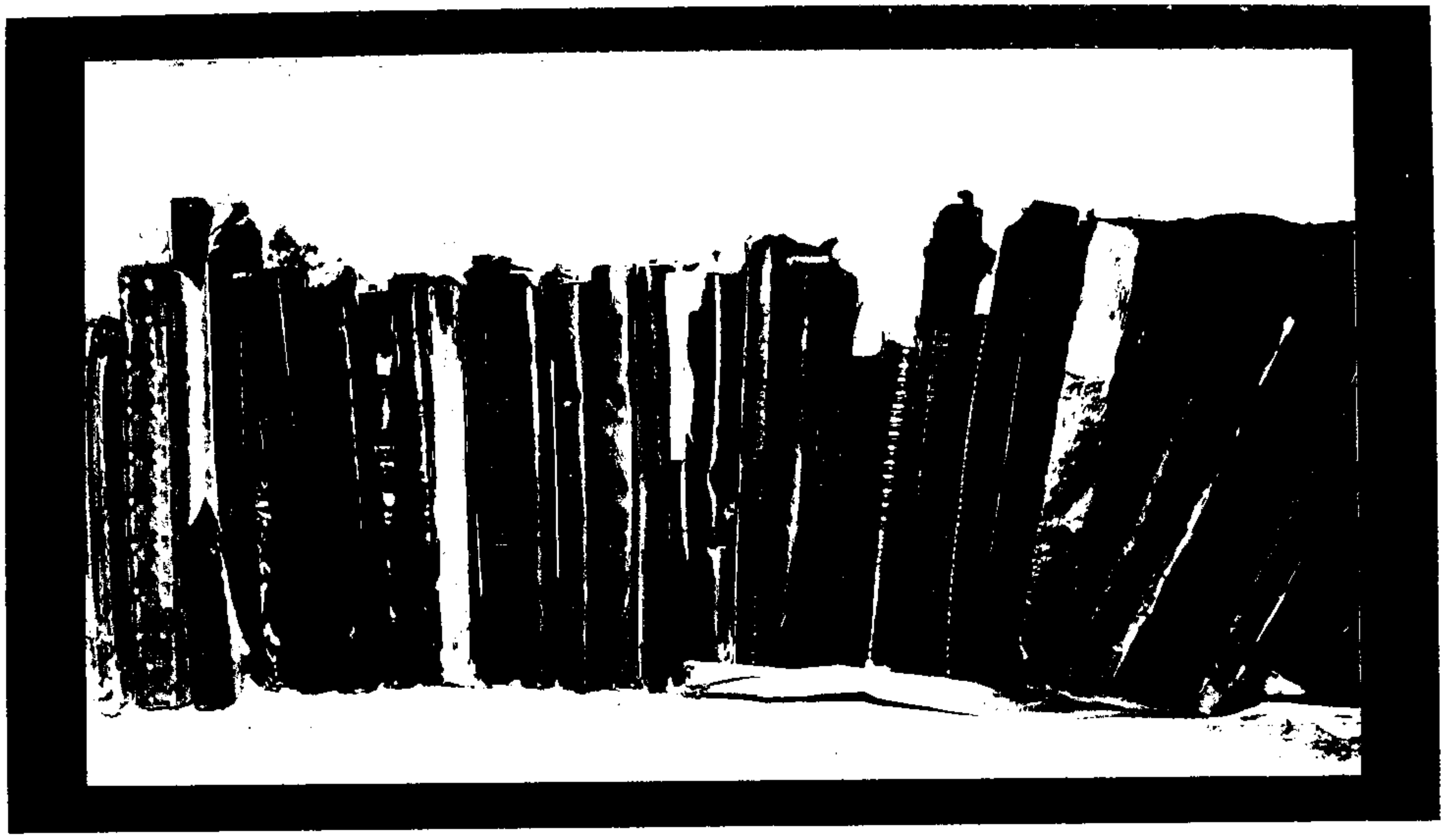

بابا جی صاحب کی اُن ڈائیریوں کا منظر جن میں محافل کے ٹائم دیئے گئے

Marfat.com

جامع مسجد دستگیری (غلام محمد آباد) فیصل آباد کا وہ منبر رسول جس پر تشریف فرما ہو کر آپ خطبہ جمعہ شریف ارشاد فرماتے تھے

Marfat.com

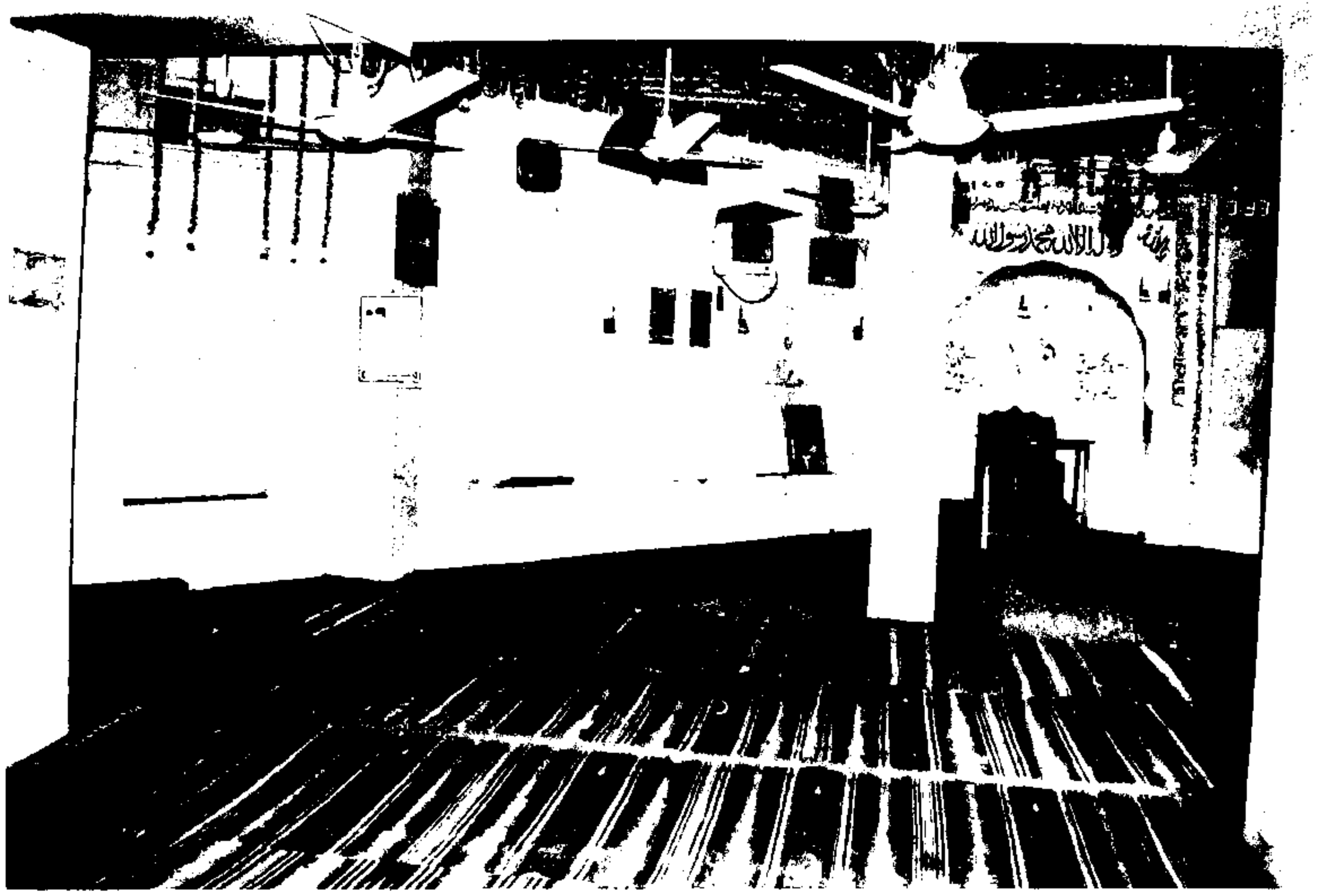

جامع مسجد دستگیری (غلام محمد آباد) فیصل آباد کے ہال کا منظر جس کی آخری صفوں میں بیٹھ کر جمعہ کے بعد آپ ملاقات فرماتے تھے

Marfat.com

جامع مسجد دستگیری کا بیرونی منظر

Marfat.com

شروع کردی جو تاریخ اس نے مانگی وہ حاجی نگینہ صاحب کے پاس خالی تھی۔ وعدہ ہو گیا میں اور حاجی نگینہ صاحب اس کے پاس جانے کے پابند ہو گئے، وہ گاؤں گوجرہ منڈی سے پانچ چھ میل آگے نہر کے کنارے کے قریب واقع تھا۔ شاید اس کا نام بھکھی ستراہ تھا یا کچھ اور، اس شخص نے ہمیں کہا تھا کہ آپ مغرب کی نماز کے وقت وہاں پہنچ جائیں کیونکہ گوجرہ سے آگے راستہ ٹھیک نہیں۔

تاریخ مقررہ پر ریل گاڑی پر جانے کا پروگرام بنا، گوجرہ کو جانے والی گاڑی دو گھنٹے لیٹ آئی، یہاں تک کہ عصر کی نماز بھی ریلوے اسٹیشن فیصل آباد پر ادا کر لی، گاڑی آئی تو میں گاڑی پر سوار ہو گیا، حاجی صاحب کا تھیلا آڑے آیا، رش زیادہ تھا آپ گاڑی پر سوار ہوتے ہوتے رہ گئے، میں نے کھڑکی سے دیکھا تو آپ چلتی گاڑی کے ساتھ بھاگتے ہوئے آ رہے تھے، میں نے تیزی سے زنجیر کھینچی اور گاڑی ریلوے پھاٹک جھال خانوالہ پر پہنچ کر رک گئی مگر حاجی صاحب بہت پیچھے تھے بالآخر میں بھی اتر گیا، گاڑی چلی گئی اور ہم دونوں اسٹیشن پر اکٹھے ہو گئے، میں نے کہا حاجی صاحب خدا کو ہمارا وہاں سرِ شام جانا منظور نہیں، ہو سکتا ہے وہاں حالات خراب ہوں جس کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہاں جانے سے روک دیا ہے۔

آپ میری بات سن کر مسکرائے اور فرمایا: کہ ہم نے وہاں فی سبیل اللہ جانے کا وعدہ خود کیا ہے اور فرمانِ خداوندی ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَات (سورہ بقرہ آیت ۱۵۴)

اب بتائیں کیا ارادے ہیں؟ میں نے کہا!

"سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے"

اسٹیشن سے باہر نکلے، رکشہ لیا، بس پکڑی گوجرہ پہنچے تو عشاء کی اذان ہو رہی تھی، ان دنوں بسیں اتنی ہی تیز رفتار ہوا کرتی تھیں، اڈہ پر تانگے والوں سے بات کی، جانے کیلئے کوئی بھی تیار نہ تھا، میں نے حاجی صاحب کی طرف دیکھا، حاجی صاحب نے میری طرف

Marfat.com

دیکھا، میں نے پھر کہا کہ ہمیں کوئی غیبی قوت روک رہی ہے لہٰذا مناسب یہ ہے کہ واپسی کا پروگرام بنائیں۔فرمایا! اگر ہم نے فی سبیل اللہ شرکت کا وعدہ نہ کیا ہوتا تو یقیناً حالات کا تقاضا یہی ہے کہ واپسی کر لی جائے۔مگر اب تو اللہ کی راہ میں نکلے ہیں، وہاں پہنچنے کی کوئی تجویز سوچیں۔

ان دنوں گاؤں کا کرایہ شاید ایک روپیہ فی سواری تھا غالباً۔مذکورہ مولوی صاحب نے کہا تھا کہ پانچ روپے دے کر سالم تانگہ لے لینا، مگر جب میں نے حاجی صاحب کا عزم صمیم دیکھا تو ایک مرتبہ پھر تانگے والوں کے پاس گیا اور کہا کہ ہمیں وہاں دینی جلسہ میں شرکت کرنا ہے، اس لئے آپ منہ مانگا کرایہ بھی لے لیں اور آپ کو ثواب بھی ہوگا، ایک تانگے والا کہنے لگا آپ کتنا کرایہ دے سکیں گے؟ میں نے کہا جو تم مانگو گے اس نے کہا پچاس روپے لوں گا رات وہیں رہوں گا، میرا کھانا اور گھوڑے کا چارا آپ کے ذمہ ہوگا، صبح سات بجے تک آپ کا انتظار کروں گا، اس کے بعد وہاں نہیں رکوں گا، میں نے کہا تمہاری سب شرطیں منظور ہیں تانگہ نکالو اور دیر نہ کرو۔رات اندھیری تھی۔راستہ ان دیکھا تھا، سڑک کچی تھی، گاؤں دشمنوں کا تھا، دوست پہچانتے بھی نہ تھے۔

مطلوبہ گاؤں میں پہنچے تو سب لوگ سوئے ہوئے تھے، ان دنوں گاؤں بجلی سے محروم ہوا کرتے تھے، پورا گاؤں اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، گاؤں کے اندر کی سڑکیں بھی گڑھوں کا روپ دھارے ہوئے تھیں، جدھر سے ہمارا تانگہ گزرتا کتے بھونک بھونک کر استقبال کے لئے بڑھے آتے تھے۔آخر ہماری طرح مصیبت کا مارا ایک شخص کندھے پر کسّی رکھے نظر آیا، اس سے مولوی صاحب کا گھر پوچھا، اس نے کہا ایسے نہیں پتہ چلے گا، میں ساتھ چلتا ہوں مجھے بھی ادھر ہی جانا ہے اور پھر وہ چھلانگ لگا کر تانگے کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا، ہم یہ سوچ رہے تھے کہ یہ ضرور وہابی ہوگا اور ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے ارادہ سے نہیں بیٹھا۔بہر کیف تن بہ تقدیر، چند موڑ کاٹنے کے بعد ایک ٹوٹی ہوئی دیواروں کا احاطہ سا نظر آیا، جس میں بڑا سا برگد کا درخت رات کے اندھیرے میں ایک ایسے عفریت

Marfat.com

کی صورت میں نظر آ رہا تھا، جس نے پہاڑوں کے غاروں جیسے جبڑے کھول رکھے ہوں، راستہ بتانے والا تانگے سے اتر کر چلا گیا اور ہم آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مولوی صاحب کا گھر تلاش کرنے لگے، بالآخر دیئے کی لرزتی ہوئی لو کواڑوں سے نظر آئی، قریب پہنچے تو وہ آٹھ مربع فٹ کا کمرہ تھا، جس پر چھوٹی چھوٹی برجیاں اس کے مسجد ہونے کا پتہ دیتی تھیں ، مسجد کے دروازے پر دستک دی، اندر سے دو آدمی برآمد ہوئے ہمیں اندر آنے کے لئے کہا اور بتایا کہ وہ ساتھ کے گاؤں سے جلسہ سننے کے لئے آئے تھے۔ مگر مولوی نہیں آیا، میں نے کہا اب وہ مولوی تو آ گیا ہے، تم اس مولوی کو بلاؤ جس نے مولوی کو دعوت دی تھی، اس نے کہا مولوی کا گھر وہ سامنے ہے، تم لوگ ادھر ہی چلے جاؤ۔

میزبان کے دروازے پر دستک دی وہ فوراً دروازہ کھول کر باہر نکلا اور پھر ہمیں دیکھ کر جو اس کا حال ہوا وہ الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں، یوں لگتا تھا جیسے اس پر شادیٔ مرگ کی کیفیت طاری ہوگئی۔

بہر حال چند لمحوں کے بعد وہ حیرت و استعجاب کی دنیا سے واپس آ گیا اور پھر انتہائی عجلت میں اس نے تانگے والے اور ہمیں کھانا کھلایا، ہمارے لئے بستر تو شام ہی سے بچھا رکھے تھے۔ فجر کی نماز کے بعد درس کا پروگرام بنایا گیا۔ میں نے حضور سیّد عالم ﷺ کی بارگاہ میں نعتیہ اشعار عرض کئے۔ چھوٹی سی مسجد میں گنتی کے چند افراد موجود تھے۔ بعد ازاں نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا درس شروع ہوا۔ امام مسجد نے توحید بیان کرنے کی درخواست کی اور بتایا کہ سامعین میں فلاں شخص گاؤں کا نمبردار ہے اور وہابی ہے مگر فجر کی نماز گھر قریب ہونے کی وجہ سے میرے پیچھے پڑھتا ہے۔ نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختصر خطبہ پڑھا اور میری لکھی ہوئی نعت پڑھی جس کا مطلع ہے۔

"کملی والے میں صدقے تیری یاد توں آ کے جو بے قراراں دے کم آ گئی"

آپ نعت پڑھ رہے تھے اور سامعین پر رقت طاری ہو چکی تھی، نعت شریف کے بعد آپ نے درس دینا شروع کیا تو آپ کے ساتھ نہ صرف عام سامعین کی آنکھیں پرنم

Marfat.com

تھیں بلکہ وہابی نمبردار بھی رو رہا تھا، ابھی درس شروع ہوئے دس منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ وہابیوں کی مسجد کا سپیکر چیخنے لگا اور ان کے مولوی کی آواز براہِ راست مسجد میں آنے لگی۔ محفل کیف وسرور وہابیوں کے انتشار کا شکار ہو چکی تھی۔ وہابی نمبردار تیزی سے اٹھ کر مسجد سے نکل گیا اور پھر کچھ دیر کے بعد واپس آیا تو وہابیوں کا سپیکر بند ہو چکا تھا۔

نگینہ صاحب کا درس دو گھنٹے تک جاری رہا، میں وضو تازہ کرنے کے لئے مسجد کے کمرہ سے باہر نکلا تو حیرت زدہ رہ گیا، رات کے وقت عفریت نظر آنے والے برگد کے درخت کے نیچے سینکڑوں لوگ کھڑے اور بیٹھے نگینہ صاحب کا بیان سن رہے تھے اور یہ سب کے سب گاؤں میں رہنے والے وہابیہ تھے۔ جنہیں نگینہ صاحب کے دلنشیں مضمونِ توحید اور درد بھری آواز نے مسحور کر رکھا تھا۔ واپسی پر تانگے والے کو کرایہ دینے لگے تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور صرف اتنا کہہ سکا کہ مجھے جو کچھ نگینہ صاحب کے وعظ سے ملا ہے وہ پچاس روپے تو کیا پچاس ہزار روپے سے بھی زیادہ ملا ہے۔

ایک مناظرہ اور وہابیوں کی منافقت:

کڑیانوالہ اور جڑانوالہ کے درمیان پکی سڑک پر ایک گاؤں چک بڈھے والا ہے۔ صائم چشتی صاحب اپنی کتاب میرا نگینہ کے صفحہ نمبر ۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ اس گاؤں میں نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو جلسہ میں دعوت دی گئی۔ اس گاؤں میں بھی وہابیہ کی اکثریت ہے، نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے انبیاء کرام علیہم السلام واولیاء سے مدد مانگنے کے جواز میں حدیث بیان کی کہ ایک بار مدینہ شریف اور گردونواح میں بارش نہ ہوئی اور قحط کی صورت بننے لگی۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا دور تھا۔ لوگوں نے آپ سے بارش کی درخواست کی۔ آپ حضور نبی پاک ﷺ کے چچا حضرت عباس ابن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ خاندانِ بنو ہاشم کے چشم وچراغ اور حضور رسالت مآب ﷺ کے عم محترم ہیں۔

Marfat.com

حضور رسالت مآب ﷺ ہم میں بظاہر موجود ہوتے تو ہم بارش کے لئے ان کی بارگاہِ اقدس میں عرض کرتے تھے، اب آپ کو حضور کے قریبی سمجھ کر بارش کے لئے التجاء لے کر آئے ہیں۔ حضرت عباس نے ان کو ساتھ لیا اور حضور کی قبرِ اطہر پر حاضر ہو کر بارش کی دعا کی تو اسی وقت بادل آئے اور گھٹائیں بن کر برسنے لگے۔

اس روایت کے رواۃ کو نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے فتح الباری شرح بخاری کے حوالے سے روایت کیا جو کہ وہابیہ کے نزدیک معتبر محدث علامہ ابن حجر عسقلانی کی تالیف ہے اور آپ نے بتایا کہ اس کے رواۃ ثقہ ہیں اور حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی سے مروی ہے۔

چونکہ یہ حدیث پاک وہابیہ کے خیالی عقائد کے محل کو مسمار کر دینے والی تھی، لہٰذا انہوں نے صبح کو کہا کہ اس حدیث کا راوی بلال بن حارث مجہول ہے۔ اور یہ شخص بلال بن حارث مزنی نہیں۔ لہٰذا اس بات پر ہم سے مناظرہ کر لو، نگینہ صاحب نے کہا کہ فتح الباری لائیں میں حوالہ دکھا دیتا ہوں۔ وہابیوں نے کہا حوالہ آپ نے دیا ہے کتاب بھی آپ ہی لائیں۔ کتاب لانے کے لئے ایک دن کی مہلت لے کر نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ یہ کتاب منٹگمری بازار دارالاثریہ میں موجود ہے، کسی طرح اس کی فلاں جلد حاصل کریں۔ دارالاثریہ میں یہ معاملہ پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ لہٰذا ان لوگوں نے اس چھاپے کی کتاب دی جس میں تحریف کر کے لفظِ مزنی نکال دیا گیا تھا۔

یاد رہے کہ وہابیہ اکثر طور پر ان عبارات یا الفاظ کو حدیث کی کتابوں سے نکال دیتے ہیں جو اِن کے عقیدہ پر ضربِ کاری کی حیثیت رکھتے ہوں۔

چنانچہ اسی دارالاثریہ کے ہیڈ آفس سانگلہ ہل سے امام بخاری کی کتاب ''المفرد بخاری'' شائع ہوئی ہے اور اس میں سے لفظ ''یا محمد'' کا ''یا'' کاٹ دیا گیا ہے۔ روایت یوں تھی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر کا پاؤں سن ہو گیا تو انہیں کہا گیا کہ سب سے پیاری ہستی کا نام لو۔ انہوں نے کہا ''یا محمد'' ﷺ۔ تو ان کا پاؤں درست ہو گیا۔ مگر وہابیہ نے دانستہ طور پر

Marfat.com

لفظ ''یا'' کاٹ کر صرف ''محمد'' کر دیا ہے۔ ﷺ

یہاں تک کہ کراچی کے ایک وہابی ادارہ نے حضور سیدی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب غنیۃ الطالبین شائع کی اور عربی عبارت کے سامنے اردو ترجمے کا التزام کیا۔ مگر جب نماز تراویح کی روایت نقل کی تو عربی زبان میں عشرین رکعت رہنے دیا اور ترجمہ میں گیارہ تراویح لکھ دیں۔ نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کہا کرتے تھے جس روپے کو کاٹ دیا جائے اسے کوئی نہیں لیتا تو کٹی ہوئی حدیث کیسے قابل قبول ہو سکتی ہے۔

بہر کیف! وہابیوں کی دی ہوئی فتح الباری کی وہ جلد کر لے بڈھے چک میں پہنچے تو وہاں جا کر حوالا نکالا تو نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ششدر رہ گئے کیونکہ اس میں صحابی کا تعارفی نام بلال بن حارث مزنی کی بجائے صرف بلال بن حارث تھا اور اس نام کے متعدد راوی مجروح تھے۔

اب بات بہت خراب ہو چکی تھی جن لوگوں کے پاس گئے تھے انہیں بتایا کہ وہابیہ نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ جہاں سے ہم کتاب لائے ہیں یہ لوگ وہاں پہلے پہنچ چکے تھے اور ہمیں تحریف شدہ کتاب دی گئی ہے۔ اب ایک روز کی مہلت مزید چاہیے تا کہ ہم درست چھاپہ کی کتاب حاصل کر سکیں۔

شور تو بہت مچا، تاہم لوگوں کی اکثریت نے اس بات کو تسلیم کر لیا، گاؤں کے معتبر لوگوں کے اجتماع میں فیصلہ ہو گیا کہ اگر دھوکا ہوا ہے تو کتاب لانے کا موقع ضرور ملنا چاہیے۔ نگینہ صاحب بے حد پریشان واپس تشریف لائے مجھے بھی بے حد رنج ہوا۔ مولانا عبداللہ شیخ الحدیث دارالاثریہ جھال پر رہتے تھے، ان سے کہا کہ آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے، میری ان کے ساتھ نوک جھونک چلتی ہی رہتی تھی۔ بہر حال وہ کھلکھلا کر ہنس پڑے اور کہا تلوار بھی ہم سے مانگتے ہو اور وار بھی ہم پر کرتے ہو۔ بہر حال انہوں نے اصل چھاپہ کی کتاب دے دی، اسے کھول کر دیکھا حوالہ موجود تھا، نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے مجھے بھی ساتھ چلنے کے لئے کہا، چنانچہ ہم نے کھڑڑیانوالے پہنچ کر بڈھے

Marfat.com

چک کا تانگہ لیا اور اس گھر میں پہنچ گئے۔ جہاں اجتماع ہوا تھا اور جہاں حوالہ دکھانے کا وعدہ کیا تھا۔ گاؤں کے وہابیوں کو اصل کتاب حاصل ہونے کی اطلاع پہلے ہی مل چکی تھی۔

لہٰذا انہوں نے اس جگہ پر آنے سے انکار کر دیا۔ اب گاؤں کے لوگ انہیں بلانے کے لئے جا رہے ہیں مگر وہ کسی بھی صورت میں آنے پر تیار نہیں بالآخران کا پیغام ملا کہ گذشتہ روز تم حوالہ نہیں دکھا سکے اس لئے بات ختم ہو چکی ہے۔ ہاں اگر تمہیں ضرور ہی مزید حوالہ دکھانے کا شوق ہے تو ہماری مسجد میں آ جاؤ۔

نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اور میں خود بھی ان کی مسجد میں جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو گاؤں کے لوگوں نے کہا وہ لوگ اب کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں لہٰذا سوائے فساد کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ہم نے گاؤں کے پڑھے لکھے لوگوں میں سے چند چنے ہوئے لوگوں کو اصل عبارت پڑھائی بھی اور ان کے سامنے کتاب رکھ کر وہ عبارت انہیں نوٹ بھی کروا دی۔ بعد ازاں لوگ آتے جاتے رہے، ہم انہیں وہابیہ کی چالاکی بتاتے رہے اور پورا دن اور پوری رات وہاں رہنے کے بعد اگلے روز وہاں سے واپس آئے۔ جبکہ پورے گاؤں والے جان گئے تھے کہ وہابیہ نے چالاکی ہے اور یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

ہمارے آنے کے چند روز بعد وہابیہ نے اپنی عادت کے مطابق ایک پمفلٹ شائع کیا، جس میں مناظرہ کی روئیداد کچھ اس طرح لکھی گئی کہ حاجی محمد یوسف نگینہ مناظرہ میں شکست کھا گیا، مناظرہ سے بھاگ گیا وغیرہ وغیرہ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

"دشمن بات کرے ان ہوئی"

حقیقت یہ ہے کہ وہابیہ نے اس قسم کی فراڈ بازیوں پر ہی اپنے فرسودہ مذہب کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ آخر اس فراڈ سے انہیں حاصل کیا ہوگا، حدیث کی کتاب اب بھی موجود ہے، کتاب میں حدیث اب بھی موجود ہے۔ ناقد رجال علامہ ابن حجر عسقلانی کے پیش کردہ راوی کا تعارف آج بھی موجود ہے۔ پھر انہوں نے مناظرہ کس طرح جیت لیا اور فتح کا سہرا صرف اسلئے اپنے سر پر باندھ کیا کہ تحریف شدہ فتح الباری انہی

Marfat.com

کے کتب خانہ والوں نے ہمارے سر پر تھوپ دی تھی۔"

لعنة اللّٰه علی الکاذبین۔

ایک اور مناظرہ:

صائم چشتی اپنی کتاب میرا نگینہ کے صفحہ نمبر ۳۰ پر لکھتے ہیں کہ یوں تو الحاج محمد یوسف نگینہ صاحب کی زندگی کا بیشتر حصہ مخالفین اہل سنت کے عقائد کی تردید وتکذیب میں گزرا اور آپ کے درد بھرے مواعظ میں بھی مخالفین کے عقائد کی تکذیب کا عنصر نمایاں ہوتا تھا۔ گویا ایک طرف آپ سامعین کو کیف وسرور اور سوز وگداز کی نعمت عطا کرتے تھے اور دوسری طرف پاکیزہ اور صاف ستھرا عقیدہ ان کی جھولی میں ڈال دیتے تھے۔

انہیں بحث ومناظرہ کا اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی بلکہ یہ امر ان کی عام گفتگو میں بھی از خود نمایاں ہو جاتا تھا۔ بایں ہمہ انہوں نے خود کو کبھی مناظر نہیں کہا بلکہ مناظرِ قدرت کی رنگینیوں میں کھو جانے کو زیادہ پسند کیا۔ تاہم اہل سنت کے معروف مناظر نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو اپنی اہم ترین ضرورت متصور کرتے تھے۔ اہل سنت کے مشہور مناظر حضرت مولانا علامہ محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مناظرہ پر کتاب لکھنا چاہی تو حاجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پاس بٹھا کر کہا کہ آپ وہابیوں کی طرف سے پیدا کئے گئے اور پیدا ہونے والے متوقع اور غیر متوقع سوالات کی ایک فہرست تیار کریں۔ اور پھر ان سوالوں کے تحقیقی اور الزامی جوابات کی فہرست بھی بنائیں۔

چنانچہ نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے سوالات کا انبار لگا دیا اور مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نکتہ آفرین طبیعت ان سوالوں کی الزامی اور تحقیقی جوابات صفحاتِ قرطاس پر پھیلاتی چلی گئی اور آپ کی معروفِ زمانہ کتاب "مقیاسِ حنفیت" معرضِ وجود میں آ گئی۔ یہ بات برسبیل تذکرہ سامنے آ گئی تھی، یہاں ہم وہابیوں کے ساتھ ایک مناظرہ کی مختصر روئیداد پیش کریں گے:

Marfat.com

یہ گاؤں بھی گوجرے کے قریب ان دو گاؤں میں سے ایک تھا، جن کا تذکرہ آپ پڑھ چکے ہیں، یعنی یا تو اس گاؤں کا نام بھکھی تھا یا ستراہ، اس گاؤں میں مناظرِ اسلام مولانا محمد عنایت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ وہابیہ کے مولوی محمد حسین شیخوپوری کا مناظرہ ہونا قرار پایا تھا۔

میں حسب معمول اپنی دوکان پر بیٹھا تھا کہ جامعہ رضویہ سے ایک شخص آیا اور پوچھا نگینہ صاحب آج کہاں ہوں گے میں نے کہا ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں۔ آج ان کی تقریر ہے، شاید کل شام تک آجائیں۔

یاد رہے کہ ان دنوں نگینہ صاحب اکثر میرے پاس ہی ٹھہرا کرتے تھے۔ چنانچہ جن لوگوں نے حاجی صاحب سے جلسہ وغیرہ کی تاریخ لینا ہوتی وہ مجھ سے ہی رابطہ کیا کرتے تھے، بہر کیف تقریباً نصف گھنٹہ بعد مناظرِ اہلسنت علامہ محمد عنایت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مع چند رفقاء کے میرے پاس تشریف لے آئے اور بالمشافہ نگینہ صاحب کی واپسی کے بارے میں پوچھا، میں نے انہیں بھی یہی بتایا کہ امید ہے ان شاء اللہ العزیز کل رات کو وہ میرے گھر تشریف لے آئیں گے۔ مولانا عنایت اللہ نے فرمایا کہ فلاں تاریخ کو فلاں گاؤں میں مناظرہ ہے اور نگینہ صاحب وہاں میرے ساتھ جائیں گے۔ لہٰذا یہ تاریخ ان کی ڈائری میں نوٹ کروا دیں۔ پھر کچھ دیر بیٹھنے کے بعد موصوف تشریف لے گئے۔ دوسرے روز میرے اندازے کے مطابق نگینہ صاحب عشاء کی نماز کے وقت میرے گھر تشریف لے آئے میں ان دنوں محلہ فتح آباد جھال خانوالہ میں رہائش پذیر تھا۔

حاجی صاحب کو آئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ دروازہ پر دستک ہوئی، دروازہ کھولا تو مولانا عنایت اللہ صاحب مع ایک ساتھی کے بہ نفس نفیس دروازہ پر کھڑے تھے، میں نے نہایت احترام سے انہیں خوش آمدید کہا، حاجی صاحب نے بھی ان کا والہانہ استقبال کیا۔ مولانا عنایت اللہ نے ساتھی کو واپس بھیج دیا اور ادھر اُدھر کی چند باتوں کے بعد نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے کہا کہ فلاں جگہ وہابیوں کے ساتھ نماز میں رفع

Marfat.com

یدین اور آمین بالجہر کے بارے میں مناظرہ ہے۔ اچھی طرح تیاری کرلیں"

میں نے ازراہِ مزاح کہا یہ ہے مناظرانہ اندازِ گفتگو کہ مناظرہ آپ کے ساتھ ہے اور تیاری نگینہ صاحب کریں۔ مولانا عنایت اللہ خوب جی کھول کر ہنسے، شاید وہ میرا مذاق اڑا رہے تھے یا ہنسی میں میرے سوال کو گول کر گئے تھے۔ بعدازاں رفع یدین کے حوالوں کی بات چلی، حالانکہ آپ خود بھی ان مسائل پر وہابیہ کے ساتھ متعدد بار گفتگو فرما چکے تھے لیکن نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے طریق استدلال سے یوں متاثر نظر آ رہے تھے جیسے پہلی بار یہ باتیں سن رہے ہوں۔

بہرکیف! آپ نے زندگی میں پہلی مرتبہ مجھے بھی اپنے طور پر دعوت دی کہ آپ بھی اس مناظرہ میں ضرور شرکت کریں اور ابھی سے فتح کی نظم لکھ رکھیں۔ میں نے آپ کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو انہوں نے نگینہ صاحب سے کہا آپ ہی سفارش فرما دیں۔ نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ان سے یہ وعدہ کرلیا کہ یہ ضرور میرے ساتھ آئیں گے۔ میں نے کہا پہلے یہ وعدہ کریں کہ کبھی سانگلہ ہل میں اپنے جلسے کی بھی دعوت دیں گے۔ مولانا عنایت اللہ صاحب پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا ضرور ضرور آج ہی سے تاریخ نوٹ کرلیں۔

خیر یہ باتیں مزاح کے طور پر تھیں، مولانا عنایت اللہ صاحب نے نگینہ صاحب کو مناظرہ کے بارے میں تاکید مزید کرنے کے بعد اجازت طلب کی اور نگینہ صاحب انہیں الوداع کرنے کے لئے مسجد تک ان کے ساتھ آئے، جہاں ان کی گاڑی کھڑی تھی۔

مناظرہ کے روز میں اور نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) مذکورہ گاؤں میں پہنچ گئے، مولوی محمد حسین صاحب خطیب چک ہرلاں کو بھی مناظروں کا بڑا شوق تھا، آپ بھی وہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ جس گھر میں ہمیں ٹھہرایا گیا تھا اس کے سامنے سنیوں کی چھوٹی سی مسجد تھی، جس میں زیادہ سے زیادہ بیس آدمی نماز ادا کر سکتے تھے۔ مسجد کچی تھی اور بہت ہی چھوٹے سے کمرے پر مشتمل تھی، صحن بھی انتہائی مختصر تھا، جس میں پیال بچھی ہوئی

Marfat.com

تھی۔ گردونواح سے آنے والے لوگ کچھ تو مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ ادھر ادھر کھڑے تھے"۔

مسجد کی حالتِ زار سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس گاؤں میں بھی اہلسنت و جماعت عقیدہ کے لوگ یا تو بہت کم ہیں یا بے حد کمزور ہیں۔

بہر کیف! جب ہم لوگوں نے علماء وہابیہ کی آمد کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ گاؤں کے کچھ لوگ انہیں لینے گئے ہوئے ہیں اور ابھی واپسی نہیں ہوئی۔

مولانا عنایت اللہ نے اہل خانہ سے پوچھا کہ اس کمرے کے علاوہ بھی کسی کمرے میں ٹھہرنے کا انتظام ہے۔ گھر والوں نے کہا! ہاں جناب اندر بھی ایک کمرہ آپ کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ مولانا اٹھے اور فرمایا چلو کمرہ دکھاؤ اور پھر وہ کمرہ دیکھ کر واپس نہ آئے کچھ دیر بعد میں بھی اس کمرے کو دیکھنے گیا کیونکہ جس بیٹھک میں ہمیں ٹھہرایا گیا تھا۔ وہاں پر لوگوں کا بے پناہ رش ہو گیا تھا۔ جب میں اندرونی کمرے میں گیا تو وہاں پر ایک ہی چارپائی تھی اور اس پر حضرت مولانا عنایت اللہ آرام فرما رہے تھے اور ان کی کتابوں کا بند صندوق ایک بڑی سی میز پر پڑا ہوا تھا۔ جو آپ نے اندر جاتے ہوئے اپنے ساتھ ہی منگوا لیا تھا۔

اب باہر کی بیٹھک میں رش ہو جانے کی وجہ ملاحظہ فرمائیں:

حاجی محمد یوسف نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ایک چارپائی پر کتابوں کا ڈھیر لگا رکھا تھا۔ گاؤں کے وہابی لوگوں نے چارپائیوں کو گھیرا ہوا تھا، کچھ کھڑے تھے، کچھ نے چارپائیوں پر قبضہ جما رکھا تھا اور کچھ زمین پر بیٹھے ہوئے تھے اور حاجی صاحب نے رفع یدین کی بحث شروع کر رکھی تھی۔ کبھی بتاتے کہ نسائی شریف میں امام نسائی نے ترک رفع یدین کے چار ابواب مقرر کر رکھے ہیں۔ کبھی کہتے وہابیوں کے فلاں مولوی نے رفع یدین نہ کرنے والوں کو پکے مسلمان قرار دیا ہے۔

بہر کیف! بات بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی، میں نے حاجی صاحب سے کہا! یہ

Marfat.com

گاؤں کے عام لوگ ہیں آپ انہیں کہیں کہ اپنے کسی مولوی کو بھیجیں تا کہ فیصلہ کن بات ہو سکے یا پھر اس وقت یہ مسئلے بتائیں گے جب مناظرہ ہوگا، مگر حاجی صاحب پر تو جنون کی کیفیت طاری تھی اور ہر حالت میں مسلک حنفیہ کا دفاع کرنے پر تُلے ہوئے تھے۔ بہر کیف! اس شورِ غوغا سے اس وقت نجات ہوئی جب سامنے چھوٹی مسجد میں ظہر کی اذان ہوگئی۔ ہم لوگوں نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی اور صاحب خانہ سے وہابیہ کے علماء کی آمد کے بارے میں پوچھا، اس نے بتایا کہ ہمارا ان لوگوں کے ساتھ مکمل رابطہ ہے، وہ شخص جوان کے مولوی کو لینے گیا ہوا تھا واپس آ گیا ہے۔ اور ابھی تھوڑی دیر تک بات واضح ہو جائے گی۔

ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ وہابیہ کا ایک نمائندہ آیا اور اس نے بتایا کہ ہمارے مولوی صاحب نہیں آ رہے اس لئے کہ انہوں نے جمعہ پڑھانا ہے، تاریخ کا تعین دوبارہ ہوگا، میں نے معاً کہا کہ بھائی کوئی اور بہانہ بنا لیتا آج تو منگل کا دن ہے، منگل کے دن کون سا جمعہ پڑھانا ہے۔ یہ بات سن کر اس کا رنگ فق ہو گیا اور پھر ایک لمحہ بعد بات بنا کر کہنے لگا، شاید کہیں تقریر پر جانا ہوگا۔ وہاں پر موجود وہابیوں نے تو اسے سختی سے ڈانٹا کہ بات سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے مگر سنیوں نے اس کا خوب مذاق اڑایا۔

اسی اثناء میں مولانا عنایت اللہ بھی نیند لے چکے تھے اور نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے۔ ابھی وہ نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ چند لوگوں نے آ کر بتایا کہ گاؤں کی وہ گراؤنڈ جہاں مناظرہ کے اسٹیج کا اہتمام ہو رہا تھا، پولیس نے گھیرے میں لے لی ہے، گوجرہ، ٹوبہ، رجانہ اور پتہ نہیں کہاں کہاں کی پولیس پہنچ گئی ہے۔ بلکہ عام پولیس کے ساتھ بڑے بڑے افسر بھی آئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے مناظرہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

پولیس آنے کا پس منظر یہ تھا کہ وہابیہ کے مولوی نے مناظرہ کرنے سے پہلے ہی انکار کر رکھا تھا اور وہ شخص جو اسے لینے کے لئے بھیجا ہوا تھا، کسی اور جگہ جا کر آیا تھا اور وہابیہ نے ڈی سی فیصل آباد کو درخواست دے رکھی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ فلاں گاؤں میں فرقہ وارانہ فساد کا شدید خطرہ ہے۔

اسی طرح صوفی برکت علی فرماتے ہیں ایک مرتبہ کسی مولوی نے آستانہ عالیہ

Marfat.com

شریف کے قریب ریالہ مانکا چک نمبر گ ب میں تقریر کی، جس کا موضوع یہ تھا کہ جو شخص فرض نماز ادا نہیں کرتا، اس کی نفل نماز کس گنتی میں یعنی جو فرائض ادا نہیں کرتا وہ نوافل کیسے ادا کر سکتا ہے، اشارہ اس کا گیارہویں شریف کی طرف تھا، آپ سرکار فوراً پیدل اُس گاؤں میں گئے اور معمولی بحث کے بعد اس کو اس بات پر قائل کر لیا کہ تم جو کہہ رہے ہو وہ صحیح نہیں۔

محمد عمر دیوبندی کا انجام

صائم چشتی حیات لاثانی کے صفحہ نمبر ۴۳۸ پر لکھتے ہیں کہ موضع ہرسہ کوٹ میں ایک دیوبندی وہابی حافظ محمد عمر کی وجہ سے دو پارٹیاں بن گئیں اور مسجد کا جھگڑا شروع ہو گیا اور یہ معاملہ اتنا طول پکڑ گیا کہ گاؤں کے اکثر لوگ کچہری اور تھانے میں رہنے لگے۔

اسی دوران میں ایک مرتبہ قبلہ عالم پیر سیّد علی اکبر شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس گاؤں میں تشریف لائے تو لوگوں نے بتایا کہ حضور محمد عمر دیوبندی اولیاء کرام کی شان میں براہِ راست شدید قسم کی گستاخیاں کرتا ہے اور مسجد میں بیٹھ کر بزرگوں کو گالیاں بکتا ہے، علاوہ ازیں لوگوں کو مسجد کے غسل خانے وغیرہ کے استعمال سے بھی روکتا ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل دیہہ کو اس کے شر سے محفوظ فرمائے۔ کیونکہ اس ظالم نے پورے گاؤں کو فسادات کی نذر کر رکھا ہے۔

آپ نے فرمایا ایسے لوگوں کے لئے میرے جدِّ امجد حضور قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ سرکارِ لاثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ان کا انجام بہت برا ہوتا ہے۔ میں بھی انہی کا قول دہراتے ہوئے تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اولیاء اللہ کا گستاخ کتے کی موت مرے گا اور اس کو وہی لوگ قتل کریں گے جو اس کی حمایت کرتے ہیں۔

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم کے فرمان کے مطابق اس دیوبندی مولوی کا انجام اس قدر ہولناک ہوا کہ گاؤں والے آج بھی اس کی موت سے عبرت پکڑتے ہیں اور وہ اپنے حمایتیوں کے ہاتھوں ہی قتل ہوا اور اس کے قاتل صاف بری ہو گئے۔

Marfat.com

ممتاز عالمِ دین، صوفی بزرگ، قطب جلی، ولی کامل

امین علم لدنی پیر طریقت حضرت علامہ

محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمۃ

(ماخوذ از ماہنامہ سیدھا راستہ دسمبر 1998ء)

بزرگوں کی صف میں حضرت قبلہ بابا جی نگینہ صاحب علیہ الرحمۃ کا مقام نمایاں ہے۔ اپنے وقت کے عظیم، ممتاز عالم دین، صوفی روحانی بزرگ تھے۔ جن کی شخصیت نمونہ سلف تھی۔ محدثِ اعظم پاکستان پیر طریقت رہبر شریعت ولی گرولی، حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ آپ کو ''تلمیذ الرحمٰن'' فرمایا کرتے تھے۔ محدث اعظم علیہ الرحمۃ علماء کی محافل اور بڑے بڑے دینی اجتماعات میں فرمایا کرتے تھے کہ ''اہلسنّت و جماعت'' کو فخر حاصل رہا ہے کہ اس جماعت میں ہر دور میں ایسے عالم دین موجود رہے ہیں کہ کسی دینی مدرسے میں باقاعدگی سے تعلیم حاصل نہیں کی مگر بڑے بڑے علماء کرام ان سے اکتسابِ فیض علم کرتے ہیں۔ اس دور کی مثال ہمارے ''نگینہ صاحب'' ہیں۔ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب مبلغ اعظم شیخوپورہ مدظلہ العالی فرماتے ہیں حضرت محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا محمد سردار احمد صاحب محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ ''تلمیذ الرحمٰن'' فرمایا کرتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب کے مطابق آپ مطالعہ کے شہنشاہ تھے۔ آپ کے کتب خانہ میں ہزاروں کتابیں ہیں۔ آج بھی کتب خانہ کا معائنہ کر کے اس حقیقت اور عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے ہر کتاب، بڑی ہے یا چھوٹی، شروع

Marfat.com

سے آخر تک پڑھی ہے اور حوالہ جات سے کتاب کو عظیم علمی سرمایہ بنا دیا ہے۔

آپ اکثر لاہور تشریف لایا کرتے تھے اور امام المناظرین، استاذ المناظرین ولی کامل حضرت علامہ مولانا محمد عمر صاحب اچھروی علیہ الرحمۃ کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے۔

بقول مناظرِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبدالتواب صدیقی مدظلہ العالی، مناظرِ اعظم قبلہ مولانا محمد عمر اچھروی صاحب علیہ الرحمۃ اپنی کتابوں کے بارے میں حضرت قبلہ مولانا محمد یوسف علی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ پر بھرپور اعتماد فرماتے تھے۔ اور اپنی لائبریری کی چابیاں سوائے ان کے کسی کو نہ دیتے تھے۔ حضرت نگینہ صاحب علیہ الرحمہ سارا سارا دن لائبریری میں محو مطالعہ رہتے، کھانے پینے سے بے فکر ہو کر مطالعہ کرتے رہتے اور کتابوں کے شروع میں قیمتی حوالہ جات نوٹ کرتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا عبدالتواب صدیقی صاحب مدظلہ العالی کو ایک مناظرے میں جانا تھا تو حضرت قبلہ باباجی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ کو یاد کیا۔ بندہ ناچیز منیر احمد یوسفی بھی آپ کے ساتھ مناظر اعظم علیہ الرحمۃ کے آستانہ مقدس پر گیا۔ لائبریری بھی دیکھی قلبی سکون حاصل ہوا۔ حضرت مولانا عبدالتواب صدیقی صاحب نے گفتگو کے دوران ایک حوالے کا ذکر کیا تو باباجی سرکار نگینہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا فلاں کتاب دیکھیں اس میں حوالہ موجود ہے اور وہ کتاب حضرت مناظرِ اعظم علیہ الرحمۃ کی لائبریری میں موجود ہے۔ مولانا عبدالتواب صاحب نے کہا میں نے تو بہت تلاش کیا ہے وہ کتاب مجھے ملی نہیں تو حضرت باباجی نگینہ صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا: آپ نے وہ کتاب کسی کو دے نہ دی ہو وگرنہ کتاب ادھر ہی کہیں ہو گی۔ انہوں نے جواباً کہا یہاں سے کوئی کتاب کسی کو نہیں دی گئی تو آپ نے فرمایا پھر لائبریری میں ہی ہو گی۔ مولانا عبدالتواب صاحب نے کہا میں نے تو بہت تلاش کی ہے مگر ملی نہیں۔ اتنے میں آپ اٹھے اور الماریوں کو دیکھنے کے بعد دور سے ایک کتاب کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا وہ سامنے والی کتاب نکالیں۔ جب وہ کتاب نکالی تو مولانا عبدالتواب صاحب حیران ہوئے کہ وہی کتاب تھی جس کو بہت تلاش کیا اور مل نہ رہی تھی۔ اس موقع پر مولانا

Marfat.com

عبدالتواب صاحب نے کہا کمال ہے لائبریری ہماری ہے لیکن کتابوں کا علم حضرت نگینہ صاحب کو ہے۔ پھر آپ نے کہا اباجی علیہ الرحمۃ حضرت نگینہ صاحب علیہ الرحمۃ کو چابیاں دے دیتے تھے اور کسی پر اتنا اعتبار نہ کرتے جتنا نگینہ صاحب پر اعتبار کرتے تھے۔ کتاب کو دیکھنے کے بعد ایک اہم انکشاف ہوا کہ اس کتاب کے شروع میں بڑے اہم حوالہ جات لکھے ہوئے تھے اور وہ حضرت باباجی نگینہ صاحب علیہ الرحمۃ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے حوالہ جات تھے۔

لاہور میں جتنی بڑی بڑی علمی شخصیات تھی مثلاً حضرت قبلہ پیر طریقت بابا نبی بخش حلوائی علیہ الرحمۃ، حضرت قبلہ پیر طریقت صوفی مولانا محبوب عالم صاحب سلطان پورہ والے، حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب کا چھوپورہ والوں سے خصوصی علمی ملاقاتیں رہتی تھیں۔

مناظرِ اہلسنّت مولانا صوفی محمد اللہ دتہ صاحب مرحوم وسن پورہ والے آپ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب علیہ الرحمۃ میری ساری عمر کی کمائی ہیں۔ یہ ایسی شخصیت ہیں اگر ہاتھ میں چراغ رکھ کر بھی تلاش کیا جائے تو ایسی شخصیت نہیں مل سکتی۔ مولانا محمد اللہ دتہ صاحب علیہ الرحمۃ اکثر و بیشتر حضرت قبلہ باباجی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ کا ذکر فرماتے رہتے تھے۔ آپ کے ذکر خیر کو سن کر آپ کے دیدار کا اشتیاق رہتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ مولانا محمد اللہ دتہ صاحب علیہ الرحمۃ نے وسن پورہ کی جامع مسجد میں میلاد النبی کی محفل میں آپ کو مدعو کیا۔ فیصل آباد سے لانے کا اعزاز بھی بندہ ناچیز منیر احمد یوسفی کو حاصل ہوا۔ دیدار سے سلف صالحین کی یاد تازہ ہوگئی۔ واقعی عظیم علمی روحانی شخصیت تھے۔ اسی محفل کے بعد بندۂ ناچیز کو آپ کی شفقتوں کے ملنے کا آغاز ہوا۔ آپ کے دستِ ہدایت پر بیعت کی۔

حضرت باباجی صاحب علیہ الرحمۃ نے ساری زندگی بے لوث انداز میں خدمت دین سرانجام دی۔ لاکھوں بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراطِ مستقیم سے آشنا کیا۔ ان گنت لوگوں

Marfat.com

کے عقائد کو درست کیا اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان بنایا۔ بے شمار غیر مسلموں کو مسلمان کیا۔ آپ کا انتقال پر ملال ۲۶ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز منگل صبح ۹ بجے ہوا۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال ۲۶ دسمبر کو آپ کے آستانہ اقدس پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۷۶ گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں ہوتا ہے۔ آپ کے عرس کے موقع پر آپ کے چند علمی شہ پارے قارئین کی نذر کیے جاتے ہیں۔

غیر مقلدین کی فرقہ پرستی سے توبہ اور اہلسنّت وجماعت میں شمولیت:

پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی حضرت قبلہ علامہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب نے غیر مقلدین کے علاقہ (۳۹ گ ب نزد ستیانہ) میں گیارہویں شریف کی محفل، چالیسواں اور ''ایصالِ ثواب'' کے موضوع پر ایک خوبصورت تقریر کی جس سے غیر مقلدین صحیح العقیدہ سنی ہو گئے۔ موضوعِ گفتگو یہ تھا کہ ''ایک ہے فرض اور ایک ہے نفل''۔ فرض کی پابندی اور ادائیگی ہر ایک کو کرنی ہے جبکہ نفل کی ادائیگی فرض کی طرح نہیں، جو ادا کرے گا اسے ثواب ہوگا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا اور جو ادا نہیں کرے گا اس پر کوئی فتویٰ نہیں۔ ہاں البتہ نیکی اور ثواب سے محروم ہے۔ نفل نہ پڑھنا اگرچہ سود مند نہیں مگر نفل ادا کرنے والے پر شرک وبدعت کا فتویٰ لگانا ناجائز ہے۔ نفل ادا نہ کرنا گھاٹے کا سواد ہے۔ نفل بھی ایک نیکی ہے اور نیکی سے روکنے والا شیطان ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللّٰہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون ○
(المائدہ:۹۱)

Marfat.com

''شیطان یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے، شراب اور جوئے کے سبب'' اور تمہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے''۔

آپ نے قرآن وحدیث کے حوالہ جات سے دلپذیر اور مدلل خطاب فرمایا۔ جلسہ کے سامعین میں غیر مقلدین بھی حاضر تھے۔ آپ نے گیارہویں شریف اور چالیسواں کے بارے میں فرمایا کہ یہ نفلی عبادات ہیں، جس کا مقصد بزرگان دین کے حالات بیان کرنا اور ثواب پہنچانا ہے۔ نفلی عبادات سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کسی مسلمان کو منع نہیں کیا۔ آپ نے نوافل کے فوائد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آج کے نفل کل قیامت کے دن فرضوں کی جگہ گنے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث شریف سنائی جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰہ اوّل ما یحاسب الناس به یوم القیامة من اعمالهم الصلواة قال یقول ربنا عزوجل لملائکة و هو اعلم انظروا فی صلوة عبدی اتمها ام نقصها فان کانت تامه کتبت له تامه و ان کانت انتقص منها شیئا قال انظروا هل لعبدی من تطوع فان ان له تطوع قال اتموا لعبدی فریضته من تطوعه ثم توخذ الا عمال علی ذالک۔

ترجمہ: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا تو ہمارا پروردگار فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ دیکھو میرے بندے کی نماز کامل ہے یا ناقص (یعنی جب سے اس پر فرض ہوئی تھیں مرنے تک پوری ہیں یا کم) اگر کامل ہوگی تو پورا ثواب لکھا جائے گا اور جو ناقص ہوگی تو اللہ جل جلالہ فرشتوں سے فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے پاس نفل ہیں تو فرضوں (کی کمی) نفلوں سے پوری کر دو۔ پھر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا۔

Marfat.com

(ابوداؤد، جلد ۷، ص ۱۳۳۔ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲، ص ۳۸۶، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۳۹۴، ابن ماجہ ص ۱۰۴)

(یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شرط مسلم پر صحیح ہے۔)

دوسری کتابوں میں دوسرے الفاظ کے ساتھ اسی طرح کی روایت میں ایسا ہی مضمون ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: **ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیامة من عمله صلوته فان صلحت فقد افلح انجح و ان فسدت فقد خاب و خسر فان انتفض من فریضته شیء قال الرب تبارک و تعالیٰ انظروا هل لعبدی من تطوع فیکمل بها ما انقص من الفریضة ثم یکون سائر عمله علی ذالک۔**

ترجمہ: بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے جس کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر نماز ٹھیک ہوگئی تو بندہ کامیاب ہوگیا اور نجات پا گیا اور اگر نماز بگڑ گئی تو محروم رہ گیا اور نقصان میں پڑ گیا۔ اگر بندے کے فرضوں میں کمی ہوگئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل ہیں ان سے فرض کی کمی پوری کر دی جائے گی پھر بقیہ اعمال اسی طرح ہوں گے۔ (مستدرک حاکم میں یہی روایت حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی گئی ہے۔)

(مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۷، درمنثور، جلد ۱ صفحہ ۷۰۹، الترغیب والترہیب جلد ۶ صفحہ ۳۴۲، قرطبی جلد ۶ جز ۱۱ صفحہ ۱۲۳، نسائی جلد ۱ صفحہ ۸۱، ابن ماجہ صفحہ ۱۰۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ صفحہ ۳۸۷)

اس حدیث شریف کو بیان فرمانے کے بعد آپ نے فرمایا اس حدیث شریف میں جس طرح فرمایا گیا ہے فرض نمازیں کم ہونے کی صورت میں نفل نمازیں فرضوں کی جگہ گنی جائیں گی۔ اسی طرح اگر روزہ ناقص ہوگا تو نفلی روزوں سے اس کی تکمیل ہوگی اور زکوٰۃ کے نقص کو نفلی صدقات سے پورا کیا جائے گا۔ جیسا کہ گیارہویں شریف اور چالیسواں وغیرہ

Marfat.com

نفلی عبادات ہیں۔ یہ بھی کل قیامت کے دن فرضوں کی جگہ شمار کی جائیں گی۔ محفل میں موجود غیر مقلدین حضرات نے جب تفصیل سے نفلوں کی اہمیت اور قیامت کے دن فرضوں کی جگہ شمار کئے جانے کو صحیح احادیث کے حوالہ جات سے سنا تو اپنے غیر مقلد مولوی صاحب سے ان محولہ بالا احادیث کے بارے میں پوچھا تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ احادیث تو صحیح ہیں۔ غیر مقلد لوگوں نے اپنے غیر مقلد مولوی صاحب سے کہا تو نے کبھی بھی ہمیں یہ احادیث نہیں سنائیں۔ چنانچہ غیر مقلدین اپنے ناقص عقائد سے تائب ہوکر صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہوگئے اور حضرت قبلہ باباجی سرکار نگینہ صاحب علیہ الرحمۃ کے دست ہدایت پر بیعت کر لی۔ اگلے سال پھر اسی مقام پر جلسہ ہوا اور باقی لوگوں نے بھی مذہب مہذب اہلسنّت کے عقائد کو اپنا کر دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کرلیں۔ آپ کے روحانی علمی تصرفات سے ہزاروں لوگ غلط عقائد سے تائب ہوکر صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہوگئے۔

قیامت کا علم

قیامت کے علم کے بارے میں آپ کا عقیدہ قرآن وحدیث کے مطابق یہ تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیامت کا علم عطا فرمایا تھا جسے آپ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے چھپایا تھا۔ ہاں البتہ کئی نشانیاں بتادی تھیں اور خاص ''سن'' کہ کس ''سن'' میں قیامت بپا ہوگی اسے نہ بتایا۔ علم قیامت کی دلیل میں آپ بے شمار دلائل دیتے تھے۔

اس سلسلہ میں قرآن مجید سے آپ کے دلائل یہ تھے قرآن مجید میں جہاں جہاں اکاد ،یکاد ، کادوا آیا ہے وہ واقع نہیں ہوا۔

(یکاد، کود سے بنا ہے جس کے معنی قریب ہونا اور یہ وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں کام ہوا تو نہ ہو مگر اس کے ہونے کی قوی امید ہو۔ کاد (کود) کا استعمال بطور فعل مقارب کے ہے یعنی فعل کے قریب الوقوع ہونے کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے اور اس سے

Marfat.com

صرف ماضی اور مضارع کے فعل آتے ہیں دوسرے نہیں آتے اس کے معنی ہوتے ہیں وہ کسی کام کے کرنے کے قریب ہو گیا اس لئے اس کو فعل مقارب کہتے ہیں۔ مثلاً ''کاد یفعل'' قریب تھا کہ وہ اس کام کو کر گزرنا یعنی کرنے والا تھا مگر کیا نہیں۔)

مثالیں:

(۱) **یکاد البرق یخطف ابصارھم۔** (البقرۃ: ۲۰)

ترجمہ: بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی۔

(۲) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اللہ جل شانہٗ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے''۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا ہوا روشن تارا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ مشرق کا ہے نہ مغرب کا۔

یکاد زیتھا یضیء و لو لم تمسسہ نار۔ (النور: ۳۵)

ترجمہ: ''قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے''۔

(۳) کیا تم نے دیکھا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) بادل کو نرم نرم چلاتا ہے۔ پھر انہیں آپس میں ملاتا ہے پھر انہیں تہ برتہ کر دیتا ہے تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلتا ہے اور اتارتا ہے آسمان سے برف کے پہاڑوں میں سے کچھ اولے اتارتا ہے پھر انہیں جس پر چاہتا ہے ڈالتا ہے اور جس سے چاہتا ہے انہیں پھیر دیتا ہے۔''

یکاد سنا برقہ یذھب بالابصار۔ (النور: ۴۳)

ترجمہ: قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھیں لے جائے۔

(بجلی کی چمک ایسی تیز ہوتی ہے جس سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں کی بصارت جاتی رہے گی)

(۴) فرعونی لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بولے'' اے جادوگر! ہمارے لئے اپنے

Marfat.com

رب سے دعا کریں اس عہد کے سبب جو اس کا تیرے پاس ہے بے شک ہم ہدایت پر آئیں گے پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت ٹال دی جبھی وہ عہد توڑ گئے اور فرعون اپنی قوم میں پکارا کہ اے میری قوم کیا میرے لئے مصر کی سلطنت نہیں اور یہ نہریں کہ میرے (محلوں کے) نیچے بہتی ہیں کہ کیا تم دیکھتے نہیں (فرعون کہنے لگا) یا میں بہتر ہوں اس سے کہ یہ عزت نہیں رکھتا۔ (نعوذ باللہ) و لا یکاد یبیین ○ (الزخرف: ۵۲)

ترجمہ: اور بات صاف کرتا معلوم نہیں ہوتا۔ (کیونکہ ان کی زبان میں لکنت ہے جو بچپن شریف میں انگارہ منہ میں رکھ لینے کی وجہ سے، وہ پرانے خیال میں تھا۔ مگر رب نے آپ کو شفا دی تھی آپ کی طور والی دعا سے **واحلل عقدة من لسانی** ۔

(۵) اپنے پیارے محبوب ﷺ سے فرمایا **وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم** ۔ (القلم:۵۱) اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بدنظر لگا کر گرا دیں گے۔ (مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ان کی نظر بد سے محفوظ فرمایا)۔

(۶) مہاجرین اور انصار کے بارے میں فرمایا: ”بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے ہر مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا۔ اس کے بعد **کاد یزیغ قلوب فریق منھم ثم تاب علیھم** (التوبۃ:۱۱۷) (ترجمہ) قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا۔ (یعنی گھبرا کر نبی کریم ﷺ کا ساتھ چھوڑ دیں مگر ایسا نہ ہوا)۔

(۷) مشرکین کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”(اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ (ﷺ) کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں کہ کیا یہ ہیں جن کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے رسول بنا کر بھیجا؟ پھر کہتے **ان کاد لیضلنا عن الھتنا لو لا ان صبرنا علیھا** ۔ (الفرقان:۴۲) ترجمہ: قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے خدا سے بہکا

Marfat.com

دیتے اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے۔(مشرکین رسول کریم کے کلام اور معجزات کے قوی اثر کو جانتے تھے وہ کہنے لگے ہم ضدی نہ ہوتے تو آپ ﷺ کے معجزات اور کلام کی برکت سے کبھی کے کفر سے ہٹ گئے ہوتے مگر وہ کفر سے پیچھے نہ ہٹے)

(۸) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو جب اندیشہ ہوا کہ کہیں فرعون میرے بیٹے کو قتل نہ کرادے تو حکم الٰہی سے اسے دریا میں ڈال دیا اور فرعون اور اس کی بیوی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تابوت کو دریا سے نکالا۔ اللہ کریم نے ان کے دلوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محبت ڈال دی۔ اگلے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا دل بے صبر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **ان کادت لتبدی به لولا ان ربطنا علی قلبها لتکون من المومنین** (القصص:۱۰) ترجمہ: ''ضرور قریب تھا کہ وہ اس کا حال کھول دیتی اگر ہم اس کے دل پر ڈھارس نہ بندھاتے کہ اسے ہمارے وعدہ پر یقین رہے۔ (مطلب یہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے دل کا حال نہ کھولا)۔

(۹) جب بنی اسرائیل کے مال دار شخص عامل کو اس کے عزیز نے قتل کر کے دوسری بستی میں ڈال دیا تا کہ اس کا خون بہا بھی لے اور میراث بھی۔ پھر دعویٰ کر دیا کہ مجھے خون بہا دلوایا جائے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو فرمایا ایسی گائے ذبح کرو جو نہ بوڑھی ہو نہ بچی ہو بلکہ دونوں کے درمیان ہو۔ لوگوں نے عرض کیا اس کا رنگ بتائیں تا کہ ہم گائے ذبح کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا، وہ زرد چمکیلے رنگ کی ہے اس سے نہ تو خدمت لی گئی ہے اور نہ ہی ہل چلانے اور کھیتی کو پانی لگانے کا کام لیا گیا ہے۔ بلکہ بے داغ ہے بالآخر انہوں نے کہا **قالوا الئن جئت بالحق فذبحوها وما کادوا یفعلون** ○ (البقرۃ:۷۱) ترجمہ: ''بولے اب آپ ٹھیک بات لائے تو اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔''

(۱۰) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور سے واپس لوٹے تو قوم کی حالت کو دیکھا تو سامری پر سخت غصہ اور جھنجلاہٹ آئی اور اس کا اظہار حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ

Marfat.com

گفتگو کرتے ہوئے فرمایا تو حضرت ہارون علیہ السلام نے کہا **قال ابن ام ان القوم استضعفونی و کادوا یقتلوننی** (الاعراف:۱۵۰) ترجمہ:''کہا اے میری ماں کے بیٹے قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں۔''

(۱۱) قبیلہ بنی ثقیف کا ایک وفد رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اگر آپ ہماری تین باتیں مان لیں تو ہم آپ کی بیعت کر لیں گے (۱) ہم نمازیں پڑھیں گے مگر رکوع و سجود نہیں کریں گے۔ (۲) ہم اپنے معبودوں کی عبادت نہیں کریں گے مگر سال میں ایک مرتبہ ان کے چڑھاوے اور نذرانے وصول کریں گے اور (۳) ہم اپنے بتوں کو اپنے ہاتھوں سے نہیں توڑیں گے۔ آپ ہم کو ایک خاص عزت بخشیں جو دوسروں کو نہ بخشی ہے اور اگر غریب آپ کے پاس آ کر اس کی وجہ پوچھیں تو آپ ﷺ فرما دیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ایسا ہی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ باتیں نامنظور فرمائیں تو اس موقعہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: **وان کادوا لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک لتفتری علینا غیرہ و اذا لاتخذوک خلیلا o و لو لا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا o** (بنی اسرائیل: ۷۴۔ ۷۳) ترجمہ:''اور وہ تو قریب تھا کہ آپ (ﷺ) کو لغزش دیتے ہماری وحی سے جو ہم نے آپ کو بھیجی کہ تم ہماری طرف کچھ اور نسبت کر دو اور ایسا ہوتا تو وہ ہم کو اپنا گہرا دوست بنا لیتے اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے''۔

(۱۲) عرب کے مشرکین نے چاہا کہ سب مل کر نبی کریم ﷺ کو عرب سے باہر کر دیں مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ اس پر قادر نہ ہوئے اس پر ربّ ذوالجلال نے فرمایا **وان کادوا لیفتنونک من الارض لیخرجوک منھا و اذا لا یلبثون خلافک الا قلیلا o** (بنی اسرائیل:۷۶) ترجمہ:''اور بے شک قریب تھا کہ وہ آپ (ﷺ) کو اس زمین سے نکال دیں اور اس سے باہر کر دیں اور ایسا ہوتا تو وہ آپ (ﷺ) کے پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا''۔

Marfat.com

(۱۳) رسول کریم (ﷺ)واقعہ نخلہ سے واپس آتے وقت مقام حجون میں ٹھہرے، آپ (ﷺ) نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو جنات نے تلاوتِ کلام پاک سنی تو جنات کے ذوق کا یہ عالم تھا کہ ان کے ٹھٹھ لگنے کے قریب ہوگئے اور اللہ کریم نے فرمایا وانه لما قام عبدالله یدعوه کادوا یکونون علیه لبدا ٥ (الجن:۱۹)''اور یہ کہ جب اللہ (جل جلالہ) کے بندے (نبی کریم ﷺ) اس کی بندگی کے لئے کھڑے ہوئے تو قریب تھا کہ وہ جن ان پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں۔'' (قریب اس لئے فرمایا کہ ان کے ٹھٹھ لگے نہیں کیونکہ جنات تھوڑے تھے)

(۱۴) جنتی لوگ آپس میں دنیا کی باتیں بھی کریں گے، ایک جنتی دوسروں سے کہے گا میرا ایک ہم نشین تھا مجھ سے کہا کرتا تھا تم اسے سچ مانتے ہو (کہ قیامت کے دن حساب و کتاب، سزا و جزا ہوگی ہم نے تو دیکھا سزا و جزا تو دنیا ہی میں ملتی ہے) کیا ہم جب مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمیں جزا و سزا دی جائے گی۔ کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے؟ (دوزخ میں کہ میرا ہم نشین کس حال میں ہے؟ یہ کہہ کر جنت کے ساتھی اٹھیں گے (اور دوزخ میں جھانکیں گے تو اسے بھڑکتی آگ میں دیکھا۔ (والصافات:۵۰۔۵۵) (جب اسے دوزخ میں بھڑکتی آگ میں دیکھا) تو قال تالله ان کدت لتردین (والصافات:۵۶)''کہا اللہ کی قسم! قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دیتا''۔ (مگر بچاؤ ہو گیا)

(۱۵) کافروں نے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بھی اولاد ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے بہت بڑی گستاخی کی جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تکاد السموات یتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال هدا ٥ (مریم:۹۰) ترجمہ:''قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ڈھ کر گر جائیں''۔ (مگر ایسا نہیں ہوا)

(۱۶) دوزخ کی کیفیت اور حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا'' اور جنہوں نے اپنے ربّ کے ساتھ کفر کیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی برا انجام ہے۔ جب ان میں ڈالے جائیں گے اس کا رینگنا سنیں گے کہ جوش مارتی ہے'' (الملک:۶۔۷) اور تکاد

Marfat.com

تمیز من الغیظ (الملک:۸) ترجمہ: ''معلوم ہوتا شدت غضب میں پھٹ جائے گی''۔

قرآن مجید کے ۱۶ مقامات سے مختلف واقعات سے متعلق آیات بیان کی گئی ہیں۔جن میں بالترتیب ان باتوں کا ذکر ہے کہ

۱۔ قریب تھا کہ بجلی ان کی بینائی اچک لے۔

۲۔ قریب تھا کہ تیل بھڑک اٹھے۔

۳۔ قریب تھا کہ بجلی کی چمک آنکھیں لے جائے۔

۴۔ بات صاف کرتا معلوم نہیں ہوتا تھا۔

۵۔ قریب تھا کہ وہ اپنی بدنظر لگا دیں۔

۶۔ قریب تھا کہ ان لوگوں کے دل پھر جائیں۔

۷۔ مشرکین نے کہا قریب تھا کہ ہمیں ہمارے (جھوٹے خداؤں سے پھیر دیں۔)

۸۔ قریب تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ، دل کا حال کھول دیتیں۔

۹۔ وہ گائے ذبح کرنا نہیں چاہتے تھے۔

۱۰۔ قریب تھا کہ وہ مار ڈالتے ۔

۱۱۔ قریب تھا کہ وہ لغزش دیتے۔

۱۲۔ قریب تھا کہ آپ ﷺ ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے۔

۱۳۔ قریب تھا کہ وہ آپ ﷺ کو اس زمین سے نکال دیں۔

۱۴۔ قریب تھا کہ جن ان پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں۔

۱۵۔ قریب تھا کہ وہ مجھے ہلاک کر دے۔

۱۶۔ قریب تھا کہ آسمان ان پر پھٹ پڑے اور زمین شق ہو جائے۔

۱۷۔ قریب تھا کہ دوزخ غضب سے پھٹ جائے۔

حضرت قبلہ پیر طریقت قطب جلی امین علم لدنی علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمۃ کا استدلال تھا کہ محولہ بالا تمام واقعات میں تکاد، یکاد، کادوا اور

Marfat.com

کادت کا ذکر ہے۔اور جہاں یکاد، تکاد ، کادوا آیا ہے وہ بات وقوع پذیر نہیں ہوئی۔ایسے ہی ربّ کائنات نے قیامت کے بارے میں فرمایا ان الساعۃ اتیہ اکاد اخفیھا (طٰہٰ:۱۵) (ترجمہ)''بے شک قیامت آنے والی ہے قریب تھا کہ میں (اس کے وقت) کو پوشیدہ رکھوں''۔

جس طرح دوسری چیزیں جن میں تکاد، یکاد کا ذکر آیا ہے وہ واقع نہیں ہوئیں۔ اس طرح یہ بات بھی واقع نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ پر قیامت کا علم چھپایا نہیں۔وقت اور دیگر تمام باتوں کا علم اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمادیا۔گو رسول کریم ﷺ نے بھی وقت خاص کو پوشیدہ رکھا۔بعض لوگ جھٹ سے کہہ دیتے ہیں رسولِ کریم ﷺ کو قیامت کا علم نہیں ہے۔یہ ایسے لوگوں کی بے خبری کی بات ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللطیف صاحب مجددی مدظلہ صدر مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور نے ایک دن یہ بات بتائی کہ پیر طریقت حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ علیہ الرحمہ کا یہ انفرادی اعزاز ہے کہ قیامت کے علم کے بارے میں انہوں نے قرآنی آیات سے استدلال فرماتے ہوئے بتایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قیامت کا علم اپنے پیارے نبی کریم ﷺ سے نہیں چھپایا اور اس سلسلہ میں فرمایا کہ جن آیات میں اکاد، یکاد کے الفاظ آئے ہیں وہ باتیں وقوع پذیر نہیں ہوئیں۔جس طرح دوسری باتیں وقوع پذیر نہیں ہوئیں ایسے ہی اس آیت کی بات بھی وقوع پذیر نہیں ہوئی۔ جس میں فرمایا گیا ہے ان الساعۃ اتیہ اکاد اخفیھا (طٰہٰ:۱۵) ترجمہ:''بے شک قیامت آنے والی ہے، قریب ہے کہ ہم اسے چھپائیں، اس میں ''اکاد اخفیھا'' کا جملہ غور طلب ہے۔کاد کے عام مفہوم کے اعتبار سے اس کے معنی یہ ہوں گے کہ میں نے اسے مخفی رکھنا چاہا تھا مگر ایسا نہ کیا۔مگر قیامت کی آمد، علامات اور حالات انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے سب کو بتادیئے گئے تا کہ لوگ اس کی تیاری کرلیں۔قیامت کے وقوع کا دن،

Marfat.com

تاریخ اور مہینہ تو بتا دیا لیکن سن نہ بتایا تا کہ راز بالکل فاش نہ ہو جائے۔ رسولِ کریم ﷺ نے یہاں تک فرمایا دیا کہ ہم اور قیامت دو ملی ہوئے انگلیوں کی طرح پڑوسی ہیں (جس طرح پڑوسی کو پڑوسی کی خبر ہوتی ہے ایسے ہمیں بھی قیامت کی خبر ہے۔)

بزرگوں کے مزارِ اقدس پر عمارت کا ہونا جائز ہے

حکیم اہلسنّت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی نے ایک دن آپ کی علمی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دن اس موضوع پر گفتگو ہوئی کہ کیا مزارات پر عمارت کا ہونا جائز ہے یا ناجائز؟۔ تو حضرت پیر طریقت محمد یوسف علی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ نے بہت ہی خوبصورت جواب دیا۔ (جو قارئین کرام کے لئے تحریر ہے) حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب فرماتے ہیں۔

حضرت قبلہ نگینہ صاحب علیہ الرحمہ نے عمارت کے جواز میں ''اجماع صحابہ'' کو پیش کیا کہ جب سرکارِ دو عالم ﷺ کے جسم اطہر کو دفنانے کا مرحلہ آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس معاملہ میں متفکر ہوئے کہ کہاں دفنایا جائے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی علیہ السلام جہاں وصال کرتے ہیں ان کو وہیں دفنایا جاتا ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں ہی دفنایا جائے گا۔ حجرہ مبارک مکمل ایک گھر تھا جس کی دیواریں، کھڑکیاں، دروازے اور چھت بھی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اسی حجرہ میں آپ ﷺ کو دفنا دیا۔ حضرت نگینہ صاحب نے فرمایا اگر عمارت کا ہونا ناجائز ہوتا ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساری عمارت کو گرا کر پھر دفناتے مگر ایسا نہیں ہوا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح مزار شریف پر عمارت کا ہونا جائز ہے اسی طرح عمارت میں مزار شریف کا ہونا بھی جائز ہے۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

Marfat.com

تصانیف

Marfat.com

تصانیف

آپ کا زیادہ تر وقت تبلیغی دوروں پر گزرا کرتا تھا، محافل میلاد ومحافل اعراس اور مناظروں میں کئی کئی دن گھر سے باہر رہتے، کئی کئی ماہ پہلے لوگ اپنے جلسوں اور محفلوں پر آپ کے وعظ وتقریر کے لئے آپ سے وقت لے لیتے، اتنی مصروفیات کے باوجود آپ نے کچھ کتابیں تحریر فرمائیں۔

1۔ تفسیر یوسفی:

تفسیر یوسفی کے نام سے آپ ایک تفسیر لکھ رہے تھے، یہ حقائق ودقائق اور ایسے نکات سے مزین تفسیر ہے جو اپنی مثال آپ ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز عنقریب منظر عام پر آجائے گی۔

2۔ کشکول یوسفی:

آپ کی مشہور کتاب ہے اور روحانیت کا عظیم خزانہ ہے، آپ فرمایا کرتے تھے۔ ''یہ میری زندگی کا نچوڑ ہے''۔ کشکول یوسفی کا صدر وظیفہ اوراد فتحیہ شریف ہے جس میں چودہ سو اولیاء اللہ کا فیضان ہے۔

3۔ اسلام میں والدین کے حقوق:

یہ کتاب اراکین بزم ضیائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش پر آپ سرکار نے تحریر فرمائی۔ جس میں آپ نے قرآن پاک کی آیات طیبہ اور احادیث مبارکہ کے حوالے سے والدین کے حقوق بیان فرمائے، مختلف بزرگانِ دین، سلف صالحین کے واقعات اور آخر میں حقوق اولاد بیان کر کے اس کتاب کی تکمیل فرمائی۔

Marfat.com

4۔مقدس دعائیں:

اس کتاب میں آپ نے آداب دعا، قبولیت دعا کے اوقات، وہ حالتیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے، مقدس مقامات جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور قرآن وحدیث پاک سے مختلف اوقات کی مختلف دعائیں بیان فرمائیں۔

5۔ مستند نماز:

یہ کتاب ایک بے نظیر، بے مثال تالیف لطیف ہے، اس کو تین حصوں میں مرتب کیا گیا ہے۔ ہر بات کو قرآن وحدیث کے دلائل اور سندوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

6۔نگینے دے نگینے: حصہ اوّل (نعتیہ کلام)

7۔نگینے دے نگینے: حصہ دوم (نعتیہ کلام)

8۔ضیائے نگینہ: حصہ اوّل (نعتیہ کلام)

آپ کا نعتیہ کلام قرآن وحدیث کا ترجمہ ہے اور اکثر نعتیں تو اتنی مشہور اور زبانِ زدِ خاص وعام ہوئیں کہ اپنے تو اپنے غیر مقلدین کے نزدیک بھی بہت مشہور ہوئیں، جس کی تفصیل کتاب میں کئی جگہوں پر ملے گی۔

آپ کی یاد میں ایک ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' جاری ہے جو فردوس جامع مسجد غلام حسین پارک شاد باغ سے شائع ہوتا ہے۔

آپ کو ریا کاری، تصنع اور بناوٹ سے سخت نفرت تھی۔ شانِ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موضوع پر ایک کتاب لکھی، ایک دوست آئے آپ نے انہیں فرمایا، لو

Marfat.com

بھائی! یہ کتاب اپنے نام سے چھپوالو۔

صائم چشتی میرا نگینہ کے صفحہ نمبر ۳۱ پر رقم طراز ہیں کہ اہل سنت کے مشہور مناظر حضرت علامہ مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مناظرہ پر کتاب لکھنا چاہی تو حاجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پاس بٹھا کر کہا کہ آپ وہابیوں کی طرف سے پیدا کئے گئے اور پیدا ہونے والے متوقع اور غیر متوقع سوالات کی ایک فہرست تیار کریں اور پھر ان سوالوں کے تحقیقی اور الزامی جوابات کی فہرست بھی بنائیں۔ چنانچہ نگینہ صاحب نے سوالات کا انبار لگا دیا اور مناظرِ اسلام مولانا محمد عمر اچھروی کی نکتہ آفرین طبیعت ان سوالوں کے الزامی اور تحقیقی جوابات صفحاتِ قرطاس پر پھیلاتی چلی گئی اور آپ کی معروفِ زمانہ کتاب ''مقیاس حنفیت'' معرض وجود میں آ گئی۔

اسی طرح صائم چشتی حیاتِ لاثانی کے صفحہ نمبر ۱۹ پر لکھتے ہیں کہ مجھ تک اس کتاب (حیات لاثانی) کا مسوّدہ پہنچنے کے محرکات کا اصل منبع تو اعانتِ خداوندی ہی ہے مگر بظاہر جو واقعات رونما ہوئے، ان کا شاخسانہ یہ ہے کہ محترم المقام پیر سیّد محمد فیاض شاہ علی پوری نے اصل مسوّدے کے اوراق نشان جو کہ مختلف راویوں نے اپنے ہاتھوں سے قلم بند کر رکھے تھے، حاجی محمد یوسف نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو عطا فرمائے کہ وہ ان تحریروں کو جدید روش کے مطابق ڈھال کر کتابی صورت دے دیں۔ حاجی صاحب چونکہ ان دنوں ذیابیطس کے مریض تھے، انہوں نے اپنی تکلیف کے باوجود ان اوراق کی مختلف ابواب میں تقسیم کر کے اور ترتیب دے کر تمام مسوّدات میرے سپرد کر دیئے اور میں نے ان واقعات کو اپنے اندازِ تحریر میں قلمبند کیا، اس طرح یہ کتاب حیات لاثانی بھی معرض وجود میں آ گئی۔

Marfat.com

اورادووظائف

1۔کشکولِ یوسفی:

کشکولِ یوسفی روحانیت کا عظیم خزانہ ہے، آپ فرمایا کرتے تھے یہ میری زندگی کا نچوڑ ہے۔ کشکولِ یوسفی کا صدر وظیفہ اورادِ فتحیہ شریف ہے اس کے علاوہ دعائے رقاب شریف، درود مستغاث شریف، دعائے مغنی و دعائے سیفی شریف، چاروں قل، درود تاج شریف اور عہد نامہ اور کچھ روز مرّہ کی سنّت کے مطابق دُعائیں بھی کشکولِ یوسفی کا حصہ ہیں اور آخر پر آپ سرکار کے شجرۂ ہائے مبارکہ بھی موجود ہیں۔

2۔اورادِ فتحیہ شریف:

اورادِ فتحیہ شریف کا قبلہ سیّدی مرشدی امین علم لدنّی حضرت علامہ مولانا بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فارسی اور اُردو میں نہایت خوبصورت ترجمہ فرمایا ہے۔ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کو دین و دنیا کی فتوحات حاصل کرنے کی خواہش ہو اسے چاہیے کہ وہ اورادِ فتحیہ شریف پڑھے۔ اورادِ فتحیہ شریف حضرت امیر کبیر پیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیفات میں سے ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی تصنیف ''انتباہ فی سلاسل اولیاء'' کے صفحہ نمبر ۱۴۲ پر لکھتے ہیں کہ:

ترجمہ: اورادِ فتحیہ شریف

'' ایک ہزار چار سو اولیاء کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضوری کے ساتھ اپنے پر لازم کر لے اس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا۔ واللہ ولی التوفیق۔

Marfat.com

اب اگر فضائل اور خواص اس اورادِ فتحیہ شریف کے بیان کئے جائیں تو بہت طویل ہو جائیں گے۔ اس واسطے کہ آنحضرت سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ساری عمر میں معمورۂ عالم کی تین بار سَیر کی ہے۔ اور چودہ سو کامل اولیاء سے ملے ہیں۔ ہر ولی سے رخصت کے وقت دعا اور نصیحت اور درود و وظائف کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے اور ان دعاؤں اور ذکروں کو جو بے اختیار ان کی زبانوں پر جاری ہوتے تھے، جمع کیا ہے اور یہ اورادِ فتحیہ شریف ہو گیا ہے۔

انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب میں بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا پھر مسجدِ اقصیٰ پہنچا تو حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ تشریف لا رہے ہیں میں اٹھا اور آگے گیا اور آپ کی خدمت اقدس و عالیہ میں سلام عرض کیا، آپ نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ "خذ ہذا الفتحیۃ" (یعنی اس فتحیہ کو پکڑ لے) جب میں نے آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے دستِ مبارک سے پکڑ لیا اور نظر کی تو یہ وہی اورادِ فتحیہ شریف تھے جن کو میں نے جمع کیا ہوا تھا۔ اس اشارہ سے اس کا نام (اوراد) فتحیہ شریف رکھا گیا۔

چونکہ اس اورادِ فتحیہ شریف سے ۱۴۰۰ کامل اولیاء اللہ کے فیوض جاری ہیں۔ اس لئے اس کے پڑھنے والوں کو خداوندِ قدوس کی طرف سے ان بزرگوں کا صدقہ فیضان ملتا ہے۔ اس کے پڑھنے والوں کے تأثرات، مشاہدات اور تجربات علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔

آپ سرکار فرماتے ہیں کہ اورادِ فتحیہ شریف کو تہجد کے وقت پڑھنا چاہیے کیونکہ اس کے پڑھنے والے کے لئے ترک جمالات وحیوانات ضروری اور لازمی امر ہے۔ اگر کبھی نماز تہجد کے بعد نہ پڑھا جا سکے تو فجر کی نماز کے بعد پڑھ لینا چاہیے۔ الغرض اگر کوئی شخص فجر کی نماز کے بعد بھی نہ پڑھ سکے تو دن کے کسی پہر میں ضرور بہ ضرور پڑھ لینا چاہیے۔ اگر سفر کی وجہ سے یا کسی اور بناء پر دن کے کسی پہر میں بھی نہ پڑھا جا سکے تو اگلے دن دو دفعہ اس کا ورد کیا جائے تا کہ پچھلی کمی پوری ہو سکے۔ بہر حال اس کے پڑھنے کا وقت نمازِ تہجد کے بعد

Marfat.com

ہی ہے اور تہجد کی نماز کے بعد فجر کی اذان سے پہلے پڑھنے والے جلد فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اورادِ فتحیہ شریف کے پڑھنے کا طریقہ بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے کہ مجھے حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے برادرِ حقیقی قطب زماں حضرت قبلہ میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المشہور ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے فرمایا کہ اورادِ فتحیہ شریف کو پڑھنے سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنی چاہیے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف اور سات دفعہ الحمد شریف بمع بسم اللہ شریف اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص شریف بمع بسم اللہ شریف پڑھنی چاہیے۔

آپ فرماتے ہیں اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کے دوران کسی سے کسی قسم کی گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔ اگر دورانِ تلاوت اوراد ہذا کسی قسم کی گفتگو کی جائے گی تو اس کو دوبارہ مذکورہ آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھنا پڑے گا۔ پڑھنے کا ابتدائی طریقہ یہ ہے اس کی تلاوت قدرے بلند آواز سے کی جائے اور ایسی جگہ پڑھا جائے جہاں نہ تو کوئی سویا ہوا ہو اور نہ ہی کوئی بیمار آرام کر رہا ہو۔ پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بالکل آہستگی سے اور منہ میں پڑھا جائے اور تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آنکھ اور دل سے پڑھنے کا کام لیا جائے اور حضورِ قلبی سے پڑھا جائے نیز چاہے مبتدی ہو یا متوسط یا منتہی اس کے مطالب کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اورادِ فتحیہ شریف کو دو زبانوں فارسی اور اردو میں آسان ترجمہ کرنے کا مقصد بھی یہی پیش نظر تھا کہ قاری اس کے مطالب کو سمجھ کر پڑھے تاکہ اس کو پڑھ کر کیف و سرور اور روح کو طمانیت حاصل ہو۔ اس لئے کہ حضورِ قلبی کے ساتھ پڑھنے سے جلد تاثیر ہوتی ہے۔

باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی ورد یا وظیفہ کو پڑھنے کے لئے کسی صاحبِ اجازت شخصیت سے اجازت لینا ضروری ہے، بغیر اجازت کے پڑھنے سے مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ محض کتاب پر لکھا ہوا پڑھ لینے سے

Marfat.com

اس وظیفہ کی اجازت کافی نہیں ہے۔ کیونکہ جب کوئی صاحب اجازت، اجازت عطا فرماتے ہیں تو پھر وہ ضامن اور محافظ ہو جاتے ہیں اور مشکل وقت اور کسی امتحان کے موقع پر راہ نمائی فرماتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں اور جہاں تک اورادِ فتحیہ شریف کا تعلق ہے، اس کو بغیر اجازت نہیں پڑھا جا سکتا اس کے پڑھنے والے پر تین آزمائشیں کچھ اس طرح کی ہوتی ہیں کہ کبھی ماں باپ یا بہن بھائی یا یار دوست یا عزیز رشتہ دار، برادری وغیرہ مخالف ہو جاتی ہے، اہل محلّہ مخالف ہو جاتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کتا چارپائی پر ٹٹی، پیشاب کر دیتا ہے۔ یہ سب صورتیں اورادِ فتحیہ شریف کے قاری پر کسی نہ کسی رنگ میں آ سکتی ہیں۔

جب ایسی پوزیشن ہو تو پھر قاری کے لئے ضروری ہے کہ خاموشی اختیار کرے اور صبر و تحمل سے کام لے اور ڈوری ربّ کریم پر چھوڑ دے، یہاں تک کہ کسی کے متعلق برائی کا ارادہ کرنا، بددعا دینا اور بدزبانی کرنا منع ہے جو شخص ان آزمائشوں میں پورا اتر جاتا ہے، کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ اصل میں یہ معاملہ کچھ ایسے ہے جیسے گڑ بنانے کے لئے گنے کے رس کو کڑاھے میں ڈال کر نیچے سے آگ جلا دیتے ہیں تو رس کی میل اوپر آ جاتی ہے جس کو بعد میں صاف کر دیا جاتا ہے اور صاف شفاف گڑ بنتا ہے۔ اسی طرح اورادِ فتحیہ شریف کے پڑھنے والے کی میل بھی نکل جاتی ہے، قاری کی طبیعت میں رقّت پیدا ہو جاتی ہے۔ استغنائے قلبی کی عظیم نعمت ملتی ہے، تنگدستی دور ہو جاتی ہے۔ دل سے ''ہائے مر گئے، ہائے مر گئے'' والا معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ آدمی سیف اللسان ہو جاتا ہے اور جو بات اس کی زبان سے نکلتی ہے وہ ہو کے رہتی ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ

قطب الاقطاب حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کی اجازت صرف اپنے خلفاء کرام کو دیا کرتے تھے۔ ایسا وظیفہ جو چودہ سو اولیاء اللہ کا فیض سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کی گہرائیوں تک پہنچنا بہت مشکل کام ہے اگر یہ کہا جائے کہ جوں جوں پڑھنے والے پر فیض و کرم کی بارش ہوتی ہے، توں توں عجز و انکساری سے اس کا

Marfat.com

سر خدا کی بارگاہ میں جھکتا ہے۔ (ایسے ہی جیسے کسی پھلدار درخت کو پھل لگیں تو اس کی ٹہنیاں جھک جاتی ہیں) تو عین حقیقت ہوگا۔

تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد شریف کے ایک مستری عبدالغنی کا واقعہ ہے، قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ان کی ملاقات ان کے بیٹے خالد محمود کے ذریعے ہوئی۔ ملاقات کے موقع پر مستری عبدالغنی نے اپنی تنگدستی، مفلوک الحالی اور ہزاروں روپے قرض کے بوجھ کے متعلق حالتِ زار بیان کی اور دعا کے لئے التجا کی۔ حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مستری عبدالغنی کو شریعت کی پابندی اور توبہ کے متعلق ارشاد فرمایا پھر آپ نے ان کو اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی اور ساتھ ہی دعا بھی فرمادی۔

مستری عبدالغنی بدستور حکم کے مطابق عمل کرتے رہے۔ کچھ عرصے کے بعد باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کسی جلسہ کے سلسلے میں سمندری تشریف لانا ہوا۔ حسنِ اتفاق سے جس راستے آپ تشریف لا رہے تھے۔ وہاں مستری عبدالغنی کی نظر آپ پر پڑی تو بھاگ کر آپ کے گلے سے لپٹ گئے اور کیف وسرور میں روتے ہوئے عرض کیا کہ "حضور ایک عجیب عمل دیکھنے میں آیا ہے کہ جب رات کا پچھلا وقت ہوتا ہے تو غائبانہ آوازیں آتی ہیں کہ "اٹھ او مستری عبدالغنی! اٹھ کے رب رب کر"۔

مستری عبدالغنی نے عرض کیا: حضور فرمائیں! یہ سب کچھ کیا ہے تو آپ نے بات ٹالتے ہوئے فرمایا، مستری عبدالغنی آپ پابندی کے ساتھ عمل کرتے رہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ سب تنگیاں اور پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ المختصر وہی مستری عبدالغنی جو ہزاروں روپوں کے قرضے تلے بری طرح دبے ہوئے تھے۔ ایک دن ایسا آیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات والتحیات والطیبات کے فضل وکرم سے اور قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا وبرکت سے خوشحال ہو گئے۔ تحصیل سمندری میں ان کی سب سے بڑی نلکوں اور پائپوں کی دوکان ہے۔ سمندری کے لوگ یہ کہتے کہ "بابے"

Marfat.com

نے کوئی بوٹی دی ہے جس کی وجہ سے یہ سب لہر بہر ہے۔

اسی طرح کا ایک واقعہ علامہ منیر احمد یوسفی اپنے سُسر جناب محمد نذیر بٹ یوسفی کا بیان فرماتے ہیں۔ جنہیں اورادِ فتحیہ شریف اور حضرت صاحب کی دعا سے باغ و بہار لگی۔

۱۹۷۵ء کی بات ہے جناب محمد نذیر بٹ کے لڑکے محمد ارشد بٹ نے علامہ منیر احمد یوسفی سے اپنی گھریلو پریشانیوں، تنگیوں اور اپنے والد محترم کی بے روزگاری کا بڑے دکھ کے ساتھ تذکرہ کیا۔ ان کے علاوہ علامہ منیر احمد یوسفی نے انہیں کہا کہ قبلہ باباجی نگینہ صاحب سے دعا کروائیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز سب خیر ہو جائے گی۔ اور کہا کہ تم اپنے والد صاحب سے کہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد و جل سلطانہٗ کی طرف رجوع کریں۔ اس کی بارگاہ میں گڑگڑائیں اور قبلہ باباجی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے دستِ ہدایت پر بیعت کرلیں وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی حضوری والے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ کے کامل ولی اور مردِ کامل ہیں۔

خیر! محمد ارشد بٹ کے دل کو بات لگی اور رجوع الی اللہ کی بات نے دل کو بے تاب کیا اور حضرت قبلہ باباجی صاحب کی بارگاہ میں حاضری بھرنے کا شوق موجزن ہوا۔ تو چند دنوں کے بعد علامہ منیر احمد یوسفی کے ہمراہ فیصل آباد شریف روانہ ہوئے وہاں باباجی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے جمعۃ المبارک کا خطبہ سنا، نماز پڑھی اور جب وہاں سے فارغ ہوئے تو حضرت صاحب "مائی دی جھگی" فیصل آباد شریف میں اپنے آستانہ عالیہ میں تشریف لائے۔ وہاں آنے کے بعد محمد ارشد بٹ نے بیعت انابت کرلی اور حضرت صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے دامنِ شفقت سے وابستہ ہوگئے۔ آپ سرکار نے اُن کو اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کی اجازت بھی دے دی۔ اور اسی دن کے بعد دین و دنیا میں حیرت انگیز تبدیلی رونما ہونا شروع ہوگئی۔ آپ کی دعا اور اورادِ فتحیہ شریف نے اپنا ایسا رنگ دکھایا کہ بڑی رحمتیں اور بڑا فضل وکرم ہوگیا اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ بٹ صاحب کو قطر میں ایک سیمنٹ فیکٹری میں مکینک کے طور پر ملازمت مل گئی۔

Marfat.com

اسی طرح کی کئی اور مثالیں ہیں کہ اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے والے دینی و دنیاوی لحاظ سے فیض یاب ہوئے ہیں۔

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ میری تاندلیانوالہ میں ایسے احباب سے ملاقات ہوئی جن میں مستری محمد حسین اور حاجی محمد عمر دین یوسفی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جب آپ نے ان سے پوچھا کہ ایک وہ وقت تھا جب آپ کی حالت دگرگوں تھی اور آج فراخی، کشادگی اور سخاوت کی حالت میں ہیں تو انہوں نے بغیر کسی تمہید کے کہا کہ ہمیں حاجی بابا جی سرکار نگینہ کیا ملے ہیں رب تبارک وتعالیٰ نے تو ہمارے لئے ''موگا''[1] کھول دیا ہے۔

اورادِ فتحیہ شریف کی برکت سے نہ صرف یہ کہ روحانی طور پر بڑی ترقیاں اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں بلکہ دنیاوی کشادگی اور فراخی بھی حاصل ہوتی ہے۔ ہر پڑھنے والے کو اس کی صفائی قلب کے مطابق مختلف قسم کے تجربات اور مشاہدات ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو تہجد کے وقت ندائے غائبانہ آتی ہے۔

تاندلیانوالہ منڈی سے ریاض احمد بلوچ یوسفی کے والد نور احمد بلوچ مرحوم (سیکرٹری تاندلیانوالہ منڈی) نے ساری عمر بڑے وظیفے کئے مگر جب بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اورادِ فتحیہ شریف کی اجازت فرمائی۔ انہوں نے باقاعدہ طور پر تمام آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھنا شروع کیا تو اس کے فیوض و برکات وانوار و تجلیات کو ظاہراً ملاحظہ کیا۔ بعض کے لئے رجالِ غیب بجلی کے قمقمے روشن کر دیتے ہیں۔ بعض کے لئے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اسی سلسلے میں ایک واقعہ چک نمبر ۱۷۲ گ ب چھجوال تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد شریف کے چوہدری محمد علی مرحوم کی بیوی کا ہے۔

---

[1] بڑی نہر یا چھوٹی نہر (راجباہ) سے پانی لینے کے لئے ہوتا ہے جس سے کھال میں پانی جاتا ہے۔

Marfat.com

محمد علی مرحوم ستیانہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ان کی بیوی ایک دن کہنے لگی، مجھے کسی پیر فقیر کے متعلق بتائیں میں بیعت ہونا چاہتی ہوں۔

محمد علی مرحوم نے کہا اگر بیعت ہونا ہے تو پھر پیر طریقت حضرت قبلہ حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی بیعت ہو جاؤ۔

چنانچہ وہ حضرت قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوگئی۔آپ نے اس کو اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔تقریباً چھ ماہ کے بعد اس نے واقعہ سنایا کہ ایک شب میں تہجد کیلئے اٹھی۔میں نے دیکھا دروازہ کھلا ہوا ہے۔باہر قضائے حاجت کے لئے گئی واپس آ کر میں نے وضو کیا اور نماز پڑھنے لگی۔پھر میں نے اپنے جیٹھ ''لالہ'' کو جو کہ دروازے کے قریب سویا ہوا تھا۔کہا کہ دروازہ کھلا ہے بند کر دو۔کہیں کوئی چور کام نہ دکھا جائے۔وہ دروازے بند کرنے کے لئے اٹھا، دروازے کو دیکھ کر اس نے کہا کہ دروازے کو تالا لگا ہوا ہے۔محمد علی مرحوم کی بیوی نے کہا میں تو باہر قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئی ہوں۔پھر اس نے کہا، کہیں تو پاگل تو نہیں ہوگئی۔جب ایک دو بار اس طرح تکرار ہوئی تو محمد علی مرحوم کی بیوی نے کہا۔پھر مجھے یاد آیا کہ اوہو! مجھے تو باباجی نے فرمایا تھا کہ اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے والے کے لئے دروازے خود بخود کھل جاتے ہیں۔اور یہ ایک ایسی کیفیت تھی کہ ایک وقت میں ایک کے لئے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دوسرے کے لئے دروازے بند ہیں۔

''حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء کے لئے خود بخود دروازے کھلتے رہے''۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک کا دروازہ کھلا تھا۔اورادِ فتحیہ شریف مقبول بارگاہِ مصطفویہ ہے۔اس کے پڑھنے والوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے لئے دروازے خود بخود کھل جاتے ہیں۔

ایک بڑا عجیب اور حیرت انگیز واقعہ ہے جس کو نقل کرنا بہت مناسب معلوم ہوتا

Marfat.com

ہے شاید کسی اور کے لئے سودمند ہو۔ یہ واقعہ تحصیل سمندری کے گاؤں فیض پور کا ہے۔ اس گاؤں کا تقریباً اکثر حصہ میرے قبلہ وکعبہ حضرت قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید ہے۔ مذکورہ گاؤں کے ایک گھر میں جنوں کا ڈیرہ تھا۔ بڑی خوفناک بات ہے، صفحۂ قرطاس پر لاتے ہوئے حیا اور شرم محسوس ہوتی ہے۔ خیر! صاحب خانہ کی بیوی نے بڑے دکھ اور تکلیف سے روتے ہوئے واقعہ سنایا۔ آپ نے اس گھر سے ایک فرد کو اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کے لئے مانگا۔ آپ نے اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کی اجازت دے دی۔ بس پھر کیا تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی رحمت وکرم سے اورادِ فتحیہ شریف کی برکت اور آپ کی دعا سے جنات نے اس گھر کو چھوڑ دیا۔ اہل خانہ نے یہ فیض دیکھا تو سب کے سب اہل خانہ آپ کے مرید ہو گئے۔

اورادِ فتحیہ شریف کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ جو شخص اس کو پڑھنا چھوڑ دیتا ہے اس پر الٹا اثر ہو جاتا ہے اور بجائے فیض کے سزا ملتی ہے اور وہ بھی مختلف رنگوں میں۔ کبھی گھر میں اینٹیں گرنے لگتی ہیں، کبھی گھر میں دھواں ہی دھواں ہو جاتا ہے۔ کپڑے خود بخود پھٹ جاتے ہیں، کبھی گھر میں خون گرتا ہے، کبھی کوئی مالی نقصان ہو جاتا ہے، ایک طرف یہ تاثیر ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ اصول وضوابط کو ملحوظ خاطر رکھ کر پڑھنے والا سیف اللسان ہو جاتا ہے اور دوسری طرف پڑھتے چھوڑنے والے کو مختلف رنگوں میں سزا بھی ملتی ہے۔

ایک واقعہ بطور درسِ عبرت پیش خدمت ہے کہ آپ سرکار (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے گاؤں پیلے گوجراں شریف میں ایک گھر کے دو افراد ماں اور بیٹی کو اورادِ فتحہ شریف پڑھنے کی اجازت تھی کچھ عرصہ بعد دونوں ماں بیٹی آپ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں، حضور ہمارے کپڑے خود بخود کٹ جاتے ہیں، سمجھ نہیں آتی خدا جانے کوئی جن بھوت ایسی حرکت کر جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا تم نے اورادِ فتحیہ شریف پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے ایسا ہو گا انہوں نے قسم کھائی ہم تو پڑھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا بات ماننے میں نہیں آتی۔ تم نے ضرور

Marfat.com

بالضرور اورادِ فتحیہ شریف کا ورد چھوڑ دیا ہے۔ جب کپڑوں کے کٹنے کا سلسلہ ختم نہ ہوا اور بالآخر سر کے دوپٹے کٹنے شروع ہو گئے اور کٹتے کٹتے ایک ہاتھ کے برابر رہ گئے تو لڑکی روتے ہوئے کہنے لگی کہ بابا جی مجھے معاف فرمانا دراصل میں نے آپ سے جھوٹ بولا، حقیقت یہ ہے کہ مجھ سے بے احتیاطی ہوگئی ہے اور کئی دنوں سے میں نے اورادِ فتحیہ شریف کا ورد نہیں کیا۔ (کٹے ہوئے کپڑے محمد ظفر ہاتف سمن آبادی فیصل آبادی نے بھی دیکھے ہیں وہ اس واقعہ کے عینی گواہ ہیں۔)

آخر کار لڑکی نے توبہ کی، آئندہ سے باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے کا وعدہ کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی مہربانی سے گھر میں خیر وعافیت ہوگئی۔

المختصر اورادِ فتحیہ شریف کے بے بہا فیوض و برکات ہیں، پڑھنے والے کے لئے استغنائے قلبی جیسی عظیم نعمت عطا ہوتی ہے۔ قنوطیت اور بے یقینی کی حالت ختم ہو جاتی ہے۔ طبیعت میں عجز وانکساری کے ساتھ مستقل مزاجی پیدا ہو جاتی ہے۔ صبر وتحمل اور بردباری فضائل وکردار کی زینت بنتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ راضی برضا رہنے اور توکل علی اللہ کرنے والی روحانی منزل نصیب ہوتی ہے۔

الحمد شریف

حدیث شریف میں ہے کہ اَلْفَاتِحَۃُ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ۔ سورہ فاتحہ ہر بیماری سے شفا دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے دوسرے اسماء کے علاوہ ایک نام سورہ شفا بھی ہے اس لئے یہ سورہ مبارکہ ہر مرض کیلئے وسیلۂ شفا بن سکتی ہے۔

باباجی سرکار نگینہ علیہ الرحمہ کا فرمان ہے کہ ہر مرض کیلئے ایک نہ ایک دوا ہے مگر میں نے اکثر امراض کا علاج سورہ فاتحہ سے کیا جس کی عجیب تاثیر دیکھی۔

جب کوئی مشکل کے حل کے لئے عرض گزار ہوتا تو اُسے سورہ فاتحہ شریف فجر کی

Marfat.com

نماز میں سنت اور فرض کے درمیانی وقفہ میں پڑھنے کا حکم فرماتے کہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ۴۱ بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے وصل کے ساتھ پڑھو پھر واضح طور پر بیان فرماتے کہ اَلْحَمْدُ کی بجائے اَلرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ پڑھو اور آخر تک وَلاَ الضَّالِّیْنَ (آمین) تک پڑھیں پھر نماز فرض ادا کریں۔

حلقہ ارادت میں داخل فرماتے وقت مریدین کو ایک بار سورہ فاتحہ شریف اور تین بار سورہ اخلاص شریف ہر نماز کے بعد پڑھنے کا حکم فرماتے اور کسی کو روزانہ صبح کے وقت ایک مکمل تسبیح اول وآخر درود شریف کے ساتھ سورہ فاتحہ شریف کا حکم فرماتے۔

اگر کوئی عرض کرتا حضور مجھے بھی اجازت مرحمت فرماویں کہ اگر کسی بچہ کو دم کرنا پڑے یا بیمار آئے تو کیا کروں۔

حضور قبلہ سرکار نگینہ علیہ الرحمہ فرماتے بچہ پر تین بار تعوذ ۱۱ بار کی تعداد مکمل کر کے دم کر دیں اور بیمار پر تین بار سورہ فاتحہ شریف کی تعداد ۷ بار مکمل کر کے پھونک لگا دیں اللہ تعالیٰ شفا دے دے گا۔

تیسرا کلمہ اور قل ھو اللہ شریف:

آپ تیسرے کلمہ اور قل ھو اللہ شریف کی بھی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں جب کبھی کوئی شخص آپ کے پاس آتا اور عرض کرتا کہ حضور دعا کیجئے میرے کام سیدھے ہو جائیں تو فرماتے "بیٹا! تو سیدھا ہو جا تیرے کام سیدھے ہو جائیں گے"۔

اور اگر کوئی شخص اپنے مقروض ہونے کا ذکر کرتا تو آپ اسے فرماتے بیٹا نماز پڑھا کرو اور داڑھی شریف رکھ لو اور تیسرا کلمہ اور قل ھو اللہ شریف کی سارے دن میں بلا قید پانچ پانچ تسبیح پڑھنے کا حکم فرماتے اور فرماتے جو شخص یہ وظیفہ کرے گا۔ اللہ کریم اپنے فضل وکرم سے اس کے لئے مٹی کو سونا بنا دے گا۔

Marfat.com

درود شریف کا ذکر:

آپ سرکار درود شریف کی بھی بہت تلقین فرمایا کرتے تھے۔اور فرماتے کہ ایمان والوں کو تو صبح وشام اپنا وِرد ہی درود شریف بنا لینا چاہیے۔ کیونکہ یہ صرف غوث وقطب، اولیاء واصفیاء ہی کا وظیفہ نہیں بلکہ درود شریف پڑھنا تو ملائکہ اور اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ کی بھی سنت ہے۔

حضور نبی پاک ﷺ کے روضے مبارک پر ہر روز ستر ہزار ملائکہ کی حاضری ہوتی ہے اور ان کا کام ہی درود شریف پڑھنا ہے اور فرماتے کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرنی چاہیے۔اس لئے کہ روزِ حشر جمعہ کے دن برپا ہونا ہے اور کوئی شخص کہیں پر بھی درود شریف پڑھے، سرورِ کائنات حضور نبی پاک ﷺ اس کا درود شریف پڑھنا خود سماعت فرماتے ہیں۔اس سلسلے میں آپ جلاء الافہام کی ایک حدیث پاک بیان فرمایا کرتے تھے۔جس کا ترجمہ یہ ہے:

طبرانی شریف میں ہے جسے یحییٰ بن ایوب العلاف نے سعید بن ابو مریم، خالد بن زید سے، انہوں نے سعید بن ابی ھلال سے اور انہوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جمعہ کے دن مجھ پر درود (شریف) کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے۔فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں جو بندہ درود (شریف) پڑھتا ہے وہ خواہ کہیں ہو اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا (یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے) کیا وصال (مبارک) کے بعد بھی فرمایا (سرکار دو عالم علیہ التحیۃ والتسلیم نے) ہاں دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی کیونکہ اللہ (کریم) نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

اور فرماتے کہ وہ شخص بخیل ہے جو حضور نبی پاک ﷺ کا نام گرامی سنے اور

Marfat.com

درود شریف نہ پڑھے اور درود شریف کی برکات میں فرماتے کہ اس میں روح کی نوری غذا ہے۔ اس میں مکمل شفا ہے، یہ دیتا دلوں کو ضیاء ہے۔ یہی نسخۂ کیمیا ہے اور اسی سے قربِ مصطفےٰ ﷺ ہے، دوزخ کی آگ سے بچنے اور جنت میں پہنچنے کا وسیلہ ہے، اس میں ہزاروں رحمتیں اور کروڑوں نعمتیں ہیں اور آپ سرکار ہر ایک کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ بیٹا میری ایک نصیحت یاد رکھنا اگر اپنے قلب کی صفائی چاہتے ہو تو دل کی بستی کو درود شریف سے آباد کر لو۔ اکثر مریدین کو ہر روز بلا ناغہ ایک ایک تسبیح پڑھنے کی تلقین فرماتے اور کچھ کو پانچ پانچ تسبیحات پڑھنے کی تلقین فرماتے۔

راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی کو بھی آپ سرکار نے پانچ تسبیح درود شریف کی تلقین فرمائی۔

اللہ ھو کا ذکر خفی:

جب سانس اندر جائے تو لفظ ''اللہ'' اور باہر نکلے تو ''ھو'' کی آواز کے ساتھ آپ سرکار اللہ ھو کے ذکر خفی کی بھی بہت تلقین فرمایا کرتے تھے۔ دنیا میں رہنے کی مثال مرغابی سے دیتے تھے کہ وہ پانی میں ڈبکی لگاتی ہے۔ لیکن جب باہر نکلتی ہے تو اس کے پر بالکل خشک ہوتے ہیں، فرماتے تھے ذکر کرنے والے کے ساتھ ہی اگر کوئی بیٹھا ہو تو اسے بھی نہ پتہ چلے کہ ذکر ہو رہا ہے کیونکہ ہم نے اپنے آپ کو صوفی بن کر نہیں دکھانا یا صوفی نہیں منوانا بلکہ اپنے آپ کو ریاکاری اور تصنع کے سایہ سے بھی بچانا چاہیے۔

ایک مرتبہ آپ کے صاحبزادہ الحاج محمد اللہ دتہ یوسفی ٹوکے پر چارا کاٹنے لگے تو آپ انہیں فرمانے لگے بیٹا جب ٹوکے کے چکر کو اوپر کھینچو تو لفظ ''اللہ'' اور نیچے لے جاتے وقت ھو کا سانس نکلنا چاہیے۔ پنجابی میں اس کی مثال اس طرح دیتے تھے ''پتر ہتھ کار ول تے دل یار ول ہووے''۔

اسی چیز کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب اخبار الاخیار

Marfat.com

میں لکھا ہے کہ طریقت کے کئی راستے ہیں اور صاحبان ہمت نے متفرق راہیں اختیار کر لی ہیں۔ لیکن اصلیت یہ ہے کہ معیتِ حق کو اس طرح پیش نظر رکھا جائے کہ کسی وقت کسی معاملہ اور کسی چیز میں غیر حق نہ دکھائی دے اور فوراً ہی اس دیدارِ الٰہی سے خیال منتشر نہ ہو جائے۔ ہاتھ سے دنیا کے کام کرتے رہو اور دل کو یار کی طرف لگائے رکھو۔

آپ سرکار اللہ ہو کے ذکر کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ تمام جہانوں کا ذرّہ ذرّہ اور چمن کا پتہ پتہ اللہ ہو کے ذکر پاک میں مشغول ہے۔ جہاں جہاں سے بادِ صبا کا گزر ہوتا ہے وہ بھی اللہ ہو کا ہی ورد کرتی ہے۔ اس ذکرِ پاک کی مستی سب جہانوں میں ہے، اس کا کیف سب مکانوں میں ہے، اس کی مہک سب گلستانوں میں اور اس کا ذکر سب زبانوں میں ہے۔ فرماتے کہ اس کے ذاکر کو راہِ ہدایت ملتی ہے لطف فنا کے بعد، بقا بھی ملتی ہے نفس کو موت، روح کو غذا ملتی ہے اور پھر اس کے ذاکر پر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ خدائی تو کیا خدا بھی ملتا ہے۔

فرماتے کہ اللہ ھو کا ذکر سب ذکروں میں نرالا ذکر ہے۔ سب سے اونچا اور سب سے بالا ذکر ہے۔ اسم اعظم بھی ہے، اسم اعلیٰ بھی ہے، یہ ذکر ایک عجیب مستی عطا کرتا ہے، اس ذکر کی شان بڑی عجیب ہے، اس میں نور عرفان، اسلام اور دین و ایمان بھی ہے اور یہی میرے پیرِ طریقت کا فرمان بھی ہے کہ اس کی شان کو بیان کرنا کسی انسان کی زبان کے بس کی بات نہیں اور دل کی بستی کو اس ذکر سے آباد و شاد رکھنا چاہیے۔

داڑھی منڈوانے والے سے ناراضگی:

ایک شخص مختار احمد رحمانی ساکن پیلے گوجراں شریف حال مقیم تاندلیانوالہ آپ سے قرآن پاک کا سبق لیا کرتا تھا، آپ نے اس سے کہا بیٹا داڑھی رکھ لو، اس نے داڑھی رکھ لی جب اس کی شادی ہوئی، اس نے داڑھی صاف کروادی اور اس کے بعد کافی عرصہ آپ کو نہ ملا۔

Marfat.com

ایک دن آپ اپنے آستانہ مبارک پر تشریف لا رہے تھے، راستے میں مختار احمد ملا آپ کی نظر جو اس پر پڑی تو یک دم اپنا چہرہ انور اس کی طرف سے پھیر لیا، اس نے آپ کو مخاطب کیا لیکن آپ نے اس کو آگے سے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پھر بلایا تو آپ فرمانے لگے مختار احمد! آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دکھانا، تم نے حضور نبی کریم ﷺ کی سنت مطہرہ کی بے حرمتی کی ہے۔ دفع ہو جاؤ، میری نظروں سے آئندہ میرے سامنے مت آنا۔

اللہ کی قدرت کہ مختار احمد کی ٹانگ پر ایک زخم ہوا، وہ آہستہ آہستہ پھولتا چلا گیا۔ بہت ڈاکٹروں سے علاج کروایا، کوئی فرق نہ پڑا، وہ زخم اتنا بڑھا اور پھولا کہ اس کا چلنا پھرنا ختم ہو گیا۔ صرف چارپائی کے اوپر دن رات گزارتا۔ آخر ایک دن اُس کی بیوی اور ماں دونوں اس کی چارپائی اٹھوا کر آپ کے آستانہ مبارک پر آ کر بیٹھ گئیں۔ آپ جلال میں آ کر فرمانے لگے، مائی اس کو لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ اس نے سنت رسول کی بے ادبی کی ہے، میں اس کی شکل دیکھنا نہیں چاہتا۔ اس کی بیوی روتے ہوئے کہنے لگی حضور جب تک آپ اس کو معاف نہیں کریں گے اور اس کے حق میں صحت یابی کی دعا نہیں کریں گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گی۔ آخر تیسرے دن آپ سرکار فرمانے لگے، جاؤ مائی اس کو یہاں سے لے جاؤ، اس کو کہو سنت رسول کے مطابق داڑھی رکھ لے جیسے جیسے داڑھی کے بال نکلتے آئیں گے اس کا پھوڑا ختم ہوتا چلا جائے گا۔ جس دن داڑھی پوری ہو جائے گی اس کا پھوڑا ختم ہو جائے گا۔ مختار احمد نے آپ کے فرمان کے مطابق دوبارہ داڑھی رکھ لی۔ جیسے جیسے داڑھی بڑھتی گئی اس کا پھوڑا ٹھیک ہوتا چلا گیا، آہستہ آہستہ اس کا زخم بالکل ٹھیک ہو گیا۔ آج وہ تین تین چار چار گاؤں سائیکل پر جا کر پھیری لگاتا ہے۔

اسی ضمن میں ایک اور واقعہ لکھتا چلوں۔ بابا جی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے محمد علی کے والد بابا نور محمد کو حضرت جناب سید محمد اسماعیل شاہ (المعروف بابا کرمانوالے) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کروایا ہوا تھا۔ نور محمد اپنی داڑھی کتروایا

Marfat.com

کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کی ہمشیرہ سخت بیمار ہوگئیں تو وہ اوکاڑہ شریف جناب سیّد محمد اسماعیل شاہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی خدمت میں دعا کی غرض سے حاضر ہوئے اور دعا کے لئے فرمایا۔

بابا کرمانوالے فرمانے لگے، نور محمد داڑھی کتروایا کرو وہ ضرور ٹھیک ہو جائے گی۔ نور محمد صاحب سمجھے بابا کرمانوالے فرمارہے ہیں داڑھی کٹوادو گے تو تمہاری بہن ضرور ٹھیک ہو جائے گی۔ نور محمد صاحب نے رہتی سہتی داڑھی بھی کٹوادی۔ پیلے گجراں شریف بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تمام واقعہ بتایا۔ بابا جی صاحب نور محمد کو سخت ناراض ہوئے کہ نور محمد بابا کرمانوالے نے تو تمہیں سمجھایا تھا کہ سنّت رسول کی بے ادبی نہ کیا کرو۔ داڑھی کتروایا نہ کرو، تم نے رہی سہی بھی ساری ختم کروادی۔ فوراً سنت کے مطابق داڑھی رکھو اور اس کو قینچی مت لگانا۔

محفل میلاد کے لنگر شریف سے محبت:

ایک مرتبہ انسانی شکل میں ایک جنّ سالانہ محفل میلاد کے موقع پر آپ سرکار کے ساتھ ساتھ چل پھر رہا تھا۔ آپ جہاں جاتے جہاں بیٹھتے آپ کے ساتھ ساتھ اٹھتا بیٹھتا، بابا جی صاحب نے اس کو دو تین مرتبہ فرمایا دیکھو جہاں جگہ ملتی ہے وہاں بیٹھ جاؤ اور لنگر شریف کھالو۔ میں کھانا دیر سے کھاؤں گا وہ کہنے لگا نہیں حضور! میں تو آپ کے ساتھ ہی بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا۔

المختصر یہ کہ آخر جب بابا جی صاحب محفل کے اختتام پذیر ہونے پر فارغ ہوئے تو آپ نے صاحبزادگان کو فرمایا بیٹا! میرے لئے کھانا لے آؤ، وہ جنّ آپ کے ساتھ بیٹھ گیا، لنگر شریف میں روٹیوں کے جو بچے کھچے ٹکڑے رہ گئے تھے اور کچھ بچی ہوئی دال آپ کے آگے لاکر رکھ دی گئی۔ آپ اس شخص (جنّ) سے فرمانے لگے، لو بھائی تم میرے ساتھ کھانا کھانا چاہتے تھے نا اب شروع کرو، یہ میرا کھانا ہے۔ وہ شخص یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ہکّا بکّا ہو کر عرض کرنے لگا، حضور

Marfat.com

آج آپ نے محفل میلاد کے لنگر شریف کے لئے سات بکرے ذبح کروائے، اتنی دنیا کو کھانا کھلایا جس کا حساب نہیں۔ میں نے تو یہ سوچتے ہوئے کھانا نہیں کھایا کہ آپ پیر صاحب ہیں آپ کے لئے تو بھنے ہوئے گوشت اور مرغ ہوں گے۔ اس لئے آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا لیکن یہاں تو منظر ہی کچھ اور ہے۔ بابا جی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، روتے ہوئے فرمانے لگے، آج کھانا کھانے کا نہیں بلکہ کھلانے کا دن ہے، میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا جہاں جگہ ملتی ہے وہاں بیٹھ کر کھانا کھا لو لیکن تم نے میری بات نہیں سنی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے محفل میلاد کے لنگر شریف میں سے جو روٹی کے چند ٹکڑے اور دال بچ جاتی ہے۔ وہی میرا کھانا ہوتا ہے۔ حضور نبی پاک ﷺ کے محفل میلاد کے لنگر شریف سے بابا صاحب کی بے پناہ محبت اور عقیدت دیکھ کر اس جن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اس نے روتے روتے آپ کے ساتھ کھانا کھایا اور آپ سے اجازت لے کر چلتا بنا۔

آپ کے وعظ و نصیحت سے ایک نوجوان کا قتل ہونے سے بچ جانا

ماجھا علاقے کا ایک اٹھارہ سالہ نوجوان جمعہ والے دن آپ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا حضور مجھے قتل ہونے سے بچا لیجئے، دعا فرمائیں کہ میں قتل نہ کیا جاؤں۔ میری راتوں کی نیند اور دنوں کا چین برباد ہو گیا ہے۔ پرانی دشمنی کی بناء پر میرے خاندان کے چھ افراد باری باری قتل ہو چکے ہیں اور اب ساتواں قتل میرا ہے۔ قاتلوں کا کہنا ہے کہ بائیس سال کی عمر میں تمہیں قتل کریں گے ابھی چار سال اور جی لو۔

میں کیوں قتل کیا جاؤں، آخر میرا قصور کیا ہے؟ یہ دشمنی تو ہمارے بڑے بوڑھوں سے چلتی چلی آ رہی ہے۔ وہ ہمارا ایک آدمی قتل کر دیتے ہیں تو ہمارے بڑے ان کا ایک بندہ قتل کر دیتے ہیں اور اب میری باری ہے۔

Marfat.com

بابا جی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرمانے لگے بیٹا چلو مجھے اپنے گاؤں ان لوگوں کے گھر لے چلو، جن سے تمہاری دشمنی ہے۔ وہ نوجوان ڈرتے ڈرتے آپ کو ان کے گھر لے گیا۔ ان کے گھر کے باہر اونچے سے تھڑے پر تین چار بوڑھی عمر کے لوگ بیٹھے تھے۔ جن کی لمبی لمبی داڑھیاں تھیں۔

بابا جی نے ان کو سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور بہت حیرانی سے آپ کو اور اس لڑکے کو دیکھا اور کہنے لگے حضور اوپر چڑھ آئیں۔ آپ فرمانے لگے میں بعد میں اوپر آؤں گا، پہلے اس نوجوان کو اوپر چڑھا دو۔ وہ تینوں چاروں بندے بڑے بے باک اور دلیرانہ انداز میں کہنے لگے، ابھی اس نوجوان کو اوپر چڑھانے کا وقت نہیں آیا، جب وقت آئے گا تو اس کو چڑھا دیں گے۔ فی الحال آپ تو اوپر تشریف لائیں۔

بابا جی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے وہیں کھڑے کھڑے قرآن پاک و احادیث مبارکہ کی روشنی میں معاف کرنے کی عظمت وشان بیان کرنا شروع کر دی۔ آپ سرکار بیان کرتے چلے جا رہے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کہ ان لوگوں کے دلوں کی کیفیت اور کایا پلٹتی جا رہی تھی۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ آپ سرکار تقریر کرتے چلے گئے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے وعظ ونصیحت کا ان لوگوں کے دلوں پر ایسا اثر کیا کہ وہ لوگ رونے لگے، ہچکیاں بندھ گئیں اور عرض کرنے لگے حضور صرف اور صرف آپ کی خاطر ہم نے اس نوجوان کو معاف کیا اور یہ پرانی دشمنی جو سالہا سال سے ہمارے درمیان چلی آ رہی تھی اس کو ختم کیا۔

دراصل ہوتا یہ تھا کہ جب ہمارا ایک آدمی قتل ہوتا تو پھر ہم ان کا ایک آدمی قتل کرتے تھے کہ کہیں برادری میں ہماری ناک نہ کٹ جائے اور لوگ ہمیں بزدل نہ کہیں۔ لیکن آپ نے تو ہمارے دلوں کی کیفیت ہی بدل ڈالی۔ اس پرانی دشمنی کو یہیں ختم کرتے ہوئے ہم اس نوجوان کو معاف کرتے ہیں۔ بابا جی صاحب نے اس نوجوان کو اشارہ فرماتے ہوئے کہا کہ ان بزرگوں کے قدم چوم لو اور بزرگوں سے کہا کہ اس نوجوان کے

Marfat.com

سر پر شفقت کا ہاتھ پھیر دیں۔

آپ سرکار کے وعظ کے اثر کی برکتوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ کہاں تو وہ لوگ اس نوجوان کے قتل کے درپے تھے اور کہاں اب وہ آپ کے کہنے پر اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیر رہے تھے۔ اور پھر اس لڑکے کو بیٹی کا رشتہ بھی دیا۔

اچھی نیت سے مردِ خدا تو کیا خدا بھی ملتا ہے:

ایک مرتبہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نوری مسجد لاہور ریلوے اسٹیشن میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا آپ کو کہنے لگا، حضور آج کل کے دور میں صحیح پیر نہیں ملتا کوئی کامل مرد دکھائی نہیں دیتا۔ آپ سرکار اس کی بات سن کر فرمانے لگے، تم کہتے ہو صحیح پیر نہیں ملتا، میں کہتا ہوں کہ اب صحیح مرید نہیں ملتا۔ اگر مرید بنانا یا زیادہ کرنا اپنا مقصد ہوتا تو ہزاروں کی قطاریں لگ جاتیں۔ لیکن مرید وہی جو اچھے ہوں بیشک ایک دو ہی ہوں جو صراطِ مستقیم پر چل سکتے ہوں جن کے دلوں میں اللہ رسول کو پانے کی خواہش وتمنا ہو۔

آپ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں بیعت کرنے والے لوگوں میں عام طور پر یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ اپنی دنیاوی حالت اور مشکلات کے مسئلے لے کر پیروں کے پاس جاتے ہیں، کوئی اولاد، کوئی شادی، تو کوئی جادو ٹونے، کوئی کاروبار، تو کوئی دولت کے لئے پیروں فقیروں کے پاس جاتے ہیں کہ راتوں رات دولت مند ہو جائیں۔ کوئی شخص اللہ ورسول کو پانے کی نیت سے پیر ومرشد نہیں پکڑتا۔ نیت اچھی ہو تو مردِ خدا تو کیا خود خدا بھی مل جاتا ہے۔

ایک دوست راقم الحروف کو کہنے لگے میں اپنی زندگی میں جس پیر فقیر کے پاس گیا وہ فراڈ ہی نکلا۔ وہ صاحب خود جس کے پاس بھی گئے، کاروبار، فیکٹری یا جادو ٹونے کی غرض سے کہ میرے کاروبار پر کسی نے جادو تو نہیں ہوا، حتیٰ کہ ایک جگہ راقم الحروف کے ساتھ گئے اور وہاں جا کر کہنے لگے اگر مجھے فلاں فلاں آرڈر مل گیا تو میں آپ کو اپنی طرف سے سونے

Marfat.com

کی نئی راڈو گھڑی لے کر دوں گا۔

المختصر یہ کہ جیسی نیت ویسا پھل۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

جے ربّ نہاتیاں دھوتیاں ملدا، ملدا ڈڈواں مچھیاں ہو
جے ربّ ملدا مون منایاں مل دا بھیڈاں سسیاں ہو
جے ربّ جتیاں ستّیاں ملدا ، ملدا داناں خصیاں ہو
ربّ انہاں نوں ملدا باہو نیتاں جنہاں اچھیاں ہو

رجوع الی اللہ کی ترغیب:

مستری عبدالغنی یوسفی فیصل آباد والے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک مائی بابا جی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی، حضور! بہت عرصے سے سر درد کی شدید تکلیف میں مبتلا ہوں۔ کبھی کبھی اتنا درد ہوتا ہے ایسا لگتا ہے کہ سر میں انجن چل رہا ہے اور میرا سر پھٹ جائے گا۔ آپ مجھے کوئی تعویذ دے دیں، آپ فرمانے لگے بی بی تعویذ وغیرہ تو میرے پاس کوئی ہے نہیں ہاں پانی دم کئے دیتا ہوں اور میری ایک نصیحت ہے اس پر عمل کرو گی تو آئندہ کبھی سر میں درد نہیں ہوگا۔

یہ بتاؤ پانچ وقت کی نماز ادا کرتی ہو، اماں جی کہنے لگیں جی پڑھتی ہوں، آپ فرمانے لگے اچھا ایسا کرو تہجد کی نماز پابندی سے شروع کر دو۔ سر میں کبھی درد نہیں ہوگا۔ وہی اماں تقریباً دس دن کے بعد مستری عبدالغنی کو ملی تو انہوں نے پوچھا بتاؤ کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگیں بابا جی صاحب نے جو نصیحت کی تھی اس پر عمل کیا ہے۔ سر کی درد ایسے غائب ہوئی ہے جیسے کہ کبھی ہوئی ہی نہیں تھی۔

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں، آخری مرتبہ علاج کے لئے جب آپ سرکار لاہور ٹاؤن شپ سیّد محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی کے گھر تشریف لائے تو وہاں ایک شاہد نامی لڑکا آپ کی خدمت میں اپنی داڑھی صاف کروانے کی غرض سے حاضر ہوا۔ اس کی والدہ

Marfat.com

نے اس سے کہا بیٹا بابا جی صاحب لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ان سے عرض کرنا حضور دو چار سال کے لئے میں داڑھی صاف کروانا چاہتا ہوں۔اگر آپ اجازت فرمادیں تو میں داڑھی صاف کروالوں۔اب جب شاہد یوسفی بابا جی صاحب کے پاس پہنچے تو بات ایسے شروع کی کہ حضور والد صاحب مجھے کاروبار کروا کے دے رہے ہیں، آپ دعا فرمائیں کاروبار ٹھیک ہو جائے۔ان کے اگلا سوال کرنے سے پہلے ہی آپ سرکار فرمانے لگے، بیٹا داڑھی بڑھانا شروع کردو۔سنّت رسول کے مطابق داڑھی رکھ لو، کاروبار بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔شاہد یوسفی نے سوال کرنے سے پہلے ہی جب اپنے سوال کا جواب سن لیا تو انہیں مزید کچھ کہنے کی ہمت ہی نہ ہوئی۔

انہی دنوں ٹاؤن شپ میں ہی ایک دوست کو آپ سرکار کا پتہ چلا کہ ایسے ایسے کوئی بزرگ ٹاؤن شپ میں تشریف لائے ہوئے ہیں، چلو ان سے چل کے تو قرض کے لئے دعا کرواتے ہیں، اس دوست نے پہلے کبھی آپ کی زیارت نہیں کی تھی، ان کی چھوٹی چھوٹی داڑھی تھی، جب وہ آپ کے پاس پہنچے تو آپ سرکار آنکھیں بند کئے لیٹے ہوئے تھے۔کچھ مریدین آس پاس موجود تھے۔جب انہوں نے قرض کے لئے دعا کا عرض کیا تو وہ اس وقت حیران رہ گئے کہ بابا صاحب آنکھیں بند کئے ہوئے ہی فرمانے لگے سنّت رسول کے مطابق داڑھی پوری کرلو، قرضہ اتر جائے گا حالانکہ ان کی پہلے کبھی بابا جی صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی تھی اور پھر آپ نے ان کو اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کی بھی اجازت فرمادی۔

ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا، حضور بہت عرصہ ہوا میرا بیٹا گم ہو گیا، بہت ڈھونڈا لیکن وہ نہیں ملا۔مجھے آپ کے پاس آپ کے فلاں مرید نے بھیجا ہے کہ جا کر میرے پیر و مرشد سے دعا کرواؤ۔ہوسکتا ہے تمہیں تمہارا بیٹا مل جائے۔آپ فرمانے لگے دیکھو بھائی میرے ساتھ ایک وعدہ کرلو کہ سنّت رسول کے مطابق داڑھی رکھو گے اور آئندہ اپنے بیٹے کو مارو پیٹو گے نہیں۔وہ شخص کہنے لگا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد اپنے بیٹے کو ماروں گا بھی نہیں اور سنّت مصطفٰے ﷺ کے مطابق داڑھی بھی رکھوں گا۔

Marfat.com

آپ نے اس شخص کو چند مٹی کے خشک ڈھیلے دیئے اور ایک عمل بتایا کہ یہ عمل کرو تمہارا بیٹا تمہیں مل جائے گا۔ وہ شخص وہ ٹکڑے لے کر چلا گیا تین دن بعد وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مٹھائی کا ڈبہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرا بچہ مجھے مل گیا۔

پیر طریقت جناب صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شریعت مصطفےٰ ﷺ کے معاملہ میں اتنے سخت تھے جس کا حساب نہیں ۔ جب بھی شریعت مصطفےٰ ﷺ کی کوئی بات ہوتی آپ جلال میں آجاتے ، نہ اولاد کو دیکھتے ، نہ مریدین کو اور نہ ہی رشتہ داروں کو۔ آپ کے پیر و مرشد نے اپنی داڑھی کتروالی تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور نہایت مؤدبانہ عرض گزار ہوئے کہ حضور لوگ مجھے منبر رسول ﷺ پر بیٹھے ہوئے طعنہ دیتے ہیں کہ آپ سنّت رسول رکھواتے پھرتے ہیں اور آپ کے پیر و مرشد داڑھی کتر واتے پھرتے ہیں۔

آپ کے پیر و مرشد اس گفتگو سے ناراض ہو گئے اور اس کے بعد تقریباً نو سال تک آپ کی اپنے پیر و مرشد سے ملاقات نہ ہوئی ، آپ کسبِ فیض کے لئے علی پور شریف اپنے پیر و مرشد حضور سیّد علی اصغر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ مکرم بڑے بھائی غوثِ زماں حضور سیّد علی اکبر شاہ قدس سرّہ کی طرف تو جاتے رہے لیکن اپنے پیر و مرشد کے پاس نہ گئے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک وہ اپنے چہرے کو سنّتِ رسول ﷺ سے نہیں سجائیں گے میں وہاں نہیں جاؤں گا۔ نو سال کے بعد جب انہوں نے اپنی داڑھی کتروانا بند کی تب آپ ان کی خدمت میں شرف قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے اور آخر تک ادب واحترام ومحبت کی مثال قائم کی۔

آپ کی زندگی پاک کے مطالعہ کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا ملنا ، ملانا ، اٹھنا ، بیٹھنا ، سونا ، جاگنا ، اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ کے لئے تھا۔ آپ کی تعلیم تھی کہ اللہ جل جلالہ اور رسول کریم ﷺ کی معرفت و قرب حاصل کرنے کے لئے سنّت وشریعت پر کاربند ہونا لازم ہے۔

Marfat.com

دُعاء

باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے انسان جو دعائیں کرتا ہے اس میں تقریباً ۹۴، ۹۵، ۹۶ فیصد دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ پھر دعاؤں کی اقسام بیان فرمایا کرتے تھے کہ کچھ دعائیں تو ایسی ہیں جب بندہ مانگتا ہے تو اسی وقت قبول ہو جاتی ہیں اور ان کی قبولیت کا ظہور بھی اسی وقت ہو جاتا ہے۔ اور کچھ دعائیں قبول تو اسی وقت ہو جاتی ہیں لیکن ان کی قبولیت کا ظہور ایک وقت مقررہ کے بعد جا کر ہوتا ہے۔ جس کی مثال ایسے ہے جیسے کہ حضرتِ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی:

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِم وَاشْدُدْعَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُ الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا۔(سورہ یونس آیت ۸۸)

ترجمہ: اے رب ہمارے ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں، فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوگی۔

اب دُعا تو فرمائی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور آمین کہا حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام نے۔ دو نبی دعا کرنے والے۔ دعا قبول تو اسی وقت ہوگئی لیکن اس کی قبولیت کا ظہور جا کر ہوا چالیس سال کے بعد کہ فرعون کے اموال بھی برباد ہوئے اور وہ خود بھی ہلاک ہوا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی:

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ۔(سورہ بقرہ آیت ۱۲۹)

ترجمہ: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے اور ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب صاف ستھرا فرمائے۔

یہاں بھی دو نبی دعا کرنے والے، دعا فرمائی حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے آمین کہا۔ اب دعا قبول تو اسی وقت ہوگئی

Marfat.com

لیکن اس کی قبولیت کا ظہور کئی ہزار سال کے بعد جا کر ہوا کہ تاجدارِ دو جہاں حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ آج لوگ دو چار نفل پڑھ لیں، دو دن نمازیں پڑھ لیں، تھوڑا سا حصہ خیرات کر لیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ اب ہماری دعا ضرور قبول ہونی چاہیے اور جب دعا کی قبولیت کا ظہور نہ ہو تو مایوس ہو جاتے ہیں نا امید ہو جاتے ہیں، فرماتے کہ انسان کو مایوسی کی حالت میں بھی نہیں ہونا چاہیے کہ میری دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ جو دعا کی قبولیت میں جلدی کرتے ہیں، دیر کی حکمت نہیں جانتے، کبھی تاخیرِ دعا سے دعا مانگنے والے کے درجات بلند ہوتے ہیں، بندے کو دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے رہنا چاہیے۔ وہ دعا ضرور سنتا ہے، قرآن پاک میں اس کا وعدہ ہے:

وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَالْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ط

(پ ۲، البقرۃ ع ۲۲، آیت ۱۸۹)

ترجمہ: اور جب سوال کریں گے تجھے (اے محمد! اے محبوب سن اے محفوظ و معصوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) میرے بندے مجھ سے (میرے متعلق) سو یقیناً میں قریب ہوں جواب دیتا ہوں (قبول فرماتا ہوں) پکار پکارنے والے کی۔ جب کہ مجھے پکارے سو چاہیے کہ قبول کریں میرے لئے (میرے احکام قبول کریں) اور میرے ساتھ ایمان لائیں تا کہ رشد و ہدایت پائیں۔

المختصر یہ کہ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ دعا کرتا ہے۔

پھر آپ دعا کے لوازمات بیان فرمایا کرتے تھے کہ آج حال یہ ہے کہ تقریباً ہر بندہ سنت رسول ﷺ کا مذاق اڑانے میں لگا ہوا ہے، نہ چہرے سنّت رسول سے سجے ہوئے، بات بات پر جھوٹ، غیبت، چغل خوری، حسد کرنا، رشوت لینا، پنج وقتہ نمازوں میں بھی ہاتھ دکھا جانا، رزق حلال کی کمی، حلال حرام کی تمیز کوئی نہیں پھر اس کے باوجود یہ شکوہ و

Marfat.com

اعتراض کرنا کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں لیکن ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

پھر آپ تھری ناٹ تھری کی بندوق کی مثال دیا کرتے تھے کہ اگر گولی نشانے پر لگانی ہو اور تھری ناٹ تھری کی بندوق ہو تو اس کے لوازمات بھی پورے ہونے چاہئیں یعنی تھری ناٹ تھری کی ہی گولی بھی ہو کسی اور بندوق کی گولی نہ ہو بندوق بھی بالکل ٹھیک ہو، نالی بھی ٹھیک ہو، گھوڑا بھی ٹھیک ہو اور چلانے والے کو چلانی بھی آتی ہو تو نشانہ کیونکر خطا ہو سکتا ہے۔ ایسے ہی اگر سنّت رسول سے چہرے کو سجایا ہو، بندہ سنت و شریعت مصطفٰے ﷺ کی مکمل تصویر ہو، فرض نمازیں تو ایک طرف نفل نمازیں بھی قضا نہ ہوتی ہوں، رزق حلال سے گزر بسر ہو تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کی دعا قبول نہ ہو بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا وعدہ ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔(سورہ بقرہ آیت ۱۷۶)

فرماتے ترمذی شریف میں ہے:

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ ۔

(دعا عبادت کا مغز ہے) یعنی دعا عبادت کی اصل ہے، اس لئے یہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی سنّت ہے کہ جب کوئی اچھا کام کریں، فرضی عبادت کریں یا نفلی عبادت، دعا ضرور مانگنی چاہیے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

آداب دعا کے سلسلہ میں فرماتے تھے:

- اخلاص، یقین، خود اعتمادی، خدا کی رحمت پر مکمل بھروسہ، کسی قسم کا تذبذب، تردّد نہ ہو، دل جمعی اور توجہ الی اللہ کو آداب دعا میں بنیادی حیثیت حاصل ہے جن پر دعا کی قبولیت کا دارومدار ہوتا ہے اور یہ دعا کے روحِ رواں ہوتے ہیں۔
- کسی غیر شرعی کام کے لئے دعا نہ مانگنا۔
- حرام خوراک، لباس اور روزی سے بچنا۔
- کسی محال اور ناممکن بات کی دعا نہ مانگنا۔
- دعا مانگنے سے پہلے نفلی عبادتوں میں سے کوئی عمل کرنا۔ (مثلاً صدقہ، خیرات دینا یا

Marfat.com

نفل نماز پڑھنا) جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا طریقہ ہے۔

o باوضو ہونا اور دوزانو بیٹھ کر قبلہ شریف کی طرف رخ کر کے دونوں ہاتھ سینے کے برابر تک اٹھا کر اور ہاتھوں کو پھیلا کر دل کی گہرائیوں سے دعا کرنا۔

o انبیاء کرام خصوصاً سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، بزرگانِ دین، شہداء کربلا، پیرانِ پیر، اولیاء عظام اور مقربانِ بارگاہِ ربّ العالمین کے وسیلۂ جلیلہ سے دعا مانگنا۔

o اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیحد کی اعلیٰ وارفع صفات اور اسماء حسنیٰ کا واسطہ دے کر دعا کرنا۔

o بے دلی سے دعا نہ مانگنا۔

o دعا سے پہلے نماز حاجت پڑھنا یا نماز غوثیہ پڑھنا جیسے ''گیارہ قدمی'' بفرمان غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جیسا کہ شیخ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف بے نظیر ''اخبار الاخیار'' میں نقل فرمایا ہے۔

o دعا کے اوّل و آخر حضور اکرم ﷺ، اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر درود و سلام بھیجنا۔

o دعا مانگتے ہوئے اپنے گناہوں کا اقرار کرنا اور اللہ مجدہ الکریم کے عفو و درگزر اور رحیمی و کریمی اور ستاری و غفاری کا واسطہ ڈالنا۔

o دعا مانگتے وقت اپنے تمام وجود کو بالکل نرم کرنا، ہر عضو اور آنت کو حرکت دینا جیسے بال بال دعا گو ہے اور اپنی حالت ایسی بنانا جیسے رو رہا ہو۔ وجدانی کیفیت ہو۔

o انتہائی رغبت و شوق کے ساتھ اور کمال عجز و انکساری سے گڑگڑا کر اور رو رو کر دعا کرنا۔

o اپنی تمام حاجتیں بوسیلہ جلیلہ انبیاء کرام، اولیائے عظام اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود سے مانگے۔

Marfat.com

- اپنی ذات سے دعا شروع کرے اور پھر درجہ بدرجہ دوسروں (اپنے ماں، باپ، بہن، بھائیوں، عزیز واقارب اور دیگر مومنوں) کے لئے دعا مانگنا۔
- سوز وگداز اور ذوق وشوق کے ساتھ نثر کے علاوہ اشعار میں بھی دعا مانگی جاسکتی ہے۔
- جہاں تک ہوسکے وہ دعائیں جو احادیث میں آئی ہیں یا جو دعائیں بزرگانِ دین نے مانگی ہیں انہیں زبانی یاد کر کے انہیں الفاظ سے دعا مانگنا نیز پست آواز میں دعا کرنا مگر جس پر ظلم ہوا ہو وہ اونچی آواز میں بھی دعا مانگ سکتا ہے۔
- بصورت امام دعا کی شکل اجتماعی ہو انفرادی نہ ہو مثلاً ''میری'' کی بجائے ''ہماری'' اور ''مجھ'' کی بجائے ''ہمیں'' کے الفاظ استعمال کئے جائیں۔
- ہر دعا زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ مانگی جائے۔
- دعا مانگنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو منہ پر پھیرنا۔

قبولیت دعا کے اوقات کے متعلق فرماتے تھے کہ پیران پیر غوث اعظم محبوب سبحانی ، قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مشہور ومعروف تصنیف لطیف ''غنیۃ الطالبین'' میں متبرک سترہ دن اور متبرک چودہ راتیں عبادت و ریاضت اور مجاہدہ اور دعا کرنے اور صدقات دینے کے لئے بیان فرمائی ہیں۔ جن پر صوفیاء اہل سنت وجماعت سلف خلف کاربند رہے ہیں اور تا حشر رہیں گے۔

متبرک سترہ دن یہ ہیں۔

(۱) یوم عرفہ (۲) روزِ عاشورہ (۳) 15 شعبان (۴) ہر جمعہ شریف (۵) عید الفطر (۶) عید الاضحیٰ (۷) ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن (۸) ایام تشریق، ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ، ان سب ایام میں جمعہ اور رمضان کے سارے مہینہ کے متعلق زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

متبرک چودہ راتیں یہ ہیں۔

Marfat.com

(۱) محرم شریف کی پہلی رات (۲) شب عاشورہ (۳) رجب المرجب کی پہلی رات (۴) پندرہویں رجب المرجب کی رات (۵) رجب کی ستائیسویں رات (۶) شب ۱۵ شعبان (۷) عرفہ کی رات (۸،۹) دونوں عیدیں (عید الفطر وعید الاضحیٰ) (۱۰ تا ۱۴) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتیں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹

علاوہ ازیں بزرگانِ دین نے شب جمعہ (جمعرات شریف اور جمعہ شریف کی درمیانی رات) روزانہ رات کا پہلا تہائی حصہ دوسرا آدھا حصہ، آخری تہائی حصہ اور روزانہ رات کے آخری تہائی حصہ کا درمیان اور روزانہ سحر کا وقت قبولیتِ دعا کے لئے بیان فرمایا۔ وہ حالتیں جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ بھی فرماتے تھے کہ اگر مندرجہ ذیل حالتوں کے موقع پر دعا کرنے والا دعا مانگے تو امید واثق ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوگی۔

1۔ نماز کے لئے اذان ہونے کے بعد اذان اور تکبیر (اقامت جماعت) کے درمیان

2۔ فرض نماز پنجگانہ کے بعد، فرض کفایہ (نماز جنازہ) یا نفلی نماز ادا کرنے کے بعد

3۔ نماز عیدین (دونوں عیدوں کی نمازیں) ادا کرنے کے بعد

4۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریزی کے وقت (مگر وہی دعا جو قرآن وحدیث میں منقول ہے)

5۔ بعد از تلاوت قرآن وختم قرآن اور خصوصاً قرآن کریم ختم کرنے والے کی دعا خواہ وہ شبینہ کا ختم قرآن ہو یا تیسرے، پانچویں، ساتویں، دسویں، پندرہویں، پچیسویں، تیسویں یا چالیسویں کا قرآن ختم کیا گیا ہو۔

6۔ جس وقت انسان کے اوپر رقّت طاری ہو اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حقیقی بھائی حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (آپ وقت کے قطب تھے) مذکورہ حالت میں دعا کیا کرتے تھے۔

7۔ غائبانہ طور پر کسی کے لئے دعا کرنا جبکہ وہ سامنے نہ ہو (مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا

Marfat.com

بوڑھا، زندہ ہو یا فوت شدہ)

8۔آبِ زم زم پینے کی حالت میں

9۔مرنے والے کی جان کنی اور آنکھیں بند کرنے کے وقت اور میّت کے پاس آنے کے وقت

10۔راہِ خدا تعالیٰ میں جہاد کے لئے صفیں باندھنے اور جنگ میں گھمسان کا رن پڑنے کے وقت

11۔اہل ایمان کے دینی اجتماع اور ذکر کی محفلوں میں نیز درس قرآن وحدیث اور وعظ و نصیحت کے بعد

12۔بارش برسنے کے وقت

13۔کعبۃ اللہ کو دیکھنے کے وقت

بابا جی صاحب ان مقدس مقامات کا بھی ذکر کیا کرتے تھے جہاں دعائیں قبول بارگاہِ الٰہی ہوتی ہیں۔

1۔تمام مقاماتِ مقدسہ خواہ ان کا تعلق انبیاء کرام سے ہو یا اولیاء عظام سے (اور ولی ہونے میں چاہے مرد ہوں یا عورتیں)

2۔بیت اللہ شریف کے اندر

3۔وہ پرنالہ (میزابِ رحمت) جس کا تعلق خانہ کعبہ کی چھت سے ہے اس کے نیچے

4۔صفا و مروہ کی پہاڑیوں پر

5۔عرفات شریف کے میدان میں جہاں 9 ذی الحجہ کو زوال کے بعد غروب شمس تک ٹھہرتے ہیں اور شام کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ شریف روانہ ہو جاتے ہیں۔ (اور یہ حج کا رکنِ اعظم بھی ہے)

6۔مزدلفہ شریف میں جہاں حجاج عرفات شریف سے بعد از غروب آفتاب واپس آ کر مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھتے ہیں جو کہ ارکانِ حج میں سے ہے۔

Marfat.com

7۔دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں جہاں حجاج تینوں جمروں کے پاس کنکریاں مارتے ہیں۔
8۔آب زم زم کے کنوئیں کے پاس
9۔ملتزم شریف کے پاس
10۔مطاف شریف میں
11۔اور سب سے بڑھ کر سید الانبیاء محبوب کبریاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کے پاس
12۔اولیائے عظام کے مزارات پر
13۔والدین کی قبروں پر

بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان لوگوں کا بھی بیان فرمایا کرتے تھے جن کی دعائیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں جلد قبول ہو جاتی ہیں۔

1۔ماں باپ کی دعا اپنی اولاد کے حق میں 2۔مجبور، لاچار، مظلوم، ستم رسیدہ اور بے بس لوگوں کی دعائیں۔3۔اپنی رعایا کے لئے عادل ومنصف حاکم کی دعا4۔نیکی کرنے والوں (نیکوکاروں) کی دعائیں5۔مسلمان بھائی کے لئے ایک مسلمان کی غائبانہ دعا
6۔ابن سبیل (مسافر) کی دعا7۔حاجی کی دعا8۔ولی اللہ کی دعا9۔فرمانبردار، نیک اور ماں باپ کی خدمت گار اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں۔

آپ فرمایا کرتے تھے دعا قبول ہونے پر درج ذیل کلمات سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَ جَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط

(حصن حصین شریف صفحہ ۲۵)

ترجمہ: سب تعریف اللہ تبارک وتعالیٰ کے واسطے ہے، جس ذات کی عزت اور عظمت کے ساتھ اچھے کام پورے ہوتے ہیں۔

حدیث پاک میں وارد ہے کہ سرور کونین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے کسی شخص کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا:

یا ذالجلال و الاکرام ۔(۱)

ترجمہ: اے حقیقی جلالت والے اور بخشنے والے

تو رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا اب تو جو مانگے گا تیری دعا قبول ہوگی ۔ایک اور حدیث پاک میں روایت ہے جو شخص تین مرتبہ کہے کہ

یا ارحم الراحمین ۔ (۲)

ترجمہ: اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے، جو کہتا ہے اب تو خدا سے جو سوال کرے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرمائے گا۔ کیونکہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ بلا شک وشبہ رحم فرمانے والا ہے۔

---

۱) تحفۃ الذاکرین، صفحہ ۵۸، نیز صاحب حصن حصین نے اس کو ترمذی شریف سے نقل کیا ہے ص ۱۸

۲) تحفۃ الذاکرین، ص ۵۹، حصن حصین شریف ص ۱۸

Marfat.com

ملفوظات

(۱) مرید اگر غلطی کر کے یا گناہ کر کے شیخ کے آگے سچ بول دے تو فیض لے جاتا ہے اور اگر جھوٹ بول دے تو بے فیض رہتا ہے۔

(۲) آپ فرمایا کرتے تھے کہ مولوی وہ کامیاب ہے جس کا گھر بھی اپنا ہو اور کاروبار بھی ذاتی ہو۔

(۳) قاری کبھی اکیلے بچے کو نہ پڑھائے اور نہ کمرے میں پڑھائے بلکہ سب کے سامنے پڑھائے۔

(۴) آپ فرمایا کرتے تھے جو درویش تین دن تک تہجد کی نماز نہ پڑھے، اس کا نام درویشوں کی فہرست سے کاٹ دیا جاتا ہے۔

(۵) جیسے جیسے وقت گزرتا ہے مومن شخص پکا اور مضبوط مومن بنتا چلا جاتا ہے اور بے ایمان پکا بے ایمان بنتا چلا جاتا ہے۔

(۶) سچا شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ کو پسند کرتا ہے اور جھوٹا ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کو ہی پسند کرتا ہے۔

(۷) جس کی آنکھ میں آنسو نہیں وہ کبھی ولی نہیں ہو سکتا۔

(۸) ولی اپنی زندگی میں پھول کی بند کلی کی طرح چھپا رہتا ہے۔

(۹) پیر و مرشد مرید کے گھر مہمان نہیں بلکہ اس کے گھر کے سائیں ہوتے ہیں۔

☆☆.....☆☆.....☆☆

Marfat.com

زیارات

Marfat.com

ہر لمحہ حضور نبی پاک ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونا

بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خوابوں کے علاوہ اکثر عالم بیداری میں زیارت پاک کی دولتِ کبریٰ سے بھی مشرف ہوتے رہتے تھے۔ جس کے تقریباً چار عدد واقعات آگے آئیں گے۔ ویسے آپ کے نعتیہ کلام میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ جو فی الحال میں یہاں لکھ رہا ہوں۔

ضیائے نگینہ حصہ اوّل صفحہ نمبر ۱۵ پر فرماتے ہیں:

جل جائیں یہ کھو جائیں میری آنکھیں بے شک
میں کچھ بھی اگر اُن کے سوا دیکھ رہا ہوں

پھر اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۴۲ پر فرماتے ہیں:

میرے دل وچہ سدا محبوب دی تصویر رہندی اے
نظر وچ مصطفےٰ دے نور دی تنویر رہندی اے

آپ سرکار اپنے آپ سے مخاطب ہیں کہ میرے دل میں ہر وقت میرے محبوب کے رخِ انور کی تصویر رہتی ہے۔ اور میری آنکھوں کا یہ حال ہے کہ میری آنکھیں جل جائیں اگر میں ان کے سوا کچھ اور دیکھ رہا ہوں اور پھر آگے جا کر فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے ان کو دیکھ لیا ہے مجھے دنیا جہان کی ہر چیز بھول گئی ہے اور یہ دنیا، زر، دولت کیا چیزیں ہیں میں تو اپنی جان بھی ان پر سے قربان کر دوں۔

نگینے دے نگینے حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۴ پر فرماتے ہیں۔

تینوں تکیاں ہر شے بھُل گئی اے میری جند نمانی رُل گئی اے
ایہہ دنیا تے زر دولت کیہ جند جان بھی تیتھوں فدا سجناں

Marfat.com

عالم بیداری میں زیارت کی دولتِ کبریٰ:

باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان عاشقانِ مصطفےٰ ﷺ اور شہیدانِ محبت میں سے ہیں جن کے عشق ومحبت کی گرمی کا اندازہ لگانا سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور نبی پاک ﷺ کے کسی انسانی دماغ کے بس کی بات نہیں۔

حضرت سید عبدالعزیز دباغ مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور اس بات کی علامت کہ کسی انسان کو بیداری میں سردار دو عالم ﷺ کا مشاہدہ حاصل ہوا ہے یہ ہے کہ اس شخص کی فکر ہر لحظہ اور ہر وقت آنحضرت ﷺ کی طرف لگی ہو، یہ فکر نہ کبھی غائب ہو اور نہ کوئی امر اس کی توجہ کو آپ ﷺ سے ہٹا سکے اور نہ کسی اور بات میں وہ مشغول ہو۔ چنانچہ کھائے تو اس کی فکر حضور نبی پاک ﷺ سے لگی ہو، پیئے تو یہی حال ہو، جھگڑے تو یہی حال ہو اور سوئے تب بھی یہی حال ہو، پس اگر انسان کی مدت تک یہی حالت رہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے بیداری میں اپنے حبیب پاک ﷺ کا مشاہدہ عطا فرماتا ہے۔

شاید اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے رسول سرورِ عالم ﷺ نے اپنے سچے اور سُچے عاشق قبلہ حضرت محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے دنیوی حجابات ہٹا کر اس طرح کرم فرمایا کہ قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے آقا ومولیٰ سیّد عالم ﷺ کو حالت بیدار میں اپنے سر کی کھلی آنکھوں سے کئی بار دیکھا اور زیارت مقدس کی اس خصوصی دولتِ کبریٰ ونعمتِ عظمیٰ سے شرفیاب ہوئے۔ جس میں سے کچھ واقعات میں آگے بیان کروں گا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدارج النبوت میں خصوصیات کے بیان میں تمام بحث کے بعد یوں فیصلہ فرمایا کہ حاصل کلام یہ ہے کہ موت کے بعد حضرت نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا مثالی صورت میں ہے جیسا کہ خواب

Marfat.com

میں آپ ﷺ کی مثال شریف کا دیدار ہوتا ہے جاگتے میں بھی مثال شریف کا دیدار ہوتا ہے اور وہ مبارک وجود جو مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفاً وکرامًا) میں قبر انور کے اندر آرام فرما ہے اور زندہ ہے، مثالی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک وقت میں کئی مثالی وجود عوام کو خواب میں اور خواص کو جاگتے میں نظر آتے ہیں۔ آگے چل کر درود پاک کے بیان میں فرماتے ہیں کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ پھر بندے کو افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ عیانًا حاصل ہوتا ہے، تم سیّد عالم ﷺ سے باتیں کرو گے، آپ ﷺ کا کلام مبارک سنو گے اور آپ ﷺ تمہاری عرض ومعروض کا جواب ارشاد فرمائیں گے۔

المختصر یہ کہ کئی بزرگانِ دین کو سرکارِ ابد قرار کی حاضر و ناظر زیارت پاک ہوئی، جن میں کچھ کے نام یہ ہیں، پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علامہ جلال الدین سیوطی، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، پیر سیّد جماعت علی شاہ، فقیر نور محمد، حضرت رکن الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کے علاوہ حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی بزرگوں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سیّد عالم سیّد الوجود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مشاہدہ عالم بیداری میں ہوا مثلاً شیخ ابوالمواہب شاذلی، شیخ محمد بن ابی حمزہ، شیخ ابوالعباس المرسی اور شیخ عبد بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اب میں حضور قبلہ عالم قطب الاقطاب حضرت محمد یوسف علی نگینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعات بیان کرتا ہوں۔

Marfat.com

اے مرادِ اولیاء تیری ولایت نوں سلام
نقشۂ اسلاف تیری سونہی صورت نوں سلام
بارہا کیتی زیارت جس نے کملی والے دی
ہون لکھاں تیری اس چشمِ محبت نوں سلام

Marfat.com

پہلا واقعہ:

سرکارِ دو جہاں حضور نبی پاک ﷺ کے بے مثل و بے مثال دستِ انور کا نشاں

آپ کے کاندھے مبارک پر اور آپ ﷺ سے عالم بیداری میں مصافحہ

فرمانا:

بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج فرمانے سے پہلے رمضان المبارک میں پیلے شریف گاؤں کی جامع مسجد میں اعتکاف کے لئے بیٹھے تھے کہ ستائیسویں کی صبح فجر کے بعد دوست احباب پوچھنے لگے کہ حضور ہر روز تو آپ ہمارے ساتھ بیٹھ کے ہمیں اچھی اچھی باتیں سناتے تھے، آج کیا وجہ ہوئی کہ آپ ہمارے درمیان بیٹھے نہیں؟ آپ نے ٹالنا چاہا لیکن جب دوستوں کا اصرار زیادہ بڑھا تو آپ فرمانے لگے کہ بات بتانے والی نہیں تھی لیکن خیر آپ لوگوں کے اصرار پر بتائے دیتا ہوں کہ کل میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ستائیسویں کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام اور فرشتے عبادت گزار لوگوں سے مصافحہ کرتے ہیں، کاش ایسا ہوتا کہ میں حضور نبی پاک ﷺ کے بے مثل و بے مثال دستِ انور کا مصافحہ کرتا۔ پھر آپ فرمانے لگے اچھا ذرا میرے کاندھے پر سے کپڑا ہٹاؤ، جب کپڑا ہٹایا گیا تو وہاں سرکارِ دو عالم ﷺ کے نوری دستِ انور کا پورا پنجہ بنا ہوا تھا۔ جیسے کاندھے پر پورا نقش ہو گیا ہو اور یہ نشان تقریباً دو سال تک آپ کے کاندھے مبارک پر رہا، پھر آہستہ آہستہ خود ہی غائب ہو گیا اور اسی دن آپ حضور نبی پاک ﷺ کے بے مثل و بے مثال نورانی دستِ انور سے بحالتِ بیداری میں مصافحہ کی عظیم دولت سے بھی مشرف ہوئے۔

Marfat.com

دوسرا واقعہ:

نعت شریف بعنوان اڈیکاں سے پہلے زیارت:

آپ سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نعت لکھی جو بہت مشہور اور ہر دلعزیز ہوئی اور اس کا نام اڈیکاں یارسول اللہ مشہور ہو گیا۔

جس کا پہلا شعر یہ ہے

میں تیریاں وچ اڈیکاں دے دن رات گزاراں رو رو کے
ہن سن میریاں فریاداں نوں ہر وقت پکاراں رو رو کے

آپ سرکار اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس نعت شریف کی پکڑ ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے حضور نبی پاک ﷺ کی زیارت پاک بحالت بیداری کھلی آنکھوں سے فرمانے کے بعد یہ نعت شریف اڈیکاں یارسول اللہ لکھی۔

تیسرا واقعہ:

حضور نبی پاک ﷺ کا آپ کو آپ کی وفات کے متعلق بتانا:

پیلے شریف کے محمد یوسف ولد نواب دین نامی ایک شخص کو جب یہ پتہ چلا کہ قبلہ نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) بہت بیمار ہیں اور ویسے بھی آپ چونکہ عمر کا کافی حصہ گزار چکے تھے تو وہ شخص محمد یوسف ولد نواب دین نہایت بے ادبی سے کہنے لگا کہ اب تو مرنے کا وقت آ ہی گیا۔

حضور قبلہ نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان دنوں اپنے ایک خلیفہ ریاض احمد یوسفی بلوچ حال مقیم تاندلیانوالہ کے گھر تشریف فرما تھے، وہاں آپ کو سرکارِ دو جہاں حضور نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات کی بحالت بیداری میں کھلی آنکھوں سے

Marfat.com

زیارت پاک ہوئی اور سرکار دو عالم نور مجسم حضور نبی پاک ﷺ نے آپ کو فرمایا کہ محمد یوسف اس بیماری میں آپ وفات نہیں پائیں گے ابھی آپ کی وفات کا وقت نہیں آیا کچھ کام بقایا ہیں۔

جب آپ سرکار کو اس شخص محمد یوسف ولد نوابدین کی باتوں کا پتہ چلا کہ وہ اس اس طرح کہتا ہے تو آپ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے کہ جاؤ اس کو جا کر کہہ دو کہ ابھی میری وفات کا وقت نہیں آیا۔

چوتھا واقعہ:

سرکارِ دو جہاں حضور نبی پاک ﷺ کا اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ تشریف لانا

آپ کے بڑے صاحبزادہ صاحب مجمع انوارِ نگینہ حضرت علامہ محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم مدظلہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ سرکار کو صبح کے وقت ہلکا ہلکا سا بخار تھا اور آپ اپنے سابقہ کتب خانہ میں تشریف فرما تھے۔ میں جب کتب خانے والے کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ پورے کا پورا کمرہ خوشبو سے مہک رہا ہے اور بابا جی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرمہ لگایا ہوا ہے بہت خوش بھی نظر آ رہے ہیں، بخار بھی ختم ہو چکا ہے۔

میں نے ابا جان سے پوچھا کہ ابا جان معاملہ کیا ہے؟ آپ کو تو بخار تھا لیکن بخار بھی نہیں ہے، سرمہ بھی لگا ہوا ہے اور پورا کمرہ بھی خوشبو سے مہک رہا ہے تو آپ سرکار کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ بیٹا ابھی ابھی سرورِ کائنات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بمع اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تشریف لائے تھے اور کچھ دیر تشریف فرما بھی ہوئے اور گفتگو بھی فرماتے رہے۔

Marfat.com

بعداز وصال دومرتبہ آپ کو قبرِ شریف سے باہر جسم اقدس کے ساتھ دیکھا گیا

باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار ان نفوسِ قدسیہ اور اولیاء عظام میں ہوتا ہے جن کو بعداز وصال قبر شریف کے باہر زندہ بمعہ اپنے جسم مبارک کے ساتھ دیکھا جاتا رہا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ محبوب انبیاء علیہم السلام ہوں یا اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ دنیا سے جانے کے بعد بھی کل نفس ذائقۃ الموت کے قانون ازلی کی منزل سے گزرنے کے باوجود حاجت روائی بھی فرماتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر قبر سے باہر نکل کر مشکل کشائی بھی فرماتے ہیں۔

آپ سرکار کو بھی بعداز وصال تقریباً 2 مرتبہ قبر انور سے باہر دیکھا گیا، آپ کے دونوں واقعات بیان کرنے سے پہلے راقم الحروف برکت کے لئے کچھ بزرگانِ دین کے اسی قسم کے واقعات بیان کرتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ سے بعداز وصال ملاقات

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب ''انفاس العارفین'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

''مسفر مودند در اکبر آباد اثناء مراجعت از دس مرزا محمد زاہد کہ کوچہ دراز پیش آمد ابیاں شیخ سعدی در الحالت میخواندم وذوق می کردم

Marfat.com

فریاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است
جز سرّ عشق بخوانی بطالت است
سعدیؔ بشوبوح دِل از نقش غیر حق
علمی کہ راہ حق نمایدجہالت است

مصرع چہارم از خاطرم برفت و در دل من قلقی واضطرابی ازیں سبب پیدا شد، ناگاہ مردے دوموی فقیر وضع ملیح روئے از جانب یمین من برآمد قلقت علمے کہ راہِ حق نماید جہالت است گفتہ جزاک اللہ خیر الجزاء یہ واضطراب از دل من رائل نموری آنگاہ دو دستہ تنول را برآوردہ پیش آں عزیز بردم تبسّم کردو گفت ایں اجر یاد دہانیدن است گفتم نہ ولیکن شکرانہ است گفت نمی خوددم آنگاہ گفت مراذود باید رفت گفتم من ہم بہ شتاب می دوم گفت شتاب تر می خواہم پس قدم برداشت وآخر کوچہ نہار دانستم کہ روح مجسم است ندا کردم کہ برنام خود ہم اطلاع دھید تا فاتح می خواندہ باشم، گفت سعدی ہمیں فقیر ست صفحہ نمبر ۴۴

ترجمہ: شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۱۹۲ء تا ۱۲۹۱ء) فرماتے تھے۔ اکبر آباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران راستہ میں ایک لمبے کوچے سے میرا گزر ہوا۔ اس میں شیخ سعدی (۵۸۹ھ تا ۶۹۱ھ) کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب شوق و ذوق لے رہا تھا۔

ترجمہ اشعار:

''دوست محبوب کی یاد کے علاوہ جو کچھ تو کر رہا ہے عمر ضائع کر رہا ہے، عشق کے راز کے علاوہ جو کچھ سیکھ رہا ہے وہ باطل جا رہا ہے۔ سعدی غیر حق کے نقش سے اپنے دل کی تختی کو دھو ڈال، وہ علم جو کہ حق کا راستہ نہ بتائے وہ جہالت ہے'' (فرماتے ہیں) چوتھا مصرعہ میرے ذہن سے نکل گیا۔ اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اچانک ایک فقیر منش، دراز زلف، ملیح چہرہ والے حسین بزرگ ظاہر ہوئے اور فرمایا

Marfat.com

"علمی کہ راہِ حق نماید جہالت است"

چوتھا مصرع بتا دیا میں نے کہا جزاک اللہ خیر الجزاء، آپ نے میرے دل سے بڑی بے چینی اور اضطراب کو دور فرما دیا (میری حاجت روائی اور مشکل کشائی فرمائی)

پھر میں نے ان کی خدمت میں پان پیش کیا، مسکرائے اور فرمایا کیا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں بلکہ یہ شکرانہ ہے، فرمایا میں نہیں کھاتا، پھر فرمایا مجھے جلدی جانا ہے، میں نے عرض کیا، میں بھی جلد چلوں گا، فرمایا میں تو بہت ہی جلد جانا چاہتا ہوں اور پھر قدم اٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھے۔ (شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں) میں نے کہا مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ روح مجسم ہیں (یعنی کوئی روح ہے جو مجسم ہو کر آئی ہے اور میری مشکل کشائی فرمائی ہے)

میں نے آواز دی کہ مجھے اپنے نام سے تو آگاہ کیجئے تا کہ فاتحہ پڑھ سکوں (انہوں نے فرمایا کہ تو اشعار کس کے پڑھ رہا تھا) میں نے عرض کیا، شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں ہی فقیر سعدی ہوں۔

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بعد از وصال قبر شریف سے باہر نکل کر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری سے ملاقات کرنا۔

حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر شرقپور شریف سے پیدل لاہور حضور ابو الحسن سیّد علی بن عثمان ہجویری قدس سرہ العزیز المعروف حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ پرانوار پر حاضری کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کچھ مریدین کے ساتھ شرقپور شریف سے پیدل لاہور حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پاک پر حاضری کے لئے تشریف لا رہے تھے کہ جب لاہور پہنچے تو جہاں اب مینار پاکستان ہے، اس کے ساتھ بڈھا دریا (سابقہ دریائے راوی) بہا کرتا تھا۔ وہاں جب آپ پہنچے تو آپ کو ایک

Marfat.com

افغانی صورت والے بزرگ نظر آئے۔آپ نے اپنی چادران کے لئے بچھادی اور بیٹھ کر آپس میں کچھ گفتگوفرماتے رہے، جب وہ بزرگ چلے گئے تو آپ مریدین سے فرمانے لگے کہ چلو واپس چلتے ہیں، مریدین بہت حیران ہوئے اور آپ سے عرض کرنے لگے کہ حضور اب جب آپ پیدل چل کر شرقپور شریف سے اتنی دور لاہور داتا صاحب حاضری کے لئے پہنچ ہی گئے ہیں تو اب تو سامنے دربار شریف ہے، وہاں سے حاضری دیتے چلئے تا کہ جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں (یعنی حاضری کے لئے) وہ پورا ہو جائے، آپ فرمانے لگے کہ ابھی یہاں جو بزرگ تشریف لائے تھے وہ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی تو تھے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گولڑہ شریف میں:

مولانا فیض احمد فیض نے حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانح حیات مہر منیر کے صفحہ نمبر ۵۹۱ پر لکھا کہ خان بہادر غلام رسول خان ایک بار گولڑہ شریف حاضر ہوئے (یہ شخص ضلع مظفر گڑھ کے سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سیّد مہر علی شاہ کے مخلص مرید بھی تھے) اور عرض کیا کہ میں بغداد شریف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔آپ نے فرمایا" بغداد والوں کی مہربانی ہو تو یہاں بھی زیارت ہو سکتی ہے"۔خان صاحب یہ سن کر رو پڑے اور اسی وقت عیاناً حضور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت شیخ الجامعہ بھی بیان فرماتے تھے کہ" ایک بار میں گولڑہ شریف حاضر ہوا۔حضرت رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تنہا تشریف رکھتے تھے، اشراق کا وقت تھا، میں نے قدمبوس ہو کر عرض کیا کہ حضور میں گیارہویں شریف دیا کرتا تھا کچھ عرصہ سے توفیق نہیں ہوئی، آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ" خیر ہوگی" اتنے میں ایک آہٹ ہوئی اور ایک نورانی صورت بزرگ وہاں تشریف فرما نظر آئے۔مجھ پر ایک بے حسی سی طاری ہوگئی، تھوڑی دیر یہ عالم رہا اور پھر وہ بزرگ آنکھوں سے غائب ہو گئے، یہ حضرتؒ کی کرم گستری تھی۔جس کی بدولت حضور غوث اعظم

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت نصیب ہوگئی اور آئندہ گیارہویں شریف بھی جاری ہوگئی"۔

ان واقعات کے بعد اب باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دو واقعات رقم کرتا ہوں۔

باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد از وصال مولانا غلام رسول سمندری والوں کا سالانہ محفل میلاد پر چلتے پھرتے دیکھنا۔

یہ واقعہ ستمبر یا اکتوبر ۱۹۹۱ء کا ہے جب راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی آپ سرکار کے بڑے صاحبزادہ جناب حضرت علامہ محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم مدظلہ کو پیلے گجراں شریف سے لے کے غلام محمد آباد فیصل آباد مولانا غلام رسول سمندری والوں کے گھر پہنچا تا کہ اُن سے بھی ۲۸ ربیع الاوّل شریف والی سالانہ محفل میلاد میں تقریر کے لئے وقت لے لے۔ اس مرتبہ ۲۸ ربیع الاوّل شریف ۱۸ اکتوبر کو آ رہی تھی، میرے ساتھ میرے چھوٹے بھائی محمد مبشر منور یوسفی بھی تھے، جب ہم شام کے وقت ملک کے مایہ ناز اور ممتاز عالم دین مولانا غلام رسول سمندری والوں کے گھر پہنچے تو انہوں نے صاحبزادہ صاحب کا بہت پرتپاک استقبال کیا اور پانی وغیرہ کا بندوبست کرنے لگے، جب سب بیٹھ گئے اور گفتگو شروع ہوئی تو وہاں مولانا غلام رسول سمندری والوں نے صاحبزادہ صاحب کو یہ واقعہ بتایا جو میں یہاں رقم کر رہا ہوں۔

فرماتے ہیں کہ جب میں اس مرتبہ سترہویں سالانہ محفل میلاد پر ۲۶ جون ۱۹۹۱ء بروز بدھ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ عالیہ شریف پر تقریر کے لئے حاضر ہوا تو وہاں میں اپنی آنکھوں سے باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو محفل شریف میں بمعہ اپنے جسم اقدس کے ساتھ چلتے پھرتے پورے آٹھ منٹ دیکھتا رہا، مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی، حیران تھا کہ میری چیخ نکلنے لگی تو آپ سرکار نے اشارہ سے منع فرمایا اور اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اشارہ فرمایا کہ بولنا نہیں تب میں نے اپنی حالت پر قابو پایا اور خاموش رہا۔

Marfat.com

آپ سرکار کو قبر شریف سے باہر نکلتا دیکھنا:

جناب سید محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی نے غالباً ستمبر ۱۹۹۴ء میں جمعہ کی تقریر میں منبر رسول پر بیٹھ کر یہ واقعہ بیان کیا کہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی پاک میں ایک جمیل نامی شخص آپ سرکار سے اکثر پوچھا کرتا تھا کہ حضور کیا اللہ کے ولی وصال کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں۔

تو آپ سرکار مسکرا کر فرماتے ہاں بیٹا اولیاء کرام کو بعد از وصال بھی تصرفات حاصل ہوتے ہیں، اس مرتبہ جب وہ شخص آپ کے آستانہ عالیہ شریف سالانہ محفل میلاد پر آپ کے مزار پرانوار پر جا کر سو گیا، جب نیند سے بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ آپ سرکار کی قبر اپنی جگہ سے کھل گئی ہے۔ آپ سرکار اپنی قبر سے باہر تشریف لائے، اس کے سر پر مسکراتے ہوئے ہاتھ پھیر کر فرماتے ہیں کہ بیٹا کیا میں نہ تمہیں کہا کرتا تھا کہ اللہ کے بندے مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں، دراصل وہ مرتے نہیں بلکہ پردہ فرما لیتے ہیں۔

☆☆.....☆☆.....☆☆

Marfat.com

{رابطۂ جنّات}

Marfat.com

صحابی جنّ

سید محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی اور ملک کے مایہ ناز عالم دین مولانا غلام رسول سمندری والے فرماتے ہیں ایک صحابی جنّ ،جن کا نام غلام رسول پرندہ تھا شہنشاہِ جنّات تھے، اکثر و بیشتر پیلے گجراں شریف بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔

صحابی جن سے پہلی ملاقات:

محمد رفیق یوسفی نگینہ فرنیچر لاہور والے فرماتے ہیں کہ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے آپ سرکار نے دستگیری مسجد غلام محمد آباد فیصل آباد میں جمعہ شریف پڑھایا اور دعا کے بعد ابھی منبر شریف پر ہی تشریف فرما تھے کہ ایک صاحب جن کا لباس عین سنّت کے مطابق تھا، سفید داڑھی شریف ،تہبند، کرتہ اور دستار مبارک میں ایک رقعہ لے کر آپ سرکار کے پاس آئے اور کہنے لگے، حضور ہم نے پرانی روایات اور پرانے نظام کو دوبارہ لانا ہے، سوشلزم کو ختم کرنا ہے، اس لئے آپ اس کاغذ پر دستخط فرما دیں ، بابا جی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرمانے لگے لاؤ کاغذ دو اور اس پر شہادت کی انگلی کا اگلا حصہ لگا دیا اور فرمانے لگے لو میں نے دستخط کر دیئے۔اس کے بعد وہ شخص کہنے لگا حضور میرا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے اور احادیث مبارکہ کی کتب میں بھی ہے۔آپ سرکار مسکراتے ہوئے فرمانے لگے اچھا اگر تمہارا ذکر قرآن پاک میں ہے تو میرا ذکر بھی قرآن میں ہے اور یہ آیت بیان فرمائی:

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ (سورہ الذاریات آیت ۵۶)

اتنے میں آپ سرکار نے وہ پرچہ پاس کھڑے تمام مریدین کی طرف بڑھا دیا کہ دیکھو اس میں کیا لکھا ہے، مریدین وہ پرچہ دیکھنے لگے، پرچہ دیکھ کر جیسے ہی فارغ ہوئے وہ شخص وہاں سے غائب تھا۔شام کو آپ سرکار سب مریدین جو کہ جمعہ شریف کے وقت

Marfat.com

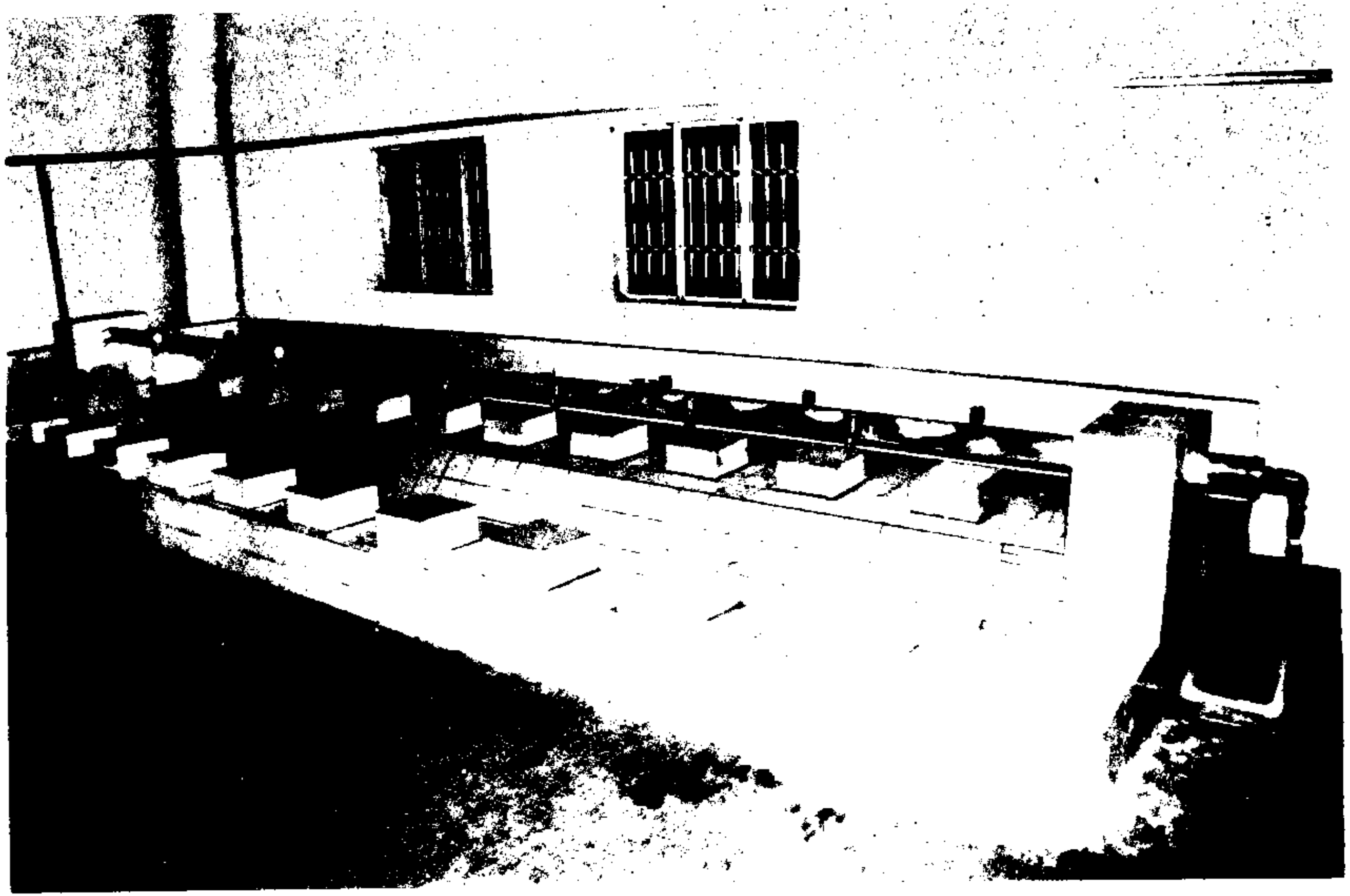

جامع مسجد دستگیری کے وضوخانے کا منظر جہاں باباجی سرکار کی پہلی مرتبہ صحابی جن سے ملاقات ہوئی یہ وہی جن تھے جنہوں نے آپ سے دستخط لئے

Marfat.com

Marfat.com

موجود تھے کو مبارک باد دیتے ہوئے فرمانے لگے کہ آج جس شخص کو آپ لوگوں نے زیارت کی وہ حضور نبی پاک ﷺ کے صحابی جن تھے، فرماتے ہیں کہ آج صبح میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اب کسی صحابی سے (جو زندہ ہوں) تو ملاقات ناممکن ہے لیکن چونکہ جنات کی عمریں لمبی ہوتی ہیں، بیس ہزار سال سے بھی زیادہ کاش کسی صحابی جن سے ملاقات ہو جائے تو حضور ﷺ کی نظر عنایت سے آج ہی آپ کے صحابی جن سے ملاقات ہو گئی ۔جن کا نام غلام رسول پرندہ ہے۔

یہ سچی بات ہے جنات اس کے پاس آتے تھے

رجالِ غیب اُس کو راستے سارے دِکھاتے تھے
خدا ہی جانتا ہے کون تھے جو صورت سگ میں
تہجد کیلئے صائمؔ اسے آکر جگاتے تھے

جنات کا سایہ:

قبلہ حضور بابا جی صاحب ایک جگہ تشریف لے گئے، وہاں آپ کے ملنے والے کہنے لگے حضور میرے بچوں پر جنات کا سایہ ہے کافی پیروں فقیروں سے علاج کروایا آرام نہیں آیا، سارے بچے عجیب وغریب الٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہیں، بابا جی ان بچوں کو دیکھ کر فرمانے لگے ان پر کوئی جن وغیرہ نہیں، بادام روغن لے کر آؤ، جب بادام روغن لایا گیا تو آپ نے وہ دم کر کے دیا اور فرمایا کہ ان کے ناک میں اکیس اکیس قطرے ڈال دیں، جب ان کے قطرے ڈالے گئے تو سب ٹھیک ہو گئے۔

Marfat.com

علامہ منیر احمد یوسفی اسی طرح کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بابا جی صاحب کا ایک مرید آپ سے عرض کرنے لگا حضور میرے گھر جن آ گیا ہے آپ کچھ کریں ، آپ سرکار فرمانے لگے، میری ایک بات آج غور سے سن لو۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ آپ کے کسی مرید کو کبھی کوئی جن تنگ نہیں کرے گا، کوئی اور مسئلہ ہوگا، تہجد پابندی سے ادا کیا کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

ایک لڑکی کو آسیب کی شکایت:

حاجی محمد اقبال یوسفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ سرکار کو لاہور ظہیر مدنی انٹر پرائزز والوں نے نیا گھر بنانے کی خوشی میں اپنے گھر محفل میلاد میں دعوت دی ہوئی تھی۔ وہاں آپ تشریف لائے ہوئے تھے۔

ایک شخص حاجی محمد اقبال یوسفی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کسی طرح جلدی سے بابا جی صاحب کو لے کر میرے گھر چلیں، میری لڑکی پر کوئی جن بھوت آیا ہوا ہے، وہ چیخ چلا رہی ہے، الٹی سیدھی گالیاں دے رہی ہے، برتن بھی توڑ رہی ہے اور گھر کی ایک بچی کا گلا دبانے لگی تھی جسے اچانک ہم نے بچالیا۔ حاجی محمد اقبال یوسفی نے جلدی سے گاڑی نکالی اور مدنی انٹر پرائزز والوں کے گھر بابا جی کو تمام واقعہ بیان کیا، آپ فرمانے لگے چلو میں چل کے دیکھتا ہوں۔ آپ سرکار نے اس لڑکی کو جیسے ہی دیکھا فرمانے لگے اس پر کسی قسم کے کوئی جن بھوت کا سایہ نہیں اس کی شادی کر دو یہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گی۔ اس کے گھر والوں نے ایک ماہ کے اندر اندر اس کی شادی کر دی۔ اس لڑکی کو پھر کبھی اس قسم کی شکایت نہ ہوئی۔

بیٹے کی منگنی کی خوشی میں جن کا مٹھائی لانا:

ایک مرتبہ آپ اپنے بڑے صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی اور اپنے بھانجے ظفر اقبال

Marfat.com

کے ساتھ موٹر سائیکل پر جارہے تھے اچانک موٹر سائیکل کے ٹائر جام ہو گئے، آپ سرکار تو آرام سے سنبھل کر ایک طرف کھڑے ہو گئے، لیکن موٹر سائیکل گرنے کی وجہ سے صاحبزادہ صاحب اور ظفر صاحب کو چند خراشیں آئیں۔ اتنے میں کھیتوں میں سے ایک لمبا چوڑا شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معافی مانگتے ہوئے کہنے لگا حضور میں نے آپ کو تکلیف دی لیکن میں مجبور تھا۔ بہت دور سے آیا ہوں اور کافی دور سے آپ کو آوازیں دے رہا تھا۔

دراصل میں نے اپنے بیٹے کی منگنی کی ہے اس کی خوشی میں مٹھائی دینے آیا ہوں، یہ کہہ کر وہ شخص اپنے گریبان میں ہاتھ ڈالتا جاتا اور لڈو نکالتا جاتا، جب کافی لڈو گئے تو آپ فرمانے لگے بس کرو بس کرو وہ کہنے لگا حضور مخانے بھی ہیں پھر اس نے گریبان میں ہاتھ ڈالنا شروع کیا اور مخانے نکالنے شروع کر دیئے۔ آپ نے پھر منع فرمایا کہ اب بس کرو تو وہ سلام عرض کر کے چلا گیا۔

ایک جن کا نعت پڑھنے کی خواہش کرنا:

مولانا غلام رسول سمندری والے فرماتے ہیں کہ آپ سرکار کی مسجد میں جنات آپ کے سامنے حضور نبی پاک ﷺ کی نعتیں پڑھا کرتے تھے۔

اسی طرح کا ایک واقعہ محمد رفیق یوسفی بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دستگیری مسجد غلام محمد آباد فیصل آباد میں آپ جمعہ شریف کے دن وضو فرما رہے تھے کہ اس اثناء میں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا، میں نے آپ کو نعت سنانی ہے۔ آپ سرکار فرمانے لگے، نعت تو میں سٹیج پر سنوں گا، جمعہ کی تقریر کے بعد آپ نے مائیک پر فرمایا کہ آج ایک صاحب ہمیں نعت سنائیں گے اور مائیک اس شخص کو دے دیا، اس نے جب نعت پڑھی تو نہ جانے وہ کس زبان میں نعت پڑھ رہا تھا، نہ وہ عربی تھی، نہ فارسی، نہ اردو نہ پنجابی نہ انگریزی لیکن اس کے پڑھنے کے دوران صرف ایک لفظ محمد ﷺ بار بار سمجھ میں آتا تھا، اس کے

Marfat.com

علاوہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔لیکن اس کے باوجود لوگوں پر ایک عجیب قسم کا سنّاٹا اور رقّت کا عالم طاری تھا۔لوگوں نے اس شخص پر (جو کہ انسانی شکل میں جن تھا) نوٹ بھی نچھاور کئے بعد میں وہ شخص نوٹ لے کر بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا حضور! یہ آپ لے لیں آپ نے منع فرمایا کہ نہیں یہ تمہارے ہیں۔

ایک جن کا آپ کی زیارت کے لئے علامہ صائم چشتی کے گھر آنا:

ایک مرتبہ آپ فیصل آباد میں ملک کے مشہور نعت خواں، شاعر اور عالم دین علامہ صائم چشتی کے گھر تشریف فرما تھے، ایک بوڑھا بابا چادر اوڑھے ہوئے باہر کھڑکی میں سے آپ کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا، اتنے میں پیچھے سے صائم چشتی کے بھائی آئے اور اس کو غصے سے ڈانٹ کر کہنے لگے کون ہو یہاں کیا کر رہے ہو وہ کہنے لگا بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے آیا ہوں، وہ کہنے لگے اندر آ جاؤ وہ بابا اندر آ گیا اور آپ سرکار سے نجانے کس زبان میں گفتگو کرنے لگا، آپ دوران گفتگو اس کو صرف ہاں یا نہ میں جواب دیتے رہے۔جب وہ اجازت لے کر جانے لگا تو صائم چشتی کے بھائی نے اس کو پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ کھانا کھا کے جانا وہ کہنے لگا نہیں میں نے تو جانا ہے اور اٹھنے لگا تو صائم چشتی کے بھائی نے اس کو کمر سے پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ نہیں کھانا تو کھا کے ہی جانا پڑے گا وہ بابا غصے میں کہنے لگا، ”ہٹ بھی یہاں سے“ اور ان کے بازوؤں میں ہی غائب ہو گیا۔لیکن اس کی ٹوپی وہیں گر گئی جو انہوں نے سنبھال کے رکھ لی۔

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کو بشارت دینا:

علامہ منیر احمد یوسفی نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں محفل میلاد کی

Marfat.com

تقریر میں بیان فرمایا کہ باباجی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) جب حج پر گئے تو روضۂ رسول پر بیٹھ کر حضور نبی پاک ﷺ کو مکمل جامع صغیر شریف سنائی اور حضور نبی پاک ﷺ نے آپ کو بشارت دی کہ نگینہ صاحب آپ کے کسی مرید کو کبھی کوئی جن تنگ نہیں کرے گا۔

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں اگر کبھی بھی کہیں بھی کسی پر جن کا واقعہ سنا ہے کہ جناب فلاں پر جن ہے یا فلاں کو جن تنگ کرتے ہیں تو وہاں جا کر صرف اتنا ہی کہنا پڑتا ہے کہ بھائی ہم نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے مرید ہیں اب یہاں سے چلے جاؤ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کرم اور حضور نبی پاک ﷺ کی رحمت کے صدقے میں پھر وہ جن وہاں نہیں رہتے اور سکون ہو جاتا ہے۔

نور پور کی وضاحت

یہ واقعہ آخری محفل میلاد شریف کا ہے، آپ نے اپنے دو خاص مریدین کو گاڑی پر اپنے پیر و مرشد سید علی اصغر شاہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سجادہ نشیں آستانہ عالیہ لاثانیہ محلّہ غربی علی پور شریف جو کہ دنیاء اسلام میں سلطان العارفین، زبدۃ المحققین، سیّد الاصفیاء، شمس العلماء، امام السالکین کے القاب سے پہچانے جاتے تھے کو لینے کے لئے بھیجا۔ جب وہ کار میں باباجی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے آستانہ عالیہ شریف کی طرف جا رہے تھے تو راستے میں ایک باباجی کھڑے تھے جو ان کی کار کو ہاتھ کے اشارے سے روک رہے تھے، جب گاڑی روکی گئی تو وہ کہنے لگے میں نے نور پور جانا ہے، مجھے وہاں لے چلو، انہیں ساتھ بٹھا لیا گیا، راستے میں ایک گاؤں جس کا نام نور پور ہے وہاں گاڑی روکی اور ان باباجی کو اتار دیا گیا۔

جب کافی راستہ طے کر لیا پیلے گجراں شریف آنے ہی والا تھا کہ پھر وہی باباجی راستے میں سڑک پر کھڑے ہاتھ ہلا ہلا کر گاڑی روکنے کے لئے کہہ رہے تھے۔ سب کافی حیران ہوئے کہ یہ باباجی یہاں کیسے پہنچ گئے۔ قبلہ سیّد علی اصغر شاہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

Marfat.com

فرمانے لگے، بابا جی کیا بات ہے آپ پھر آ گئے، آپ کو نور پورا تار تو دیا تھا، وہ بابا جی کہنے لگے حضور میں نے تو اس نور پور جانا ہے جسے آپ پیلے گجراں شریف کہتے ہیں، وہاں نور کی بارش ہو رہی ہے، ہمارے نزدیک وہی نور پور ہے۔

جب سب محفل میلاد میں پہنچے تو قبلہ سیّد علی اصغر شاہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) بابا جی صاحب کو گلے ملے اور مسکراتے ہوئے فرمانے لگے نگینہ صاحب! مبارک ہو جنات کے نزدیک آپ کے آستانہ عالیہ کا نام نور پور ہے۔

ایک جن کے بچے کو آزاد کرنا:

یوسف نامی ایک شخص جو آپ کا ملنے والا اور جنات کا عامل تھا، جب وہ شخص فوت ہوا تو آپ اس کے بیٹے کے پاس افسوس کرنے کے لئے گئے، افسوس کے بعد جب واپس آپ تشریف لانے لگے تو وہ لڑکا کہنے لگا، حضور کیا میں آپ کو جن کا بچہ تحفے میں نہ دوں، اس کے پاس انسانی شکل میں ایک بہت خوبصورت جن کا بچہ بیٹھا ہوا تھا، اس نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ آپ سرکار فرماتے ہیں میں نے دل میں سوچا کہ اگر ہمارا بچہ کوئی شخص اغوا کر لے یا زبردستی ہم سے چھین لے تو ہمارا کیا حال ہوتا ہے؟ اس بچے کے والدین کا غم کے مارے کیا حال ہوگا؟

آپ فرمانے لگے مجھے تمہارا تحفہ قبول ہے، میں نے اس کو قبول کیا لیکن اب تم اس کو آزاد کر دو، اس لڑکے کو لگا تو بہت برا لیکن چونکہ اپنے قول کے مطابق وہ اس کو آپ کو تحفہ میں دے چکا تھا، اس لئے اس کو آپ کے کہنے کے مطابق آزاد کر دیا، آپ فرماتے ہیں جب میں شام کو اپنے گھر سے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جنات کی ایک پوری جماعت جن میں وہ بچہ جسے میں آزاد کیا تھا وہ بھی تھا میری زیارت کے لئے آئے ہیں اور آپس میں بات چیت کر رہے ہیں کہ دیکھو یہ کون سے بابا جی ہیں جو جنات کو آزاد کرتے ہیں حالانکہ بڑے بڑے بزرگ اور عامل ہمیں قابو کرنے کے لئے کیسے کیسے عمل اور چلے نہیں کرتے اور

Marfat.com

وہ بچہ بھی ان میں کھڑا میری طرف ہاتھ ہلا ہلا کر اشارہ کر رہا تھا۔

جنات کی نیاز پر ختم پڑھنا:

باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بہنوئی محمد شریف ایک مرتبہ آپ کے ہمراہ ایک ویرانے (جنگل) میں سے گزر رہے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ اس جنگل میں دیگیں پکا رہے ہیں، انہوں نے جیسے ہی آپ سرکار (باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو دیکھا آپ کو روک لیا اور پرزور اصرار کرنے لگے کہ حضور ان دیگوں پر ختم شریف پڑھ دیں اور کھانا کھا کے آپ کو جانا پڑے گا۔ آپ نے ختم شریف پڑھ کے کھانا تناول فرمایا اور وہاں چل دیئے بعد میں آپ نے بتایا کہ یہ جنات کی محفل تھی۔

ایک لڑکے سے جن کا اتار دینا:

محمد رفیق یوسفی نگینہ فرنیچر والے فرماتے ہیں ایک مرتبہ دستگیری مسجد غلام محمد آباد فیصل آباد میں آپ سرکار جمعہ شریف پڑھانے کے لئے تشریف لائے، وہاں ایک بہت کمزور سا بڑی بڑی آنکھوں والا لڑکا جس کا رنگ پکا گندمی تھا، بڑے عجیب طریقے سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ جب آپ جمعہ پڑھا کے فارغ ہوئے تو اس لڑکے کے گھر والے آپ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے حضور اس لڑکے پر جن ہے وہ کہتا ہے میں تب جاؤں گا اگر تم اس لڑکے کو نگینہ صاحب کے پاس لے چلو۔

آپ سرکار جلال میں آ گئے اور فرمانے لگے کہ یہ میری بدنامی کرتا ہے کہ نگینہ صاحب کے پاس لے چلو تو چلا جاؤں گا، قریب ہی محمد رفیق یوسفی کھڑے تھے آپ سرکار انہیں فرمانے لگے بیٹا محمد رفیق ذرا عصا تو لانا، عصا لایا گیا آپ نے اس لڑکے کھڑا کیا اور پورے زور سے وہ عصا اس کی کمر میں مارا وہ لڑکا منہ کے بل نیچے گرا، پاس کھڑے تمام لوگ ڈر گئے کہ یہ لڑکا تو مر گیا لیکن وہ لڑکا بالکل ایسے ٹھیک ہو چکا تھا جیسے اس کو کبھی کچھ ہوا نہیں تھا۔

Marfat.com

ایک جن کا کتابوں کی جلدیں باندھنا اور آپ کی نگاہِ کرم سے باشرع ہوجانا:

یوسف مصرِ محبت کے صفحہ نمبر ۵۵ پر درج ہے کہ حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں اپنے کتب خانے میں مصروف مطالعہ تھا کہ ایک جوان آدمی آیا، سلام عرض کیا، پھر کہنے لگا کہ آپ کا کتب خانہ بہت وسیع ہے اگر آپ حکم فرمائیں تو میں ان تمام کتب کی جلدیں کر دوں۔ آپ فرمانے لگے بھائی معذرت کے ساتھ عرض کردوں، میرے پاس تو اتنے پیسے نہیں کہ تم سے جلدیں بندھوالوں۔

آخر تجھے گتے، کاغذ اور گوند کی ضرورت ہوگی۔ پھر تیری مزدوری بھی ہوگی، اس نے کہا آپ کپڑا، گتہ اور گوند لا دیں، میں مفت میں آپ کی تمام کتابوں کو جلد کردوں گا۔ آپ کی والدہ محترمہ نے جلدوں پر پشتوں پر کپڑا لگانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے کھدر تیار کر دیا، گتہ اور کاغذ لا دیا گیا، جلدیں بننا شروع ہوگئیں۔ اس آدمی کی لمبی لمبی بڑی بڑی مونچھیں تھیں، جمعہ کے دن حجام حجامت بنوانے کے لئے آیا، آپ نے حجام کو فرمایا اس کی مونچھیں بھی کاٹ دو، وہ آدمی بولا مونچھیں مردوں کی ہوتی ہیں عورتوں کی نہیں ہوتیں۔ میں مرد ہوں، آپ نے گھر والوں کو بتایا کہ جب تک یہ آدمی یہاں کام کرتا ہے اس کی روٹی میری روٹی کے ساتھ بھیجنا ہم اکٹھے کھانا کھائیں گے۔

حدیث پاک میں ہے ''مومن کے جھوٹے میں شفا ہے''۔ پھر اللہ والے کا جھوٹا تو برکت ہی برکت ہے۔ آٹھ دن تک وہ مذکورہ صاحب آپ کے ساتھ کھانا کھاتے رہے، ان برکتوں سے بھرپور کھانے اور آپ کی خصوصی توجہ نے دل کی دنیا کو تبدیل کر دیا۔ وہ شخص جو ایک ہفتہ قبل کہتا تھا کہ مونچھیں مردوں کی ہوتی ہیں عورتوں کی نہیں۔ دوسرے جمعۃ المبارک کو جب حجام حجامت بنانے کے لئے آیا اور باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خط

Marfat.com

لائبریری کی اُن کتب کا منظر جن کی جلدیں جنات نے باندھیں

Marfat.com

Marfat.com

بنانے لگا تو آپ حجام سے فرمانے لگے ''راجہ جی! اس آدمی کی مونچھیں نہ کاٹنا یہ مرد ہے، ہماری مونچھیں کاٹ دو ہم مرد نہیں ہیں۔''

ہفتہ بھر کی توجہ اور یہ بات کام کر گئی، اس نے کہا اگر بابا جی میری مونچھیں کٹوا کر راضی ہیں تو کاٹ دو۔ اور کہنے لگا کہ اگر یہ مرد نہیں ہیں تو پھر مرد کوئی بھی نہیں ہے۔ یہی دراصل مردانِ خدا ہیں پھر مونچھیں ہی نہیں کٹوائیں بلکہ داڑھی بھی رکھ لی۔

حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے انہی دنوں کتب خانہ کا کمرا بنانا شروع کیا۔ اس نے کہا میں بنا دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے ،آپ خود کھیتوں میں کام کرنے کے لئے تشریف لے گئے، اور وہ اکیلا ہی شروع ہو گیا۔ خود ہی گارا بناتا، خود ہی اینٹیں اٹھا کر لاتا اور دیوار بنانے لگا۔ دیواروں کی تعمیر کے بعد اب چھت کا مرحلہ آیا تو باہر میدان میں درخت کی بڑی سی ''چھتیری'' پڑی ہوئی تھی۔ اس نے اکیلے ہی اٹھا کر دیواروں پر رکھ دی۔ گھر والوں نے یہ سب کچھ دیکھ لیا کہ اکیلا ہی سب کچھ کرنے والا جنسِ انسان سے نہیں بلکہ کوئی جن لگتا ہے۔

ایک دن حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باہر سے گھر تشریف لائے تو گھر والوں نے عرض کیا یہ کوئی جن لگتا ہے۔ اس نے ایسے ایسے کام کئے ہیں۔ پہلے تو خاموش رہے پھر آپ نے گھر والوں کو کہہ دیا کہ ہاں واقعی یہ جن ہے۔ میں نے خود ہی اسے چھپایا تھا۔ آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ چونکہ اب تم ظاہر ہو گئے ہو اور گھر والوں کو تمہارے بارے میں علم ہو گیا ہے اس لئے اب اپنے ٹھکانے پر چلے جاؤ۔

سبحان اللہ! اللہ والوں کے خدمت گار صرف انسان ہی نہیں ہوتے بلکہ دوسری مخلوقات بھی ہوتی ہیں اور خدمت کر کے فخر محسوس کرتی ہیں یہ جن جب رخصت ہوا تو باشرع تھا، اس کے ہاتھ کی بنی ہوئی جلدیں آج بھی آستانہ عالیہ میں موجود ہیں۔

Marfat.com

ایک جن کا مری سے آپ کی زیارت کے لئے فیصل آباد آنا:

یہ واقعہ صائم چشتی نے اپنی کتاب میرا نگینہ کے صفحہ نمبر ۳۷ پر لکھا ہے: آپ فرماتے ہیں کہ میاں محمد یوسف ساکن جنڈانوالہ نے جنات کو قابو میں کر رکھا تھا اور اکثر بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وعظ سنتے تو متاثر ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ میں آپ کو جنوں کا ایک چھوٹا سا بچہ دے دوں؟ مگر بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ معذرت طلب کیا کرتے تھے۔

بایں ہمہ ایک عجیب سا واقعہ میرے سامنے بھی ظہور میں آیا کہ ہماری رہائش ان دنوں جھال خانوالہ محلّہ فتح آباد میں تھی، حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کسی جلسہ میں شرکت کے بعد حسب معمول بعد نماز عشاء میرے پاس تشریف لے آئے، شب بھر متعدد مسائل زیر بحث آتے رہے، یہاں تک کہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سونے کا پروگرام بنایا۔ ابھی فجر کی اذان ختم ہی ہوئی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو ایک میلا کچیلا سا شخص میلے کچیلے لباس میں دروازے کے باہر کھڑا تھا۔ میں نے اس سے کہا ہاں کیا بات ہے؟ کہنے لگا! نگینہ صاحب کو ملنے کے لئے آیا ہوں، میں نے دروازے کا پٹ کھول دیا اور وہ پٹ سے اندر آ کر حاجی صاحب سے مصافحہ کرنے کے بعد ان کی چارپائی کی پائینتی کی طرف بیٹھ گیا۔

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے کہا فرمایئے کہاں سے آئے ہیں اور کیا مقصد ہے؟ اس شخص نے کہا! میں مری سے آیا ہوں، وہاں ہوٹل میں برتن مانجھ رہا تھا کہ آپ یاد آ گئی میں نے کہا مل آؤں۔

اس کا لب ولہجہ اگرچہ کشمیر اور راولپنڈی کے لوگوں جیسا تھا مگر آواز میں ملائمت

Marfat.com

کے باوجود کھڑ کھڑاہٹ سی معلوم ہوتی تھی۔

میں نے اور نگینہ صاحب نے بیک وقت اس کی آواز کی اجنبیت کو محسوس کیا اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کے بارے میں ایک درست فیصلہ کرلیا، تاہم مزید اطمینان کے لئے میں نے اس شخص کا نام پوچھا، اس نے کہا میرا نام یامین ہے میں میر پور کے علاقہ میں نگینہ صاحب کا وعظ سنتا رہا ہوں، بس ان سے محبت ہوگئی ہے میں نے کہا آخری بار آپ نے ان کا وعظ کب سنا تھا؟

اس نے کہا یاد نہیں ایک سال تو ہو ہی گیا ہوگا، میں نے کہا، ایک سال کے بعد اچانک ان کی یاد کیسے آ گئی؟

یہ سوال سن کر اس کے چہرے پر خشونت کے آثار پیدا ہو گئے اور سخت لہجے میں کہا یاد کا کیا ہے، جب آ جاتی ہے، آ جاتی ہے، مری کے ایک ہوٹل میں برتن صاف کر رہا تھا ان کی یاد آئی تو چلا آیا۔

میں نے کہا: ”یار تو بڑے غصے خورا ایں، ٹھنڈے دل ناں گل کرنی ایں تے تینوں کچھ کچھ لینے آں نہیں تے چاء پانی پی تے راہے پَو۔“

اس نے کہا، بھایا میں غصہ نہیں کردا، پچھو کی پچھنا ایں، میں نے کہا، پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ حاجی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، دوسری بات یہ کہ تم فیصل آباد کب سے آئے ہو؟ اس نے کہا نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی مجھے خوشبو آ جاتی ہے اور فیصل آباد میں ابھی ابھی پہنچا ہوں، مری سے ٹرک آ رہا تھا اس پر بیٹھ کر آیا ہوں۔ میں نے کہا پہلی دونوں باتیں درست ہو سکتی ہیں لیکن مری سے یہاں کوئی ٹرک نہیں آتا۔

اب اس نے نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے مخاطب ہو کر کہا: چشتی صاحب کا خیال ہے میں اُڑ کر یہاں پہنچا ہوں، انہیں کچھ سمجھائیں۔

اس کے بعد میں نے گفتگو کا سلسلہ ختم کر دیا اور فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اس

Marfat.com

کے آئندہ پروگرام کے بارے میں پوچھا، کہنے لگا مری جاؤں گا، نوکری کا معاملہ ہے؟ پیر بابا نے بڑی مشکل سے نوکری دلائی ہے؟

میں نے کہا! میں تمہارے لئے چائے وغیرہ لاتا ہوں تم نگینہ صاحب سے باتیں کرلو۔

اس نے کہا چائے لائیں یا نہ لائیں، مجھے نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دو باتیں کرنے کا موقع ضرور دے دیں گویا کہ اس نے تخلیہ طلب کیا تھا کچھ دیر کے بعد میں ناشتہ وغیرہ لے کر پہنچا تو وہ شخص نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاؤں دبا رہا تھا، میں ناشتہ رکھ کر واپس آ گیا اور چند منٹ گزارنے کے بعد دوبارہ اندر گیا تو وہ ناشتہ کر چکا تھا۔ پھر اس نے ہم سے اجازت لی اور ہمارے ہاتھوں کو چوم کر باہر نکل گیا۔ اسی اثناء میں میں نے اس کی میلی کچیلی ٹوپی دیکھی جسے وہ چھوڑ گیا تھا، میں نے اسے دروازہ کھول کر آواز دینا چاہی مگر اسے یا تو زمین نگل گئی تھی یا آسمان نے اچک لیا تھا کیونکہ گلی خاصی لمبی تھی اور ایک لمحہ میں گلی کا فاصلہ طے کر لینا کسی انسان کے بس کا روگ نہیں تھا۔

بعد میں نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ وہ جن کہہ رہا تھا کہ اگر صائم چشتی مجھے پہچان نہ لیتے تو آج میں ضرور آپ کے پاس رہتا۔

قصور میں ''جناں والی مسجد''

قصور میں ایک مسجد جس کا نام جناں والی مسجد ہے آج بھی مشہور ہے۔ قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وہاں پر کسی محفل میں تقریر کے لئے بلایا گیا۔ اس مسجد کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ رات اس میں عشاء کی نماز کے بعد کوئی ٹھہر نہیں سکتا اگر کوئی ٹھہرے تو جنات اسے تنگ کرتے ہیں۔

آپ نے تقریر فرمانے کے بعد سوچا کہ چلو رات یہیں مسجد میں گزار لیتے ہیں، صبح کو واپس چلے جائیں گے۔ آپ کو ان لوگوں پر بھی بہت غصہ اور حیرت تھی جنہوں نے آپ

Marfat.com

کوتقریر کے لئے یہاں دعوت دی تھی سب کے سب تقریر کے بعد چلے گئے، کسی نے نہ کھانے کو پوچھا اور نہ پانی کو اور نہ رات گزارنے کے لئے کوئی بستر وغیرہ کا بندوبست کر کے دیا۔

خیر آپ خود ہی مسجد کے ایک کونے میں سونے کے لئے لیٹ گئے، جب رات کا کافی حصہ گزر گیا تو مسجد میں سے عجیب عجیب سی آوازیں آنا شروع ہو گئیں، انہی آوازوں میں یہ گفتگو بھی ہو رہی تھی کہ کچھ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے کہ بھائی مبارک ہو، آج بابا جی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہماری مسجد میں آئے ہوئے ہیں۔

پھر آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ کھانے اور پھلوں کے برتن آپ کے لئے اٹھائے لئے آ رہے ہیں۔ قریب آتے ہی انہوں نے اپنا تعارف کروایا کہ ہم جنات ہیں اور ہمیں خوشی ہوگی اگر آپ ہماری دعوت قبول فرمائیں پھر آپ سرکار نے سیر ہو کر کھانا تناول فرمایا۔

ایک جن کا توڑی کا پورے کا پورا ڈھیر اٹھالانا:

ایک مرتبہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تھوڑی سی توڑی (بھوسہ) کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے ایک شخص (جو کہ انسانی شکل میں جن تھا) کو فرمایا کہ فلاں کھیت میں سے ایک مٹھی / دو مٹھی توڑی لے آؤ۔ وہ گیا اور توڑی کا کئی من کا پورے کا پورا ڈھیر آپ کے آستانہ عالیہ شریف کے سامنے لا رکھا۔ آپ نے جب دیکھا تو اس جن سے بہت ناراض ہوئے کہ ایک تو تم بغیر اجازت کے لے کر آئے ہو اور دوسرا میں نے تمہیں مٹھی یا دو مٹھی توڑی کہی تھی تم کئی من کا مکمل ڈھیر اٹھا لائے ہو۔

خیر اسی اثناء میں توڑی کا ملک جب اپنے کھیت میں گیا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ کچھ ہی دیر میں اتنی زیادہ توڑی جو کہ ٹرک یا ٹرالی میں لیجائی جا سکتی تھی وہ سب کی سب غائب ہے۔ وہ بھاگتا ہوا اپنے بھائی کے پاس گیا اور اسے سارا

Marfat.com

ماجرا سنایا، اس کا بھائی کہنے لگا تمہاری آنکھوں کو دھوکہ ہوا ہے یہ کیسے ممکن ہے؟ چلو میں تمہارے ساتھ کھیت میں جاتا ہوں، خیر اتنی دیر میں وہ جن ساری کی ساری توڑی واپس کھیت میں رکھ کے جا چکا تھا۔ اب جب دونوں بھائی وہاں پہنچے تو پہلے والے بھائی کی پھر آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ اب وہاں توڑی موجود تھی دوسرا بھائی کہنے لگا، تمہاری آنکھوں کو کچھ ہو گیا ہے تو پہلے والا قسمیں کھا کر اس کو یقین دلانے لگا کہ واقعی ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں توڑی موجود نہیں تھی۔ وہ دونوں بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا تو آپ نے انہیں اصل واقعہ سے آگاہ کیا۔

ایک جن کا کشمیر سے پیلے شریف آنا:

ایک مرتبہ آپ مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد کسی کے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار کہیں جانے کے لئے اپنے گاؤں سے نکلے تو راستے میں آپ اپنے ساتھی سے فرمانے لگے، بھائی ذرا روکنا میں پیشاب کر لوں، اس نے موٹر سائیکل روکی تو آپ کھیت میں پیشاب کرنے کے لئے چلے گئے۔

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا، جب واپس تشریف لائے تو ہاتھ مبارک میں مٹھائی کا ایک ڈبہ تھا، آپ کا ساتھی یہ دیکھ کر گھبرا گیا اور کہنے لگا حضور یہ کیا ہے اور اس ویرانے میں کون آپ کو دے گیا تو آپ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے کہ بھائی پچھلے سال کشمیر سے ایک جن میرے پاس آیا تھا اور بیٹے کے لئے دعا کروائی تھی۔ اس سال اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے بیٹا عطا فرمایا تو وہ اس خوشی میں مبارک باد اور مٹھائی دینے آیا تھا۔

جنات کا بیعت ہونا:

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ آپ کے حلقۂ ارادت میں انسانوں میں مرد اور عورتیں ہی نہیں بلکہ کثیر تعداد میں رجال غیب بھی داخل ہیں۔

Marfat.com

جنات کے ایک گروہ کا آپ سے معافی مانگنا:

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ کسی پرندے وغیرہ کو نہیں مارنا چاہیے بلکہ پاؤں بھی دیکھ کر رکھنے کا حکم فرماتے تھے کہ کہیں کوئی چیونٹی یا کیڑا وغیرہ بے خیالی سے نہ مر جائے۔

خیر ایک مرتبہ ایک جن طوطے کی شکل میں آپ کے آستانہ عالیہ شریف کے باہر دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کسی بچے نے تاک کر جو پتھر مارا تو وہ طوطا درخت سے گر کر مر گیا، اگلے ہی دن جنوں کا ایک گروہ آپ سے اس بچے کی شکایت لے کر آیا کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے انہیں کافی سمجھایا لیکن وہ نہ مانے اور وہ روز آ جاتے۔

آخر آپ نے شہنشاہِ جنات جو اکثر آپ کی زیارت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے، کو یہ معاملہ بتایا اگلے ہی دن وہ تمام کا تمام گروہ جو آپ کو تنگ کر رہا تھا اس نے آ کر آپ سے معافی مانگی۔

ایک جن کا پانی کی بوتل دم کروانے شاد باغ آنا:

ایک مرتبہ آپ شاد باغ لاہور اپنے کسی مرید کے گھر تشریف لائے تو عشاء کے بعد ایک شخص پانی کی بوتل ہاتھ میں لئے گھر کے اندر جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اچانک پیچھے سے آپ کے کسی مرید نے اس شخص پر ہاتھ رکھ کر پوچھا کون ہے؟ تو وہ شخص ایک دم ہوا میں اڑ کر غائب ہو گیا۔ وہ شخص گھبرا گیا اور جلدی سے اندر آ کر بابا جی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ سرکار مسکراتے ہوئے فرمانے لگے، بھائی وہ جن تو بہت دور کے شہر سے پانی دم کروانے آیا تھا، آپ نے اسے بھگا دیا، پھر آپ نے پانی دم کیا اور فرمانے لگے کہ یہ بوتل باہر ہی رکھ دو وہ آئے گا اور لے جائے گا۔

Marfat.com

آٹھ سو سالہ جن:

مولانا غلام رسول سمندری والے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص اعظم چوک فیصل آباد میں بابا جی صاحب سے ملنے کے لئے آیا اور آپ سے بڑی عجیب وغریب زبان میں گفتگو کرتا رہا، اس کی باتوں کی کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے لیکن بابا جی صاحب اس کی باتوں کا ہاں اور نہ میں جواب دیئے جا رہے تھے، میں بڑا حیران تھا کہ یہ ہے کون؟ آخر بابا جی صاحب نے اس سے پوچھا تمہاری عمر کتنی ہے وہ شخص کہنے لگا آٹھ سو سال۔ تب مجھے سمجھ آئی کہ یہ کوئی جن ہے اور اپنی کوئی خاص بات کر رہا ہے، اس لئے میں وہاں سے اٹھ کر ایک طرف چلا گیا۔

جنات کا عیادت کو آنا:

طالب حسین یوسفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بابا جی صاحب بہت بیمار تھے، جمعہ کا دن تھا آپ فرمانے لگے، بیٹا نماز پڑھ آؤ، میں جب نماز جمعہ پڑھ کے آیا تو جنات کے متعلق آپ سے سوال کیا کہ حضور سنا ہے کہ آپ کی زیارت اور بیعت ہونے کے لئے جنات بھی آتے ہیں، آپ فرمانے لگے ہاں طالب حسین ابھی ابھی دس پندرہ جن یہاں سے گئے ہیں یہ کل سے میری تیمارداری کی خاطر آ رہے ہیں۔

اسی طرح بابا صاحب ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ کسی گاؤں کی مسجد میں میری تقریر تھی، میں کسی وجہ سے وہاں بہت دیر سے پہنچا۔ سب لوگ جا چکے تھے میں چونکہ بہت تھکا ہوا تھا، اس لئے سوچا کہ رات مسجد میں گزار لیتے ہیں، میں ابھی سونے کیلئے لیٹا ہی تھا کہ کچھ جنات آ گئے اور مجھے دبانا شروع کر دیا، میں نے انہیں کہا کہ بھئی دبانے کی کوئی ضرورت نہیں تو وہ کہنے لگے حضور اگر آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین کی خاطر یہاں آ سکتے ہیں اور تھکے بھی ہوئے ہیں تو ہمارا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ آپ کی خدمت کریں، آخر کافی دیر تک دبانے کے بعد وہ چلے گئے۔

Marfat.com

جن کا قرآن پاک خریدنے آنا:

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں ایک مرتبہ جمعہ پر غلام محمد آباد میں ایک شخص بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے قرآن پاک لینا ہے، بابا جی صاحب فرمانے لگے اچھا قرآن پاک لینا ہے؟ تو پھر ایسا کرو نگینہ کتب خانہ وسن پورہ لاہور منیر احمد کے پاس چلے جاؤ، وہاں سے رعائتی قیمت پر قرآن پاک مل جائے گا، وہ شخص یہ سن کر چلا گیا، تب آپ فرمانے لگے بیٹا یہ جن تھا قرآن پاک لینے آئے گا اس کو قرآن پاک دے دینا۔

جنات کا آپ کی نعتیں سننے کے لئے آنا:

علامہ منیر احمد یوسفی بیان کرتے ہیں کہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے، جب نعت مصطفیٰ ﷺ پڑھتا ہوں تو صرف انسان ہی نہیں رجال غیب بھی میری نعتیں سننے کے لئے آتے ہیں۔

اسی طرح کا ایک واقعہ کمیانے چک نمبر ۴۰۵ گ ب میں رونما ہوا، جس کا نظارہ کئی لوگوں نے کیا کہ آپ کا ایک مرید حاجی محمد یوسف ولد حاجی فتح محمد آپ سرکار کو ایک محفل میں شرکت کے لئے اپنے گاؤں لے گیا، شدید گرمی کا دن تھا، بادل کا بھی کوئی نام و نشان نہ تھا، وہاں اس گاؤں میں آپ نے نعتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھی تو لوگوں نے دیکھا کہ چاروں طرف گھروں کی دیواروں اور چھتوں پر عجیب وغریب قسم کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، جو شخص بھی ان کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ کوئی غیبی مخلوق ہے یا پھر فرشتے ہیں اور پھر اسی دن اتنی بارش ہوئی کہ جس کا حساب نہیں۔

پھر ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ایک مرتبہ بابا جی صاحب نے اپنے آستانہ عالیہ پر شانِ مصطفیٰ ﷺ بیان کی، جس میں نعتیں بھی تھیں، جیسے ہی آپ

Marfat.com

سرکار نے نعت مصطفیٰ ﷺ شروع کی، طوطوں کا ایک جھنڈ سامنے درخت کے اوپر آ کر بیٹھ گیا، دو تین گھنٹے غالباً عصر کی نماز تک جب تک آپ پڑھتے رہے وہ طوطے بیٹھے سنتے رہے، جیسے ہی آپ خاموش ہوئے وہ سب پرندے چلے گئے۔

جنات کا انگور پیش کرنا:

پیر طریقت صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم مدظلہ العالی بیان کرتے ہیں: ”ایک مرتبہ بابا جی صاحب نے کہیں جانا تھا، جب آپ سرکار جانی والے سٹیشن کے قریب پہنچے تو رات کافی ہو چکی تھی، اس لئے آپ وہیں مسجد میں عشاء کے نماز ادا کرنے کے بعد لیٹ گئے کہ رات یہیں گزار لیتے ہیں، رات کو جو آنکھ کھلی تو دیکھا پوری مسجد میں روشنی ہو رہی ہے، لوگ آ جا رہے ہیں، تقریباً آدھی رات کا وقت تھا، تمام لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ یہ بابا جی محمد یوسف علی نگینہ صاحب ہیں پھر آہستہ آہستہ ایک ایک دو دو کر کے سب لوگ میرے پاس بیٹھ گئے اور کہنے لگے حضور ہم نے فلاں جگہ بھی آپ کی تقریر سنی تھی، فلاں جگہ بھی سنی تھی، تقریباً دس بارہ گاؤں انہوں نے گنوا دیئے اور موضوع بھی بتا دیئے کہ اس اس موضوع پر آپ نے خطاب کیا تھا۔ حتیٰ کہ نعتیں بھی بتا دیں کہ وہاں یہ یہ نعتیں آپ نے پڑھی تھیں۔

پھر وہ تمام لوگ جو کہ حقیقت میں جنات تھے مودبانہ عرض کرنے لگے حضور کھانے کی دعوت قبول فرمالیں، بابا جی فرمانے لگے تم لوگوں نے کہیں نہ کہیں سے چوری کر کے لانا ہے، اس لئے میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا، آخر ان میں سے ایک بولا، حضور میرا اپنا ایک ذاتی انگوروں کا باغ ہے۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں انگور آپ کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں، آپ فرمانے لگے اچھا چلو ٹھیک ہے انگور لے آؤ۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے انگوروں کے گچھے اٹھا لایا، آپ نے انگور کھائے بلکہ سب جنات نے مل کر آپ کے ساتھ انگور کھائے۔

Marfat.com

ایک جن کا بے موسمے پھلوں کی ٹوکری لئے سالانہ محفل میلاد پر حاضر ہونا:

صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کی وجہ سے پچھلے سالانہ محفل میلاد پر یہ اعلان کر دیا گیا کہ اگلے سال سالانہ محفل میلاد رمضان شریف کی وجہ سے دس بارہ دن پہلے فلاں تاریخ کو انعقاد پذیر ہوگی۔ محفل میلاد ہوگئی، آپ سرکار دس بارہ دن بعد جو محفل میلاد کی اصل تاریخ بنتی تھی، اس دن گھر کی چھت پر تشریف فرما تھے، مٹی سے بھرا ہوا ایک تیز ہوا کا بگھولا گھومتا گھومتا آپ کے دروازے کے باہر آ کر ٹھہر گیا، اس میں سے ایک باشرع شخص بے موسمے پھلوں کی ٹوکری لئے نکلا اور اوپر چھت پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا، حضور میں تو آج محفل میلاد پر آیا تھا۔ آپ فرمانے لگے پچھلی مرتبہ پہلے ہی اعلان ہو گیا تھا کہ اس مرتبہ محفل اصل تاریخ سے ہٹ کر فلاں تاریخ سے ہٹ کر فلاں تاریخ کو منعقد ہوگئی۔ وہ کہنے لگا حضور! مجھے تو یاد نہیں رہا۔ آپ فرمانے لگے: اچھا چلو خیر ہے، ان پھلوں پر ختم شریف پڑھو۔ اس نے تقریباً پون گھنٹہ لگا کر ختم شریف پڑھا۔ آپ نے دعا فرمائی پھر وہ شخص سلام عرض کر کے چلتا بنا۔

جنات کے نزدیک آپ کے تعویذ کا احترام:

باباجی صاحب کے مرید عبدالخالق یوسفی اور طالب حسین یوسفی کے بچوں کو جھنگ کے رہنے والے ایک فلک شیر نامی قاری صاحب قرآن پاک پڑھانے آیا کرتے تھے۔

طالب حسین یوسفی سمندری والے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاری صاحب دس پندرہ دن غیر حاضر رہنے کے بعد جب آئے تو بہت پریشان تھے، میں نے پوچھا آپ اتنے دنوں سے کہاں غائب تھے؟ وہ بولے ایک بچی جو کہ رشتہ میں میری بھانجی ہے اس پر جنات

Marfat.com

کا سایہ ہے وہ جنات کسی صورت جانے کا نام ہی نہیں لیتے ، میں بذاتِ خود حافظ قرآن ہوں ، سورۃ جن کے کافی عمل کیئے ، کئی عامل لوگ بھی بلائے وہ جنات آگے سے گفتگو تو کرتے ہیں لیکن جاتے نہیں ، آج میں یہاں سمندری میں کوئی مولوی محمد دین ہیں ، ان ک ولینے آیا ہوں لوگوں سے ان کی کافی تعریف سنی ہے۔ طالب حسین یوسفی کہتے ہیں کہ اتفاق سے اس دن سیدی مرشدی بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہمارے گھر تشریف فرما تھے۔ میں نے قاری صاحب کو کہا اندر میرے پیرومرشد تشریف فرما ہیں آپ ان کو بھی تمام حالات سے آگاہ کردیں۔

انہوں نے جب بابا جی صاحب کو تمام واقعہ بیان کیا ، تو بابا جی صاحب نے ان کو ایک تعویز دیا اور کہا کہ یہ تعویذ اس بچی کو ڈال دو لیکن کسی کو معلوم نہ ہو ، قاری فلک شیر جاتے جاتے مولوی محمد دین کو بھی ساتھ لے گئے۔ مولوی محمد دین نے وہاں جا کر کچھ پڑھا ، جنات کو حاضر کیا اور اس کے بعد کہنے لگے ، جن چلے گئے ، اب آپ مجھے بس اڈے پر چھوڑ آئیں ، وہ کہتے ہیں کہ جیسے ہی میں ان کو چھوڑ کر واپس آیا ، دیکھا تو بچی کی طبیعت پھر پہلے جیسی میں بہت پریشان ہوا کہ اب کیا کروں ، ابھی میں سوچ میں گم تھا کہ جنات نے مجھ سے کلام کیا اور کہا کہ قاری تم کیا سمجھے تھے کہ ہم مولوی محمد دین کی وجہ سے چلے گئے ، نہیں بالکل نہیں بلکہ ہم تو بابا جی محمد یوسف نگینہ صاحب کی وجہ سے جا رہے ہیں ، ہمیں تو ان کے دیئے ہوئے تعویذ کی شرم وحیا مار گئی۔ لاؤ وہ تعویذ ہمیں دکھاؤ۔ قاری صاحب بولے نہیں میں تعویذ نہیں دوں گا۔ وہ کہنے لگے ہمیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی قسم ! ہمیں صرف اس تعویذ کی زیارت کروادو ہم چلے جائیں ے۔ قاری صاحب نے جیب سے تعویذ نکالا ، ان کو دکھایا بچی بھی بالکل ٹھیک ہوگئی۔ اگلے دن قاری صاحب اپنے گھر کے تمام افراد کے ساتھ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شکریہ ادا کرنے آئے۔

☆☆.....☆☆.....☆☆

Marfat.com

{کرامات}

Marfat.com

یہ سچی بات ہے جنات اس کے پاس آتے تھے
رجالِ غیب اُس کو راستے سارے دِکھاتے تھے
خدا ہی جانتا ہے کون تھے جو صورت سگ میں
تہجد کیلئے صائمؔ اسے آ کر جگاتے تھے

Marfat.com

تہجد کے وقت جگانے والے تین کتے:

حضرت قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ عالیہ پر پہرہ داری کے لئے تین عجیب الخلقت کتے تھے وہ تہجد کے وقت جگایا کرتے تھے، رات کا پچھلا وقت ہوتا تو وہ کتا آپ کی چارپائی کے نیچے آجاتا اور چارپائی ہلاتا۔ آپ جب تک چارپائی سے اٹھ کر کھڑے نہ ہو جاتے تب تک وہ پیچھے نہ ہٹتا اور تہجد پڑھنے لگتے تو وہ آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا رہتا۔

ایک روز آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے حضرت قبلہ علامہ محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم صاحب مدظلہ آپ سرکار کی عدم موجودگی کی وجہ سے آپ کی چارپائی پر لیٹ گئے۔ جب پچھلا وقت ہوا تو کتا چارپائی کے نیچے آیا اور چارپائی ہلانے لگا۔ آپ کو شروع میں اس بات کا علم نہیں تھا۔ صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں اصل بات کو نہ سمجھ سکا اور کتے کو مارا مگر وہ اس وقت تک وہاں سے نہ گیا جب تک میں نے چارپائی نہ چھوڑی، بعد میں باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات بتائی تو آپ نے اصل حقیقت سے آگاہ فرمایا کہ یہ تہجد کے لئے اٹھاتا ہے اور آپ سرکار رونے لگے کہ آج تک میں نے یہ بات چھپائی ہوئی تھی لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اس راز کو ظاہر فرما دیا۔

ایک مرتبہ کچھ احباب نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ کتے کو سدھایا ہوا ہے، اس لئے وہ اس وقت پر پہنچ جاتا ہے، ڈسکہ سے تشریف لائے ہوئے حاجی محمد صادق مرحوم اور حاجی محمد سعید وغیرہ نے عرض کیا، حضور! اگر کتا جلدی آئے اور ہمیں پتہ چلے کہ تہجد کے لئے زیادہ سے زیادہ کتنی جلدی اٹھنا چاہیے تو پھر بات ہے۔ اگلی رات کتا ایک بجے شب آ گیا، اب لوگوں نے وضو کئے، نماز تہجد ادا کی اور نماز پڑھنے کے بعد کچھ دیر بیٹھے اور پھر کروٹیں بدلنے لگے، کسی کو نیند آنے لگی کسی کا وضو ٹوٹنے لگا، وہ کتا فجر کی اذانوں سے ایک گھنٹہ پہلے آ کر اٹھاتا تھا۔ لوگوں نے سمجھا کہ کتے کو سدھایا ہوا ہے۔ اس لئے فجر سے ایک گھنٹہ پہلے آتا

Marfat.com

ہے مگر جب ان کے مطالبے پر رات ایک بجے کتے نے جگا دیا اور فجر کی نماز کے لئے کافی وقت ہونے کی وجہ سے طبیعتیں بوجھل ہونے لگیں تو کہنے لگے کتا ٹھیک وقت پر جگاتا ہے، تہجد بھی پڑھ لی اور ساتھ ہی فجر بھی ادا ہوگئی۔

حاجی محمد صادق مرحوم ڈسکہ سے کتے کے لئے گوشت لاتے اور کبھی دیوانگی کے عالم میں کتے کو کندھوں پر اٹھا لیتے تھے مگر جناب قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کو روکتے اور ان کے کندھوں سے کتے کو اتر واتے۔ شریعت کی پاسداری کے لئے تنبیہ فرماتے۔

جب کبھی لوگ آپ کے آستانہ عالیہ پر نعتیں وغیرہ پڑھتے یا ذکر کرتے تو کتے کو وجد طاری ہو جاتا اور آپ سرکار لوگوں کو منع فرماتے کہ احتیاط کرو کہیں کتا وجد میں تڑپتا ہوا مر نہ جائے۔

اصحاب کہف کے کتے نے صرف خاموش ساتھ دیا ہے مگر سرکارِ دو عالم ﷺ کے پیاروں کے پہرہ دار کتے راتوں کو تہجد کے لئے بھی اٹھاتے ہیں۔ سبحان اللہ

دو بچوں کی ناموں کے ساتھ بشارت دینا:

ایک مرتبہ کوٹ لکھپت میں باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ایک مرید کے گھر تشریف لائے وہاں آپ کی زیارت کے لئے آپ کے خلیفہ محمد حنیف یوسفی بھی پہنچ گئے۔ جب رات کو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ تہجد پڑھ کے فارغ ہوئے تو محمد حنیف یوسفی عرض کرنے لگے، سرکار میری شادی کو ایک سال ہو گیا لیکن بچے کی ابھی تک کوئی امید نہیں ہوئی۔ آپ فرمانے لگے پریشانی کی کوئی بات نہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں ایک لڑکا عطا فرمائیں گے۔ اس کا نام منیر احمد رکھنا اور اس کے بعد پھر ایک لڑکا ہوگا اس کا نام بشیر احمد رکھنا۔ کچھ عرصے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے محمد حنیف یوسفی کو منیر احمد اور بشیر احمد عطا فرمائے۔ راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی دونوں بچوں سے خود ملا ہے۔

Marfat.com

ایک خوبصورت واقعہ:

۱۹۸۳ء میں باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شاد باغ حاجی نور محمد یوسفی کے گھر تشریف لائے تو محمد حنیف یوسفی بھی آپ کی زیارت کے لئے حاجی نور محمد یوسفی کے گھر چلے گئے۔ باباجی فرمانے لگے بیٹا محمد حنیف یوسفی بہت پریشان لگتے ہو کیا بات ہے، محمد حنیف یوسفی فرمانے لگے سرکار میرے گھر دو، تین روز میں بچہ ہونے والا ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بچہ آپریشن کے بغیر نہیں ہوگا اس لئے کیس ہسپتال میں ہے اور ہسپتال کا خرچہ اٹھانے کے لئے میری ہمت نہیں پھر بھی میں نے جانکی دیوی ہسپتال ایبٹ روڈ کا کارڈ بنوالیا ہے اور دفتر میں میرا باس بھی ہر وقت مجھ سے ناراض رہتا ہے۔

آپ سرکار مسکراتے ہوئے فرمانے لگے سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ سنانے لگے کہ ایک مرتبہ بارش ہو رہی تھی تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دورانِ سفر اپنے سواری کے جانور کے ساتھ ایک زمیندار کے گھر پناہ لی، زمیندار کے گھر بچہ ہونے والا تھا اس نے آپ سے عرض کیا کہ حضور میری بیوی تکلیف میں ہے، آپ دعا فرمائیں کہ خیریت ہو جائے۔ تو آپ نے ایک شعر پرچی پر لکھ کے دیا کہ اپنی بیوی کو باندھ دو۔

مرا جا شد خرِ ما نیز جا شد
زنِ دہقاں طفل زائید یا نہ زائید

ترجمہ: مجھے جگہ مل گئی میرے گدھے کو جگہ مل گئی، تیری بیوی کو بچہ ہو یا نہ ہو، مجھے کیا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زمیندار کی بیوی کی مشکل آسان فرمائی اور اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

پھر باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ بیٹا ڈاکٹروں کو کیا پتہ کہ بچہ کب اور کیسے ہونا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ تبارک وتعالیٰ خیر فرما دیں گے۔

دو دن پہلے ہی ادھر تو شام کو یہ گفتگو ہو رہی ہے اور ادھر حنیف صاحب کے گھر میں

Marfat.com

ان کی بیوی کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک لڑکا عطا فرمایا، صبح جب محمد حنیف یوسفی آپ سرکار سے رخصت ہو کر سیدھا دفتر پہنچے تو وہی ناراض باس اٹھ کے ہنستے ہوئے ان کو مبارک دیتے ہوئے کہنے لگا، کیوں بھئی لڈو نہیں کھلاؤ گے، تمہارے گھر سے اطلاع آئی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں لڑکا عطا فرمایا ہے۔

آپ کی دعا سے ایک شخص کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا سات لڑکیوں کے بعد چار لڑکے عطا فرمانا:

محمد حنیف یوسفی کے والد محمد شفیع کے ایک دوست شیر محمد کے ہاں یکے بعد دیگرے سات لڑکیاں پیدا ہوئیں، وہ بہت غمگین حالت میں محمد شفیع یوسفی کو کہنے لگا کہ بھائی بہت دنیا چھان ماری، بہت جگہوں سے دعا بھی کروائی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

محمد شفیع یوسفی کہنے لگے اچھا میں اپنے بزرگوں سے عرض کروں گا، ان شاء اللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ کرم فرمائیں گے۔ محمد شفیع یوسفی پیلے گجراں شریف فیصل آباد آپ کے آستانہ عالیہ پر آپ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ آپ سرکار نے دعا فرمائی اور گڑ دم کر کے دیا۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے شیر محمد کو تین لڑکے عطا فرمائے ۔محمد شفیع صاحب نے آپ سرکار کو جب یہ بتایا کہ شیر محمد کو آپ کی دعا سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تین لڑکے عطا فرمائے ہیں تو آپ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے، دوسری جوڑی بھی بنے گی، ایک لڑکا اور ہوگا۔ اسی طرح ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے شیر محمد کو چار لڑکے عطا فرمائے

ایک عورت کو حج کی خبر دینا:

محمد حنیف یوسفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ سرکار ہمارے گھر تشریف لائے ہوئے تھے ۔ایک پڑوسن اماں آ گئی، کہنے لگے حضور میری ٹانگوں سے درد ختم نہیں ہوتا۔ آپ دعا

Marfat.com

فرمائیں۔آپ فرمانے لگے مائی پانچوں نمازوں کی پابندی کیا کرواور تہجد بھی پڑھا کرو، درد ٹھیک ہوجائے گااورتم نے حج بھی کرنا ہے۔مائی بہت حیران ہوئی کہ اچھا میں نے حج بھی کرنا ہے۔

مائی نے تہجد شروع کردی، اس کی ٹانگوں کی درد دور ہوگئی اوراس مائی کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حج بیت اللہ کی دولت سے بھی نوازا۔

ماں اور بیٹے کو حج کی خبر دینا:

محمد حنیف یوسفی بتاتے ہیں کہ ۱۹۸۳ء میں آپ سرکار مجھے فرمانے لگے، بیٹا محمد حنیف یوسفی تم نے اپنی والدہ کے ساتھ حج کرنے جانا ہے۔محمد حنیف یوسفی کہتے ہیں کہ میں بہت حیران ہوا کہ یہ کیسے ممکن ہے، تنخواہ میری 450 روپیہ ماہوار ہے اور ایک بندے کا خرچہ تقریباً چھبیس ہزار بنتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرنا کیا ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے میں نے دو کمیٹیاں ڈالی ہوئی تھیں، مجھے وہ مل گئیں، اپنے دفتر سے ایک دو فنڈ مل گئے، میری والدہ کو ہمارے محلے کی ایک عورت دس ہزار روپیہ دے گئی اور ایک نیک آدمی نے مجھے کچھ رقم قرضۂ حسنہ کے طور پر دے دی، میں اپنی والدہ کے ساتھ حج بھی کر آیا اور میرے پاس تقریباً ۷۰۰ سے زائد ریال بچ بھی گئے کیوں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کچھ نیک لوگ مل گئے۔جنہوں نے اپنے اپنے گھروں میں ہمیں مہمان رکھ لیا۔

Marfat.com

زائرین مدینہ منورہ کو روانہ فرماتے وقت آپ سرکار یہ الوداعی نعتیں اکثر پڑھا کرتے تھے۔

مدینے نوں جاون دے دن آ گئے نے

بدل گیاں رُتاں تے آئیاں بہاراں ، مدینے نوں جاون دے دن آ گئے نے
محمد پیارے دے در اُتّے جا کے تے دُکھڑے سناون دے دِن آ گئے نے

سی جہناں نوں سدّے پیارے نے گھلّے ٹرے قافلے اوہ مدینے دے ولّے
محمد دے روضے دی چُم چُم کے جالی مقدر جگاون دے دن آ گئے نے

پلا اپنی نظراں دے اَج جام ساقی تے دیہہ سارے رِنداں نوں انعام ساقی
توں پینڈا وی جاتے پلاوندا وی جاویں کہ پیون پلاون دے دن آ گئے نے

تو اُٹھ ہُن دِلا جوت نیناں دی جولے توں جتّاں وی روسکیں رج رج کے رولے
نہ ہنجواں دے رکھ سانبھ کے ہن خزانے ایہہ موتی لٹاون دے دن آ گئے نے

اٹھو ساتھیو! راہ ہجر دی نبیڑو تے وقتِ سحر ساز دل دے نہ چھیڑو
کرو اینی زاری کہ تارے وی روون کہ روون رُلاون دے دن آ گئے نے

مبارک اے راہی مدینے نوں جاناتے روضے دے گردے جا چکّر لگانا
بلاؤ وی یوسفؑ نوں آ قانوں کہنا کہ مُڑ پھر بلاون دے دن آ گئے نے

Marfat.com

جا خیریں جاون والڑیا

جا خیریں جاون والڑیا مُل پے گیا تیریاں ہاواں دا
راہواں وِچ روندا رہندا سی بن راہی اوہناں راہواں دا

وِچ ہجر جو تیرے جگردیاں چیخاں تے چیخاں نکل دیاں سن
مُل محبوب نے پاچھڈیا تیرے جگر دے رُٹھے ساہواں دا

دن راتیں ترسدا رہندا سی محبوب دی بستی ویکھن نوں
جاویکھ لے بستی سجناں دی کرپورا ذوق نگاہواں دا

کرکے دید پیارے دی جابھر لے جھولی اکھاں دی
جس سخی دے درتے چلیاں ایں اوشاہ اے ساریاں شاہواں دا

رب حافظ راہیا عرب دیا توں اسدی پناہ وچ چلیاں ایں
جوپشت پناہ ہے عالم دا سبھناں دی پُشت پناہواں دا

کیوں رشک نہ راہیا تیرے تے یوسف دا دل بے چین کرے
توزائر جاکے بنناں ایں سوہنے دیاں جلوہ گاہواں دا

Marfat.com

بے اولاد نمبردار کے لئے دعا فرمانا:

گاؤں فتح ریحان کے نمبردار کئی سالوں سے نرینہ اولاد سے محروم تھے، انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا، سرکار میرے حق میں اولاد نرینہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آپ سرکار فرمانے لگے کہ اپنا مال اپنے بھائیوں پر خرچ کرو اور ان کے لئے دعائیں مانگو۔ نمبردار نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا سے اس نمبردار کو اولادِ نرینہ عطا فرمائی۔

ایک سخت بیمار لڑکے کا آپ کی زیارت سے تندرست ہو جانا:

آپ سرکار نے سمندری کے راستے فیصل آباد جمعہ شریف پڑھانے کے لئے جانا تھا کہ اچانک گاؤں میہنگرہ سے کچھ لوگ آ گئے اور کہنے لگے، حضور راستے میں ہمارا گاؤں ہے، آپ ہمارے گھر سے ہوتے چلیں، ہمارا لڑکا سخت بیمار ہے۔ آپ دعا فرمائیں یا دم کریں تا کہ اس کو شفا ہو۔ آپ فرمانے لگے اچھا چلو میں تو جمعہ شریف پڑھانے جا رہا تھا۔ لیکن چونکہ تمہارا گاؤں راستے میں ہی ہے، اس لئے تمہارے لڑکے کو بھی دیکھتے چلتے ہیں۔ جب ان کے گھر پہنچے تو وہ لڑکا آپ کو دیکھ کر ایک دم کھڑا ہو گیا۔ آپ سرکار فرمانے لگے بیٹا تیرے گھر والے تو کہتے ہیں کہ تو بیمار ہے تو وہ کہنے لگا، حضور میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔ خدا کی قسم میں تو ایسے محسوس کرتا ہوں جیسے کہ میں کبھی بیمار ہوا ہی نہیں تھا۔

فرشتے اور رحمت کی بارش:

ایک مرتبہ آپ سرکار فرمانے لگے کہ میں نے اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے دو

Marfat.com

جنازے ایسے دیکھے کہ جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتے اور رحمت کی بارش نازل کی۔ جہاں جہاں سے وہ جنازے گزرتے تھے فرشتے اترتے تھے اور رحمت کی نورانی بارش ہوتی تھی، پھر آپ فرمانے لگے کہ ان میں ایک جنازہ حضرت سیّد محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت کرمانوالے شریف کا تھا اور دوسرا جنازہ محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تھا۔

غیبی ندائیں:

آپ سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اکثر غیبی ندائیں آیا کرتی تھیں کہ محمد یوسف (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہم انتظار میں ہیں یا ہم انتظار میں بیٹھی ہیں۔ یہ غیبی ندائیں کچھ لوگوں نے بھی سنیں۔ (الخیرات الحسان، ابن حجر مکی، صفحہ نمبر ۲۶۵ میں ایسی ہی نداؤں کا ذکر ہے)

خودداری:

ملک کے مایہ ناز عالم دین مولانا غلام رسول سمندری والے فرماتے ہیں کہ آپ سرکار اتنے خوددار تھے کہ کبھی کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہیں کیا۔ جب آپ سرکار بہت بیمار تھے تو مرحوم انعام اللہ یوسفی ساکن (تاندلیانوالہ) کہنے لگے کہ پانچ سو روپیہ میں دیتا ہوں۔ باقی سب مریدوں سے اکٹھا کرتے ہیں تاکہ آپ کا علاج کروایا جاسکے تو آپ فرمانے لگے قطعاً ایسا نہیں کرنا یہ فعل سخت ناجائز اور حرام ہے۔

ایک مرتبہ آپ سرکار لاہور شادباغ تشریف لائے تو علامہ منیر احمد یوسفی فرمانے لگے حضور اگر اجازت فرمائیں تو میں خاص خاص مریدوں کو آپ کے آنے کی اطلاع دے دوں۔ آپ فرمانے لگے بالکل نہیں اس طرح تو درجنوں لوگ اکٹھے ہو جائیں گے۔ کوئی پچاس روپے دے گا، کوئی سو روپیہ، میں یہاں مریدوں سے پیسے اکٹھے کرنے نہیں آیا۔ آپ فرماتے "مرید سے ایک روپے کی نیت بھی حرام ہے۔"

Marfat.com

یہ آپ سرکار کی زندہ کرامت تھی کہ آپ سرکار نے جب کبھی لاہور تشریف لاتے تو مریدوں میں آپ کے آنے کی خوشبو پھیل جاتی اور تمام لوگ اکٹھے ہو جاتے۔

آپ سرکار سے نور کا ظاہر ہونا:

محمد رفیق یوسفی (چاہ میراں لاہور والے) فرماتے ہیں کہ پہلے میں چشتی سلسلے میں بیعت تھا۔ وہ دنیا دار لوگ تھے۔ اس زمانے میں یعنی آج سے تقریباً 18، 20 سال پہلے (تا وقتِ تحریر) انہوں نے صرف بیعت کے لوازمات پر ہی میری چودہ، پندرہ سو روپے کی رقم لگوا دی کہ فلاں چیز لے آؤ، فلاں چیز لے آؤ، مٹھائی لے آؤ وغیرہ وغیرہ۔ میں نے ان لوگوں کی بیعت توڑ دی اور ہر روز داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سلام کرنے اس غرض سے جانے لگا کہ مجھے کامل پیر و مرشد مل جائیں حالانکہ میرے گھر کے ساتھ ہی حضرت میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف بھی تھا۔ لیکن دل میں یہ خیال آیا کہ داتا گنج بخش جمالی ہیں وہ دے دیتے ہیں اور میراں شاہ زنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلالی ہیں اس لئے تھوڑا دیتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ داتا صاحب سے مجھے اشارہ ہوا کہ جب تک آپ میراں شاہ زنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر حاضری نہیں دیں گے مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد میں نے وہاں بھی جانا شروع کر دیا کہ تقریباً چودہ یا پندرہ دن کے بعد صوفی اللہ دتہ والی مسجد افغان سٹریٹ وسن پورہ پر بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جلسہ تھا اور آپ سرکار محراب شریف میں منبر رسول پر تشریف فرما تھے۔ وہاں میں نے آپ سے ایک عظیم نور ظاہر ہوتا دیکھا۔ آپ سرکار سے وہ نور چھن چھن کے نکل رہا تھا۔ پوری محراب روشنیوں سے منور ہو چکی تھی، میری آنکھیں چندھیائی جا رہی تھیں، رونگھٹے کھڑے ہو گئے، کافی دیر میں اس منظر کا نظارہ کرتا رہا۔ اس واقعہ سے میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہی میرے پیر و مرشد ہوں گے اور پھر دو، تین ملاقاتوں میں ہی آپ سرکار سے بیعت ہو گیا۔

Marfat.com

اسی طرح کا ایک اور واقعہ محمد رفیق یوسفی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم کا وصال شریف ہوا تو میں اور محمد شاکر یوسفی لاہور سے روانہ ہوئے اور تقریباً رات کو ۹ یا ۱۰ بجے آپ کے آستانہ عالیہ شریف پر پہنچے، برسات کا مہینہ تھا، آپ کے گھر کے سامنے میدان میں پانی ہی پانی تھا اور جہاں اب مزار شریف ہے وہاں اس وقت بیٹھنے کی جگہ تھی۔ پرالی وغیرہ پڑی ہوئی تھی ہلکی ہلکی سردی ہو رہی تھی، ٹھنڈی ہوا بھی چل رہی تھی، ہم نے سوچا کہ دروازہ کھٹکھٹایا جائے یا نہیں، آپ سرکار بے آرام نہ ہو جائیں اور کہیں بے ادبی نہ ہو جائے اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ باہر ہی پرالی پر بیٹھ جاتے ہیں۔ بیٹھے بیٹھے ذکر کرتے ہوئے ہم سو گئے۔

اتنے میں خواب میں مجھے آپ سرکار کی زیارت پاک ہوئی، کیا دیکھتا ہوں کہ آپ اپنی بیٹھک کا دروازہ کھول کے باہر نکلتے ہیں، ٹارچ ہاتھ میں ہے اور فرما رہے ہیں کون ہے کیا بیٹا رفیق ہے؟ بیٹا شاکر ہے، اتنے میں آپ سرکار سے ایک عظیم نور ظاہر ہوتا ہے جسے دیکھتے ہی دیکھتے تمام آستانہ عالیہ روشنیوں سے نور ہی نور ہو جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ آس پاس کا تمام علاقہ بھی اس نور کی روشنیوں کی وجہ سے روشن ہو جاتا ہے، ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی، میں نے جلدی سے محمد شاکر یوسفی کو اٹھایا اور پوچھا کہ کیا آپ نے بھی اس اس طرح خواب دیکھا ہے وہ کہنے لگے نہیں، اتنے میں بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بالکل اسی طرح اپنی بیٹھک کا دروازہ کھول کر لالٹین ہاتھ میں پکڑے ہوئے باہر آ گئے اور لالٹین کی روشنی میں دیکھتے ہوئے فرمانے لگے کون ہے؟ بیٹا محمد رفیق ہے؟ بیٹا محمد شاکر ہے؟ میرے بچوں کا تو سردی میں برا حال ہو گیا ہو گا۔ پھر آپ ہمیں اندر لے گئے، گرما گرم کھانا کھلایا اور اپنے بھانجے محمد ظفر کو ڈانٹا کہ میں نے تمہیں رات کو دو، تین مرتبہ کہا تھا کہ باہر دیکھو کوئی آیا نہ ہو لیکن تم نہ گئے۔

Marfat.com

محمد رفیق یوسفی فرماتے ہیں کہ میرے پاس رقم ختم ہو چکی تھی، اس لئے مکہ مکرمہ سے دوبارہ مدینہ منورہ اپنے ایک ملنے والے سے پیسے لینے گیا۔ جب روضۂ رسول پر دوبارہ حاضری ہوئی تو مجھے آپ سرکار کا وہ قول یاد آ گیا کہ بیٹا تمہیں مدینہ منورہ حاضری کی دو مرتبہ سعادت حاصل ہوگی۔

مدینہ منورہ میں پیلے گجراں شریف کی خوشبو:

محمد رفیق یوسفی ہی فرماتے ہیں کہ جب میں حج سے واپس آیا تو آپ سرکار کے آستانہ عالیہ مبارکہ پر حاضری کے لئے گیا جب شام ہوئی تو بابا جی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرمانے لگے، بیٹا محمد رفیق کوئی خاص بات مدینہ پاک کی جو آپ کے ذہن میں ہو۔ کہنے لگے حضور جب میں مدینہ منورہ میں تھا تو دو تین مرتبہ مجھے پیلے گجراں شریف کی مٹی کی خوشبو محسوس ہوئی اور جب آج میں پیلے گجراں شریف میں داخل ہوا اور پاؤں سے مٹی اڑی تو مجھے مدینہ منورہ کی خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ سرکار نے جب یہ سنا تو آپ پر رقّت کا ایک عجیب عالم طاری ہو گیا اور اتنا روئے جس کا حساب نہیں، بس روتے جاتے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے یہ میرے حضور کا کرم ہے۔ یہ میرے حضور کا کرم ہے وگرنہ میں کس قابل ہوں۔

بعد از وصال بھی مریدین کے ہر حال سے واقف ہونا:

محمد رفیق یوسفی فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ آپ سرکار کے وصال شریف سے دو سال بعد کا ہے کہ میرے چچا زاد بھائی کی شادی تھی، رمضان کا مہینہ تھا، عید بھی آ رہی تھی۔ گھر میں بہت تنگی تھی، میرے پاس پہننے کے لئے کپڑوں کا کوئی کام کا جوڑا بھی نہیں تھا۔ میری بیوی مجھے کہنے لگی آپ دو عدد جوڑے سلوالیں میں اس سے سخت لہجے میں بول پڑا کہ گھر کی حالت دیکھو کتنی تنگ ہے۔ اور تم کہتی ہو کہ کپڑوں کے دو جوڑے سلوالوں۔ خیر اگلے دن صبح

Marfat.com

صبح میں ناراضگی کی حالت میں اپنی دوکان پر چلا گیا۔ جب دوپہر کو واپس آیا تو میری بیوی کہنے لگی کہ آپ باباجی صاحب کے آستانہ عالیہ پر گئے تھے تو کیا ماں جی نے آپ کو باباجی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کپڑوں کا کوئی جوڑا دیا تھا۔ یہ سن کر میں بہت حیران ہوا اور پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا، وہ کہنے لگی رات باباجی خواب میں تشریف لائے اور فرمانے لگے اس طرح بیٹا رفیق میرے آستانے پر آیا تھا اور اس کو ایک جوڑا ملا تھا اور ایک جوڑے کا اور میں نے بندوبست کر دیا ہے، دو جوڑے ہو جائیں گے اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

رفیق صاحب فرمانے لگے کہ جو کپڑے تو مجھے باباجی سرکار سے ملے ہیں وہ میں نے سنبھال کے رکھ لئے ہیں کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو تبرکاً وہ کپڑے میری قبر میں رکھ دیئے جائیں اور ایک جوڑا آج میری ایک پیر بہن اپنی بچی کے گھر بچہ ہونے کی خوشی میں دے گئی ہے۔ اور انشاءاللہ آپ سرکار کے فرمان کے مطابق ایک جوڑا اور آ جائیگا اور دو جوڑے ہو جائیں گے۔ انہی دنوں میں رفیق صاحب، مقصود صاحب کے ساتھ ان کے ایک دوست کے پاس اعظم مارکیٹ لاہور گئے۔ تو واپسی پر انہوں نے رفیق صاحب کو ایک جوڑا تحفے کے طور پر دیا جس سے کپڑوں کے دو عدد نئے جوڑے آپ کے پاس ہو گئے۔

آندھی آنے کی پہلے سے خبر دے دینا:

ایک مرتبہ آپ محمد حسین یوسفی بیٹری والے کے گھر (تاندلیانوالہ کے قریب) ان کے گاؤں میں تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ محمد رفیق یوسفی بھی تھے۔ اس گاؤں میں اس دن بعد از نماز عشاء آپ کی تقریر تھی، محمد حسین یوسفی نے آپ کے لئے اوپر چھت پر دو بستر لگا دیئے اور شام کو نماز کے بعد کھانا لگا دیا۔ چاند نکلا ہوا تھا اور آسمان بالکل صاف تھا۔ اتنے میں آپ سرکار فرمانے لگے جلدی سے کھانا کھا لو، آندھی آنے والی ہے اسلئے کہ میں جب بھی یہاں آتا ہوں آندھی ضرور آتی ہے۔

محمد رفیق یوسفی فرماتے ہیں کہ میں ہنس پڑا کہ آسمان تو بالکل صاف ہے اور آندھی

Marfat.com

کے کوئی آثار نہیں۔ کہتے ہیں کہ ابھی ہم کھانا مکمل نہ کر پائے تھے، اتنی زبردست آندھی آئی جس کا حساب نہیں اس کے بعد بادل آ گئے، ہلکی سی بارش ہوئی، موسم خوشگوار ہو گیا اور پھر آپ سرکار نے جس جگہ تقریر تھی وہاں جا کر تقریر فرمائی۔

ایک مرتبہ آپ محمد رفیق یوسفی کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے، علامہ منیر احمد یوسفی اور محمد مسعود یوسفی بھی موجود تھے۔ جب محمد مسعود یوسفی نے جانے کی اجازت چاہی تو آپ سرکار ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمانے لگے یہ میرا بیٹا بہت ہی غریب ہے۔ یہ میرا بیٹا بہت ہی غریب ہے، آپ نے تقریباً تین چار مرتبہ اسی طرح فرمایا، محمد مسعود یوسفی چلے گئے، تھوڑی دیر کے بعد واپس گئے اور کہنے لگے حضور! میرے گھر بیٹی ہوئی ہے ان کی تین بیٹیاں پہلے ہی تھیں۔

باکمال واقعہ:

حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ میاں غلا اللہ شرقپوری ثانی کی کرامات اور واقعات تو بہت ہیں۔ مگر خود اپنے ساتھ بیتا ہوا ایک بڑا باکمال واقعہ سنایا کرتے تھے۔

''کہ ربّ العزت نے مجھے بیٹا عطا فرمایا۔ لڑکے کی خوش خبری سنانے اور نام رکھوانے کے لئے میں حضرت قبلہ میاں غلام اللہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گیا۔ آپ نے بچے کی ولادت کی خبر سنی تو بہت خوش ہوئے اور مبارک باد دی۔ نام رکھنے کے بارے میں عرض کیا تو فرمانے لگے'' منیر احمد رکھولو، بشیر احمد رکھ لینا'' فرماتے تھے میں سمجھ گیا کہ منیر احمد کے بعد اللہ جل مجدہ الکریم ایک اور بیٹا عطا فرمائے گا، جس کا نام آپ نے پیشگی رکھ دیا۔

چنانچہ جب پھر بیٹا پیدا ہوا تو آپ کی بشارت پوری ہو گئی۔ لیکن بچے کی ولادت کے موقع پر یہ بات واضح ہو گئی کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد میں

Marfat.com

ایک نہیں بلکہ دو رمزیں تھیں۔

ایک یہ لڑکا پیدا ہوگا اور دوسرا یہ کہ اسوقت ہم نہیں ہوں گے تم بشیر احمد نام رکھ لینا۔

جب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی پیدا ہوئے تو قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس فانی دنیا سے سفر فرما چکے تھے۔ آپ فرماتے تھے اس دن میرے دِل کو زبردست چوٹ لگی۔ نا قابل تلافی صدمہ ہوا۔ آپ جب یہ واقعہ سناتے تھے تو آپ پر رقّت طاری ہو جاتی تھی اور کافی دیر تک روتے رہتے تھے۔

آپ نے کئی غوثوں، قطبوں اور ابدالوں سے اکتساب فیض فرمایا۔ اور کئی برگزیدہ بزرگوں، عالی مرتبت اولیاء اللہ کی مدح سرائی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

۱۔ شیخ معظم پیر کامل حضرت قبلہ سید علی اکبر شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (علی پور شریف) ان کی مدح میں فرماتے ہیں۔

دامن موتیاں تھیں جنہیں بھر دتا میرے جیئے غریب دیوانے دا اے
نظراں والیاں نے صاف ویکھیا اے سیّد پاک ابدال زمانے دا اے

۲۔ قطب وقت محدّثِ اعظم پاکستان حضرت قبلہ علامہ محمد سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنی محبت کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

عالم گر عالم ولی گر عارف قطب وقت سردار سی سنیاں دا
کی میں اُوسدی یوسف تعریف لکھاں میرا سخی سالار سی سنیاں دا

۳۔ حضرت قبلہ پیر سید حافظ جماعت علی شاہ محدث علی پوری امیر ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش فرماتے ہیں۔

اِکے نظر تھیں قطب بنایا جنّے ہیسی پیروی قطب الاقطاب ملیا
اوہدے ہُو ہے تے جیہڑا گدا آیا اونہوں فیض ملیا بے حساب ملیا

Marfat.com

ایک واقعہ: (کتے کا آپ سے شکایت کرنا)

بڑے صاحبزادہ صاحب جناب اللہ دتہ یوسفی زم زم بیان کرتے ہیں کہ آپ کے آستانے پر ایک کتا تھا جسے آپ روزانہ گھی والی روٹی ڈالا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ دو، تین دن کے لئے کہیں باہر تشریف لے گئے، آپ کی غیر حاضری میں گھر والے کتے کو باسی روٹی ڈالتے رہے، وہ کتا روٹی نہ کھاتا اور ایک جھاڑی میں جا کر رکھ دیتا۔ دو تین دن کے بعد جب آپ واپس تشریف لائے تو اس کتے نے تمام جمع شدہ روٹیاں آپ کے آگے لا کر رکھ دیں۔ آپ نے گھر والوں سے پوچھا کہ میری غیر حاضری میں کتے کو گھی والی روٹی نہیں ڈالی، گھر والے کہنے لگے، آپ کو کیسے پتہ چلا تو آپ سرکار نے فرمایا، یہ روٹیاں کتا لے کر آیا ہے، اس نے دو تین دن سے روٹی نہیں کھائی۔

خواب میں راہنمائی کرنا:

محمد رفیق یوسفی کی بیگم رمضان شریف کے دنوں میں کتابوں والی الماری کی طرف پاؤں کر کے بے خیالی میں سو گئیں تو آپ سرکار خواب میں تشریف لائے اور فرمانے لگے بیٹا قرآن پاک اور تفسیر کی کتابوں کی طرف پاؤں نہیں کرتے۔ اپنے پاؤں کا رخ بدل دو۔

لکھنا، پڑھنا سکھا دینا:

محمد مسعود یوسفی جب آپ سے بیعت ہوئے تو لکھنا پڑھنا بالکل نہ جانتے تھے، آپ سرکار نے بیعت کے بعد ان کو اورادِ فتحیہ شریف پڑھنے کی اجازت دی، وہ کہنے لگے حضور مجھے تو پڑھنا نہیں آتا، آپ فرمانے لگے پڑھنا آ جائے گا، پڑھا کرو۔ اورادِ فتحیہ شریف تو ایک طرف وہ قرآن پاک بھی پڑھ گئے۔

Marfat.com

آپ کی دعا کی برکت کا اثر:

محمد رفیق یوسفی نگینہ فرنیچر لاہور والے فرماتے ہیں میرے ایک دوست جن کو ہیروئن پینے کی گندی عادت پڑ گئی تھی ناجائز کاروبار کرتے تھے، ذلّت ورسوائی میں ڈوبے ہوئے تھے، ان کی بیگم نے قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دعا کے لئے عرض کیا، آپ سرکار نے دعا فرمائی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے اس شخص کو نیک ہدایت عطا فرمائی۔ ہیروئن کی عادت بھی چھوٹ گئی، ناجائز کاروبار بھی چھوڑ دیا آج وہ پرانے کپڑوں کی دوکان کررہے ہیں، رزقِ حلال کی برکت سے گھر کی حالت بھی اچھی ہوگئی ہے۔

دلوں کے حال سے واقف ہونا:

محمد رفیق یوسفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ سرکار کے خلیفۂ مجاز جناب حافظ محمد اسماعیل نابینا فیصل آباد دستگیری مسجد میں اپنے ہاں بیٹا ہونے کی خوشی میں آپ کے لئے ایک خوبصورت چادر لے کر حاضر ہوئے تو میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ اگر یہ چادر مجھے مل جائے تو کتنا اچھا ہو۔ وہاں پر علامہ منیر احمد یوسفی بھی موجود تھے، خیر میں تو جلد اجازت لے کر لاہور واپس آ گیا، لیکن شام کو جب علامہ منیر احمد یوسفی واپس تشریف لانے لگے تو باباجی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے وہی چادر علامہ منیر احمد یوسفی کو دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ بیٹا محمد رفیق کو دے دینا۔

محمد رفیق احمد یوسفی ہی فرماتے ہیں کہ اگلے سال پھر حافظ اسماعیل یوسفی اپنے ہاں دوسرا لڑکا ہونے کی خوشی میں ایک بہت خوبصورت چمکدار چادر لے کر آپ سرکار کی خدمت میں پہنچے تو اتفاقاً اس مرتبہ بھی میں وہاں موجود تھا۔ اور وہی خیال میرے دل میں دوبارہ آیا لیکن مانگنے کی ہمت نہ پڑی۔ لیکن جب میں واپس لاہور کے لئے اجازت لے

Marfat.com

کر روانہ ہونے لگا تو آپ سرکار فرمانے لگے، بیٹا سردی کافی ہے، اس لئے یہ چادر اوڑھ کے لے جاؤ۔ فرماتے اس طرح آپ سرکار نے دوسری چادر بھی مجھے دے دی۔

نیند نہ آنے کی دعا:

پیر طریقت حضرت قبلہ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں ایک مائی صاحبہ حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی، سرکار مجھے نیند بہت آتی ہے، دُعا کیجئے مجھے نیند نہ آئے۔ آپ نے دعا فرمائی، وہ مائی چلی گئی۔ رات ہوئی تو اسے نیند نہ آئی اور ایک رات، دو راتیں یہاں تک کہ پندرہ راتیں اس عورت کو نیند نہ آئی۔ دوبارہ خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔" باباجی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) مجھے تو نیند آتی ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا تو نے خود ہی تو کہا تھا کہ مجھے نیند نہ آئے۔ عرض کی، حضور دعا فرمایئے، نیند آئے اور رات کو تہجد کے لئے بیدار بھی ہو جاؤں۔ چنانچہ آپ نے پھر دعا فرمائی اور جیسے دُعا فرمائی۔ ربّ ذوالجلال نے عورت کے حق میں قبول فرمائی۔

دم کرنے سے شفاء:

حاجی محمد یوسف یوسفی چک نمبر ۴۰۵ گ ب کمیانہ چک والے فرماتے ہیں ،ایک دفعہ میرے کان میں درد شروع ہوا۔ میں نے بہت علاج کیا لیکن آرام نہ آیا۔ تکلیف زیادہ ہوتی چلی گئی، میں بڑا پریشان ہوا اور تنگ پڑ گیا۔ بالآخر حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر ہوا۔ شرفِ زیارت حاصل کیا۔ آپ کے پاس بیٹھ گیا، اور اپنے کان کے درد کا ذکر کیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کر دیا حضور میں درد کی وجہ سے بہت پریشان ہوں جب تک آرام نہیں آئے گا میں نہیں جاؤں گا۔ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ اتنی جرأت سے بات نہیں کرنی چاہیے۔ جناب محمد یوسف

Marfat.com

یوسفی فرماتے ہیں بالآخر آپ نے میرے کان میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری، تو مجھے اسی وقت آرام ہوگیا۔

تہجد میں سستی کرنے والے پر بارش:

پیر طریقت حضرت قبلہ صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحب فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، خوشی محمد یوسفی (گوجرانوالہ والے) اور میں ''برج اٹاری'' میں ایک دوست کے ہاں مقیم تھے، رات ہم سو گئے، جب تہجد کا وقت ہوا تو سرکار نے آواز دی کہ اٹھو اور نماز پڑھ لو۔ خوشی محمد یوسفی نے صاحبِ خانہ کو آواز دی کہ بھائی کیا وقت ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تین بجے ہیں تو خوشی محمد یوسفی نے بابا جی صاحب سے عرض کی کہ سرکار ابھی کافی وقت ہے۔ قبلہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ علیہ خاموش ہو گئے۔ ہمیں نیند آ گئی، تھوڑی دیر بعد بارش شروع ہوگئی۔ ہم جلدی سے اٹھ کر اندر چلے گئے۔ بابا جی قبلہ فرمانے لگے کیا ہوا۔ اندر آ گئے ہو ابھی تو کافی وقت ہے۔ عرض کیا حضور! بارش شروع ہوگئی ہے۔

آپ نے فرمایا کہاں بارش ہو رہی ہے۔ جناب خوشی محمد یوسفی نے عرض کیا جہاں ہم سو رہے تھے وہاں بارش ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا چلو مسجد میں جا کر تہجد پڑھ کے آؤ۔

جناب خوشی محمد یوسفی فرماتے ہیں جب ہم مسجد کی طرف گئے تو راستے میں بارش کا نام ونشان تک نہ تھا۔ اور نہ ہی کوئی آثار نظر آ رہے تھے کہ بارش ہوئی ہے یا ہوگی۔ پھر بات سمجھ میں آئی ہمیں تہجد کی نماز پڑھانے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔

آپ کی دعا اور آپ کے وظیفے کا اثر:

فیض پور چک نمبر ۴۴۰ تحصیل سمندری کا واقعہ ہے، اس گاؤں کے ایک گھر میں جنوں کا ڈیرہ تھا۔ جنّات بڑی خوفناک حرکات کرتے تھے۔ جنہیں صفحۂ قرطاس پر لاتے

Marfat.com

ہوئے شرم وحیا محسوس ہوتی ہے۔ خیر! صاحب خانہ کی بیوی نے بڑے دُکھ اور تکلیف سے بلبلاتے ہوئے واقعہ سنایا۔ باباجی صاحب نے ان سے ایک فرد اور ادِفتحیہ شریف کے لئے مانگا۔ آپ کے حکم کی اطاعت کی گئی۔ آپ نے اورادِفتحیہ شریف پڑھنے اور تہجد کا حکم عطا فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات والتحیات و الطیبات کی رحمت اور کرم کا صدقہ حضرت صاحب کی دعا کے تصدّق اور اورادِفتحیہ شریف کی برکت سے جنات نے اس گھر کو چھوڑ دیا۔ اہل خانہ نے جب یہ فیض دیکھا تو سب کے سب حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہو گئے۔ اس گاؤں کا تقریباً ۱/۳ حصہ آپ کا مرید ہے۔

ایک دن اتفاقاً آپ مذکورہ بالا گھر تشریف لے گئے اور باتوں ہی باتوں اس عورت سے پوچھا جو اورادِفتحیہ شریف پڑھتی تھی کہ کیا تمہیں کبھی اورادِفتحیہ شریف پڑھتے ہوئے خوف بھی محسوس ہوا تو اس عورت نے عرض کیا کہ ایک روز کا واقعہ ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ تہجد کے وقت کمرہ خود بخود روشن ہے۔

اور کمرے میں ہر طرف مرد، عورتیں، بچے، جوان اور بوڑھے بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ کچھ لمحے کے لئے حیران ہو گئی کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ خدایا ایسا ہجوم کیوں ہے؟ اسی وقت آپ کی بات یاد آ گئی آپ نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی ایسا ویسا عجیب واقعہ پیش آئے تو ہرگز گھبرانا نہیں۔ مجھے یہ بھی احساس ہوا کہ شاید وہی جنّات ہیں جو ہمارے گھر میں ڈیرہ لگائے ہوئے ہیں۔ خیر! میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اور یہاں کس لئے اکٹھے ہوئے ہو؟ تو انہوں نے جواباً کہا۔ ہم جنّات ہیں اور وظیفہ سننے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ جو ''باباجی'' نے تمہیں پڑھنے کے لئے عطا فرمایا ہوا ہے۔

دو بیٹوں کی ناموں کے ساتھ پہلے ہی بشارت دے دینا

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

کے پاس آتے اور یہ خوشخبری سناتے کہ اللہ کریم نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔اس کا نام رکھ دیں تو آپ فرماتے منیر احمد رکھولو، ایسے کئی واقعات جب دیکھنے میں آئے تو میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ منیر احمد نام کیوں رکھتے ہیں؟ کیا مجھ سے بہت پیار ہے کہ ہر بچے کا نام منیر احمد ہی رکھتے ہیں یا آپ کے اپنے صاحبزادہ منیر احمد یوسفی ہیں ان سے بہت پیار ہے لیکن کبھی پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔

بالآخر وہ دن آیا کہ یہ عقدہ بھی حل ہو گیا، جب میرا پہلا بچہ فوت ہوا تو دعا کے لئے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا، آپ نے دعا فرمائی اور تسلّی دی، نیز فرمانے لگے بیٹا! بیری کو جتنے پھول لگتے ہیں اگر اتنے بیر لگ جائیں تو بیری کی ٹہنیاں ٹوٹ جائیں۔صبر کرو اسی کا مال تھا وہ لے گیا۔پھر فرمانے لگے بیٹے کا نام کیا رکھا تھا۔میں نے عرض کیا وہ تو پیدا ہونے کے تین دن بعد فوت ہو گیا تھا، نام رکھنے کا موقع ہی نہ ملا۔فرمانے لگے تمہیں معلوم ہے کہ میں بچے کا نام منیر احمد کیوں رکھتا ہوں؟ عرض کیا سرکار مجھے تو علم نہیں آپ ارشاد فرمائیں ۔فرمانے لگے جس بچے کا نام منیر احمد رکھا جائے اس کے بعد اللہ کریم ایک بیٹا اور عطا فرماتا ہے تو میں نے عرض کیا حضور اس وصال شدہ بچے کا نام کیا رکھا جائے جبکہ میرا اپنا نام منیر احمد ہے۔تو فرمانے لگے کہ اس کا نام بدر منیر رکھ لو۔اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں ایک اور بیٹا عطا فرمائیں گے اس کا نام بشیر احمد رکھ لینا۔پھر ایک اور بیٹا عطا فرمائے گا اس کا نام خلیل احمد رکھ لینا پھر ایک اور ہو گا۔فرماتے ہیں مستجاب الدعوات پیر و مرشد نے جیسا فرمایا تھا آج اللہ تبارک وتعالیٰ نے ویسے ہی عطا فرما دیا ہوا ہے۔

اس کے علاوہ راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی کو علامہ منیر احمد یوسفی نے بتایا کہ جب باباجی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے مجھے میرے پہلے دو بیٹوں کی ناموں کے ساتھ بشارت دی تو میں بہت خوش ہوا اور اگلے ہی جمعے لاہور میں نوری مسجد ریلوے اسٹیشن پر وعظ میں آپ کی یہ کرامت بھی بیان کر دی، اس جمعہ کے وعظ میں ایک دیوبندی مولوی صاحب بھی یہ بات سن رہے تھے۔

Marfat.com

خیر بات آئی گئی ہوگئی، فرماتے ہیں دوسال کے بعد اسی مولوی نے مجھے ریلوے سٹیشن کے قریب روک لیا اور کہنے لگا، آپ علامہ منیر احمد یوسفی ہیں، میں نے کہا ہاں میں ہی منیر احمد یوسفی ہوں۔ وہ مولوی صاحب کہنے لگے کہ آپ نے مجھے پہچانا ہے میں نے کہا نہیں، وہ کہنے لگے دوسال پہلے آپ نے نوری مسجد ریلوے سٹیشن پر وعظ میں اس اس طرح اپنے پیر و مرشد نگینہ صاحب کی کرامت جو کہ پہلے دو بیٹوں کی ناموں کے ساتھ بشارت کے متعلق بیان کی تھی، بتایئے کیا اولاد ہوئی بھی یا نہیں؟

فرماتے ہیں میں نے جب اس مولوی کی یہ بات سنی تو میرا دل تڑپ اٹھا، میں نے اسے کہا آؤ ابھی میرے ساتھ شاد باغ فردوس مسجد چلو اور جس سے پوچھنا ہے پوچھ لو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے ان دوسالوں میں قبلہ باباجی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی دعا سے دو بیٹے عطا فرمائے ہیں۔ بڑے کا نام بشیر احمد یوسفی اور چھوٹے کا نام خلیل احمد یوسفی ہے۔

آپ کی دعا سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک عورت کو بیٹا عطا کرنا:

سید محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی نے ۱۳ نومبر ۱۹۹۲ء بروز جمعہ (جمعہ کے وعظ میں) یہ واقعہ سنایا اور وہ بذاتِ خود اس واقعہ کے چشم دید گواہ ہیں کہ ایک عورت باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئی اور روتے ہوئے اپنے حالات بتانے لگی کہ میری شادی کو آج کئی سال ہوگئے لیکن اولاد نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے مجھے لوگ طعنے دیتے ہیں میرا خاوند مجھے مارتا ہے اور طلاق اور دوسری شادی کی بھی دھمکیاں دیتا ہے۔

آپ سرکار چونکہ عاجزی وانکساری کے بھی شہنشاہ تھے اور ہر جگہ اپنی نفی فرماتے تھے۔ فرمانے لگے، مائی رومت میں کس قابل ہوں تم اپنے لئے اپنے ہی ہاتھ اٹھا دو اور دعا کرو میں آمین کہوں گا۔

اس مائی نے دعا کی آپ نے آمین کہی۔ آپ سرکار کے آمین کہنے کی برکت سے

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ نے پورے نو ماہ کے بعد بیٹا عطا فرمایا اور وہ عورت اپنے خاوند کی بہن کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرنے آئی اور کہنے لگی کہ حضور آپ میری نند کے لئے بھی دعا فرمائیں، اس کے بھی اولاد نہیں۔ آپ فرمانے لگے میں کس قابل ہوں، اس کو کہو کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں خود عرض کرے کہ یا اللہ مجھے بھی اپنی بھابی کے بیٹے کے صدقے میں اولاد عطا فرما۔ ان شاء اللہ اللہ تبارک وتعالیٰ کرم فرمائیں گے۔ اس عورت نے بھی دعا کی، آپ نے آمین کہی، ایک سال کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو بھی بیٹا عطا فرمایا۔

آپ سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا آنے والے وقت کو دیکھنا اور گھر شادی بچوں اور حج کی پہلے ہی خبر دے دینا:

یہ واقعہ راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی نے بذات خود آپ سرکار کے پردہ فرما جانے کے بعد آپ کے آستانہ عالیہ شریف پر پیر طریقت جناب حافظ محمد اسماعیل یوسفی سے خود سنا۔ آپ بہت سے پیر بھائیوں کو یہ واقعہ سنا رہے تھے کہ میں ایک مرتبہ آپ سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بہت غمگین انداز میں آپ سے عرض کرنے لگا کہ حضور میں چونکہ نابینا ہوں۔ میرا کوئی کاروبار بھی نہیں، مکان میرا کچا ہے نہ مجھے کسی نے اپنی بیٹی دینی ہے نہ اولاد ہونی ہے اور نہ ہی غربت کی وجہ سے میں حج کے لئے جا سکتا ہوں۔ حضور میں کیا کروں آپ دعا فرمائیں۔ آپ سرکار جواباً فرمانے لگے، "حافظ جی! میں تمہارے پکے مکان دیکھ رہا ہوں، تمہارا کاروبار بھی ہوگا، تم حج بھی کرو گے، تمہاری شادی بھی ہوگی اور نور دین، خیر دین، بشیر احمد نام کے تین بیٹے بھی ہوں گے۔"

حافظ محمد اسماعیل یوسفی فرماتے ہیں آپ کے ارشاد کے فرمانے کی دیر تھی میرے ایک دوست مجھے ملے، فرمانے لگے حافظ جی! میں نے اینٹوں کا نیا بھٹہ شروع کیا ہے۔ آپ جب اپنا مکان بنائیں گے تو اینٹیں لے جانا۔ حافظ محمد اسماعیل یوسفی فرمانے لگے،

Marfat.com

اینٹیں تو چاہیے لیکن پیسے ابھی نہیں ہیں۔ دوست فرمانے لگے حافظ جی! آپ اینٹیں لے جائیں پیسے جب ہوں گے دے دینا۔ فرماتے ہیں میں نے اینٹیں لا کر مکان بنانا شروع کر دیا۔ جب لینٹر کی باری آئی تو حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آ گیا اور عرض کی، باباجی صاحب لینٹر کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوراً گھر تشریف لے گئے اور اندر سے ایک گُجا لے آئے اس میں روپے تھے۔ آپ فرمانے لگے حافظ جی جتنے پیسوں کی ضرورت ہے، لے لو۔ فرماتے ہیں مجھے گیارہ سو روپے کی ضرورت تھی میں نے نکال لئے۔ مگر سرکار فرمانے لگے اور لے لو۔ میں نے عرض کی حضرت صاحب اتنی ہی ضرورت ہے۔ میں وہ رقم لے آیا۔ سبحان اللہ قربان جائیں، آپ نے مجھے کبھی نہ فرمایا کہ حافظ جی پیسے تو واپس کرو۔ فرماتے ہیں میں نے کافی عرصے کے بعد تھوڑے تھوڑے کر کے واپس کئے۔ لیکن شانِ کریمی کہ آپ نے کبھی نہ فرمایا: دیر کیوں لگائی بلکہ مزید پیش کش فرماتے رہے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ میں نے کاروبار بھی شروع کیا، میری شادی بھی ہوگئی اور جس جس نام کے تین بیٹے قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمائے تھے انہیں ناموں کے بیٹے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے آپ سرکار کی دعاؤں سے عطا فرمائے۔ اور پھر ایک بوڑھی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی، حافظ جی میں نے حج کرنے کے لئے کچھ پیسے جمع کئے تھے لیکن میں چونکہ اب بوڑھی ہوگئی ہوں اور حج کے لئے نہیں جا سکتی اس لئے یہ دس ہزار روپیہ آپ کو دے رہی ہوں۔ آپ میری طرف سے جا کر حج کر آئیں، حافظ جی ماشاء اللہ آج حج بھی کر کے آ چکے ہیں۔

ولی سونا کیسے بناتا ہے؟

۲۷ ستمبر ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۸ ربیع الاوّل شریف بروز اتوار محفل میلاد کی تقریر میں یہ واقعہ ملک کے مایہ ناز عالم دین پیر طریقت علامہ غلام رسول صاحب سمندری والوں

Marfat.com

نے بیان فرمایا، فرماتے ہیں بہت عرصے کی بات ہے کہ میں قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ایک گاؤں جس کا نام رائے چک ہے وہاں گیا میرے ساتھ مولانا شافعی بھی تھے۔

وہاں آپ کی ملاقت ایک پٹھان سے ہوئی، اس سے گفتگو کر کے آپ بہت خوش ہوئے کیونکہ وہ پٹھان مذکر کی جگہ مونث کے صیغے استعمال کرتا تھا، کہنے لگا میں تم کو بولتی ہوں تم کیا فرماتی ہے، آپ سرکار بہت ہنسے اور فرمانے لگے لو دیکھو میں اچھا بھلا بندہ ہوں اور یہ پٹھان مجھے کہہ رہا ہے کہ تم کیا فرماتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں پٹھان صاحب تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ وہ جو تم بولتی ہے کہ" ولی سونا بناتی ہے وہ کیسے مٹی کو سونا بناتی ہے"۔ جب اُس پٹھان نے بہت زور دے کر اصرار کیا تو آپ فرمانے لگے پٹھان صاحب تمہارے ہاتھ میں کیا ہے، وہ پٹھان اس وقت چائے پی رہا تھا اس کے ہاتھ میں کپ تھا۔ وہ اس مٹی کے کپ کو کہنے لگا یہ کچ ہے۔ آپ سرکار نے پھر دوبارہ پٹھان کو کہا کہ اب ذرا غور سے دیکھو کیا یہ وہی مٹی کا کپ ہے۔ جب اس پٹھان نے دوبارہ اس کپ کو دیکھا تو وہ سونے کا بن چکا تھا؟

جناب مولانا غلام رسول سمندری والے فرماتے ہیں، پھر آپ سرکار اپنی نفی کرتے ہوئے نہایت عاجزی وانکساری سے فرمانے لگے، پٹھان صاحب مجھے کچھ اور نہ سمجھ لینا میں تو وہی محمد یوسف علی نگینہ ہی ہوں یہ تو صرف تمہارے دل کی تسلی کے لئے کیا ہے (کیونکہ وہ پٹھان آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کپ کو دیکھ رہا تھا جو اب سونا بن چکا تھا)

باقی رہی تمہاری یہ بات کہ ولی سونا کیسے بناتا ہے؟ تو سن لو کہ انہوں نے سونا کیا بنانا ہے بلکہ وہ تو خود سونا بن چکے ہوتے ہیں۔ سوہنے کریم آقا نے ان کو سونا بنا دیا ہوتا ہے۔

لوحِ محفوظ پر نگاہ :

۱۵/اکتوبر ۱۹۸۷ء کو قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لاہور میں ڈاکٹر نیّر احمد یوسفی کے گھر محلہ مسلم گنج کا چھوپورہ میں تشریف لائے۔ آپ سرکار ان دنوں بیمار

Marfat.com

تھے اور کچھ نقاہت کا عالم تھا۔ ڈاکٹر نیّر احمد یوسفی گھر پر موجود نہیں تھے۔ ان کے ہمسائے میں واپڈا کے ریٹائرڈ آفیسر خواجہ منیر رہتے تھے۔ ان کو فالج کا اٹیک ہوا تھا۔ کافی عرصہ واپڈا ہسپتال میں بھی داخل رہے، لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔

ڈاکٹر نیّر احمد یوسفی کے والد حفیظ الرحمٰن قریشی نے خواجہ منیر احمد کے لڑکے خاور منیر کو بلا لیا تا کہ وہ بابا جی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے اپنے والد کے لئے دعا کروا لیں۔ حفیظ الرحمٰن قریشی نے آپ سرکار سے دعا کے لئے عرض کیا۔ لیکن آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی پھر خواجہ منیر کے صاحبزادہ خاور منیر نے آپ کو دعا کے لئے عرض کیا۔ لیکن آپ نے پھر کوئی توجہ نہ فرمائی۔ اتنے میں ڈاکٹر نیّر یوسفی بھی آ گئے تو ان کو ان کے والد حفیظ الرحمٰن قریشی نے تمام واقعہ بتایا تو ڈاکٹر نیّر احمد یوسفی کافی حیران ہوئے کہ آج تک ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ آپ کو کسی نے دعا کا کہا ہو اور آپ نے دعا نہ فرمائی ہو۔ پھر تیسری مرتبہ ڈاکٹر نیر یوسفی نے خود آپ سرکار کو دعا کے لئے عرض کیا تو آپ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور کچھ فرمائے بغیر ہی ایک لمحے میں نیچے کر لئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ نے دعا ہی نہیں فرمائی۔

خیر آپ سرکار تو تشریف لے گئے، ادھر اگلے دن ۱۶ اکتوبر کو خواجہ منیر وصال کر گئے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ لوح محفوظ پر ہر وقت اللہ کے ولی کی نظر ہوتی ہے۔)

اسی طرح کا ایک واقعہ ٹاؤن شپ میں سید محمد ذوالفقار حسین شاہ کے گھر پیش آیا جب دسمبر ۱۹۸۹ء میں آپ سرکار آخری مرتبہ لاہور ٹاؤن شپ میں شاہ صاحب کے گھر تشریف لائے وہاں پر بھی اسی پچھلے واقعہ کی طرح ایک لڑکے نے آپ کو دعا کے لئے عرض کیا کہ حضور میرا والد بہت بیمار ہے۔ آپ دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو شفا عطا فرمائے۔ لیکن آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ اس لڑکے نے پھر کہا آپ سرکار نے پھر توجہ نہ فرمائی، تیسری مرتبہ اس لڑکے کے عرض کرنے پر آپ نے اپنے دستِ انور اٹھائے اور دعا فرمائے بغیر ہی ایک لمحے میں ہاتھ نیچے کر لئے۔ وہ لڑکا یہ نہیں جانتا تھا کہ میں تو دعا کروانے

Marfat.com

جارہا ہوں اور پیچھے میرے والد تو فوت ہو چکے ہیں۔ بعد میں اس لڑکے کو حقیقت کا علم ہوا کہ آپ سرکار دعا کیوں نہیں فرمارہے تھے۔

رانجھا راضی ہوگیا ای:

۲۴ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک ڈاکٹر نیّر احمد یوسفی کی شادی تھی اور قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر نیر یوسفی کے ایک جاوید اقبال قمر نامی دوست جو کہ قالینوں کا کاروبار کرتے ہیں وہ بھی شادی میں مدعو تھے اور ان کی یہ خواہش تھی کہ کسی طرح باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آگے پیچھے ہوں تو میں ان کے ساتھ اپنی ایک تصویر بنوالوں۔ کیمرہ مین کو انہوں نے پہلے سے سمجھا رکھا تھا لیکن انہیں کوئی موقع نہ مل رہا تھا۔ آخر جب باباجی صاحب واپس تشریف لیجانے لگے تو گاڑی کا دروازہ کھول کے ابھی وہ بیٹھے نہیں تھے بلکہ باہر کھڑے تھے اور سب دوستوں اور مریدین وغیرہ سے مل رہے تھے کہ اس اثناء میں جاوید اقبال قمر جلدی سے آپ کے ساتھ جا کر کھڑے ہوئے اور کیمرہ مین نے ان کے کہنے پر ایک دم فوٹو اتار لی یکدم آپ سرکار نے جاوید اقبال کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور فرمانے لگے:

"رانجھا راضی ہوگیا ای"

آپ کی دعا کی برکت سے با اولاد ہو جانا:

ڈاکٹر نیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ میری شادی کو تقریباً چھ سات ماہ ہو چکے تھے لیکن اولاد کی طرف سے کوئی خوشخبری نہ تھی، محلے اور رشتہ داروں کی عورتیں میری بیگم کے ساتھ اور آپس میں مختلف قسم کی چہ میگوئیاں کرتی تھیں جس کی وجہ سے مجھے اور میری بیگم کو کافی پریشانی تھی۔

جون یا جولائی ۱۹۹۳ء میں عید الفطر کے اگلے ٹرو والے دن میں علامہ منیر احمد

Marfat.com

یوسفی اور کچھ اور دوست احباب آپ سرکار کے آستانہ عالیہ شریف فیصل آباد میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ جناب علامہ منیر احمد یوسفی آپ سرکار کی خدمت میں عرض کرنے لگے حضور ڈاکٹر صاحب کی شادی کو کافی عرصہ ہوگیا ہے لیکن کوئی خوشخبری نہیں تو آپ باباجی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) مسکراتے ہوئے فرمانے لگے، کوئی بات نہیں ان بچوں کو دو اڑھائی سال آرام کر لینے دو، ڈاکٹر منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں میں نے جب یہ سنا تو بہت گھبرایا، خیر میں تنہائی ڈھونڈتا رہا کہ سب دوست، احباب ادھر اُدھر ہوں تو میں کچھ عرض کروں۔ ظہر کی نماز کے بعد تنہائی کا موقع ملا تو میں نے آپ کے حضور اولاد کے لئے دعا کی عرض کی اور ساری حقیقت بیان کی۔ تب آپ سرکار نے دعا کے لئے اپنے دستِ انور اٹھائے اور دعا فرمائی۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں اُسی مہینے میری بیگم کو اولاد کی طرف سے خوشخبری ہوگئی اور پورے 9 ماہ کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے مجھے اولاد جیسی نعمت سے نوازا۔

جانوروں کا تابع فرماں ہونا:

جانوروں، حیوانوں، چرند پرند کا اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں کے زیرفرمان ہو جانا کوئی انوکھی بات نہیں ہے بلکہ اللہ والوں کی زندگی کے مطالعہ سے ایسے کئے واقعات دیکھنے اور پڑھنے میں آتے ہیں۔ مثلاً قلائد الجواھر، اخبار الاخیار شریف اور تذکرۃ الاولیاء میں ایسے واقعات ملتے ہیں۔ مثلاً قلائد الجواھر میں یہ واقعہ رقم ہے کہ حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ ابوالحسن کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، کیونکہ وہ بہت بیمار تھے تو ان کے مکان میں ایک کبوتری اور ایک قمری پر آپ کی نظر پڑی، یہ دیکھ کر شیخ ابوالحسن نے کہا:

"اے سردار نہ تو یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈہ دیتی ہے اور نہ ہی یہ قمری کچھ بولتی ہی۔"

Marfat.com

یہ سن کر حضرت شیخ نے کبوتری سے فرمایا: ''اپنے مالک کو نفع پہنچا''۔اور قمری کو حکم دیا ''اپنے خالق کی تسبیح کر'' چنانچہ اس وقت سے کبوتری بھی تاحیات انڈے دیتی رہی اور قمری بھی بولنے لگی اور اس کی تسبیح سننے کے لئے بغداد کے لوگ جمع ہو جایا کرتے تھے۔

ایسے ہی تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیر پر سواری کرتے تھے، اسی طرح باباجی نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص (محمد اکبر، پیلے شریف) آٹے کا پیڑا لے کر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا، حضور! میری بھینس مجھے تنگ کرتی ہے اور دودھ نہیں دیتی، آپ اس آٹے کے پیڑے کو دم کر دیں تا کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔آپ سرکار کا یہ طریقہ تھا کہ جب بھی کوئی شخص آپ کے پاس دعا کے لئے آتا تو آپ دعا تو کرتے ہی تھے لیکن دعا ہی دعا میں اس شخص کو ایسے طریقے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف راغب کرتے کہ وہ شخص اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور نبی پاک ﷺ کے احکامات اور ارشادات کی پیروی کرنے لگتا۔

جب اس شخص نے کہا کہ حضور میری بھینس ٹھیک ہو جائے تو آپ فرمانے لگے، بھائی پہلے تم اپنے آپ کو ٹھیک کرو، تمہاری گائے خود بخود ٹھیک ہو جائے گی۔وہ شخص کہنے لگا حضور میں اپنے آپ کو کیسے ٹھیک کروں۔آپ فرمانے لگے بھائی حضور نبی پاک ﷺ کے سنت کے مطابق داڑھی رکھ لی اور پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھا کرو۔وہ شخص کہنے لگا کہ اگر اس طرح کرنے سے میری گائے مجھے تنگ نہیں کرے گی تو میں آج سے ہی داڑھی بھی رکھ لیتا ہوں اور نماز بھی شروع کر دیتا ہوں۔

آپ فرمانے لگے اچھا لو یہ پیڑا لے جاؤ اور اپنی گائے کو کھلا دو اور اس کو اتنا کہہ دینا یہ پیڑا بابا محمد یوسف علی نگینہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے بھیجا ہے۔آپ سرکار نے جیسا فرمایا تھا اس شخص نے ویسا ہی کیا۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے اتنا کرم فرمایا کہ اس گائے کی ایک بچھڑی ہوئی بڑی ہوئی پھر اس کی ایک اور بچھری ہوئی وہ بھی بڑی ہو گئی پھر کبھی بھی ان میں سے کسی نے بھی اس شخص کو تمام زندگی تنگ نہیں کیا۔

Marfat.com

شہد کی بوتل:

پیر طریقت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے پاس ایک جمیل نامی مولوی صاحب تشریف لائے کہ مجھے تقریر کرنے کا طریقہ سکھایئے۔ آپ نے ان مولانا صاحب کو قبلہ مرشدی باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس پیلے گجراں شریف فیصل آباد بھیجا کہ بھائی اگر وعظ سیکھنا ہے تو باباجی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے سیکھو۔

وہ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں سات، آٹھ دن باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ سفر میں رہا، آپ کے پاس ایک تھیلی نما بیگ تھا، جس میں سفری ضرورت کی تمام چیزیں موجود تھیں۔ اس بیگ میں ایک شہد کی بوتل بھی تھی، قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر روز اس بوتل میں شہد تناول فرماتے اور مجھے بھی اس میں سے شہد کھانے کو دیتے اور ہر روز میں یہی دیکھتا کہ بوتل مکمل بھری ہوئی ہے یعنی آٹھ دن میں اس بوتل میں کوئی کمی نہ ہوئی۔

سبق آموز واقعہ:

ایک مرتبہ ایک عورت باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئی اور کہنے لگی، حضور دعا فرمائیں میرا سُسّر فوت ہو جائے، آپ فرمانے لگے نہ بی بی نہ توبہ کرو اس طرح کی دعا نہیں کرتے، وہ عورت اصرار کرنے لگی نہیں حضور آپ بس دعا فرما دیں کہ میرا سسّر فوت ہو جائے۔ آپ فرمانے لگے بی بی یہ گناہ کس کے سر ہوگا اور کون اسکا جواب دہ ہوگا وہ کہنے لگی یہ گناہ میں اپنے سر لیتی ہوں۔

آپ سرکار دوبارہ فرمانے لگے بی بی توبہ کرو، اس طرح کی دعا نہ خود کرتے ہیں اور نہ ہی کسی کو کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ المختصر آپ نے دعا نہ فرمائی۔

اللہ کی قدرت کہ تقریباً ایک ماہ کے بعد اس عورت کا سسّر فوت ہو گیا اور ادھر وہ

Marfat.com

عورت بھی بیمار ہوگئی۔ بیماری بڑھتی چلی گئی اوراور تقریباً تین ماہ کے بعدوہ بھی فوت ہوگئی۔

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑی شریف والوں نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

دشمن مرے تے خوشی نہ کریئے سجناں وی مر جاناں
ڈیگر تے دن ہویا محمد اوڑک نوں ڈُب جاناں

ایک خاص کرامت:

آپ سرکار کی ایک خاص کرامت یہ بھی تھی کہ جب کسی کو قرآن پاک کی کوئی آیت یا حدیث پاک کی کتاب میں سے کوئی حدیث دکھانا ہوتی۔ کتاب کھولتے جو صفحہ نکلتا اسی پر وہ آیت یا حدیث مبارک موجود ہوتی جو دکھانا مقصود ہوتی تھی۔

دوستوں کے دوست اور تصرّف

مشہور ومعروف عالم دین مولانا غلام رسول صاحب سمندری والے ۱۹۶۱ء کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں یہ اس دور کی بات ہے جب پانچ روپے میں گھر کا تمام سودا سلف سبزی گوشت وغیرہ آ جایا کرتا تھا اور پھر بھی پیسے بچ جاتے تھے۔ فرماتے ہیں میں اسوقت مرکزی مسجد کا خطیب تھا۔ اس کی انتظامیہ کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا ہوا تو انہوں نے مجھ سے اس کی خطابت چھین لی، خیر انہی دنوں میں مجھے کراچی جانا پڑا، وہاں ایک میمن خاندان کے لوگ ماہ ربیع الاوّل شریف کے پہلے بارہ دن محفل میلاد کرواتے تھے اور بارہ دن تقریریں کرواتے تھے۔

اتفاق کی بات ہے کہ انہی دنوں میں بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک جلسہ رکھا ہوا تھا جس کا پروگرام میرے ساتھ انہوں نے پہلے ہی بنالیا تھا۔ اب کراچی جا کر مجھے یاد آیا تو میں نے سوچا کہ اب فیصل آباد جاؤں پھر واپس کراچی آؤں، تین چار دن تو اسی میں صرف ہو جائیں گے۔ اس لئے کراچی کے جلسوں سے ایک ہی مرتبہ فارغ

Marfat.com

ہوکر واپس جاؤں گا اور نگینہ صاحب سے ان کے جلسے میں نہ آنے کی معافی مانگ لوں گا۔

فرماتے ہیں میں رات کو سویا تو خواب میں باباجی نگینہ صاحب تشریف لائے اور فرمانے لگے، غلام رسول معافی تو اللہ رسول دیا کرتے ہیں میں کون ہوں معافی دینے والا۔ تم واپس آ جاؤ۔ کہتے ہیں میں صبح اٹھا تو سوچا کہ یہ تو محض خواب ہے، اگلی رات پھر سویا تو پھر خواب میں باباجی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تشریف لائے اور فرمانے لگے غلام رسول معافی تو اللہ و رسول دیا کرتے ہیں میں مسکین سا بندہ، میں کون ہوں معافی دینے والا تم نے میرا وعدہ بھلا دیا ہے واپس آ جاؤ۔ فرماتے ہیں میں پھر پہلی رات کی طرح خواب ہی سمجھا۔

تیسری رات آپ سرکار دوبارہ خواب میں تشریف لائے اور اپنے ساتھ میرے پیر و مرشد پیر سیّد علی حسین شاہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو بھی ساتھ لائے اور فرمانے لگے اٹھو غلام رسول! دیکھو اب تو میں تمہارے پیر و مرشد کو بھی لے آیا ہوں، اب بھی نہیں آؤ گے۔ مولانا غلام رسول صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو کتنا تصرف عطا فرمایا تھا کہ کراچی میں میرے دل میں خیال آتا ہے کہ جلسے پر نہ پہنچنے کی معافی مانگ لوں گا اور آپ خواب میں تشریف لا کر فرما رہے ہیں، غلام رسول معافی تو اللہ رسول دیتے ہیں میں کون ہوں معافی دینے والا۔

ادھر دوسری طرف سمندری میں مرکزی مسجد کی انتظامیہ کے لوگ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور مرکزی مسجد کی خطابت آپ سنبھال لیں۔ آپ فرمانے لگے مجھے اتنی دور سائیکل پر آنا پڑے گا۔ وہ لوگ یہ سمجھے کہ شاید آپ سائیکل کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہنے لگے حضور ہم آپ کو سائیکل بھی لے دیتے ہیں اور ایک ہزار روپیہ ماہانہ بھی آپ کو دیں گے۔ آپ بس خطابت سنبھال لیں، آپ فرمانے لگے نہ تو مجھے سائیکل کی ضرورت ہے کیونکہ میرے پاس اپنی اچھی بھلی سائیکل موجود ہے۔ سائیکل کا ذکر تو میں نے اس لئے کیا تھا کہ کہ اتنی دور سائیکل پر آنا

Marfat.com

میرے لئے بہت مشکل ہو جائے گا۔اور باقی رہی بات ایک ہزار روپیہ مہینہ کی تو پیسوں کا مجھے کوئی لالچ نہیں (حالانکہ اس دور کا ایک ہزار روپیہ آج کل کا دس پندرہ ہزار روپیہ بنتا ہے) جب ان لوگوں نے زیادہ اصرار کیا تو فرمانے لگے دیکھو یار! مجھے تنگ نہ کرو ویسے بھی دوستوں کی جگہ خود سنبھال لینا یہ مجھے گوارا نہیں اور پسند نہیں۔اس مسجد میں مولانا غلام رسول ہی بجتا ہے اس کو لے آؤ میں تم لوگوں کی صلح کروائے دیتا ہوں۔

ذکر کرنے والوں کی عجیب کیفیت

ملک کے مایہ ناز عالم دین مولانا غلام رسول صاحب سمندری والے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں پیلے گجراں شریف باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ عالیہ پر گیا، آپ سرکار اپنی بیٹھک میں تشریف فرما تھے اور تین چار لڑکے جو کہ ایف اے، بی اے اور ایم اے کے طالب علم تھے اور آپ کے مرید بھی تھے۔آپ سرکار کے ساتھ ذکر میں مشغول تھے۔وہاں ایک عجیب منظر دیکھنے میں آیا کہ وہ لڑکے کئی کئی فٹ اوپر ہوا میں اچھلتے اور پھر نیچے گرتے پھر اچھلتے اور پھر گرتے۔نہ ان کو کوئی چوٹ لگتی اور نہ ہی کوئی چیخ نکلتی۔ بس ذکر کئے جا رہے تھے۔پاس ہی آپ کے ایک خلیفہ حافظ محمد اسماعیل یوسفی کرم سر والے جو نابینا ہیں، بھی تشریف فرما تھے، میں حافظ محمد اسماعیل یوسفی نابینا جو آپ کے خلیفہ ہیں ان کا کشف دیکھ کر حیران رہ گیا وہ فرمانے لگے حضور غیر آ گئے ہیں، تو باباجی صاحب انہیں فرمانے لگے حافظ جی خاموش رہو غیر نہیں بلکہ اپنے ہی آئے ہیں۔

جناب سیّد محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی فرماتے ہیں کہ آپ سرکار جب خود ذکر کرتے تو آپ کے بالوں کے ریشوں سے خون جاری ہو جاتا۔۔

Marfat.com

عقیدت واعتقاد میں یقینِ کامل

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ شریف کے دن مجھے بابا جی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے دُھلے ہوئے اور استری کئے ہوئے کپڑے لے کر لاہور سے فیصل آباد پہنچنا تھا۔ میرے جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکلے ہوئے تھے اور ان پر بہت خارش تھی، سوچا طبیعت بہت خراب ہے، فیصل آباد کیسے پہنچوں گا لیکن کپڑے پہنچانے بھی بہت ضروری تھے۔ آخر اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر میں بس میں سوار ہو گیا، بس میں مجھے نیند آ گئی، فیصل آباد پہنچ کر جب آنکھ کھلی تو فرماتے ہیں خدا کی قسم! میرے جسم پر ایک دانہ بھی موجود نہیں تھا اور طبیعت بھی سنبھل چکی تھی۔

اسی طرح ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اپنے بچے کے ساتھ آستانہ عالیہ شریف پر گیا، بچے کا تمام سر پکا ہوا تھا اور اس کے پھوڑے پھنسیوں میں سے پانی بہہ رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا، آستانہ مبارک کے پانی سے نہالو، آرام مل جائے گا، وہ آستانہ عالیہ شریف کے پانی سے تقریباً آدھ پون گھنٹہ نہاتا رہا، جب نہا چکا تو اس کے جسم کے تمام پھوڑے پھنسیاں ٹھیک ہو گئے۔

اسی ضمن میں ایک اور واقعہ بیان کرتا چلوں کہ محمد طفیل یوسفی کالا شاہ کاکو والے راوی ریان میں ملازمت کرتے ہیں، انہوں نے سالانہ محفل میلاد شریف پر آستانہ عالیہ شریف پہنچنا تھا۔ لیکن مجبوری یہ تھی کہ انہیں زبردست پیچس لگے ہوئے تھے، ہر پانچ منٹ کے بعد قضائے حاجت کے لئے جانا پڑتا تھا۔ بہت پریشان تھے کہ کیا کروں جب کچھ سمجھ نہ آئی تو علامہ منیر احمد یوسفی سے عرض کیا کہ کیا آپ لوگ راستے میں بار بار میرے لئے بس روک لیں گے۔

علامہ منیر احمد یوسفی فرمانے لگے، آپ یہ بتائیں کہ جا کہاں رہے ہیں، وہ کہنے لگے پیر و مرشد کے آستانہ پر، علامہ صاحب فرمانے لگے، بس تو پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام

Marfat.com

لے کر آپ بس پر سوار ہو جائیں، باقی سب اللہ پاک خیر فرمائے گا۔

محمد طفیل یوسفی بس پر سوار ہو گئے، سارے راستے ایک مرتبہ بھی پاخانہ نہیں آیا، پھر وہاں جا کر علامہ منیر احمد یوسفی نے لنگر شریف کے متعلق فرمایا کہ طفیل یوسفی بے فکر ہو کر لنگر شریف کھائیں، لنگر میں دال پکی ہوئی تھی۔ طفیل یوسفی نے لنگر شریف کھایا، پھر محفل میلاد کے اختتام پر دوبارہ لنگر شریف تناول فرمایا، پھر صبح ناشتہ کیا۔

علامہ یوسفی فرماتے ہیں کہ تقریباً سات، آٹھ دن کے بعد مجھے جب طفیل یوسفی دوبارہ ملے تو کہنے لگے، کمال ہو گیا، نہ فیصل آباد جاتے ہوئے راستے میں پاخانہ کیا نہ وہاں پورا دن پاخانہ آیا، پھر اگلے دن گھر واپسی پر لاہور تک پاخانہ نہیں آیا۔ جب گھر آیا تب پیٹ میں تکلیف ہوئی۔ کھل کے پاخانہ آیا، تمام پیٹ صاف ہو گیا اور جو کئی دن سے پچس لگے ہوئے تھے وہ بھی ٹھیک ہو گئے۔

آپ کے آستانہ مبارک کے پانی کی برکتیں:

حاجی محمد اقبال یوسفی لاہور والے ۱۹۸۰ء کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے مری میں دوکان ڈالی۔ وہاں ایک دن دیکھا کہ لاہور سے کافی لوگ جوق در جوق چلتے چلے آ رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ مری میں کیسے؟ تو وہ کہنے لگے موہڑہ شریف عرس پر حاضری کے لئے آئے ہیں۔ انہیں ایک دو دنوں میں پیلے گجراں شریف فیصل آباد میں بھی سالانہ محفل میلاد منعقد کی جا رہی تھی اور تمام پیر بھائی حضرات وہاں جانے کی تیاری میں مصروف تھے۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ لوگ لاہور سے مری اپنے پیر و مرشد کی زیارت کے لئے حاضری دے رہے ہیں اور میں یہاں بے فکر بیٹھا ہوں۔ مجھے کچھ خبر ہی نہیں، مجھے بھی اپنے پیر و مرشد کے آستانہ عالیہ شریف پر سالانہ محفل میلاد پر حاضری دینی چاہیے۔

میرے جسم پر دس بارہ روز سے کافی سوزش تھی اور ٹانگوں بازوں میں درد بھی تھا،

Marfat.com

ایک دو ڈاکٹروں سے علاج بھی کروایا۔ لیکن کوئی فرق محسوس نہ ہوا۔ لیکن اس کے باوجود میں لاہور آ گیا اور علامہ منیر احمد یوسفی کے ساتھ فیصل آباد محفل میں حاضر ہوا۔ وہاں جب واپسی کے لئے روانگی ہونے لگی تو میں نے بابا جی نگینہ صاحب سے عرض کیا حضور! دس بارہ دن سے جسم پر سوزش ہے اور درد بھی ہے، ایک دو ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن آرام نہیں آیا۔ آپ سرکار کے بالکل سامنے ایک مٹی کے پیالے میں پانی پڑا ہوا تھا۔ فرمانے لگے بیٹا یہ پانی پی لو میں نے وہ پانی پی لیا اور اجازت لے کر لاہور چلا گیا۔ گھر جاتے جاتے راستے میں ایک ڈاکٹر سے دوبارہ دوائی لی اور گھر جا کر سو گیا اور جب صبح آنکھ کھلی تو سوزش اور درد کا نام ونشاں بھی نہ تھا۔

اسی طرح ایک مرتبہ ایک شخص آپ کی خدمت میں اپنا بچہ لے کر حاضر ہوا، اس کا تمام جسم پھوڑے پھنسیوں سے بھرا ہوا تھا، کافی جگہوں سے علاج کروایا لیکن کوئی آرام نہ آیا۔ آپ اس شخص کو فرمانے لگے سامنے ہینڈ پمپ لگا ہوا ہے اپنے بچے کو اس کے پانی سے نہلا دو۔ اس آدمی نے اس کو وہاں پر نہلوا دیا۔ دو دن کے اندر اندر اس لڑکے کی اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کی دعا اور آپ کے آستانہ مبارک کے پانی کی برکت سے شفاء عطا فرمائی۔

ہچکی کا علاج:

حاجی محمد اقبال یوسفی فرماتے ہیں ایک مرتبہ بابا جی صاحب کو ہچکی لگ گئی، آپ نے کھجوریں منگوا کر کھائیں، آپ کی ہچکی بند ہو گئی۔ اسی طرح ایک مرتبہ مجھے اپنے ایک عزیز کی تیمارداری کے سلسلہ میں ہسپتال جانا پڑا، وہاں ایک بیمار نوجوان کو دیکھا جو ہسپتال میں کسی بیماری کے سلسلے میں داخل تھا اور اس کو بھی کئی دنوں سے ہچکی لگی ہوئی تھی۔ میں نے اس کو مشورہ دیا کہ بھائی اس اس طرح ایک مرتبہ میرے پیر و مرشد کو بھی ہچکی لگی تھی، انہوں نے کھجور کھائی تو انہیں آرام آ گیا۔ آپ بھی کھجور کھا کر دیکھ لو، شاید آپ کو بھی آرام آ جائے۔ اس کے گھر والوں نے اس کو کھجوریں لا کر کھلائیں تو وہ شخص بھی ٹھیک ہو گیا۔

Marfat.com

نماز توبہ اور حج کی بشارت:

حاجی محمد اقبال یوسفی شاد باغ لاہور والے فرماتے ہیں کہ تقریباً آٹھ دس سال پہلے کی بات ہے تا وقتِ تحریر کہ علامہ منیر احمد یوسفی اکثر ہمارے گھر تشریف لاتے تو میں اور میرے کچھ دوست علامہ صاحب سے عرض کرتے کہ ہمیں نماز توبہ پڑھائیں، لیکن وہ ہمیشہ ٹال جاتے۔ ایک مرتبہ بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے گھر شاد باغ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے تو میں نے ان سے عرض کی حضور! ہم جب بھی علامہ صاحب کو نماز توبہ کے لئے کہتے ہیں وہ ہمیں ٹال دیتے ہیں تو بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علامہ صاحب کو فرمایا بیٹا انہیں نمازِ توبہ پڑھا دو۔ حاجی محمد اقبال یوسفی فرماتے ہیں اس دن میرے گھر میں بہت سارے پیر بھائی بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے اکٹھے تھے۔ سب اس انتظار میں تھے کہ نماز توبہ پڑھ کے ہی جائیں گے۔ ادھر بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علامہ صاحب کو کسی کام بھیج دیا، وہ رات گیارہ، بارہ بجے واپس آئے اس وقت تک کئی لوگ انتظار کر کے جا چکے تھے۔ پھر مختلف موضوعات پر باتیں شروع ہو گئیں۔ رات کے تقریباً دو بج گئے تھے کئی اور لوگ بھی اجازت لے کر واپس چلے گئے۔ دو بجے ہی بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی آرام کرنے کے لئے اپنے کمرے میں تشریف لے گئے۔ تب علامہ صاحب فرمانے لگے، صف بنالیں جس نے نماز توبہ پڑھنی ہے کھڑا ہو جائے۔

محمد حاجی اقبال یوسفیر ماتے ہیں ہم سات آٹھ شخص صف بنا کر کھڑے ہو گئے، علامہ صاحب نے نماز توبہ پڑھانی شروع کی۔ نماز پڑھنے کے دوران سب پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی۔ ہچکیاں بندھ گئیں، کوئی ہوش نہ رہا، رقت کا ایک عجیب عالم سب پر طاری تھا، خیر جب نماز توبہ پڑھ لی تو بعد میں بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہمیں بشارت دی کہ یہ تمام لوگ جنہوں نے نماز توبہ پڑھی ہے۔ حج کی سعادت سے بہرہ

Marfat.com

ورہوں گے۔حاجی محمد اقبال یوسفی فرماتے ہیں کہ ہم تمام دوست باری باری حج کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

ہونے والی بارش سے آگاہی:

حاجی محمد اقبال یوسفی فرماتے ہیں کہ آپ سرکار کے وصال شریف سے ایک سال پہلے محفل میلاد کا واقعہ ہے کہ ہم سب پیر بھائی حضرات آپ کے آستانہ عالیہ پر موجود تھے ختم شریف کے لئے جب تمام چیزیں رکھی جا چکیں تو عصر کی اذان شروع ہوگئی میرے ساتھ ایک محمد جمیل نامی دوست بھی تھے، وہ مجھے کہنے لگے جناب عالی! پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہیے۔ختم شریف بعد میں بھی پڑھا جا سکتا ہے۔حاجی محمد اقبال یوسفی کہنے لگے نہ بھائی مجھے تو کہنے کی ہمت نہیں تم بھی خاموش رہو۔لیکن وہ آدمی بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہنے لگے بابا جی کیا پہلے نماز نہ پڑھ لیں، عصر کی اذان ہوگئی ہے تو قبلہ بابا جی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرمانے لگے، نہیں بیٹا پہلے ختم شریف پڑھ لیں پھر نماز پڑھتے ہیں۔

حاجی محمد اقبال یوسفی فرماتے ہیں ابھی ہم ختم شریف پڑھنے کے بعد لنگر شریف کھا کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ بہت زبردست آندھی اور طوفانی بارش آئی اور پھر ہم سب نے اندر کمرے میں جا کر نمازِ عصر ادا کی۔

حضور داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے غیبی عمامے:

بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء کرام میں سے سترہ خلفاء ایسے ہیں جن کو حضور داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے سترہ پگیں

Marfat.com

(عمامے شریف) غیبی طور پر عطا ہوئے۔ جو آپ سرکار نے اپنے خلفاء کے سروں پر باندھے۔ آپ کا حضور داتا صاحب سے گہرا اور خاص روحانی تعلق تھا۔ اکثر مریدین کو آپ حضور داتا صاحب کا حلیہ مبارک، لباس مبارک، قدم مبارک وغیرہ وغیرہ بتایا کرتے تھے۔

اسی ضمن میں ایک واقعہ بیان کرتا چلوں، آپ کے گاؤں کے پاس ایک عورت کا شوہر اس سے ناراض ہو کر لاہور آ گیا اور دو دن حضور داتا صاحب کے مزار شریف پر گزار دیئے اور ادھر وہ عورت بہت پریشان ہوئی اب کیا کروں کہاں جاؤں، کسی نے اس کو کہا، بابا جی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پاس جاؤ اور انہیں سارا ماجرا بیان کرو۔ ان سے دعا کرواؤ۔ وہ آپ کے پاس آئی اور تمام ماجرا بیان کیا، آپ فرمانے لگے مائی اللہ خیر کر دے گا۔

اگلے دن اس کا شوہر واپس گھر آ گیا اور پوچھنے لگا کیا تم بابا جی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پاس گئی تھی، وہ کہنے لگی ہاں گئی تھی، تمہیں کیسے پتہ چلا وہ کہنے لگا میں حضور داتا صاحب کے مزار شریف پر سویا ہوا تھا۔ خواب دیکھا کہ حضور داتا صاحب تشریف لائے ہیں اور مجھے بلاتے ہوئے فرما رہے ہیں، تمہاری بیوی میرے یوسف نگینہ صاحب کو تنگ کر رہی ہے۔ پریشان کر رہی ہے، فوراً اپنے گھر واپس جاؤ، میری آنکھ کھلی تو میں سیدھا واپس اپنے گھر آ گیا۔ اس لئے تم سے پوچھا کہ کیا تم ان کے پاس گئی تھی۔ وہ کہنے لگی ہاں میں ان کے پاس گئی تھی اور ان سے یہی کہتی رہی کہ میرا شوہر کسی طرح واپس آ جائے۔

ایک بچے کو بخار کی شکایت:

ایک بچے کو بخار ہوئے تقریباً ایک ماہ گزر گیا، اس کے والدین نے اس کو کافی ڈاکٹروں اور حکیموں کو دکھایا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخران کو کسی نے کہا کہ آپ پیلے گجراں شریف فیصل آباد جائیں، وہاں بابا محمد یوسف علی نگینہ صاحب نام کے ایک اللہ کے بزرگ

Marfat.com

بندے ہیں، ان سے دعا کروائیں۔ باباجی صاحب کے بڑے صاحبزادے محمد اللہ دتہ یوسفی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں اسی دن وہ لوگ اپنے بچے کو لے آستانہ عالیہ شریف پر گیارہ بارہ بجے کے قریب پہنچے اور اسی دن صبح تقریباً 7 بجے صبح میں ابا جان کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک آپ نے ایک آہ بھری اور آپ کی آنکھوں سے آنسو آ گئے۔ آپ کو کافی بخار بھی تھا، میں نے عرض کیا، ابّا حضور! کیا معاملہ ہے، آپ فرمانے لگے بیٹا کوئی بات نہیں۔ یہ بتاؤ کیا وقت ہو رہا ہے میں نے بتایا کہ سات بج رہے ہیں۔

تقریباً گیارہ بارہ بجے کے قریب وہ لوگ اپنے بچے کو لے کر آ گئے اور آپ سے سارا ماجرہ بیان کیا۔ آپ فرمانے لگے دیکھو! کیا اب اس کو بخار ہے، جب بچے کو دیکھا گیا تو اس کا بخار اتر چکا تھا۔ آپ نے اس کے والدین سے پوچھا اپنے گھر سے کب روانہ ہوئے تھے وہ کہنے لگے صبح سات بجے۔ تب آپ نے اپنے صاحبزادہ صاحب کی طرف دیکھا اور کہنے لگے بیٹا! تم صبح سے پوچھ رہے تھے بات کیا ہے؟ تو بیٹا معاملہ یہ تھا کہ میرے دل میں یہ خیال آیا واہ مولا تیرے یوسف کو تو بخار چڑھا ہوا ہے اور دوسری طرف لوگ یوسف سے بخار کی دعا کے لئے آ رہے ہیں اور تو ان کو بخار سے شفاء عطا فرما رہا ہے۔ عجیب تیری قدرت ہے۔

اپاہج بچے پیدا ہونا:

حاجی غلام قادر یوسفینا می ایک شخص آپ کا مرید ہوا۔ بیعت کرنے کے بعد وہ شخص باہر چلا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو بہت دولت عطا فرمائی۔ پندرہ سال باہر رہنے کے بعد پاکستان واپس آیا اور فیصل آباد میں بہت شاندار گھر تعمیر کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو ہر نعمت سے نوازا۔ لیکن اولاد کی طرف سے وہ بہت پریشان تھا جو بچہ بھی ہوتا لولا لنگڑا اپاہج پیدا ہوتا، اس کی بیوی اس کو کہنے لگی، پندرہ سال گزر گئے، تمہیں اپنے پیر و مرشد کے پاس حاضری دیتے ہوئے جاؤ، انہیں گھر لے کر آؤ، ان سے اولاد کے حق میں دعا کراؤ۔

Marfat.com

حاجی غلام قادر یوسفی بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ عالیہ شریف پر گئے اور عرض کرنے لگے، حضور اس اس طرح آج سے پندرہ سال پہلے میں آپ کا مرید بنا تھا۔ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور میری اولاد کے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ سرکار ان کے گھر چلے گئے اور فرمانے لگے غلام قادر! یہ بتاؤ، کبھی اپنے مال کی زکوٰۃ دی ہے وہ کہنے لگا نہیں، حضور زکوٰۃ تو میں نے کبھی بھی نہیں دی۔ آپ سرکار فرمانے لگے حاجی غلام قادر پندرہ سال ہو گئے، تمہیں کماتے ہوئے اور اپنے مال کی زکوٰۃ تم نے کبھی دی نہیں، بچے اپاہج نہیں پیدا ہونے تھے تو کیا ٹھیک پیدا ہونے تھے۔ پھر آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں زکوٰۃ کے متعلق مکمل تفصیل سے آگاہ کیا اور اور اس کے حق میں دعا بھی فرمائی۔ اس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالی اور اور آئندہ بھی ساتھ ساتھ زکوٰۃ دینے کا عہد کیا۔ آپ کی دعا کی برکتوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آئندہ اس کو بعد میں ہونے والی اولاد میں صحیح اور تندرست بچے عطا فرمائے اور اس کے پہلے تین بچوں میں سے بھی ایک بچے کو شفاء عطا فرمائی۔

اسی ضمن میں ایک اور واقعہ لکھتا چلوں جو مجھے علامہ منیر احمد یوسفی نے بیان فرمایا کہ بابا جی صاحب کی پہلی بیوی آپ کو دینی معاملات میں بہت تنگ کرتی تھی۔ آپ نے اس کو بہت سمجھایا لیکن وہ نہ سمجھی۔ آخر تنگ آ کر آپ نے اس کو طلاق دے دی، اس کے گھر والوں نے اس کی شادی کہیں اور کر دی۔ اللہ کی قدرت کے اب جو بھی بچہ پیدا ہوا گونگا اور اپاہج پیدا ہوا۔ آخر دو تین بچوں کے بعد تنگ آ کر اس نے اپنی ساس کو آپ کی خدمت میں بھیجا جو روتے ہوئے اس کی طرف سے عرض کرنے لگی، حضور! میں نے آپ کو بہت ستایا، بہت تنگ کیا، اللہ کی قدرت کہ اب جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے گونگا ہوتا ہے، آپ مجھے معاف فرما دیں، آپ سرکار نے اس کے حق میں دعا فرمائی اور کہا جاؤ آج سے تمہیں معاف کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے آئندہ اس کو صحیح تندرست بچے عطا فرمائے

Marfat.com

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے کی بشارت دینا:

شکر دین نامی ایک شخص ساکن چک نمبر ۱۷۲ گ ب جھجوال سمندری ضلع فیصل آباد آپ کا مرید بیل گاڑی کی دوڑ میں حصہ لیا کرتا تھا۔ وہ شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا حضور دعا فرمائیں اس مرتبہ میرا جانور دوڑ کے مقابلے میں اوّل آ جائے۔ آپ فرمانے لگے شکر دین تم یہ کیا دوڑوں کے چکر میں پڑے ہوئے ہو، ان کو چھوڑ دو، سنّت کے مطابق داڑھی رکھ لو اور پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھا کرو۔ میں تو عنقریب تمہاری مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرف دوڑیں دیکھ رہا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ شکر دین نے اپنا جو جانور دوڑ کے مقابلے میں شامل کیا اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

کچھ دنوں کے بعد آپ بس پر فیصل آباد جانے کے لئے سوار ہوئے، اسی بس میں شکر دین کے دولڑکے کنڈیکٹر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ نے کرایہ نکال کر دینا چاہا تو انہوں نے کرایہ لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہنے لگے حضور! آپ ہمارے والد صاحب کے پیرومرشد ہیں، نہایت احترام کی جگہ پر ہیں، ہمیں آپ سے کرایہ لیتے ہوئے شرم آتی ہے، آپ ہمارے مہمان ہیں ان دونوں بھائیوں نے سعودی عرب کسی فرم یا کمپنی میں نوکری کے لئے درخواست دی ہوئی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرنا ہوا انہی دنوں ان کی درخواست منظور ہوگئی اور اس فرم نے ان کو ویزے کے ساتھ پاکستان سے سعودی عرب کا ٹکٹ بھی فری اپنے پاس سے ادا کیا۔ کچھ دنوں بعد ان دونوں نے بابا جی صاحب کو خط لکھا کہ حضور ہمیں کیا پتہ تھا کہ آپ اللہ کے اتنے مقرب بندے ہیں کہ اگر آپ سے فیصل آباد کا کرایہ نہ لیا جائے تو سعودی عرب تک اللہ تعالیٰ اس بندے کو بغیر کرایہ کے پہنچا دیتا ہے۔ پھر کچھ روز بعد انہوں نے اپنے والد شکر دین کو بھی اپنے پاس بلوا لیا اور بہت دولت کمائی۔ آج بابا صاحب کی دعاؤں سے فیصل آباد میں ان کی اپنی زمینیں ہیں، ذاتی گھر ہے اور بسیں بھی چل رہی ہیں۔

Marfat.com

ایک شخص کو بیٹے کی بشارت دینا:

گوجرانوالہ میں ایک شخص محمد منیر یوسفی حجام کی چھ بچیاں تھیں، وہ باباجی صاحب کے پاس دعا کے لئے حاضر ہوا کہ حضور دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے ۔آپ سرکار نے اس کے لئے دعا فرمائی اور پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا محمد منیر، آپ فرمانے لگے اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں ایک بیٹا عطا فرمائیں گے اس کا نام بشیر رکھنا، جب اللہ پاک نے اس شخص کو بیٹا عطا فرمایا تو ایک دن خوشی محمد یوسفی فیصل آباد میں تہجد کے وقت آپ سرکار سے عرض کرنے لگے، حضور! اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے محمد منیر حجام کو چھ بچیوں کے بعد بچہ عطا فرمایا ہے۔تو آپ فرمانے لگے خوشی محمد میری بات غور سے سن لو ابھی اللہ پاک نے اس کو ایک اور بیٹا عطا فرمانا ہے، اس وقت ایک محمد بوٹا نامی شخص بھی آپ کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔اس کی پانچ بیٹیاں تھیں اور بچہ کوئی نہ تھا، آپ فرمانے لگے محمد بوٹے تم بھی میری بات غور سے سن لو۔حضور نبی پاک ﷺ کی سنّت مطہرہ کے مطابق داڑھی شریف رکھ لو۔ اللہ پاک تمہیں بھی اولادِ نرینہ جیسی نعمت سے نوازے گا۔اس شخص نے آپ کے فرمان کے مطابق داڑھی رکھ لی، آج اس کے بھی تین بیٹے ہیں۔

گھر میں خیر و برکت:

اللہ والوں کے قدم مبارک جس گھر میں جاتے ہیں، کچھ نہ کچھ دے کر جاتے ہیں، اللہ پاک ان کے قدموں کے آجانے سے اس جگہ، علاقے اور گھر میں خیر و برکات نازل فرماتے ہیں، محمد علی ولد نور محمد مرحوم ساکن چک نمبر ۱۷۶ گ ب پیلے گجراں شریف فرماتے ہیں کہ میری بیوی کا معمول تھا کہ وہ ہر روز مکھن نکالا کرتی تھی، ایک دن معمول کے مطابق اس نے مکھن نکالا تو بے حساب مکھن نکلا، سب گھر والے مکھن دیکھ کر حیران تھے کہ کمال ہے

Marfat.com

آج تک کبھی اتنا مکھن نہیں نکلا جتنا آج نکلا ہے۔فرماتے ہیں ہمیں کیا پتہ تھا کہ اس دن بابا جی نگینہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہمارے گھر میں تشریف لانے والے ہیں، اس دن باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے کچھ مہمانوں کے ساتھ ہمارے گھر تشریف لائے۔

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لکھتا چلوں جو کہ خزینہ معرفت صفحہ نمبر ۱۳۲ پر رقم ہے کہ ایک مرتبہ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع جوڑا میں حاجی جلال الدین کے گھر تشریف لے گئے، رات وہیں رہے، حاجی جلال الدین نے بہت عزت وخاطر مدارت کی۔ان کے ہاں ایک بھینس تھی، ایک وقت کا دودھ تو آپ کے ہمراہیوں کو پلا دیا اور ایک وقت کے دودھ کی دہی جمادی جو صبح لسّی بنا کر پلائی گئی، حاجی صاحب کی بیوی نے حاجی جلال الدین سے کہا کہ مکھن تو دودھ کے تھوڑا ہونے کے باوجود جتنا روز نکلتا ہے اتنا ہی نکلا ہے۔حاجی صاحب نے ترازو لے کر تولا تو واقعی مکھن روز جتنا نکلا۔

محمد علی ولد نور محمد مرحوم فرماتے ہیں میری والدہ کافی عرصے سے بہت بیمار تھیں، بچنے کی کوئی امید نہیں تھی۔میں باباجی صاحب کو اپنے گھر لے آیا کہ دعا فرمائیں آسانی سے موت آجائے۔اتنے عرصے سے سخت بیمار ہیں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔آپ فرمانے لگے اماں جی آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔محمد علی فوری طور پر ان کی طرف سے صدقہ دو، محمد علی فرماتے ہیں ہم نے صدقہ دیا تو اماں جی بالکل ٹھیک ہو گئیں۔

محفل میلاد کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک بوڑھے شخص کو بچہ عطا فرمانا

باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محفل میلاد کی بیش بہا برکات بیان فرمایا کرتے تھے، جس میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جس شخص کے ہاں اولاد نہ ہو وہ محفل میلاد کروانا

Marfat.com

شروع کردے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اولاد نرینہ جیسی نعمت عطا فرماتا ہے۔

مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب الخصائص الکبریٰ مترجم کے حصہ اوّل صفحہ نمبر ۹۵ پر ایک حدیث پاک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس سال حضور نبی پاک ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کی تکریم کی خاطر دنیا کی تمام عورتوں کے لئے نرینہ اولاد مقرر فرمائی، ہر عورت کے ہاں بیٹا ہی پیدا ہوا۔

ایک پچپن سالہ عبدالقادر نامی بزرگ ساکن چک نمبر ۱۷ گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور میری چار بچیاں ہیں، بچہ کوئی نہیں، عمر بھی بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ بچے کی اب کوئی امید بھی نہیں لگتی، آپ دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بچہ عطا فرمائے۔ آپ فرمانے لگے عبدالقادر میری بات غور سے سنو، اپنے گھر میں حضور نبی پاک ﷺ کا سالانہ محفل میلاد کروانا شروع کردو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضور نبی پاک ﷺ کے محفل میلاد کے صدقے اور طفیل بچہ عطا فرمائے گا۔ عبدالقادر صاحب کہنے لگے حضور میں محفل میلاد کی تیاری کرتا ہوں لیکن وہ آپ کی زیر صدارت وزیر نگرانی ہوگا۔ المختصر یہ کہ اس نے محفل میلاد کروایا۔ پیر طریقت جناب صاحبزادہ علامہ محمد اللہ دتہ یوسفی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ابھی وہ بزرگ دو محفل میلاد کروانے پایا تھا کہ پورے ایک سال کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو ایک چاند سا بیٹا عطا فرمایا۔ پھر دوسرا پھر تیسرا بیٹا پیدا ہوا۔

محفل میلاد کی برکتوں سے چھ بچیوں کے بعد چھ بچے

واپڈا میں ملازم محمد اسلم یوسفی کی پانچ بیٹیاں تھیں۔ بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور! میری پانچ بیٹیاں ہیں بیٹا کوئی نہیں، آپ دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے، آپ سرکار فرمانے

Marfat.com

لگے، محمد اسلم حضور نبی پاک ﷺ کا محفل میلاد کروانا شروع کردو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضور نبی پاک ﷺ کے محفل میلاد کے صدقے اور طفیل بچہ عطا فرمائے گا۔

محمد اسلم یوسفی نے فوراً محفل میلاد کی تیاریاں شروع کردیں، آپ کی زیر صدارت محفل میلاد کروائی۔ محفل میلاد کے اختتام پر باباجی صاحب نے دعا کے لئے اپنے دستِ انور اٹھائے اور فرمایا مولائے کریم محمد اسلم یوسفی نے یہ محفل میلاد بہ نیت حصولِ اولادِ نرینہ کروایا ہے، اے ربّ العالمین محمد اسلم یوسفیکو حضور نبی پاک ﷺ کے محفل میلاد کے صدقے اور طفیل اولادِ نرینہ جیسی نعمت سے نواز دے۔

محفل میلاد کے تقریباً پورے نو یا دس ماہ کے بعد ابھی محمد اسلمیوسفی اگلے محفل میلاد کی تیاریاں کر رہے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں بیٹا عطا فرمایا۔ وہ باباجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور! آپ کی دعاؤں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ آپ سرکار موجِ رحمت میں آکر فرمانے لگے، محمد اسلم "جتنی بیٹیاں اتنے ہی بیٹے" پانچ بیٹیاں ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ پانچ ہی بیٹے عطا فرمائے گا۔ محمد اسلم کی پانچ بیٹیوں کے بعد چار بیٹے ہوئے اور پھر ایک بیٹی ہوگئی وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور آپ نے تو فرمایا تھا کہ جتنی بیٹیاں اتنے ہی بیٹے، میری پانچ بیٹیوں کے بعد چار بیٹے ہوئے اب پھر ایک بیٹی ہوگئی ہے اب چھ بیٹیاں ہیں۔ باباجی صاحب فرمانے لگے محمد اسلم تم سے ایک غلطی ہوگئی ہے۔ اچھا جاؤ، حضور نبی پاک ﷺ کا محفل میلاد کرواؤ۔ چھ بیٹیاں ہیں تو چھ ہی بیٹے ہوں گے۔

المختصر یہ کہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعاؤں اور حضور نبی پاک ﷺ کے محفل میلاد کی برکتوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں دو بیٹے اور عطا فرمائے۔ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق جتنی بیٹیاں تھیں اتنے ہی بیٹے ہوئے۔

Marfat.com

موٹر سائیکل کے لئے دعا کروانا:

ایک صاحب کہیں دور سے اکثر باباجی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو سائیکل پر سلام کرنے کے لئے آپ کے آستانہ عالیہ شریف پر آیا کرتے تھے، ایک مرتبہ وہ آپ کو عرض کرنے لگے، حضور! دعا فرمائیں کہ میں موٹر سائیکل لے لوں، سائیکل پر آتا ہوں تھک جاتا ہوں۔

آپ سرکار فرمانے لگے واہ او بیلیا واہ! ''موٹر سائیکل ہی مانگنی تھی گاڑی تو مانگتے'' آپ کی دعاؤں سے ان صاحب کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اتنی برکت عطا فرمائی کہ ایک دن انہوں نے اپنی گاڑی خرید لی اور خود گاڑی چلا کر آپ کو سلام کرنے کے لئے آئے۔

اسی طرح سید محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی فرماتے ہیں کہ میرے پاس سائیکل تھی میں نے حضور باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا حضور! دعا فرمائیں کہ میں موٹر سائیکل لے لوں۔ تو آپ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے، اللہ تبارک وتعالیٰ میرے شاہ جی کو موٹر سائیکل ہی نہیں بلکہ کار بھی دے گا۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ کیا نکلے تھے کہ بس دیکھتے ہی دیکھتے کچھ عرصہ میں ہی میں نے موٹر سائیکل لے لی اور پھر کچھ عرصہ بعد ہی کار بھی خرید لی۔

کشف القلوب

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ کسی عالم دین کے سامنے زبان پر کوئی ایسی ویسی بات نہیں لانی چاہیے کیونکہ وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اس لئے کہیں تمہیں شرمندہ نہ ہونا پڑے اور جب کسی اللہ کے بندے کے سامنے موجود ہوں تو دل میں کوئی ایسی ویسی بات نہیں لانی چاہیے کیونکہ وہ تمہارے دل پر نظر رکھے ہوتا ہے۔

غالباً یہ ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۷ء کے درمیان کا واقعہ ہے کہ ڈاکٹر نیّر احمد یوسفی لاہور

Marfat.com

والے کے والد حفیظ الرحمٰن قریشی کے ایک دوست جن کا نام محمد مشتاق تھا، خراد کا کام کرتے تھے، انہیں اللہ کے بندوں کو آزمانے کا بہت شوق تھا کہ دیکھو یہ کتنے بڑے اللہ کے ولی ہیں۔

ایک مرتبہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ایک مرید کے گھر دعوت پر لاہور شادباغ تشریف لائے تو وہاں کئی پیر بھائی اکٹھے ہوئے، محمد مشتاق بھی وہاں چلے گئے اب جب کھانا لگا تو صاحب خانہ نے سب کی پلیٹ میں ایک ایک گوشت کی بوٹی اور شوربہ دیا جبکہ انہوں نے اپنے پیرومرشد باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پلیٹ بوٹیوں سے بھر دی۔ محمد مشتاق باباجی صاحب کے بالکل پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، دل میں سوچنے لگے یہ کیسے بزرگ ہیں ان کی پلیٹ گوشت سے بھری ہوئی ہے اور باقی تمام لوگوں کی پلیٹ میں ایک ایک بوٹی اور میری پلیٹ میں بھی صرف ایک ہی بوٹی آئی ہے۔

کہتے ہیں میرے دل میں یہ خیال آنا تھا کہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری طرف مسکراتے ہوئے پیچھے مڑ کے دیکھا، میری سالن کی پلیٹ پکڑ کر اپنے آگے رکھ لی اور اپنی بوٹیوں سے بھری پلیٹ میرے آگے رکھ دی اور فرمانے لگے بیٹا کھانا کھاؤ۔ محمد مشتاق صاحب فرماتے ہیں میں یہ سب کچھ دیکھ کر دل ہی دل میں بہت شرمندہ ہوا۔ جب دعوت ختم ہوگئی تو سب دوست احباب محمد مشتاق سے پوچھنے لگے کہ بھائی یہ تو بتاؤ اصل بات کیا ہے؟ وہ چھپاتے رہے بالآخر تمام دوستوں کے اصرار پر انہوں نے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔

اسی اوپر والے واقعہ کے ضمن میں قلائد الجواہر کا ایک واقعہ میں برکت کے لئے بیان کرتا ہوں۔ جو کہ محمد یحییٰ تادنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مناقب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلے میں رقم کیا۔ ترجمہ زبیر افضل عثمانی نے اردو میں کیا جس کے صفحہ نمبر ۱۲۱ پر شیخ زین الدین بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی حج سے واپسی پر پہلی مرتبہ بغداد پہنچے، لیکن وہاں ہمارا کوئی شناسا نہیں تھا۔ اس وقت ہمارے پاس ایک چھتری کے سوا کچھ باقی نہ رہا تھا۔ ہم نے وہ چھتری فروخت کر کے کھانا خرید لیا لیکن وہ کھانا نہایت بدمزہ تھا، جس

Marfat.com

کی وجہ سے ہم شکم سیر نہ ہو سکے اس کے بعد ہم حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو آپ نے سلسلہ وعظ منقطع کر کے فرمایا کہ

"دو غریب و مسکین حجاز سے یہاں آئے ہوئے ہیں جن کے پاس ایک چھتری کے سوا کچھ نہ تھا، انہوں نے وہ چھتری فروخت کر کے کھانا خریدا مگر نہ وہ انہیں اچھا معلوم ہوا اور نہ ان کا پیٹ بھر سکا"۔

یہ سن کر ہمیں بہت تعجب ہوا اور ہم حیرت زدہ ہو کر رہ گئے پھر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعظ کے بعد دستر خوان بچھانے کا حکم دیا۔ اس وقت میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا تمہیں کس چیز کی خواہش ہے؟ اس نے جواب دیا چوزہ کی یخنی اور میں نے دل میں شہد کی خواہش محسوس کی۔ چنانچہ حضرت نے چوزہ کی یخنی اور شہد لانے کا حکم دیا اور جب خادم دونوں چیزیں لے آیا تو شہد میرے ساتھی کے آگے اور یخنی میرے سامنے رکھ دی، یہ دیکھ کر حضرت نے فرمایا کہ "دونوں چیزیں تبدیل کر کے رکھو"۔ یہ سنتے ہی ہم دونوں نے حواس باختہ ہو کر ایک چیخ ماری اور لوگوں کے سروں پر سے پھلانگتے ہوئے حضور غوث پاک کے قریب پہنچ گئے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ دلوں کے حالات سے خوب واقف ہوتے ہیں اور اس طرح کے درجنوں واقعات جو کشف القلوب کے ضمن میں آتے ہیں، کشف المحجوب، اخبار الاخیار اور تذکرۃ الاولیاء وغیرہ میں ملیں گے۔

کشف

ایک مرتبہ چند لڑکے تاندلیانوالا سے یہ پروگرام بنا کر آپ کے آستانہ عالیہ شریف پر آئے کہ آج بابا جی صاحب سے کھیر کھا کر جانی ہے۔ ابھی وہ لڑکے آستانہ عالیہ پر پہنچے نہیں تھے کہ اتنے میں ایک اماں جی بڑے سے برتن میں کھیر پکا کے بابا جی صاحب کے لئے لائیں۔ آپ سرکار نے وہ برتن اندر رکھوا دیا، اماں جی چلی گئیں اتنے میں وہ لڑکے

Marfat.com

بھی آ گئے۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد جب وہ آپ سے اجازت لے کر جانے لگے تو آپ سرکار فرمانے لگے بیٹا راستے میں جو کھیر کھانے کا پروگرام بنا کر آئے تھے کیا وہ نہیں کھانی؟ وہ تو کھاتے جاؤ، وہ لڑکے یہ سن کر حیران و ششدر رہ گئے۔ پھر آپ نے ان کے لئے اندر سے کھیر منگوائی اور کھیر کھلا کے رخصت کیا۔

خوشی محمد یوسفی گوجرانوالہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ کونسلر شپ کا الیکشن تھا، الیکشن ہو گیا، سب لوگ کونسلر ہو گئے تو میں نے اپنے ایک ملنے والے (نواز) کو کہا کہ بھائی ووٹ ارائیں برادری کو دینا کبھی انسان کو کوئی کام ہی پڑ جاتا ہے۔ نواز اور اس کے کچھ ساتھی بابا جی صاحب کے پاس گئے اور میری شکایتیں لگا کر آ گئے کہ یہ کہتا ہے کہ ووٹ ادھر نہ دو اُدھر دو۔ میں بہت پریشان اور اداس ہوا۔ اگلے دن میں بابا جی صاحب کے پاس ان کے گاؤں میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ فرمانے لگے خوشی محمد! اداس کیوں ہوتے ہو؟ نواز ہار گیا ہے، میں بڑا حیران ہوا کہ نواز کیسے ہار سکتا ہے، اس کی ساتھ ۵۷ ووٹ جبکہ دوسری پارٹی کے پاس ۲۴ ووٹ۔ خیر میں جب گوجرانوالہ آیا تو دیکھا کہ بازی الٹ چکی تھی۔ ۵۷ ووٹوں میں سے کافی لوگ ٹوٹ کر دوسری پارٹی کے ساتھ مل چکے تھے۔ نواز اتنی برتری رکھنے کے باوجود ہار گیا اور دوسری پارٹی جیت گئی۔

علامہ منیر احمد یوسفی ۱۹۷۰ء کا اپنا ذاتی واقعہ بتاتے ہیں کہ میں ابھی نیا نیا بیعت ہوا تھا بابا جی صاحب کے پیچھے جمعہ شریف پڑھنے فیصل آباد گیا، گرمیوں کے دن تھے جب کچہری بازار فیصل آباد میں پہنچا تو خیال آیا کہ گرمی بہت ہے، معلوم نہیں کہ بابا جی صاحب کچھ کھلائیں پلائیں یا نہیں، اس لئے میں نے وہاں چوک سے جوس نکلوایا اور کھڑے ہو کر ہی پی لیا۔

جوس سے فارغ ہو کر جمعہ شریف کی نیت سے جب میں مسجد میں پہنچا تو آپ سرکار وعظ فرما رہے تھے۔ وعظ فرماتے فرماتے اچانک اپنی بات کا رخ موڑ کر فرمانے لگے، ارے لوگو! دیکھو میں تمہیں ایک بات بتاؤں آج کل کے مرید جب اپنے پیر و مرشد کے

Marfat.com

پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں پتہ نہیں پیر ہمیں کھلائیں پلائیں بھی یا نہیں؟ اس لئے چوکوں میں شربت پیتے ہیں وہ بھی کھڑے ہو کر۔

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ میں نے جب یہ سنا تو حیران رہ گیا، اس دن میں نے اپنے آپ سے یہ عہد کیا کہ آج کے بعد جب بھی اپنے پیر و مرشد کے پیارے آستانے پر آؤں گا خود کچھ نہیں کھاؤں پیوں گا، بابا جی صاحب کچھ کھلائیں گے تو کھائیں گے۔

اسی طرح ایک صاحب سنیاری نامی گاؤں سے چلے، ان کا تربوز کھانے کو جی چاہتا تھا، سوچا کہ پہلے بابا جی صاحب کے پاس آستانہ عالیہ شریف حاضری دینی چاہیے جب بابا جی صاحب کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آگے تربوز کٹا ہوا پڑا تھا۔ بابا جی صاحب ان کو دیکھ کر فرمانے لگے لو بیٹا! تربوز کھالو۔

اسی طرح ایک صاحب آپ کے پاس تشریف لائے، آپ فرمانے لگے کھانا کھا لو اور گھر والوں سے کہا کہ کھانا لگا دیں۔ وہ صاحب کہنے لگے حضور! کھانا تو میں کھا کے آیا ہوں۔ آپ فرمانے لگے بیٹا کیوں غلط بیانی سے کام لیتے ہو، کھانا تو تم نے فلاں فلاں وقت میں کھایا تھا، پھر کیوں جھوٹ بول رہے ہو؟ یہ اچھی بات نہیں۔

بذریعہ خواب خاص و عام کی دستگیری فرمانا

خواب نمبر 1: رشتہ کرنے کا حکم

علامہ منیر احمد یوسفی اپنے نکاح کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے سسرال والے آئے، جن میں میرے سسر بھی تھے، میرے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ طے کر کے چلے گئے، پھر کچھ دنوں کے بعد آئے کہنے لگے ہمیں یہ رشتہ منظور نہیں اور رشتہ ختم کر کے چلے گئے۔

Marfat.com

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں میں نے باباجی صاحب کو تمام واقعہ سے آگاہ کردیا۔ پھر تقریباً ایک سال کے بعد میرے سسر دوبارہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گئے اور کہنے لگے، ہمیں وہی رشتہ منظور ہے، آپ اُن سے کہیں کہ اپنے گھر میں ایک کمرہ بنالیں جس میں وہ ہماری بیٹی کو تو رکھ سکیں۔ فرماتے ہیں کہ باباجی صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ بیٹا کمرہ بنانے کے لئے رقم ہے، میں نے عرض کیا کہ نہیں تو پانچ ہزار روپیہ آپ سرکار نے خود مجھے دیا اور کچھ رقم کا خطابت کی وجہ سے مسجد والوں نے بندوبست کردیا ،جس سے میں نے کمرہ بنالیا۔

جب کمرہ بن گیا تو میرے ایک پیر بھائی محمد رفیق یوسفی میرے سسرال والوں کے پاس گئے اور کہنے لگے لو بھئی کمرہ تیار ہوگیا ہے۔ آپ لوگ آکر باقاعدہ دن مقرر کرلیں، وہ لوگ باباجی صاحب کے پاس گئے اور کہنے لگے حضور! ہمارا ارادہ بدل گیا ہے، ہم یہ رشتہ نہیں کرسکتے۔ آپ سرکار بہت تحمل کے ساتھ فرمانے لگے، تم لوگوں نے پہلے خود ہاں کی پھر نہ کی۔ پھر ہاں کی اور اب پھر انکار کردیا۔ ہم نے تو انکار نہیں کیا۔ باباجی صاحب علامہ منیر احمد یوسفی سے فرمانے لگے بیٹا ان سے یہ کبھی نہ پوچھنا کہ انہوں نے انکار کیوں کیا۔

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ کہ ادھر میرے والد گرامی کو میرے رشتہ کی کافی فکر تھی کہ عمر زیادہ ہوتی جارہی ہے۔ انہوں نے ایک رشتہ بھی دیکھ لیا، اور وہاں کرنے ہی والے تھے کہ میرے سسرال والے جو انکار کرگئے تھے، ان کا بیٹا آیا اور کہنے لگا کہ آپ لوگ ابھی ادھر ہاں مت کریں، میری والدہ آپ کے گھر آنا چاہتی ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے جب گھر جاکر بتایا تو میرے گھر والے سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے، ان لوگوں نے پہلے بھی دو مرتبہ ہمیں تنگ کیا ہے ان کو نہیں آنے دینا۔

ادھر میرے سسرال والے بھی آگئے اور آکر معافیاں مانگنے لگ گئے کہ ہمیں معاف کردو، ہم سے بہت بڑی غلطی ہوگئی، ہمیں یہ رشتہ منظور ہے جب ان سے پوچھا گیا کہ اب کیا معاملہ ہوا ہے تو میری ساس کہنے لگیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ باباجی صاحب

Marfat.com

خواب میں تشریف لائے سخت ناراضگی کی حالت میں تھے آپ کے ساتھ ایک چھوٹا سا لڑکا بھی تھا۔ میں نے عرض کیا، حضور! کیا آپ ہم سے ناراض ہیں، آپ ناراضگی کی حالت میں وہاں سے گزر گئے اور کوئی جواب نہ دیا۔ وہ لڑکا کہنے لگا کہ مائی باباجی صاحب تم لوگوں سے سخت ناراض ہیں، دیر نہ کرنا، فوری طور پر منیر احمد سے اپنی بیٹی کا رشتہ کر دو اور اب اس کا قرضہ بھی تم اتارو گے، کیونکہ اس نے تمہاری بیٹی کی خاطر قرضہ لے کر مکان تعمیر کروایا ورتم لوگ عین وقت پر انکار کر گئے۔ فرماتے ہیں خیر پھر ہمارے گھر والے بھی نرم ہو گئے اور یہ رشتہ دوبارہ سے طے پا گیا اور پھر ان لوگوں نے زبردستی خود میرا قرضہ بھی ادا کیا۔

خواب نمبر 2: طلاق دینے سے منع فرمانا

علامہ منیر احمد یوسفی ہی ککی رسول پور والے محمد اسلم یوسفی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جمعہ شریف کا دن تھا، محمد اسلم یوسفی باباجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، حضور اگر اجازت فرمائیں تو میں اپنے ماموں صائم چشتی کو لے کر سیالکوٹ چلا جاؤں، میرے بہنوئی کا خط آیا ہے کہ میں نے تمہاری بہن کو طلاق لکھ دینی ہے اس لئے اپنی بہن کو آ کر لے جاؤ۔

باباجی صاحب کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمانے لگے، صائم چشتی کو کیا بھیجنا ہے خود ہی چلے جاؤ۔ محمد اسلم یوسفی اکیلے ہی سیالکوٹ چلے گئے۔ اپنی بہن کے گھر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا ان کا بہنوئی نکلا اور محمد اسلم یوسفی کے پاؤں میں گر گیا اور کہنے لگا مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو، محمد اسلم یوسفی نے پوچھا بات کیا ہے؟ کس چیز کی معافی مانگ رہے ہو؟ وہ کہنے لگا پہلے معاف کر دو محمد اسلم یوسفی کہنے لگے اچھا معاف کیا، ان کا بہنوئی کہنے لگا یہ بتاؤ سفید دستار شریف والے باباجی کون ہیں اور سارا حلیہ بتایا، محمد اسلم یوسفی کہنے لگے وہ تو میرے پیر و مرشد باباجی محمد یوسف علی نگینہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) صاحب ہیں۔ ان کا بہنوئی کہنے لگا کہ وہ رات کو خواب میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ یہ میری بیٹی ہے اس

Marfat.com

کوطلاق مت دینا اور اگر طلاق دی تو یہ تمہارے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ بلکہ طلاق کا نام کبھی دوبارہ مت لینا اس لئے کہ تم نے اپنے ہی گھر کو بسانا ہے۔اس لئے میں اپنے ارادہ سے باز آ گیا ہوں۔علامہ منیر احمد یوسفی بیان فرماتے کہ محمد اسلم یوسفی سے جب میری اگلے جمعہ شریف پر دوبارہ ملاقات ہوئی تب انہوں نے یہ تمام واقعہ بتایا۔

خواب نمبر 3: غلط کاموں سے روکنا

عبدالرزاق ساکن ضلع نواب شاہ فرماتے کہ ابتدائی عمر میں جوانی کے وقت میں ایک عورت کے پیچھے پڑ لگ گیا، ایک دن جب مجھے معلوم ہوا کہ اس کی منگنی ہو رہی ہے تو میں اس شخص کو جس سے اس کی منگنی ہو رہی تھی قتل کرنے کی غرض سے رات کو اپنے پاس خنجر و کلہاڑی رکھ کر سو گیا کہ جب سب لوگ اچھی طرح سو چکے ہوں گے رات کو گیارہ بارہ بجے کے قریب اس کو ختم کرنے جاؤں گا۔

خیر جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت فجر کی اذانیں ہو رہی تھیں، سوچا کہ یہ کیا ہو گیا ، میں نے تو اس کو ختم کرنا تھا، خیر دل میں نہ معلوم کیسے یہ سوچ آئی کہ چلو وضو کر کے نمازِ فجر پڑھتے ہیں، کہتے ہیں کہ ابھی میں بابا جی صاحب کے دستِ انور پر بیعت نہیں ہوا تھا لیکن بچپن میں ایک مرتبہ آپ کی ایک مرتبہ زیارت کر چکا تھا۔نماز پڑھ کے دوبارہ میری آنکھ لگ گئی خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ بابا جی تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں ہیں بیٹا! الٹے کام نہیں کیا کرتے۔میری آنکھ کھل گئی، اس اثناء میں میرے دل کی کیفیت بدل چکی تھی، میں نے توبہ کی اور عہد کیا کہ فوراً بابا جی صاحب کے دستِ انور پر بیعت کرنا چاہیے اور پھر افتخار حسین یوسفی نے مجھے آپ کے دستِ انور پر بیعت کروا دیا۔

Marfat.com

خواب نمبر 4: نماز کے وقت تشریف لانا

عبدالستار یوسفی ساکن چک نمبر 172 گ ب چھجوال ضلع فیصل آباد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سردیوں کا موسم تھا، فجر کی نماز کا وقت ختم ہونے والا تھا، خواب میں دیکھتا ہوں کہ بابا جی صاحب دروازہ کھٹکھٹا کے اندر تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں "بیٹا عبدالستار" میں ہڑبڑا کے یکدم اٹھ بیٹھا، دل بھی بہت گھبرایا، چاروں طرف بھی دیکھا کہ آواز تو بابا جی صاحب کی تھی۔ خیر دیکھا تو نماز کا وقت جا رہا تھا۔ جلدی سے وضو کر کے نماز فجر ادا کی۔

خواب نمبر 5: تہجد کے لئے اٹھانا

ایک مولانا فرماتے ہیں کہ مجھے رات کو خواب میں بابا جی نگینہ صاحب کی زیارت ہوئی۔ آپ سرکار مجھے فرمانے لگے مولانا صاحب! کبھی رات کے پچھلے پہر اٹھ کر تہجد بھی پڑھ لیا کریں۔ میں اٹھا اور کروٹ بدل کر سو گیا۔ جیسے ہی سویا آپ سرکار پھر خواب میں تشریف لائے اور فرمانے لگے، مولانا! اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھو۔ میں دوسری مرتبہ اٹھا اور پھر کروٹ بدل کر سو گیا۔ تیسری مرتبہ پھر خواب میں تشریف لائے اور فرمانے لے، مولانا تہجد کی نماز ادا کرو۔ تیسری مرتبہ میں اٹھ گیا کہ نماز تہجد ادا کرنا چاہیے، وضو کیا اور نوافل ادا کئے۔ اگلے دن بھی نماز تہجد پڑھی، تیسرے دن میری ملاقات جب آپ سرکار سے ہوئی تو میں نے عرض کیا حضور آپ نے اچھی نماز پڑھائی تو آپ سرکار مسکراتے ہوئے فرمانے لگے اگر ویسے نماز نہیں پڑھو گے تو پھر ہمیں خود ایسے ہی نماز پڑھوانی پڑے گی۔

خواب نمبر 6: حادثے سے بچانا

منہاج جیولرز لاہور والے محمد سلیم یوسفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بابا جی صاحب نے مختلف جگہوں پر محفلوں میں جانا تھا۔ میں لاہور سے آپ سرکار کو اپنی گاڑی پر جہاں

Marfat.com

جہاں آپ نے جانا تھا۔سیالکوٹ وغیرہ لے کر گیا، ساری رات سارا دن سفر کیا، صبح جب میں آپ سرکار کو فیصل آباد چھوڑ کر واپس آنے لگا تو آپ فرمانے لگے بیٹا! کچھ دیر سو جاؤ، تھوڑا سا آرام کرلو پھر چلے جانا۔ میں نے عرض کی حضور! مجھے پہنچنا ہے مجھے جانے دیں اور آپ سے اجازت لے کر روانہ ہو گیا۔ راستے میں ایک جگہ گاڑی تقریباً سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہی تھی۔ میں چونکہ ساری رات اور سارا دن سویا نہ تھا۔ بہت تھک چکا تھا، گاڑی چلاتے وقت میری آنکھ لگ گئی، اگر ایک لمحہ کی بھی دیر ہو جاتی بہت ظالم ایکسیڈنٹ ہوتا اسی اثناء میں باباجی صاحب خواب میں تشریف لائے، مجھے سیدھا کر کے بٹھایا اور فرمایا بیٹا! میں نے نہ کہا تھا کہ تھوڑی دیر آرام کرلو، تھوڑی سی نیند لے لو لیکن تم نے میری بات نہ مانی۔ یکدم میری آنکھ کھل گئی اور میں نے گاڑی سنبھال لی۔

خواب نمبر 7: زیارت چاہنے والے کو زیارت کروانا

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال شریف کے بعد نوری مسجد میں آپ سرکار کی یاد میں شانِ اولیاء اللہ کے موضوع پر بیان ہو رہا تھا۔ جس میں آپ سرکار کی زندگی پر روشنی ڈالی جا رہی تھی، آپ کے اقوال، افعال و کرامات بیان ہو رہی تھیں۔

محمد خلیل نامی ایک شخص بھی مسجد میں بیٹھا باباجی صاحب کی باتیں سن رہا تھا، اس نے دل میں سوچا، کاش آپ سرکار اگر ابھی حیات ہوتے تو میں بھی آپ کی زیارت کرتا اور آپ سے اپنے حق میں دعا کرواتا، اسی رات آپ اس شخص کے خواب میں تشریف لائے اور فرمانے لگے "لو بیٹا میں اب تمہارے لئے دعا کر دیتا ہوں"۔

خواب نمبر 8: مریدین کے حالات سے واقفیت:

آپ سرکار کے ایک مرید کے جسم کے کسی حصہ میں بہت درد تھا، وہ جب رات کو

Marfat.com

سوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے ہیں اور پوچھ رہے ہیں کہ بیٹا درد ہوا تھا؟ کہاں درد ہوا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ فلاں جگہ پر درد تھا، بابا جی صاحب نے وہاں اپنا دست مبارک رکھا، وہ مرید بتاتے ہیں کہ جب میری آنکھ کھلی تو درد بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔

خواب نمبر 9:

بعد از وصال مریدین کو نماز کے لئے جگانا:

جنوری ۱۹۹۰ء کا واقعہ ہے ابھی آپ سرکار کا چہلم شریف بھی نہیں ہوا تھا کہ ڈاکٹر احمد نیّر یوسفی رات کو سوئے تو آپ سرکار کی خواب میں زیارت ہوئی کبھی کسی مقام پر کبھی کسی مقام پر لیکن آپ سے گفتگو نہ ہو سکی۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے خواب میں ہی آپ سرکار کو بیماری کی حالت میں دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ آپ بیمار ہیں اور صاحبزادہ بشیر صاحب یا صاحبزادہ منیر صاحب آپ کو دبا رہے ہیں، میں بھی پاس ہی کھڑا ہوں کہ آپ سرکار فرماتے ہیں، بیٹا وقت کیا ہو گیا ہے، میں نے کہا حضور! چھ بج رہے ہیں تو آپ مجھے فرمانے لگے بیٹا اٹھو جلدی کرو نماز کے لئے اٹھو۔

فرماتے ہیں اس اثناء میں میری آنکھ کھل گئی اور اب جو میں نے گھڑی پر وقت دیکھا تو حیران رہ گیا پورے چھ بج رہے تھے۔ نہ وقت ایک منٹ آگے نہ ایک منٹ بھی پیچھے۔ میں جلدی سے اٹھا اور نماز ادا کی۔

خواب نمبر 10: تہجد کے وقت اٹھانے آنا

اسی طرح کا ایک اور واقعہ آپ سرکار کے بڑے صاحبزادے حضرت علامہ محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم مدظلہ العالی کے ساتھ پیش آیا، آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری دو، تین

Marfat.com

جگہوں پر تقریریں تھیں، رات کا کافی حصہ گزر چکا تھا، اس لئے میں گھر بہت لیٹ پہنچا، بہت تھکا ہوا تھا اس لئے لیٹتے ساتھ ہی گہری نیند میں چلا گیا۔

خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سرکار تشریف لائے ہیں اور مجھے زور زور سے ہلا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں، بیٹا! اٹھو جلدی سے تہجد کے نوافل ادا کرلو، فجر کی اذانیں ہونے والی ہیں۔ صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں میری آنکھ کھل گئی، گھڑی پر وقت دیکھا تو اذانیں ہونے ہی والی تھیں، میں نے جلدی سے وضو کر کے تہجد کے نفل ادا کئے۔

دورانِ درس قرآن غائب ہو جانا

ماسٹر بشیر احمد یوسفی سکڑنگیاں والے فرماتے ہیں میں نے قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر حضور بابا جی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھا۔ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ بابا جی صاحب سے ۱۶ ویں پارے کے چھٹے رکوع کی تفسیر سمجھ رہا تھا، میرے ساتھ زرگر منیر احمد یوسفی بیٹھا تھا، آپ سرکار مجھے غور سے دیکھتے ہوئے قرآن پاک پڑھا رہے تھے، اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے وقت رکا ہوا ہے اور مجھ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری تھی۔

آپ پڑھا رہے میں پڑھ رہا تھا، اتنے میں آپ سرکار کے پھوپھا نور محمد بزرگوار وہاں سے گزرے، ہم سے وہیں کھڑے ہو کر سلام دعا لی۔ وہ آگے کہیں تیل لینے جا رہے تھے، ان کے پاس کچھ سامان بھی تھا، ابھی دس بارہ گز ہی گئے ہوں گے کہ یہ سوچ کر واپس بیٹھک کی طرف مڑ کر آئے کہ جو سامان میرے پاس ہے وہ میں بابا جی صاحب کے پاس بیٹھک میں رکھتا جاتا ہوں۔ جب تیل لے کر واپسی پر یہاں سے گزروں گا تو اپنا سامان بھی لیتا جاؤں گا۔ دو تین منٹ کے بعد جیسے ہی وہ بیٹھک میں دوبارہ داخل ہوئے وہاں بابا صاحب اور ہم دونوں کو نہ پا کر سخت حیران ہوئے کہ ابھی تو بشیر احمد، منیر احمد بابا جی صاحب سے قرآن پاک پڑھ رہے تھے، چند سیکنڈ کے اندر دو تین لمحوں میں سب کہاں غائب ہو گئے۔ یا کہاں چلے گئے۔

Marfat.com

خیر وہ سامان وہاں رکھ کے تو تیل لینے چلے گئے، جب واپسی پر گزرتے ہوئے بیٹھک میں سے اپنا سامان لینے کے لئے رکے تو ویسے ہی بشیر احمد اور منیر احمد باباجی صاحب کے پاس بیٹھ کر قرآن پاک پڑھ رہے تھے، نور محمد بزرگوار نے ان کو تمام واقعہ بیان کیا اور پوچھا کہ حضور! کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ کہیں چائے وغیرہ پینے چلے گئے تھے، میں نے جواب دیا کہ نہیں ہم تو سب یہیں موجود تھے۔ قرآن پاک پڑھنے کے دوران ہم ایک منٹ کے لئے بھی کہیں ادھر ادھر نہیں گئے اور جب کہ آپ ہمیں یہاں مل کر گئے ہو ہم اس وقت کے یہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔

نور محمد بزرگوار کہنے لگے کہ نہیں آپ سچ سچ بتائیں میں قرآن پاک اٹھانے کو تیار ہوں کہ جیسے ہی میں مڑ کر واپس آیا ہوں یہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ باباجی صاحب ان کی باتیں سن کر مسکراتے ہوئے بات کو ٹالتے۔ فرمانے لگے، کہ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے، ہوش میں تو ہو، کہیں تمہیں اسوقت چکر نہ آ گیا ہو۔

بشیر احمد یوسفی سکڑنگیاں والے فرمانے لگے، حضور! ایک عرض کرنی تھی، اس وقت ایک عجیب مستی کی سی حالت مجھ پر بھی طاری تھی اور ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے کہ وقت رکا ہوا ہے۔ باباجی صاحب ان کی بات پر مسکرانے لگ گئے اور کوئی جواب نہ دیا۔

Marfat.com

متفرق کرامات

نمبر 1:

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں ایک مرتبہ آستانہ عالیہ شریف پر جانے کے لئے لاہور سے فیصل آباد اور فیصل آباد سے ککڑ والے اڈے پر بس پر سے جا کر اترا۔ اس زمانے میں کہیں آس پاس بجلی نہ تھی، تانگے اور ویگنیں بھی سب جا چکے تھے۔ چھ کلومیٹر کا پیدل سنسان راستہ تھا۔ پریشانی کے عالم میں کھڑا سوچ ہی رہا تھا کیا کروں اچانک اندھیرے میں ایک موٹر سائیکل سٹارٹ ہونے کی آواز آئی جب غور سے دیکھا تو بابا جی صاحب کے چھوٹے صاحبزادے خلیل احمد یوسفی صاحب ہیں، میں نے ایک دم آواز دی اور پوچھا حضور آپ اس وقت یہاں۔ وہ فرمانے لگے بابا جی صاحب نے ایک مہمان کو بس پر سوار کرانے کے لئے بھیجا تھا اور تاکید فرمائی کہ مہمان کو ککر والے اڈے پر چھوڑ کر واپس نہیں آ جانا بلکہ جب تک بس چلی نہ جائے واپس نہیں آنا۔ ابھی ابھی بس گئی ہے تو میں واپس جا رہا تھا۔ علامہ منیر احمد یوسفی فرمانے لگے اسی بس سے تو میں اترا ہوں اور یہی سوچ رہا تھا کہ کیسے واپس جاؤں، کمال بابا جی صاحب کی کرامت ہے کہ اگر آپ مہمان کو بس پر سوار کر کے بس روانہ ہونے کا انتظار کئے بغیر چلے جاتے تو شاید مجھے رات یہیں ککر والے اڈے پر گزارنی پڑتی۔

نمبر 2:

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ڈسکہ سے کچھ دوست احباب آپ بابا جی صاحب کی زیارت کے لئے تشریف لائے، انہوں نے آپ کی تصویر اتارنا چاہی، آپ

Marfat.com

نے منع فرمایا نہ بیٹا میری تصویر نہ اتارنا، انہوں نے بہت اصرار کیا اور دو دوستوں کے ساتھ آپ کی تصویر اتار لی۔ محمد یوسف ڈسکہ والوں نے آپ کی تصویر اتار لی۔ جب ان لوگوں نے فلم دھلوائی تو جن دو دوستوں نے باباجی صاحب کے ساتھ اپنی تصویر بنوائی تھی ان کی تصویر تو آ گئی لیکن باباجی صاحب کی تصویر ان میں موجود نہیں تھی۔ فرماتے ہیں اوائل عمر میں آپ سرکار تصویر کے معاملے میں بہت سخت تھے لیکن اخیر عمر میں اگر کوئی زبردستی تصویر بنا لیتا تو درگزر فرما جایا کرتے تھے۔

نمبر 3:

عبدالستار یوسفی چھجوال والے فرماتے ہیں میرے بھائی کو گھر سے غائب ہوئے تیرہ مہینے گزر گئے تھے۔ میں نے اپنی والدہ سے اجازت لی کہ اماں جی اجازت دیں میں اپنے پیر و مرشد کی زیارت کر آؤں۔ وہ مجھے کہنے لگیں، کیا کرو گے جا کر تیرہ مہینے گزر گئے تمہارے بھائی کو غائب ہوئے وہ واپس تو آیا نہیں۔ میں باباجی صاحب کے پاس گیا اور تمام واقعہ عرض کیا، آپ سرکار نے دعا فرمائی اور ایک وظیفہ پڑھنے کو دیا۔ رمضان شریف کا مہینہ تھا، میں نماز تراویح پڑھ کے اُسی دن وہ وظیفہ پڑھنے لگا۔ پہلی ہی رات وہ وظیفہ مکمل بھی نہ کر پایا تھا کہ دروازہ کھٹکا، میں نے دروازہ کھولا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ دروازے پر میرا بھائی گلزار کھڑا تھا۔

نمبر 4:

کمیانے والے محمد یوسف یوسفی بتاتے ہیں ایک مرتبہ میرے کان میں شدید درد تھا، کافی ڈاکٹروں سے علاج کروایا، کوئی فرق نہ پڑا۔ آخر میں تنگ آ کر باباجی سرکار کے پاس گیا اور عرض کیا حضور میں سخت تکلیف میں ہوں۔ جب تک میرے کان کا درد ختم نہ ہوگا میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اللہ کی قدرت کہ بیٹھے بیٹھے میرا درد کچھ ہی دیر میں ختم ہو گیا تھا۔

Marfat.com

نمبر5:

عبدالستار یوسفی فرماتے ہیں، ہمارا ایک ملنے والا علی حسین بھینس کے جھگڑے پر ہم سے ناراض ہوگیا۔ اور رشتہ سے بھی انکار کر دیا۔ میرے والد محترم وہابی نہیں تھے لیکن پیروں، فقیروں کو نہیں مانتے تھے۔ وہ صلح اور رشتے کے لئے لائل پور (فیصل آباد) علی حسین کے پاس جانا چاہتے تھے۔ لیکن وہ کسی صورت صلح کے لئے تیار ہی نہیں تھا، میں نے اپنے والد صاحب سے بابا جی صاحب کی بہت تعریف کر رکھی تھی۔ آخر تھک ہا کر جب کوئی راستہ نہ ملا تو وہ مجھے کہنے لگے بیٹا جاؤ! اپنے پیر و مرشد سے دعا کرواؤ۔ عبدالستار یوسفی فرماتے ہیں میں نے موقع غنیمت جانا اور فوراً پیلے گجراں شریف بابا جی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا معاملہ عرض کیا، یہ بھی بتایا کہ والد صاحب لائل پور جانا چاہتے ہیں۔

بابا جی صاحب نے جب تمام معاملہ سنا تو فرمانے لگے، عبدالستار! اپنے ابا جی حیدر علی کو کہہ دو خود جانے کی ضرورت نہیں علی حسین صلح کے لئے خود پیغام بھیجے گا۔ عبدالستار صاحب گھر گئے، تمام واقعہ والد صاحب کے گوش گزار کر کے سو گئے۔ اگلے ہی دن صبح صبح ان کی پھوپھی آ گئی اور ان کے والد صاحب کو زبردستی اپنے ساتھ لائل پور علی حسین کے گھر لے گئی۔ علی حسین نے عبدالستار یوسفی کے والد صاحب کو جب دیکھا تو ان کے پاؤں پر سر رکھ کے رونے لگ گیا اور کہنے لگا، خدا کی واسطے مجھے معاف کر دیں میری بہن آپ کی بچی ہے، آپ جہاں چاہیں گے رشتہ وہیں ہوگا۔ المختصر یہ کہ آپ بابا جی صاحب کے الفاظ لفظ بہ لفظ پورے ہوئے۔

نمبر6:

عبدالستار یوسفی یوسفی چھجوال والے ذوالفقار علی بھٹو کے دور کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی محمد الیاس اور اس کے ساتھیوں غلام حیدر، محمد مختار اور لیاقت علی

Marfat.com

کا کچھ لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا ہوگیا۔ وہ لوگ M.N.A چوہدری غلام نبی کٹاریاں والے کے بندے تھے۔ ان لوگوں نے ہمارے اوپر کیس بنوا کر میرے بھائی محمد الیاس اور اسکے ساتھیوں کو گرفتار کروادیا۔ اور ڈپٹی کمشنر کے ذریعے مجسٹریٹ کو کہلوادیا ہے کہ ان کی ضمانت نہیں ہونی چاہیے۔ میرا بھائی محمد طفیل سیاسی بندہ تھا۔ اس نے بھی کافی کوشش کی لیکن ضمانت نہ ہوسکی۔ جب میں نے دیکھا کہ تمام خاندان بے بس ہوگیا۔ میں نے پریشانی کے عالم میں اپنی گھوڑی کی رسی کِلّے پر سے کھولی کاٹھی ڈالی اور حضور بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیلے گجراں شریف حاضر ہوا اور آپ کے قدموں میں سر رکھ کر رونے لگ گیا۔ آپ فرمانے لگے بیٹا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا حضور! بھائی کا جھگڑا ہوا، کیس بن گیا اور اس کی ضمانت نہیں ہو رہی۔ آپ بابا جی صاحب فرمانے لگے: عبدالستار! مجھے اس ذاتِ پاک کی قسم ہے جب تم اپنی گھوڑی کلّے پر سے کھول رہے تھے میں نے اسی وقت ٹیلی فون کر دیا، پریشان نہ ہو، جا کر دوبارہ درخواست دو، شام سے پہلے بھائی واپس آ جائے گا۔ (پیلے گجراں شریف آپ کے آستانہ عالیہ شریف پر تا وقتِ تحریر آج بھی ٹیلی فون موجود نہیں۔ آپ کے ٹیلی فون سے مراد روحانی ٹیلی فون تھا کہ میں نے روحانی دنیا باطنی حکومت میں تمہارے بھائی کی رہائی کا حکم جاری کر دیا ہے۔)

المختصر یہ کہ صبح بھی بھائی محمد طفیل کو مجسٹریٹ انکار کر چکا تھا کہ ضمانت نہیں ہوسکتی۔ اس لئے کہ مجھے ڈی سی کا ایم این اے چوہدری غلام نبی کی وجہ سے بار بار فون آ رہا ہے کہ ان کی ضمانت نہ ہو۔ بھائی محمد طفیل پریشانی کے عالم میں عدالت کے باہر کھڑا تھا کہ اچانک مجسٹریٹ نے خود محمد طفیل کو بلایا اور کہا کہ اگر تم محمد الیاس کی ضمانت چاہتے ہو تو جلدی سے کوئی سرکاری وکیل لے آؤ۔ وقت ختم ہونے والا ہے، میں اس سے مشورہ کرتا ہوں خیر محمد طفیل صاحب جلدی سے سرکاری وکیل لے کر آئے، مجسٹریٹ نے اس کے ساتھ کافی لمبی بحث کرنے کے بعد صرف محمد الیاس کی ضمانت کر دی۔ اور شام سے پہلے محمد طفیل محمد الیاس کو لے کر گھر پہنچ گیا۔

Marfat.com

نمبر 7:

ایک سیّد صاحب کا زمین کے مسئلے پر عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔ جس جج کے پاس وہ کیس تھا وہ بھی سیّد تھے۔ وہ صاحب دو تین مرتبہ پیلے گجراں شریف آپ کے پاس دعا کی غرض سے آئے کہ حضور دعا فرمائیں۔ اس کیس کا فیصلہ جج میرے حق میں کر دے ۔آپ فرمانے لگے بیٹا بار بار دعا کے لئے نہیں کہتے۔ ویسے کوئی اور بندہ میرے پیر سے زمین نہیں لے سکتا۔ ان صاحب کو بعد میں معلوم ہوا کہ جس جج کے پاس یہ کیس تھا وہ سیّد بادشاہ تھے اور آپ سرکار سادات کے چھوٹے سے چھوٹے بچے کو بھی پیر جی کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ (اس کی تفصیل بہ عنوان سادات کا ادب میں ملاحظہ ہو) آخر کار جج نے اس شخص کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ وہ صاحب آپ کے پاس خوشخبری لے کر آئے کہ حضور آپ کی دعاؤں سے اس جج نے فیصلہ میرے حق میں کر دیا ہے۔ آپ بابا جی صاحب نہایت عاجزی وانکساری سے فرمانے لگے بیٹا میری دعائیں کیا ہیں؟ یہ تو بس اللہ ورسول کا کرم ہے۔

نمبر 8:

جناب مسعود احمد یوسفی مصری شاہ لاہور والے فرماتے ہیں میں جن دنوں بابا جی صاحب کا نیا نیا مرید ہوا۔ ان دنوں آپ سرکار کی لاہور میں ایک جگہ تقریر تھی۔ آپ کی زیارت کرنے والوں اور مریدین کا جم غفیر تھا۔ عشا کے بعد میں نے دل میں سوچا کہ چلو آرام سے نکل چلتے ہیں، صبح پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ بابا جی صاحب کو میرے جیسے چھوٹے اور نئے مرید کا کیا پتہ چلے گا۔ میں چلا گیا، صبح جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ فرمانے لگے خاموشی سے نہیں نکل جانا چاہیے بلکہ اجازت لے کر جانا چاہیے۔

Marfat.com

نمبر9:

ماسٹر بشیر احمد یوسفی سکڑنگیاں والے فرماتے ہیں، میرا ایک پرویز نامی دوست جو کہ نمبردار کا بیٹا تھا۔ایم۔پی۔اے کا الیکشن لڑا، ہار گیا۔پھر کونسلر بن گیا۔میں نے سوچا کہ میرا دوست ہے کیوں نہ اس کو بابا صاحب کے دستِ حق پرست پر بیعت کروادوں۔تا کہ یہ اپنے غلط کام چھوڑ کر راہِ راست پر آ جائے۔فرماتے ہیں میں یہ نیت کر کے آستانہ عالیہ شریف پر بابا جی صاحب سے عرض کرنے کے لئے پہنچا۔ابھی میں عرض بھی نہ کر پایا تھا کہ آپ سرکار فرمانے لگے، بیٹا منہ زور گھوڑی پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔وہ خود بھی خراب ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ مالک کو بھی خراب کرتی ہے۔میں سمجھ گیا کہ آپ سرکار کا اشارہ کس طرف ہے اور خاموش رہا۔

نمبر10:

بشیر احمد یوسفی سکڑنگیاں والے ہی فرماتے ہیں میں جب نویں دسویں جماعت میں پڑھا کرتا تھا تو بہت بیمار رہتا تھا۔ایک مرتبہ بابا جی صاحب کی ہمارے گاؤں میں تقریر تھی۔جب آپ تشریف لائے تو میرے والد گرامی نے آپ سے میری بیماری کے متعلق عرض کیا، آپ سرکار نے اکتالیس دن کے لئے پانی دم کر کے دیا۔جب وہ پانی پیا آج عمر گزر گئی دوبارہ ویسے بیمار نہیں ہوا۔

نمبر11:

بابا جی صاحب فرمایا کرتے تے جب کوئی اللہ کا بندہ دعا مانگ رہا ہو تو باقی لوگوں کو خاموشی کے ساتھ ادب سے بیٹھنا چاہیے۔خوشی محمد یوسفی فرماتے ہیں ایک مرتبہ چند دوستوں نے بابا جی صاحب سے شادی کے لئے دعا کروائی۔جب آپ ان لوگوں کے

Marfat.com

لئے دعا فرمارہے تھے ان میں سے ایک شخص ازراہِ مزاح بولا۔ حضور کوئی اندھی لولی لنگڑی مجھے بھی مل جائے۔ اس شخص کی کہیں شادی نہ ہوئی کافی عرصہ کے بعد شادی ہوئی بھی تو ایک اپاہج لڑکی سے۔ وہ شخص آپ کے پاس آیا اور شکوہ کرنے لگا۔ حضور باقی تو سب لوگوں کی صحیح شادی ہوگئی لیکن مجھے ملی تو اپاہج۔ آپ فرمانے لگے جب کسی سے دعا کروائی جائے تو درمیان میں ازراہِ مزاح بھی نہیں بولنا چاہیے۔ وہ شخص کہنے لگا حضور! پھر اس کے اپاہج پن کی شفا کے لئے دعا فرمادیں۔ آپ نے دعا فرمادی وہ شخص دعا کے لئے دومرتبہ اور آپ کے پاس آیا۔ آپ کی دعاؤں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کا اپاہج پن آہستہ آہستہ بالکل ٹھیک کردیا۔

•

نمبر12:

آپ کے ایک مرید سمندری فیصل آباد پولیس میں تھے۔ ان کا وہاں سے کسی دور علاقے میں تبادلہ ہوگیا۔ آپ باباجی صاحب کے پاس دعا کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور آپ دعا فرمائیں، میں واپس یہیں آجاؤں۔ آپ نے دعا فرمائی ابھی تین دن نہ گزرے تھے کہ ان صاحب کا واپس اپنی پرانی جگہ پر تبادلہ ہوگیا۔

•

نمبر13:

حاجی محمد اقبال یوسفی شاد باغ لاہور والے فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم دس بارہ پیر بھائی مل کر آپ باباجی صاحب کے ساتھ حضور داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر گئے۔ وہاں عرس شریف کا موقع تھا، ہزاروں، لاکھوں لوگ آجا رہے تھے۔ تِل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ ہم بہت پریشان ہوئے کہ بیٹھنا تو دور کی بات ہے یہاں کھڑے ہونے کی جگہ نہیں۔ باباصاحب کہاں بیٹھیں گے، خیر ہم سب ادب سے بابا جی صاحب کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اور یہ دیکھ کر حیران تھے کہ باباجی صاحب جہاں

Marfat.com

جہاں سے گزر رہے تھے جگہ بنتی چلی جارہی تھی۔حتیٰ کہ آپ سرکار مزار شریف کی چھت کے نیچے پہنچ گئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے۔ہم سب لوگ بھی آپ کے پیچھے بیٹھ گئے۔ایسا لگتا تھا جیسے کہ یہ جگہ پہلے سے ہی آپ کے لئے بک ہے۔

☆☆.....☆☆.....☆☆

Marfat.com

انتقال پرملال

Marfat.com

انتقال پرملال

آپ نے ۲۶ر دسمبر ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ بروز منگل اپنے آبائی گاؤں میں صبح ۹ بجے داعی اجل کو لبیک کہا۔ یوسفِ مصرِ محبت کے صفحہ نمبر ۶۳ پر درج ہے کہ میں اور پیر محمد یوسف یوسفی صدیقیہ کالونی والے ایک روز پہلے آپ کی زیارت کے لئے گئے تھے۔ وہاں سے ۲۵ر دسمبر بروز پیر صبح ۱۱ بجے واپسی ہوئی۔ پہلے سمندری گئے وہاں بھائی عبدالغفار صاحب اور طالب حسین صاحب وغیرہ سے ملاقات کی۔ پھر وہاں سے لاہور رات دس بجے پہنچے۔ اگلے دن صبح اطلاع آ گئی کہ سرکار پردہ فرما گئے ہیں۔

جس وقت آپ نے پردہ فرمایا آپ کے پاس گھر والے احباب اور صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی مدظلہ العالی تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے پردہ فرمانے سے پہلے دلیہ کا ناشتہ کیا۔ پانی نوش فرمایا اور اپنے بیٹے سے فرمانے لگے، مجھے لٹا دو۔ لیٹتے ہی عجیب سی کیفیت نظر آئی تو صاحبزادہ صاحب نے ابا جی، ابا جی کہتے ہوئے آواز دی تو آپ نے فرمایا: ”بیٹا کلمہ شہادت پڑھو۔“

چنانچہ آپ نے اور قریب کھڑے گھر والوں نے دو مرتبہ کلمہ شہادت پڑھا اور آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داغِ مفارقت دے گئے۔

انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

آپ کا انتقال پرملال ۸۹۔۱۲۔۲۶ کو صبح نو بجے ہوا۔ اور سارا دن ساری رات اور اگلے روز پانچ بجے تک لوگ زیارت کے لئے آتے رہے، بروز بدھ دن کے ۱۲ بجے غسل دیا گیا۔ غسل کے موقعہ پر حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چاروں صاحبزادگان والا شان پیر طریقت صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی۔ پیر طریقت صاحبزادہ منیر احمد یوسفی، پیر طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی اور پیر طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی صاحبان سلمہم اللہ الرحمٰن فی الدنیا والآخرۃ موجود تھے۔

Marfat.com

غسل دینے کا اعزاز جناب محمد رفیق یوسفی، جناب خالد محمود یوسفی، جناب ڈاکٹر نیّر احمد قریشی یوسفی اور جناب محمود احمد صاحبان (لاہور والوں) نے حاصل کیا۔

نماز جنازہ ۲ بج کر ۴۵ منٹ پر ادا ہو گئی۔ نماز جنازہ پڑھانے کے فرائض صاحبزادگان کے فرمان کے مطابق شیخ الحدیث والتفسیر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا غلام رسول صاحب رضوی (فیصل آبادی) نے سرانجام دیئے۔ تابوت کی تیاری کا اعزاز تاندلیانوالہ کے جناب محمد اشفاق یوسفی نے حاصل کیا اور مزار شریف میں تابوت شریف رکھنے کی خدمت کئی برادرانِ طریقت نے حاصل کی۔

وصال شریف کی پیشین گوئیاں:

باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار ان اولیائے کاملین میں ہوتا جن کو قبل از وقت اللہ تبارک وتعالیٰ اور اپنے آقا و مولیٰ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ علوم سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اب ہمیں اس دنیا فانی سے کوچ کر کے بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہونا ہے۔ کئی بزرگانِ دین نے قبل از وقت اپنے وصال شریف کی خبر دی جیسے کہ حضرت بابا کرمانوالے، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تو چار ماہ بائیس دن قبل ہی ۳ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۰ مئی ۱۹۲۱ء کو بھوالی پہاڑ پر اپنی تاریخ وصال کی خبر دیتے ہوئے آپ نے اپنے قلم حق رقم سے یہ آیت کریمہ تحریر فرمائی۔

وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ۔ ۱۳۴۰ھ

آج لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب پر اعتراض کرتے ہیں اور یہاں سرورِ کائنات نبی پاک ﷺ کی اُمت کے اولیاء کرام مختلف اوقات میں اپنے جانے کی خبریں دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

اپنے عرس شریف کی ایک سال قبل خبر دے دینا:

ملک کے مایہ ناز عالم دین علامہ مولانا غلام رسول صاحب سمندری والوں نے اپنی ایک تقریر کے دوران بتایا کہ باباجی صاحب نے تقریباً چھ ماہ قبل (جو سالانہ محفل میلاد ہاڑھ کے مہینہ میں منعقد کرتے تھے) اس پر یہ فرمادیا تھا اب ہم زیادہ سے زیادہ چھ ماہ اور ہیں۔ اگلی محفل میلاد پر ہم موجود نہ ہوں گے اور اگلے سال ایک نہیں بلکہ دو عرس ہوں گے۔ آپ کے ہاں محفل میلاد النبی کا انعقاد سخت گرمیوں میں ماہِ جون، دیسی ہاڑھ کے دنوں میں ہوتا ہے۔ اس سے ٹھیک چھ ماہ بعد ۲۶ دسمبر ۱۹۸۹ء کو آپ پردہ فرما گئے۔

ایک مہینہ پہلے خبر دینا:

علامہ منیر احمد یوسفی فرماتے ہیں باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی ماہ قبل مجھے فرمادیا تھا کہ بیٹا میرے وصال سے ٹھیک ایک ماہ پہلے ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ باباجی صاحب نے آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو سلام بھیجا ہے۔ ہم نے سلام کا جواب دے دیا لیکن یہ خیال نہ رہا کہ یہ تو وہی سلام ہے جو جس کا ذکر آپ نے کچھ عرصے پہلے فرمایا تھا۔ بعد میں وصال شریف کی خبر سن کر سمجھ آئی کہ اصل بات کیا تھی۔

گیارہ دن پہلے اشارۃً خبر دینا:

آپ آخری مرتبہ لاہور ٹاؤن شپ جناب سیّد محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی کے گھر تشریف لائے تو کافی بیمار تھے اور بہت کمزور ہو چکے تھے۔ ایک ڈاکٹر کو آپ کے چیک اپ کے لئے لایا گیا۔ اس نے چیک اپ کرنے کے بعد شاہ صاحب کو نسخہ لکھ دیا کہ فلاں فلاں دوائیاں منگوالیں۔ جب ڈاکٹر چلا گیا تو شاہ صاحب نے آپ سرکار سے پوچھا۔ حضور! دوائی کتنے دن کی لے آؤں۔ اگر آپ فرمائیں تو اکٹھی پندرہ دن کی لے آؤں۔

Marfat.com

کیونکہ دو چار روز میں تو آپ واپس اپنے گاؤں فیصل آباد چلے جائیں گے۔

آپ فرمانے لگے شاہ جی صرف گیارہ دن کی دوائی لے آیئے۔ یہ سن کر شاہ صاحب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور باہر آ کر راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی کو فرمانے لگے۔ باباجی صاحب نے صرف گیارہ دن کی دوا منگوائی ہے صرف گیارہ دن بس۔ اس واقعہ کے پوری گیارہ دن کے بعد آپ سرکار دنیا سے پردہ فرما گئے۔

دو دن قبل خبر دینا:

اپنے وصال شریف سے دو دن قبل اپنے خلفِ اکبر صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی کے ہمراہ آپ محدثِ اعظم مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر تشریف لے گئے اور فرمانے لگے: حضور! انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئیں ایک دو دن میں ہم بھی آ رہے ہیں۔

اور آپ کے وصال شریف سے دو دن قبل نگینہ فرنیچر والے محمد رفیق یوسفی کی بیٹی شبانہ نے آپ کو خواب میں دیکھا، آپ فرما رہے تھے بیٹی باباجی وصال کر گئے جس جس کو خبر دینی ہے دے دو۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آپ کے وصال کی خبر دینا:

جس دن آپ کا وصال شریف ہوا۔ اس کی رات کو سیّد محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی کو خواب میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت پاک ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ اب آپ کا اپنے پیر و مرشد سے جدائی کا وقت آ گیا ہے۔

وصال شریف سے کچھ دن قبل کچھ اشعار کا بار بار پڑھنا:

وصال شریف سے دس گیارہ دن پہلے جب آپ آخری مرتبہ لاہور ٹاؤن شپ

Marfat.com

جناب سیّد محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی کے گھر تشریف لائے تو وہاں آتے ساتھ ہی سب سے پہلے آپ نے یہ شعر پڑھا:

لوکیں گھریں بیٹھے آرام کر دے
ساڈیاں نت پردیس تیاریاں نے

اسی دن عصر کی نماز کے فوراً بعد آپ نے فرمایا:

"بان بتی نے کنبہ جوڑا
کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
قادر نے ایسی قلم چلائی
اینٹ بچی نہ روڑا"

آپ کے وصال کے دن ایک بابا جی کو حضور نبی پاک ﷺ کی زیارت

آپ کے وصال شریف کے دن ایک بابا جی جو شرقپور شریف سے بیعت ہیں اور پھل فروٹ کی ریڑھی لگاتے ہیں، انہوں نے خواب دیکھا کہ سرکار دو جہاں حضور نبی پاک ﷺ اپنے روضۂ مبارک میں تشریف فرما ہیں اور مجھے فرما رہے ہیں کہ دیکھو باہر کون ہے؟ میں نے باہر دیکھا اور عرض کیا: حضور باہر تو نگینہ صاحب ہیں تو آپ سرکار (ﷺ) فرمانے لگے یہی تو ہمارے غلام ہیں۔ ہم سے فیض لیتے ہیں اور آگے بانٹتے ہیں۔

وصال شریف کی رات خواب میں رفیق یوسفی کو ملنا

نگینہ فرنیچر والے محمد رفیق یوسفی فرماتے ہیں کہ آپ کے وصال شریف کی رات مجھے آپ کی زیارت ہوئی۔ آپ مجھے فرماتے ہیں بیٹا کوئی رقم ہے؟ جیسے کوئی دوا لینی ہو؟

Marfat.com

میں نے عرض کیا حضور صرف سوا روپیہ ہے۔ یہ سن کر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا پورا چہرہ چھپا لیا۔ میری آنکھ کھل گئی۔ تہجد کا وقت تھا خیر جب صبح اٹھا تو خبر ملی کہ آپ سرکار وصال کر گئے۔

وصال شریف کی رات آستانہ عالیہ شریف سے آسمان تک نور ہی نور ہو جانا

یہ واقعہ راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی اور میرے بھائی محمد مبشر منور یوسفی کے ساتھ پیش آیا۔ ۲۶ دسمبر کی صبح جب آپ سرکار کے وصال شریف کی خبر سنی تو ہم سید محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی کے ساتھ پیلے گجراں شریف کے لئے روانہ ہوئے۔ عشا کے وقت ہم آپ کے آستانہ عالیہ شریف سے تقریباً ۷ کلومیٹر دوراوکاڑہ روڈ کِکر والے اڈے پر پہنچے۔ وہاں عشاء کی نماز ادا کی اور آپ کے آستانہ عالیہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے تا کہ کوئی سواری یا ویگن وغیرہ آتی نظر آئے تو آگے کو روانہ ہوں۔ سخت اندھیری سردیوں کی رات تھی، ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ ابھی ہم کھڑے ہی ہوئے تھے کہ محمد مبشر یوسفی مجھے کہنے لگے، بھائی پیلے گجراں شریف کی طرف دیکھو، کچھ نظر آتا ہے، میں نے جب غور سے دیکھا تو نور کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر زمین سے آسمان تک چلا جا رہا تھا۔ میں نے کہا ہو سکتا ہے، آپ کے آس پاس کسی گاؤں میں کوئی میلہ لگا ہو یا کوئی فنکشن ہو رہا ہو جس کی لائیٹوں کی وجہ سے یہ منظر نظر آ رہا ہو۔ پھر سوچا کہ آپ کے اور آپ کے آس پاس والے کسی گاؤں میں ابھی تک بجلی تو آئی نہیں خیر وہاں چل کر دیکھیں گے۔

جب ویگن پر سات کلومیٹر کا سفر طے کر کے آپ کے آستانہ عالیہ پہنچے تو دیکھا کہ آپ کا آستانہ عالیہ جہاں اب مزار شریف ہے وہ جگہ اور سامنے کا تمام میدان جو دارالعلوم اور مسجد کے لئے مختص ہے وہ تمام جگہ نور و نور ہو رہی ہے۔ اور نور کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر

Marfat.com

آسمان تک چلا جارہا ہے اور اس کے باہر باہر کا تمام علاقہ تاریک ہے۔ کیونکہ ابھی تک بجلی کا نظام موجود نہ تھا۔

سب سے پہلے ہمیں کھانا کھلایا گیا اور پھر لالٹین کی روشنی میں ہمیں اس کمرے میں لے جایا گیا جہاں آپ کا جسدِ اطہر رکھا تھا۔ آپ کے چہرہ پاک پر نور کی بارش تھی اور وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ نظر بھر کے دیکھا نہ جاتا تھا ایسے لگتا تھا جیسے ابھی ابھی سوئے ہوں۔

بعد از وصال محبت میں جسم کا تھر تھر کانپنا:

نگینہ فرنیچر والے محمد رفیق یوسفی فرماتے ہیں کہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وصال شریف سے تقریباً 15 سال پہلے مجھے فرمادیا تھا کہ ”بیٹا جب میں مروں گا تو تم دیکھنا کہ میرا گوشت محبت میں تھر تھر کانپتا ہوگا“۔ محمد رفیق یوسفی کہتے ہیں کہ جب میں نے اپنے پیر بھائیوں کے ساتھ ستائیس گھنٹے کے بعد آپ کو غسل دیا اور جب آپ کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ تھر تھر کانپ رہا تھا۔ ایک لمحہ کے لئے مجھے ڈر بھی محسوس ہوا لیکن پھر مجھے آپ سرکار کی پندرہ سال پرانی بات یاد آ گئی کہ

”بیٹا جب میں مرجاؤں گا تو تم دیکھنا کہ میرا گوشت محبت میں تھر تھر کانپتا ہوگا۔“

محمد رفیق یوسفی فرماتے ہیں کہ اتفاق سے میں نے پہلے بھی کئی میتوں کو غسل دیا ہے۔ عام طور پر دس بارہ گھنٹے کے بعد جسم اکڑ جاتا ہے اور غسل کے وقت قینچی سے ان کے کپڑے کاٹنے پڑتے ہیں لیکن آپ سرکار کے کپڑے جب ہم نے اتارے تو بالکل اس طرح جس طرح آخری دنوں میں بیماری کی حالت میں اتارا کرتے تھے اور غسل کے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے پوروں میں جب مسح کیا تو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ آپ کو وصال فرمائے ستائیس گھنٹے گزر چکے ہیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے کہ آپ نے ابھی ابھی وصال فرمایا ہے۔

Marfat.com

نمازِ جنازہ پر لوگوں کا ہجوم:

آپ کی نمازِ جنازہ اگلے دن ۲ بج کر ۴۵ منٹ پر شیخ الحدیث والتفسیر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا غلام رسول (فیصل آبادی) نے پڑھائی۔ نماز جنازہ پر تقریباً تین چار سو افراد کا ہجوم تھا۔ ایک بات میں یہاں بیان کرتا چلوں کہ آپ سرکار اپنی زندگی پاک میں فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اپنی زندگی میں دو جنازے ایسے بھی دیکھے جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے نورانی بارش اور فرشتے نازل فرمائے اور وہ جنازے محدثِ اعظم مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیّد محمد اسماعیل شاہ عرف کرمانوالے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تھے۔

قبلہ مرشدی باباجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کرم اور دعاؤں کا صدقہ راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی نے بھی آپ سرکار کے آستانہ عالیہ شریف نورانی بارش ہوتی دیکھی۔ جس کا ذکر مکمل واقعہ کی صورت میں پیچھے گزرا اور جب نماز جنازہ ہونے لگی تو تکبیر تحریمہ سے پہلے چاروں طرف گھوم کے جو دیکھا تو حیران رہ گیا کہ کہاں تو تین چار سو لوگ جنازہ کو اٹھائے یہاں پہنچے اور کہاں یہ ہزاروں لوگ صفیں باندھے کھڑے ہیں۔ ہزاروں لوگ سفید لباس میں عمامے شریف پہنے نظر آئے اور پھر نماز جنازہ کے بعد سلام پھیرا تو پانچ، دس منٹ کے اندر اندر پھر وہی لوگ پہلے والے رہ چکے تھے۔

میں روندا روندا مریا ساں

آپ نے اپنے وصال شریف سے کئی سال قبل حضور نبی پاک ﷺ کے عشق و محبت و ہجر و فراق میں ڈوب کے ایک نعت بعنوان ''اڈیکاں'' لکھی۔ اس نعت کی کچھ تفصیل پہلے گزر چکی ہے کہ جب آپ کو سرکارِ دو جہاں حضور نبی پاک ﷺ کو حاضر و ناظر زیارت پاک کا شرف حاصل ہوا تو اس کے فوراً بعد آپ نے یہ نعت لکھی جو ہر دلعزیز اور بہت مقبول

Marfat.com

ہوئی۔اسی لئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس نعت کی پکڑ ہے۔اس نعت کا ایک شعر آپ نے یہ لکھا۔

میں روندا روندا مریا ساں پر فیر وی روناں نئیں مکیا
میری لاش نوں رونا پا چھڈیا وچ قبر دے یاراں رو رو کے

اس شعر میں آپ یہ فرما گئے کہ میری تو ساری زندگی حضور نبی پاک ﷺ کے عشق ومحبت ومستی اور ہجر وفراق میں روتے روتے گزر گئی اور جب میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا تو میری لاش کو بھی میرے دوستوں نے رو رو کے رلا دیا اور حقیقت میں جب آپ پردہ فرما گئے تو ہر آنکھ روتی تھی۔ ہر آنکھ میں سے آنسو موتیوں کی لڑیاں بن کر گرتے تھے۔آپ کے صاحبزادگان کیا غلامان کیا، گھر والی بیبیاں کیا، باہر والے کیا، رشتہ دار کیا، مریدین کیا، خلفاء کرام کیا، یہاں تک کہ آپ کے آستانہ عالیہ شریف کے جانور تک روئے۔جس کا ذکر اگلے واقعہ میں ہے۔

آپ کے وصال پر تین دن تک گھر کے جانوروں کا بھوکا رہنا:

تین دن تک آپ کے گھر کے جانوروں نے جس میں گائے، بھینسیں اور شاید ایک کتا بھی تھا۔کوئی چارہ وغیرہ نہیں کھایا اور آنکھوں سے پانی نکلتا رہا اور جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ان جانوروں نے بہت شور مچایا۔اس کے چشم دید گواہ صاحبزادگان ہیں اور محمد رفیق یوسفی نگینہ فرنیچر والے بھی ہیں۔

Marfat.com

عرس مبارک

سال میں آپ کے دو عرس مبارک آستانہ عالیہ شریف (پیلے گجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد) پر ہوتے ہیں۔ایک عرس پاک 26 جون کو ہوتا ہے جس میں تقاریر کا پروگرام رات کو ہوتا ہے اور دوسرا عرس پاک 26 دسمبر کو ہوتا ہے جس میں تقاریر کا پروگرام دن کو ہوتا ہے۔

ایک کثیر الجہات شخصیت

پیر طریقت جناب الحاج محمد یوسف علی نگینہ قدس سرہ العزیز کے بارے میں قلم کو متحرک کرنے سے قبل ہزار بار سوچنا پڑتا ہے کہ اس کثیر الجہات شخصیت کے کس پہلو اور کس زاویہ پر بات کی جائے۔بقول غالبؔ ؎

" حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا "

شاعرِ مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے تصوّر میں ایک سچا مسلمان ہونے کے لئے جن عناصر اور اجزائے ترکیبی کی ضرورت ہو سکتی ہے وہ بقول ان کے یہ ہیں:

ستّاری وغفاری و قہاری و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

جب کہ میرے مشاہدہ کے مطابق نگینۂ اہلسنت علیہ الرحمۃ میں ان چاروں عناصر کا حسین امتزاج موجود تھا۔علاوہ ازیں جب کبھی میں حضرت علامہ علیہ الرحمۃ کا یہ شعر پڑھتا ہوں یا سنتا ہوں کہ

دارا و سکندر سے وہ مردِ فقیر اَولیٰ
ہو جس کو فقیری میں بوئے اَسَدُ اللّٰہی

Marfat.com

تو جب بھی الحاج محمد یوسف علی نگینہ کا فقرِ غنیّور نگاہوں کے سامنے جلوہ افروز ہوتا ہے۔ ''علاوہ ازیں میں نے ایک طویل مدت کی ہم نشینی اور ہم مجلسی میں اس مردِ غیور میں بیک وقت جن جن صفات کا مشاہدہ ومعائنہ کیا ان کی پوری پوری تصویر کشی تو شاید میرے بس میں نہ ہوتا اگر'' علم وعقل، دردوالم، ذوق وشوق، وجدوحال، عشق ومحبت، کیف وسرور، سوز وگداز، نکتہ سنجی ونکتہ آفرینی، شعرگوئی وشعرفہمی، ذوقِ مطالعہ، رنگینِ وعظ، لطافتِ خطابت، مؤدّتِ اہلِ بیت، اسرارِ فقر، رموزِ عرفان، شیریں زبانی، سادگی لباس، استقامتِ دین، استقلالِ حق، عزمِ شبیری، جذبۂ فاروقی اور مرتبہ ولایت کا حسین امتزاج کسی شخص میں بروقت جمع ہو جائے تو وہ الحاج محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمۃ کا پیکرِ جمیل بن جاتا ہے۔

جناب نگینہ علیہ الرحمۃ کی علمی قابلیت اور ذوقِ مطالعہ کو دیکھیں تو علمائے سلف کی یاد آجاتی ہے۔

غذا اور لباس کی سادگی پر نظر ڈالیں تو حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا حسین دور سامنے آجائے۔

فقیہانہ استدلال اور نکتہ آفرینیوں کا تصوّر کریں تو قاضی ابو یوسف اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی یاد تازہ ہو جائے۔ محدثانہ اندازِ گفتگو کا خیال کریں تو شاید عبدالحق محدثِ دہلوی جیسے نابغۂ روزگار محدث کا خیال آجائے۔

اہلِ بیت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غم میں چھلک جانے والی آنکھوں کا تصور کریں تو دریا کی روانی سامنے آجاتی ہے۔

بہرکیف! جب ایک عالم باعمل اور زاہد بے ریا کا خیال آتا ہے جب ذکر محبوب میں شب بیداری کرنے والے شخص کی آنکھوں کے سرخ ڈورے اور چھلکتے ہوئے آنسو تصور میں آتے ہیں۔ جب یادِ مدینہ میں دلوں کو تڑپا دینے والی ہوک اور درد بھری آواز کا گداز کانوں میں رس گھولتا ہے۔ جب ایک سادہ لباس اور سادہ بیان والے واعظ کی گفتگو

Marfat.com

کی گہرائی و پنہائی اور پرکاری کا تصوّر کرتا ہوں ۔ جب مدینہ منورہ کا نام سنتے ہی تڑپ جانے والے دل اور چھلک جانے والی آنکھوں کا خیال آتا ہے۔ جب بنے سنورے سجے سجائے خوش لباس علماء لباسِ فقر اوڑھے ہوئے سادہ سے درویش کی بارگاہ میں دین کے بارے میں دقیق ترین مسائل پوچھتے ہوئے خیالوں میں آتے ہیں۔ جب کسی کے درد انگیز اور دلوں میں اتر جانے والے وعظ سے پوری مجلس کے تڑپ جانے کا تصور کرتا ہوں تو ان تمام صورتوں کی تصویرِ کامل بن کر ایک ہی شخص سامنے آتا ہے۔ وہ شخص جس کے حصے میں سارے جہان کے درد و سارے جہان کے آنسو، سارے جہان کا سوز و گداز اور سارے جہان کی اضطرابیت آ گئی تھی وہ شخص میرا ہمدم و ہمراز بھی تھا اور دل برود مساز بھی تھا۔ وہ شخص محمد یوسف علی نگینہ تھا وہ شخص بظاہر اس دنیا میں موجود نہ ہونے کے باوجود میرے اس قدر قریب رہتا ہے کہ میں ایک ایک دن میں کئی کئی بار اسے اپنے پاس بیٹھا ہوا پاتا ہوں اور اس کی یہ تصوراتی قربت ہر روز مجھے دھوکے پر دھوکا دیئے جا رہی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لینے کے بعد اور آخری بار اس کی پیشانی کو بوسہ دے لینے کے باوجود مجھے اس کی موت کا یقین نہیں آ رہا ہے۔

جانے کیوں ؟

بوقت مرگ کوئی شور تھا نہ سرسراہٹ تھی
خموشی ہی خموشی تھی نہ دستک تھی نہ آہٹ تھی
وہ ساری عمر گرچہ اَشک برساتا رہا صائمؔ
گیا دنیا سے جب اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی

نگینہ نور سے دھویا ہوا معلوم ہوتا تھا
وصال یار میں کھویا ہوا معلوم ہوتا تھا
لیا تھا میں نے بوسہ اس کی پیشانی کا جب صائمؔ
خدا شاہد ! مجھے سویا معلوم ہوتا تھا

Marfat.com

رہے گا تا ابد میرا نگینہ یار پائندہ
رہے گا نام بھی اس کا درخشندہ درخشندہ
اگرچہ کر لیا ہے قبر کا پردہ مگر صائمؔ
نگینہ اب بھی ہے زندہ رہے گا حشر تک زندہ

نگینہ موت کی بازی کو ایسے ہر نہیں سکتا !
نگینہ قبر میں جا کر بھی صائمؔ مر نہیں سکتا !

بوقت وصال چہرہ پاک کا روشن ہونا:

جناب صوفی برکت علی فرماتے ہیں کہ وصال شریف کے وقت بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرۂ پاک پر ایک مسکراہٹ اور آنکھوں میں ایک چمک تھی۔ راقم الحروف محمد محسن منور یوسفی نے بھی خود اس چیز کا مشاہدہ کیا ہے کہ جب وصال شریف کی خبر سن کر رات کو ہم آپ کے آستانہ عالیہ پر پہنچے اور آپ کی زیارت کی تو دیکھا کہ حقیقت میں آپ کے چہرۂ پاک پر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نور تھا۔ جیسے کہ تمام روشنیاں یہیں اکٹھی ہو گئی ہوں۔ آنکھ بھر کے یا ٹکٹکی باندھ کر آپ کے چہرے کی طرف نہیں دیکھا جاتا تھا۔ ان اوصاف کا نظارہ درجنوں لوگوں نے کیا جیسا کہ آپ کے آستانہ عالیہ مبارک کا آسمان تک نور و نور ہو جاتا بلکہ بقعۂ نور بن جانا اور صرف آستانہ عالیہ پر جو لوگ تھے انہوں نے ہی اس کا مشاہدہ نہیں کیا بلکہ کئی کئی میل سے اس چیز کا مشاہدہ لوگوں نے کیا۔

راقم الحروف سات کلومیٹر دور سے خود بھی اس کا مشاہدہ کر چکا ہے۔

Marfat.com

قطعہ تاریخ وصال

" آہ نادرِ زمانہ فاضلِ نگینہ "

۱۴۱۰ ہجری

"گل شگفتہ عاشقِ مدینہ الحاج مولانا محمد یوسف نگینہ "

۱۹۸۹ عیسوی

صبح و مسا جس کے لبوں پر درودِ پاک گردابِ موت میں بھی تو رہتا ہے اس کو ہوش
ایوانِ وعظ و رُشد وہدایت کی دوستو! لو ایک اور شمعِ صداقت ہوئی خموش
دینِ مبین کا ایک مبلغ بچھڑ گیا دنیائے سنّیت کا کہاں اب وہ سرفروش
نغمہ سرائے باغِ نبوّت ہوا وہ کیا؟ مرغانِ خوش نوا ہوئے آج ہیں خموش
مہجور جب ہوئی مجھے فکرِ سنِ وفات
" ایزدِ شناس واعظ " فرما گیا سروش

۱۴۱۰ ہجری

Marfat.com

تعزیتی پیغامات:

مفتی اعظم پاکستان حضرت قبلہ

علامہ مولانا مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور

پیر طریقت حضرت محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بڑے عظیم اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندے تھے۔ میں نے جوانی میں ان کی نعت خوانی کے منظر دیکھے ہیں، جب وہ نعت پڑھتے تھے۔ جھوم کر، وارفتگی میں، دیوانگی میں، فنافی الرسول ہو کر تو اس کا وہ اثر ہوتا تھا کہ تمام کا تمام مجمع جھوم جاتا تھا۔ وہ نعتِ رسول ہی کا فیض تھا جو کچھ تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے میں صحیح معنوں میں وارث انبیا تھے، نبی میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ (۱) ولایت (۲) دعوت۔ نبی کی ولایت کا تعلق قربِ الٰہی سے ہے۔ اور دعوت کا تعلق امّت اور انسانوں کی ہدایت سے ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے جو وارث ہیں کچھ وہ ہیں جو ولایت کے وارث ہیں اور کچھ وہ ہیں جو دعوت کے وارث ہیں۔ کچھ اللہ کے محبوب اور مقبول وہ بندے ہوتے ہیں جو نبی کی ولایت کے بھی وارث ہوتے ہیں اور دعوت کے بھی۔

حضرت پیر طریقت محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اصل میں مجمع البحرین تھے۔ شریعت کے بھی جامع تھے اور طریقت کے بھی جامع تھے۔ اولیاء میں اولیاء تھے اور علماء میں علماء تھے۔ ان کا کام اور انداز اپنے مریدین، متعلقین اور معتقدین کو اپنی ولایت سے اور اپنی دعوت سے اپنے حاضرین اور سامعین کو فیض پہنچاتا تھا۔ اس زمانے میں ایسے مجمع البحرین ایسے جامع الصفات نہیں ملتے۔ نظر ہی نہیں آتے۔ میں سمجھتا ہوں اس دور کے وہ ایک سلف الاولیاء اور علماء کے نمونے تھے۔ بقیۃ السلف، کوئی ثانی نظر نہیں

Marfat.com

آتا، کوئی دوسرا نام نظر نہیں آتا۔ جس میں یہ خوبی، یہ کمالات، تقویٰ، پرہیز گاری، یہ اخلاق اور یہ وفا ہو۔

بظاہر ہم مادی طور پر اُن سے محروم ہو گئے ہیں مگر رُوحانی طور پر ان شاء اللہ آپ کا فیض اسی طرح جاری ہوگا۔ جاری ہے اور جاری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان کے فیض سے مستفیض فرمائے اور ان کے ذریعے روحوں کو تازگی عطا فرمائے۔ آمین

مفتی اعظم پاکستان، شیخ العلماء، حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

اخبار میں حضرت مولانا محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال شریف کی خبر پڑھی۔ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسلک اہل سنت کے لئے جس خلوص سے ایثار و قربانی اور جہاد فرمایا اور پھر ساری زندگی اسی جہاد میں صرف فرمائی۔ اس پر تمام اہل سنت ان کے ممنون ہیں۔ ان کے وصال پر تمام علماء کرام کو صدمہ اور پریشانی ہے کیونکہ ان کا بدل ناممکن ہے۔ میری اور جامعہ کے علماء اور طلباء کی طرف سے حضرت کے تمام اخلاف و پس ماندگان اور مریدین و متعلقین کے لئے صبر و استقامت کی دُعا ہے اور حضرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ اُن کے لئے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام مختص فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

حضرت مولانا محمد نور المصطفیٰ رضوی صاحب

دارالعلوم چشتیہ رضویہ، خانقاہ ڈوگراں

مجھے متعدد مرتبہ حضرت صاحب کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ ہمارے

Marfat.com

دارالعلوم کے سالانہ جلسہ میں آج سے دس گیارہ برس قبل تشریف لائے تھے۔ الحمد للہ حضرت کو دیکھ کر سکون ملتا تھا۔ اور آپ کی زیارت کر کے سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کی صحبت وتبلیغ کے فیضان سے کتنے ہی خوش نصیبوں کی زندگیوں میں سیرت وکردار کا انقلاب آیا۔ حضرت کا وصال اہل سنت کے لئے عظیم حادثہ ہے جس کی تلافی ممکن نہیں۔ دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ حضرت مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت علامہ ابوالبدر	حضرت مولانا
محمد شمس الزمان قادری	**مفتی ضیاء الحبیب صابری**
امیر علماء کونسل پنجاب	معتمد علماء کونسل پنجاب، ناظمِ اعلیٰ دارالعلوم
مہتمم غوث العلوم سمن آباد، لاہور	مرج البحرین علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

مبلغ اسلام ممتاز صوفی بزرگ عاشقِ رسولِ کریم پیر طریقت الحاج محمد یوسف علی صاحب نگینہ کی وفات حسرت آیات کی دلفگار خبر سے بے حد صدمہ ہوا۔ مرحوم حضرت والا کی دینی وروحانی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آپ کی رحلت سے اہل سنت پاکستان ایک عظیم نقصان سے دوچار ہوئے اور ایسا خلا پیدا ہوا جس کا پُر ہونا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے جملہ متوسلین کو، متعلقین اور علماء عوام اہلسنت کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صاحبزادگان والاشان کو اُن کا صحیح جانشین بنائے تاکہ حضرت کا مشن جاری وساری رہ کر امت کی بہتری کا سامان فراہم کرتا رہے۔ آمین

Marfat.com

حضرت علاّمہ مولانا سیّد محمد فاضل شاہ صاحب

(جڑانوالہ والے)

محقق عالم باعمل پیر طریقت حضرت علامہ فہامہ پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی کا وصال بہت بڑا المیہ اور صدمہ ہے۔ آپ صرف بات کہنے والے ہی نہیں تھے بلکہ کر کے دکھلانے والے تھے۔ ساری ساری رات اللہ اللہ کرنے والے مردِ خدا تھے۔ اگر رات بارہ بجے جلسہ ختم ہوتا تو سوتے نہیں تھے بلکہ درود و وظائف میں ساری ساری رات گزار دیتے تھے۔ مطالعہ شروع فرماتے تو نہ ناشتہ کی پرواہ ہوتی نہ کھانے کی فکر۔ آپ نے درویشانہ زندگی گاؤں میں گزار دی۔

اسلاف علماء کا بقیہ تھے۔ باقیات الصالحات۔ ایسے عالم ربّانی کے بارے میں یہی آتا ہے کہ "مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمْ" ایسے عالم باعمل کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسے عالم دنیا سے چلے جائیں تو چالیس دن آسمان اور زمین روتے ہیں۔

آپ کی ساری اولاد ماشاء اللہ باشرع صوم وصلوٰۃ اور تہجد کی پابند ہے۔ بڑے صاحبزادہ حضرت پیر طریقت علامہ محمد اللہ دتہ یوسفی صاحب کی شکل میں حضرت صاحب نظر آتے ہیں۔

☆☆.....☆☆.....☆☆

نوٹ: جن عقیدت مندوں کے پاس باباجی سرکار علیہ الرحمہ کی سوانح حیات پر مبنی مواد ہو وہ درج ذیل پتہ پر ارسال کر دیں تا کہ اسے اگلے ایڈیشن میں شائع کیا جا سکے۔

500-B جوہر ٹاؤن لاہور

Marfat.com

مجربات محسن

یعنی

خزینۃ العملیات
معدن البرکات
اعمال الصالحات

تصنیفِ لطیف

محمد محسن منور یوسفی غفرلہ

تکمیل کے مراحل میں ہے ان شاء اللہ عنقریب پردیس میں جانیوالی ہے

Marfat.com

مجربات محسن

یعنی

خزینۃ العملیات
معدن البرکات
اعمال الصالحات

تصنیفِ لطیف

محمد محسن منور یوسفی غفرلہ

تکمیل کے مراحل میں ہے ان شاء اللہ عنقریب پردیس میں جانیوالی ہے

Marfat.com